UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224923
UNIVERSAL
LIBRARY

کتاب

خلافتِ موحدین

جس کو

مولوي محمد نعيم الرحمان صاحب

ایم، اے ۰ ایچ، پي ۰ ایم، آر، اے، ایس ۰

فيلو مدراس يونيورسٹي، پروفيسر عربي
گورنمنٹ محمدن كالج مدراس،
صدر بورڈ آف ایگزامنرس السنۂ مشرقيه مدراس يونيورسٹي
ركن بورڈ آف سٹڈیز و بورڈ آف ایگزامنرس
مدراس و ميسور يونيورسٹي،
ممتحن السنۂ مشرقيه مدراس و ميسور،
ركن ٹیکسٹ بک كميٹي مدراس
وغيره وغيره

نے

علامه عبد الواحد مراكشي كي كتاب المعجب سے
اردو مين ترجمه كيا

مطبوعه مدراس ڈايوسيزن پريس مدراس
سنه ۱۹۲۲ عيسويه

۱۱٦

حضرت والدي المفخم المعظم

جهان طفیل وجود بزرگوارت باد
پناہ من به جهان ظل اقتدارت باد

ہر چند کہ یہ اوراق اس قابل نہیں ہیں کہ خدمت والا میں پیشکش ہوں، ہر چند کہ مجھے بخوبی معلوم ہي کہ

لائق نه بود قطره به عمان بردن خار و خس صحرا به گلستان بردن

مگر

حق یہ ہي کہ

نه بهر تحفه اندر خدمتت گلدسته آوردم
ز خوبي لاف مي زد گل به پیشت بسته آوردم

فرزند ترا تحفه همین عرض نیاز است
جان چیست که آن را ز ره دور فرستم

انکسار توامان محمد نعیم الرحمان

فهرست مضامین

مضمون	صفحه
تهدیه ـ دیباچه	
فصل، ذکر جزیره نماو حدود اندلس	۳
حدود جزیره نمائي اندلس	۳
اندلس کي فتح، اس کے کچھ تفصیلي حالات، شاهان اندلس اؤر فضلاء اندلس و غیر اندلس کا ذکر ...	۶
فصل	۱۱
ذکر دخول عبد الرحمان بن معاویه در اندلس	۱۲
ولایت امیر هشام بن عبد الرحمان	۱۴
ولایت الحکم بن هشام الملقب به ربضي	۱۵
ولایت هشام الموید بن الحکم المستنصر	۲۲
ولایت محمد بن هشام بن عبد الجبار المهدي	۳۶
ولایت سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر الملقب به المستعین بالله	۳۸
ولایت علي بن حمود الناصر	۴۶
ولایت قاسم بن حمود المامون	۴۶
ولایت یحیی بن علي المعتلي	۴۹
ولایت عبد الرحمان بن هشام المستظهر	۵۰
ولایت محمد بن عبد الرحمان المستکفي بالله	۵۲
ولایت هشام المعتد بالله	۵۳

مضمون	صفحه
سلطنت بنو اميه کے بعد اندلس کے حالات اور ان اشخاص کے حالات جو ہمارے وقت يعني سنه ۶۲۱ تک وهان بادشاه رهے	۵۵
فصل، شاهان حسني کے حالات	۵۷
فصل، متضمن به حالات اندلس بعد از انقطاع دعوت بنو اميه، بطور اجمال نه بطريق تفصيل	۶۶
فصل	۸۳
ولايت المعتضد بالله عبادي	۸۵
ولايت ابوالقاسم بن عباد المعتمد علي الله	۹۳
فصل	۱۵۶
ذکر قيام محمد ابن تومرت المتسمي به المهدي ...	۱۷۶
ذکر ولايت عبد المومن	۱۹۳
فصل	۱۹۶
فصل، جزيرهٔ اندلس کے حالات	۲۰۶
بلاد افراغه کے حالات	۲۰۶
بلنسيه و مرسيه کے حالات	۲۰۷
مريه کے حالات	۲۰۸
جيان کے حالات	۲۰۹
اغرناطه اور اشبيليه کے حالات	۲۰۹
مغرب اندلس کے حالات	۲۰۹
ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن کي ولايت اور اس کے متعلقات کا ذکر	۲۳۳
فصل	۲۴۶

مضمون	صفحه
ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ...	۲۶۰
ذکر ولایت امیر المومنین ابو عبد الله محمد بن ابي یوسف	۳۰۷
ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد	۳۲۳
المصامده کي سیرت، ان کے قبائل اوڑ ان کي رحلت و اقامت کے حالات جامعه	۳۳۳
الموحدون کے قبائل	۳۳۶
اقامت جمعه کے حالات	۳۴۰
المغرب میین چاندي، لوهے، گندهک، رانگت، پاره کي کانیین اوڑ ان کے مواضع کے اسماء	۳۵۸
المغرب کے بڑے بڑے دریاوٌن کے نام	۳۵۹
جزیرہ نماي اندلس اوڑ اس کے شهر و دریا	۳۶۰
فصل	۳۶۹
تلفظ اسماء و الفاظ واردهٔ کتاب هذا	۳۷۱
فهرست اسماء رجال و قبائل	
فهرست اسماء مقامات	
فهرست اسماء کتب	

دیباچه

الحمد لله الذي حكم علي الاعمار بالآجال ، و تفرد بالعظمة والبقاء والجلال ، و علا ان يكون له نظير او امثال . و صلي الله علي سيدنا و نبينا محمد المبعوث لتبيين الحرام من الحلال ، والمخصوص من بين كافة الخلق بالفضل والكمال ، والمحبو باوضح برهان و افصح مقال ؛ و علي آله خير آل ؛ و علي صحابته ذوي التاييد والافضال ، صلاة تدوم علي مرّ الايام والليال . و بعد :—

جي تو يه چاهتا هي كه ابنائے زمان ، اور خصوصاً برادران اسلام ، سے تاريخ اسلاميه كي طرف قلت اعتناء بلكه عدم توجه كي شكايت سے اس ديباچه كا افتتاح كرون . مگر خوف هوتا هي كه قارئين كرام كي طبايع كو ناگوار گزريگا ، اور يه خيال هوگا كه اردو مين تاريخ اسلام پر جو كتاب نكلتي هي اس كا آغاز ضرور اس نوع كي تلخ كلامي سے هوتا هي ؛ آخر كوئي كهان تك سنے . ميرے خيال مين يه امر تا بحدے بجا بهي هي . لهذا قلم كو روك كر بجائے شكوه كے شكريه ادا كرتا هون . مين مدعي اسلام هون ، قنوط من رحمة الله نهين ، بلكه قنوت الي الله ميرا شيوه هي . اسي بناء پر مين اس چهوٹي سي كتاب كو قارئين كے هاتهون مين ديتے هوئے يه اميد كر رها هون كه وه اس كي قدر فرماكر مجهے معزز فرمائينگے . ممكن هي كه ان اوراق مين كوئي صفحه ، كوئي عبارت ، كوئي جمله ، يا كوئي لفظ واحد ان كے لئے مفيد مطلب هو ، اور ان كي حيات طولاني مين ، اگر هميشه اور هر وقت كے لئے نهين تو شايد ايك

لمحہ کے لئے ہي کار آمد ثابت هو؛ اؤر وہ تمام ہستیان، جن کے اجسام نہین بلکہ اسماء ان اوراق مین مدفون اؤر بہ فحوائے

جمال ذي الارض كانوا في الحياة وهم ،
بعد الممات جمال الكتب والسير

ان کي زیب و زینت کا باعث ہین، ان کي روشن دماغي اؤر عالي ظرفي مین کچھہ اؤر اضافہ کر سکین ۔ مین مانتا هون کہ وہ تمام صاحبان اسماء صرف صفات حسنہ ہي کے جامع نہ تھے ۔ مجھے تسلیم ہي کہ ان مین خرابیان بھي تھین، اؤر یہ کہ ان کي حیات کے بعض اوقات و کوائف ہماري تعریف و توصیف کے مستحق نہین ہین ۔ گو وہ مسلم تھے، گو وہ موءمن تھے، گو وہ ہدایت کے سر چشمۂ سرمدي سے سیراب اؤر منبع نور حقیقي ہي سے مستنیر تھے؛ مگر آخر انسان تھے؛ اؤر اس لحاظ سے "ظلوم و جہول" کا خطاب شاید ان پر بھي عائد هوسکتا تھا ۔ ان سے لغزشین هوئي هونگي ۔ انہون نے کہین کہین ٹھوکرین بھي کھائي هونگي (اؤر ممکن ہي کہ کبھي کبھي ان ہي ٹھوکرون کي بدولت ان کي آنکھین کھل گئي هون اؤر وہ صاف اؤر سیدھے راستے پر پہنچ گئے هون) ۔ انہون نے غلطیان بھي کي هونگي، اؤر ہماري طرح چڑیون کے کھیت چگ جانے کے بعد پچھتائے بھي هونگے ۔ انہون نے وہ کام بھي کئے هونگے، جو ان کے (اؤر پھر شاید خود ہمارے) حق مین زهر کا کام کر گئے ۔ سب بجا، سب مسلم ہي ۔ مگر مجھے کچھہ ایسا معلوم هوتا ہي کہ وہ تمام ہستیان میرے سامنے کھڑي ہین ۔ ان کے نیک اؤر پاک سیرت افراد مجھے آگے بڑھنے کا راستہ بتا رهے ہین، اؤر کہہ رهے ہین کہ "راستہ صاف، سیدھا اؤر آسان ہي؛ چلے جاؤ" ۔ اؤر ان کے وہ افراد، جنہین ہم "ظلوم و جہول" کے خطاب کے خاص مستحقین مین سے تصور کرتے اؤر کڑے تیورون سے دیکھتے ہین، میري طرف هاتھہ

بڑھا بڑھاکر به لجاجت معافي مانگ رهے هين اور ان کے چہرے کہه رهے هين که

من نه کردم ' شما حذر بکنید !

لهذا آئیے ! هم

(۱) ان کے نیک و پاک افراد کي مشعلون سے اپني شمعون کو کرلین اور آگے بڑهین ۔ اور مین محسوس کررها هون که هم راه راست هي کي طرف مهتدي هونگے ۔ آپ یقین رکهئے که هم بهٹکنے نه پائینگے

بسم الله مجریها و مرسٰیها ' ان ربي لغفور رحیم

(۲) ان کے خطا کاران — (میرا قلم ان کي شان مین یه لفظ استعمال کرتے هوئے رکتا هي ۔ والله ' وه حضرات با وصف اپني خطاؤن کے هم سے بدرجها بهتر تهے) — کو " فاصفح ' الصفح الجمیل " کے فرمان الهي پر عمل پیرا هوتے هوئے نگاه لطف و ترحم سے دیکهین ' ان کو معاف کردین ' — (آپ کو یاد نهین که هم نے اپنے جاني دشمنون کو معاف کیا هي ? تو کیا هم اپنے بهائیون کو معاف نهین کر سکتے ?) — خود کو نعمائے الهي کا مهبط و مورد بنالین ' اور ان کي خطاؤن سے عبرت حاصل کرتے هوئے اپنے اعمال و افعال اور حرکات و سکنات کي اصلاح کرین ؛ تا که :—

ان هر دو اصناف اسلاف کے اقتضاء و اهتداء سے همارا راسته صاف و واضح ' اور هماري خطائین اور لغزشین موهوم اور نا پید هو جائین ' اور هم اس مقصد اسنٰي اور اس مراد اعلٰي کي طرف ترقي کر سکین ' جو نیابت الله في الارض یا خلافت الله في الارض کے لقب سے ملقب هي : هان وهي که جس کو قبول کرنے سے ارض و سماء تک گهبرا اٹهے تهے اور کانون پر هاته دهر کے الگ هوگئے تهے ' اور انسان نے ' هم نے ' اسے قبول کرلیا تها ! اي کاش که هم اس امانت کو پورا کرتے ! مجهے یاد پڑتا هي که هم نے اسے کسي حد تک ضرور پورا کیا تها ۔ آئیے ' ان

اؤر ان کے مثل دیگر اوراق تاریخي سے استمداد کرکے پھر ایک مرتبہ کوشش کرین ۔ محنت شرط ہي ۔ اجر نیک کا ضامن خدا ہي ۔ ان وعد الله حق ! !

مین پھر دھراتا ھون کہ اگر اس کتاب سے کسي پڑھنے والے کے علم مین اضافہ ھو (خواہ وہ کیسا ہي حقیر کیون نہ ھو) یا اس کا دماغ ایک انتشار صحیح اؤر ایک جذب وقیع کي کیفیت سے متکیف ھو جائے ' تو مین سمجھونگا کہ میري اس تمام دماغ سوزي کا اجر مل گیا ' جو آج کئي صدیون کے بعد ایک ہي مضمون کو دوسرے رنگ مین اسلام کي برادري کے ایک دوسرے حصے کے سامنے پیش کرنے کے لئے برداشت کي گئي ہي ۔ اس کي کامیابي کي کفالت مین نے خدا ہي کے سپرد کردي ہي ۔ هو نعم المولی و نعم النصیر *

نہ مین مؤرخ ھون ' نہ ایسا دعوی کرتا ھون ' نہ کر سکتا ھون ۔ میرے خیال مین (جس کے ناقص یا کامل ھونے کا فیصلہ قارئین کرام ہي بہتر کر سکتے ہین) تاریخ اسلامیہ کو مسلمانان ہند کے سامنے پیش کرنے کے لئے اصلي عربي ادبیات ہي مین اتنا ذخیرہ موجود ہي کہ ان کے تراجم کے ذریعے سے جس قدر جلد اؤر بہ آساني یہ کام انجام پا سکتا ہي اتنا اصلي تالیفات سے نہین ھو سکتا ۔ حاشا و کلا کہ اس قول سے میري یہ مراد نہین ہي کہ اسلامي تاریخ کے متعلق تالیفات کو یک قلم موقوف کردینا چاھئے ۔ بلکہ یہ عرض کرنا مقصود ہي کہ عربي کتب تاریخیہ کا براہ راست ترجمہ کے ذریعے سے اردو دانان و اردو خوانان کے مطالعہ اؤر استفادہ کے لئے پیش نہ کرنا ایک علمي جرم کا ارتکاب ' انجماد دماغ کا ثبوت ' مؤرخین و مصنفین صلحاء کي نا قدر شناسي ' اؤر (گستاخي معاف) خود ہماري وسعت نظر کي قلت اؤر عدم لیاقت پر ایک برہان قاطع ہي ۔ مین نے یہ کتاب خود تالیف نہین کي ہي ' بلکہ علامہ الشیخ الفقیہ الحافظ المتقن الواعظ المفنن محي الدین ابو محمد

عبد الواحد ابن علي التميمي المراكشي كي عربي كتاب " المعجب في تلخيص اخبار المغرب " كو زبان اردو كا جامه پهنايا هي • تقريباً پچهتر سال كا واقعه هي كه ڈاکٹر آر • پي • اے • دوزي نے لائڈن کے کتب خانے مين اس كتاب كا ايك قلمي نسخه پايا اۋر اس كمال محنت و مشقت كے ساتهه ' جو يورپ كے علماء عربيه كا بالعموم اۋر ڈاکٹر دوزي كا بالخصوص خاصه هي ' انهون نے اسے فروري سنه ۱۸۴۷ عيسوي مين لائڈن مين طبع كراكر شائع كيا • گو كه اس كے بعد قاهره مين بهي اس كي نقل كي گئي ' وهان كے مطابع نے بهي اسے شائع كيا ' اۋر بازار مين وه نسخے دستياب هو سكتے هين ؛ مگر مين نے چند در چند وجوه سے ڈاکٹر دوزي هي كے نسخے كو ترجمه كے لئے منتخب كيا • ميري سمجهه مين نهين آتا كه مين اپنے قابل دوست جناب پروفيسر كے • ايم • ميترا صاحب ايم • اے ؛ ايم • آر • اے • ايس (لاهور) كا كن الفاظ مين شكريه ادا كرون ' جنهون نے اپنا نسخه مجهے عنايت فرمايا • قريب دو سال كے زمانه گزر چكا هي كه اس كتاب عزيز كا يه نسخه ميرے پاس هي ' مگر انهون نے اس تمام عرصے مين كبهي مجهه سے واپس نهين طلب كيا • كاش كه مين ان كي اس عنايت اۋر علم دوستي كا نا كافي شكريه هي ادا كر سكتا *

مصنف كتاب ' علامهٔ مراكشي ' نے دوران كتاب مين مختلف مقامات پر ' كهين برسبيل تذكرهٔ عامه اۋر كهين تصديق وقائع كي غرض سے ' اپنے متعلق كچهه كچهه ذكر كيا هي • الموحدون كے اقامت جمعه كے حالات كے باب كو ختم كرتے هوئے شهر مراكش كے ذكر مين كهتے هين :—

" يهي شهر ' يعني مراكش ' ميرا جنم بهوم هي ' اۋر يه پهلي سرزمين هي جس كي زمين كو ميري جلد نے چُهوا • وهان سنه ۵۸۱ (هجري) كي ساتوين ربيع الاخر كو ابو يوسف يعقوب بن يوسف بن

عبد المومن بن علي کے زمانے مین میري پیدائش هوئي • نو برس کي عمر مین مین وهان سے شهر فاس کو چلا گیا ' جهان علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اور وهان کے علوم قرآن و نحو کے بڑے بڑے علماء کي ایک جماعت سے روایت کرنے تک تهیرا رها • پهر مراکش کو واپس آیا ' اور (کچهه عرصه) ان هي دونون شهرون مین ادهر سے ادهر آتا جاتا رها ' اور سنه ۶۰۳ کے آغاز مین عبور دریا کرکے جزیرہ نمائے اندلس کو چلا گیا • وهان مین نے هر قسم کے فضلاء کي جماعت کو پایا " •

مگر چونکه ان کو اس " جماعت فضلاء " سے کچهه زیادہ فیض حاصل نه هوا ' اس لئے اسي سلسلۂ سخن مین کهتے هین که :—

" خدا کا شکر هي که مین نے ان سے سوا اس کے که ان کي پیدایش اور وفات کي تاریخین کیا تهین ' اور وہ کن کن علوم کے علماء تهے اور کوئي علم حاصل نهین کیا • وہ اپني فضیلت کو لئے هوئے مجهه سے الگ تهلگ هي رهے " *

مزید برآن ان کے مختلف اشارات سے یه معلوم هوتا هي که :—

سنه ۵۹۵ هجري مین وہ ابو بکر ابن زهر فلسفي سے ملے تهے ' جو ان دنون بهت معمر هو چکے تهے ' ان سے نهایت لطف و مکرمت سے پیش آئے ' اور ان کو اپنے اور ابن عبدون کے اشعار بهي سنائے تهے (۱) سنه ۶۰۳ مین وہ مشهور آفاق فلسفي ' ابن طفیل ' کے بیٹے سے مراکش مین ملاقي هوئے تهے اور ان سے ابن طفیل کے اشعار سنے تهے (۲) اسي سال وہ اندلس جاکر وهان کے متعدد علماء سے مختلف علوم و فنون کي تحصیل مین مشغول هوئے تهے ؛ مگر ' جیسا که خود ان هي کے متذکرہ بالا بیان سے معلوم هوتا هي ' وہ اُن حضرات سے کچهه زیادہ فائدہ نه اٹها سکے • پهر سنه ۶۰۵ مین وہ اپنے ایک دوست ابن الفضل کي وساطت

(۱) دیکهو باب معنون به احوال اندلس بعد از انقطاع دعوت امویه •

(۲) دیکهو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بنؒ عبد المومن •

سے امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد کے بھائي ابراہیم سے متعارف ہوئے، اور ان کے دوستانہ تعلقات نے یہان تک ترقي کہ وہ ابراہیم ان سے یہ کہا کرتے تھے کہ "مین آپ کي ملاقات کا نہایت مشتاق رہتا ہون، اور جب آپ نہین ہوتے تو آپ کي صحبت کي آرزو کیا کرتا ہون (۱)". سنہ ۶۰۶ مین ہم انہین اپنے استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحیی حمیري (المتوفي سنہ ۶۱۰) کے قدمون مین علوم شریفہ اخذ کرتے ہوئے (۲)، اور پھر سنہ ۶۱۰ مین مراکش مین امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کي بیعت خلافت مین شریک پاتے ہین (۳)، جن سے وہ سنہ ۶۱۱ مین ملاقي ہوئے (۴). اسي سال وہ اندلس کو گئے (۵)، جہان آئندہ سال، یعني سنہ ۶۱۲ مین وہ اشبیلیہ مین نظر آتے ہین (۶). بعد ازان سنہ ۶۱۳ کے عین آخري دن وہ اشبیلیہ (۷) سے رخصت ہوکر مصر کي طرف راہي ہوئے (۸). سنہ ۶۱۷ مین وہ مصر مین تھے، بلکہ سنہ ۶۱۸ (۹) اور سنہ ۶۱۹ (۱۰) بھي وہین گزارے. سنہ ۶۲۰ کے ماہ رمضان مین انہون نے مکۂ معظمہ (زادہا اللہ شرفا) کا سفر کیا (۱۱). ان کي تحریر سے یہ بھي معلوم ہوتا ہي کہ انہون نے المغرب اور اندلس کے مختلف بلاد و قری مین بھي سیر و سیاحت کي تھي. جیسا کہ اس

---

(۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف.

(۲) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن.

(۳) و (۴) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد.

(۵) دیکھو اختتام باب معنون بہ ذکر ولایت عبد المومن.

(۶) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد.

(۷) دیکھو باب ذکر ولایت ابو عبد اللہ محمد بن ابی یوسف.

(۸) دیکھو باب مذکور در (۹) اور باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن.

(۹) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد.

(۱۰) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد، و باب ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن.

(۱۱) دیکھو باب ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن.

کتاب کے آخري فقرے سے واضح هوتا هي ' انهون نے اس کتاب کو سنه ۶۲۱ مين ماه جمادي الاخر کي ۲۳ يا ۲۴ تاريخ کو ختم کيا هي • وه متن کتاب مين بهي بار بار اس سنه کا ذکر کرتے هين • مگر کهين صريح طور پر يه پته نهين لگتا که انهون نے اس سنه مين يه کتاب کس مقام مين بيٹهکر لکهي هي • ڈاکٹر دوزي نهايت کاوش کے بعد اس نتيجه پر پهنچے هين ' اور مين بهي تنقيح بليغ کے بعد اسي خيال کا مؤيد هوا هون ' که يه کتاب ان کے قيام مصر کے دوران مين لکهي گئي هي • اس سال کے بعد ان کے حيات و ممات کے متعلق کسي قسم کي اطلاع بهم نهين پهنچتي • والله اعلم *

متفرق مقامات کے اشارات شاهد هين که علامۂ مراکشي نے يه کتاب کسي وزير کے ايماء سے تاليف کي تهي • مگر افسوس که يه اشارات نهايت مبهم هين ' اور طرح طرح کے شائبات و شکوک کے محرک هوتے هين • ڈاکٹر دوزي نے جس نسخے سے اس کتاب کو نقل کيا هي ' اس کے سر ورق پر کي ايک تحرير کے مطابق وه يه فيصله کرتے هين که علامۂ موصوف کے لفظ " مولانا " سے ان کے سر پرست الوزير الصاحب عزالدين ابو الفتح عبد الله ابن القاضي الوزير الصاحب شمس الدين ابو محمد (۱) ... ابن محمد ابن الشريف الزهري مراد هين *

مضمون کتاب کے باب مين يه ياد رکهنا چاهئے که علامۂ مراکشي کا مقصد اصلي ' جيسا که خود ان کے افتتاحي الفاظ سے معلوم هوتا هي ' الموحدون کي تاريخ لکهنا تها • سلسلۂ واقعات اور اس کي وضاحت کے لئے انهون نے اندلس کے حالات اور اس کي مختصر تاريخ سے شروع کيا هي ' اور الموحدون کے حالات کو تفصيل سے بيان کيا هي • گو که تاريخ اندلس کے بيان مين ان سے (اور يه بهي بسا ممکن هي که ان کي کتاب کے ناقل سے ايسا هوا هو) چند غلطيان سر زد هوئي هين ؛ مثلاً انهون نے :—

(۱) يهان کے الفاظ اس قلمي نسخے مين مٹے هوئے تهے ' ڈاکٹر دوزي پڑه نهين سکے •

(ا) طلیطلہ کي فتح کو سنہ ۴۷۶ مین بیان کیا ہي ' حالانکہ وہ سنہ ۴۷۸ کا واقعہ ہي ؛

(ب) حکومت المیریہ مین خیران کو زهیر کا جانشین بتایا ہي ' مگر اصلیت اس کے برعکس ہي ؛

(ج) یوسف بن تاشفین مرابطي کي وفات سنہ ۵۰۰ کي جگہ سنہ ۴۹۳ مین بیان کي ہي ؛

اور گو کہ وہ عربي مورخین کي عادت کے موافق بعض جگہ غیر ضروري امور بھي بیان کر دئے ہین ؛ مگر کتاب کے اصلي مضمون یعني الموحدون کي تاریخ نویسي مین ان کا قلم بہترین تعریف کا مستحق ہي • وہ اپني مختصر گیري کي عادت کے ساتھ ساتھ ' جمع و منع کي شان کو قائم رکھتے ہوئے ' بار بار اپنے ماخذ اور ہم عصر اشخاص کا حوالہ دیتے جاتے ہین • اور جب ہم ان اسماء مین یحیی (۱) کا نام پاتے ہین ' تو ہمارے شک و شبہ کي کوئي گنجائش باقي نہین رھتي • بلا شبہ الموحدون کي تاریخ کے متعلق ان کے بیانات نہایت صحیح و مفید اور قابل قدر ہین • اس امر کا جس قدر افسوس کیا جائے کم ہي کہ ' ڈاکٹر دوزي کے قول کے مطابق ' کتاب کے شروع مین چند صفحات کے بعد تقریباً بیس صفحے قلمي نسخے مین سے غائب تھے • خدا ہي کو علم ہي کہ ان مین کیا جواهر ریزے تھے کہ جن سے ہم محروم رہ گئے !

ترجمۂ کتاب کے متعلق چند امور عرض کر دینا ضروري سمجھتا ہون :—

۱ - سب سے پہلا سوال شاید زبان کے متعلق ہوگا • شاید مجھے یہ کہنے کي اجازت مل سکیگي کہ مین نے اپنے مقدور بھر اپني صوبۂ اودہ کي پیدائش اور شہر میرٹھ کے توطن کا اگر پورا پورا نہین تو کچھ نہ کچھ حق ادا کرنے کي کوشش ضرور کي ہي • مین نہین کہہ سکتا

(۱) دیکھو باب معنون بہ ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن •

که میري زبان مین کہان تک دہلي اور لکھنؤ کے محاورات خاصه کو دخل ہي • اس کي تعیین و تشخیص اور داد یا نفرین کو قارئین ہي پر چھوڑتا ہون • مگر اتنا عرض کئے بغیر بھي نہین رہ سکتا که

(ا) کتب تاریخي مین زبان اور اس کے متعلقات کے تفصیلي کوائف کي تدقیق طلب کرنا ایک حد تک ظلم کے تحت مین آ سکتا ہي ' اور

(ب) جس زبان سے ترجمه کیا گیا ہي ' اگر اس کي ساخت اور طرز ادا و بیان کو ملحوظ رکھا جائے اور مترجم سے یه امید کي جائے که وہ بہر صورت اصلي زبان کے مطالب کو مصنف کے خیالات کي قدر اور اس کي اقتداء کرتا ہوا بیان کریگا ' تو ممکن ہي که بعض بعض مقامات ' جو بظاہر سقیم نظر آتے ہون ' قابل معافي قرار دئے جا سکین *

۲ - قدیم عربي طرز تحریر کے مطابق علامهٔ مراکشي نے مختلف عناوین تو ضرور قائم کئے ہین ' مگر کتاب از اول تا آخر ایک ہي پیریگراف (فصل) پر منقسم ہي • ڈاکٹر دوزي نے تصحیح و اشاعت کرتے ہوئے اسے جابجا فصول کي صورت مین ڈھال دیا ہي • مگر چونکه اس بارے مین مجھے ان سے بھي اختلاف ہي ' لہذا مین نے تمام کتاب کو اپنے خیال کے موافق فصول مین تقسیم کردیا ہي اور عناوین کو اسي طرح قائم رکھا ہي • اس طرز عمل کو موجودہ زمانے مین ضروریات سے خیال کیا جاتا ہي ؛ اس لئے نه اس مین کلام کي گنجائش ہي نه ضرورت *

۳ - بعض بعض جگه مصنف نے مختلف اسماء و امور کا شمار کیا ہي ' اور سیاق اسماء وغیرہ پر اکتفا کیا ہي • مین نے صرف اس قدر تصرف کیا ہي که ان کو (۱) ' (۲) ' (۳) ' وغیرہ اعداد کي قید سے درج کیا ہي ' تاکه قارئ کتاب کے لئے اور زیادہ وضاحت و صراحت کا سامان ہو جائے *

۴ - اسماء کے ذکر میں میں نے کنیت کو الف لام تعریف کے ساتھ لکھا ہی ؛ مگر فارسی اور اردو قاعدے کے مطابق اسماء کے باقی حصوں میں صرف حسب ضرورت ہی اس نوع کے الف لام کو قایم رکھا ہی ؛ ورنہ گرا دیا ہی ۔ علیٰ ہذا القیاس صفات نسبتی کے شروع میں جو الف لام آتا ہی میں نے اسے بھی حذف کردیا ہی *

۵ - میں نے عربی اشعار کالاصل ہی نقل کردئے ہیں ؛ اور جہاں جہاں ضروری سمجھا ہی ان کا ترجمہ بھی حاشیہ میں دیا ہی ؛ ورنہ صرف سیاق اشعار پر ہی اکتفا کیا ہی ۔ ممکن ہی کہ بعض قارئین کو میرے اس انتخاب سے اختلاف ہو ۔ میں ان سے بہ ادب معافی کا خواستگار ہوں *

چونکہ میں ہندی الاصل ہوں ؛ اس لئے اشعار کے ترجمہ میں اسقام کا ہونا غیر ممکن یا غیر مترقبہ امر نہیں ہو سکتا ۔ کیا میں یہ امید کرسکتا ہوں کہ جن حضرات کو ترجمہ کے باب میں مجھ سے اختلاف ہو وہ براہ نوازش مجھے اپنے اختلاف ؛ وجہ اختلاف ؛ اصلاح ؛ اور وجہ اصلاح سے مطلع فرماکر سرفراز فرمائینگے ؛ تا کہ بصورت اتفاق آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے ؟

۶ - ڈاکٹر دوزی نے قلمی نسخے میں جگہ جگہ اسماء الرجال اور اسماء الاماکن پر اعراب لگے ہوئے پائے تھے ؛ اور انہوں نے تنقیح و تحقیق کے بعد یہ رائے قائم کی ہی کہ وہ اعراب نہایت صحیح ہیں ۔ چنانچہ انہوں نے بالالتزام اپنے مصححہ نسخے میں ان اعراب کو اسی طرح نقل کردیا ہی ۔ میں بھی چاہتا تھا کہ یہی التزام کروں ؛ اور اسی خیال سے میں نے نہ صرف ان تمام اسماء کو ؛ بلکہ عربی اشعار میں بھی ضروری الفاظ کو بھی معرب کردیا تھا ۔ مگر بقول شاعر کہ

بہ ہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

میں کئی وجہ سے لکھنؤ پریس سے گھبراکر ٹائپ کی طرف پناہ گیر ہوا تھا

اؤر امید وار تھا کہ یہان طباعت مین ہر طرح کي آسانی نصیب هوگي ؛ مگر

خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم '

میرے دوست جناب محمد عظیم الدین صاحب ہیڈ کمپوزیٹر ڈیوسي زن پریس ' مدراس نے (جن کي عنایات کا مین نہایت ممنون هون) مجھے اس بناء پر ایسا کرنے سے روک دیا کہ بقول ان کے " پریس مین اعراب تھوڑے ہین ' اس واسطے اعراب زیادہ نہ لگائے " • مین نے سر تسلیم خم کیا ' اؤر سوا اس کے اؤر کوئي چارہ نہ دیکھا کہ کتاب کے بعد انڈیکس سے پہلے ان تمام اسماء وغیرہ کو حروف تہجي کي ترتیب سے درج کردون ' اؤر ان کا مفصل اعراب بیان کردون • چنانچہ ایسا ہي کیا گیا ہي • گو موجودہ صورت مین ان اسماء پر کہین کہین اعراب لگے هوئے پائے جائینگے ' مگر وہ نہایت ناکافي ہین ' اؤر مین نے ایسا کرنا ضروري سمجھا *

۷ - مین نے کتاب کے آخر مین تین قسم کے انڈیکس بھي شامل کئے ہین • ڈاکٹر دوزي نے بھي اپنے نسخے مین انڈیکس دئے ہین ' اؤر مجھے امید تھي کہ ان سے بہت کچھ مدد مل جائیگي • لیکن میرے اؤر ان کے انڈیکس کے مقابلے سے بہ آساني معلوم هوگا کہ مجھے اس کي ترتیب و تنظیم مین از سر نو محنت اٹھاني پڑي ہي • مجھے یقین ہي کہ یہ انڈیکس قارئین کے لئے کئي طرح کار آمد ثابت هونگے *

۸ - اگرچہ مجھے زیادہ صرف زر کا متحمل هونا پڑا ہي ' مگر سہولت امر ' طباعت کي سلاست اؤر رواني ' احساس ضرورت ' سہولت اشاعت ادبیات ' اؤر کفایت وقت وغیرہ خیالات نے مجھے مجبور کیا کہ کتاب کو بجائے لتھو کے ٹائپ ہي مین چھپواؤن • لہذا قدامت پسند بزرگون سے معافي اؤر جدت پسند حضرات سے نظر کیمیا اثر کا عطف و بذل طلب کرتے هوئے اس کتاب کو ٹائپ ہي مین چھپواکر پیش کرتا هون *

۹ - جہان تک مجھے علم ہي اردو زبان مین یہ پہلي کتاب ہي ' جو الموحدون کي مستقل اور مستند تاریخ پیش کرتي ہي *

میرے برادر عزیز پروفیسر معتضد ولي الرحمان صاحب ایم ۰ اے ۰ اور میري اہلیہ صاحبہ نے مجھے اس کتاب کے پروف دیکھنے اور صحیح کرنے مین جو نہایت قابل قدر اور گران بہا مدد دي ہي اور میرے لئے یہ محنت طلب ' بصارت آزما ' اور دماغ سوز کام جس قدر آسان کردیا ہي ' مجھے اس کي پوري قدر ہي ۰ مین نہایت صدق دل سے ان کي تکلیف و تصدیع کا شکریہ ادا کرتا ہون *

الحمد لله کہ آج عین سات سو اتھارہ سال کے بعد مین اس نفیس و انیق کتاب کا ترجمہ ختم کرکے تقریباً دو سال کي محنت کے بعد قلم کو سپرد قلمدان اور کتاب کو قدردانان ادبیات اسلامیہ اور بہي خواہان اردو کي خدمت مین پیش کرتا ہون *

و آخر دعوینا ان الحمد لله ربّ العالمین ؛ وصلي الله علي سیّدنا محمد وعلي آلہ و صحبہ اجمعین *

محمد نعیم الرحمان

مدراس ' ۲۷ جمادي الاخر سنہ ۱۳۳۹ ہجري

مطابق ۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ عیسوي ۰

بســـم الله الرحمن الرحيم

و به نســتعين

الحمد لله مغني الامم، و باعث الرمم، و واهب الحكم،... (البياض في الاصل)... البقاء والقدم، الذي لا مطمع في ادراكه لثواقب الاذهان و نوافذ الهمم، احمده علي ما علّم و الهم، و سوّغ و انعم، و صلي الله علي كاشـف الظلم، و رافع التهم، و موضح الطريق الأمم، المخصوص بجوامع الكلم، والمبتعث الي جميع العرب والعجم، و علي آله و صحبه اهل الفضل والكرم، و سلّم عليه و عليهم و شرّف و عظّم - اما بعد :—

آقاي من! وه آقا جسكے انعام ميرے اوپر برابر جاري هين، جسكے اعتنا و كرم نے ميرا هاته پكڑكر مجهے فقر اور خمول كے گڑهون سے نكال ليا هي، اور جسنے اپنے اُس احسان اور محبت كو ميرے لئے وقف كرديا هي جس كي بر و طاعت كا التزام مين اپني جبلت هي مين ليكر پيدا هوا تها!! جس طرح خدا نے آپ كے وجود سے ادب كي مجلسـون كو رونق دے ركهي هي ويسے هي وه آپ كو اعلي مراتب پر فائز فرمائے اور جس طرح اُسنے آپ مين تدبير و قلم كي فضيلتين جمع فرمادي هين ويسے هي وه آپ كو دنيا اور آخرت كي سـعادت مين سے بهي بهترين حصه عنايت فرمائے، . آپ نے مجهے حكم ديا تها كه مين المغرب كي كچهه تاريخ، اُس كي هيئت، اُس كے علاقه جات كي حدود اور اُس كے بادشـاهون - بالخصوص ملوك المصامده يعني بنو عبد المومن - كي ابتداء دولت سے آج يعني سـنه ٦٢١ (هجري) تك كے حالات لكهون اور اُس كے ساته هي اُن شعراء، علماء، اور ديگر اهل فضل كے بهي حالات لكهون جن سے مين خود ملا هون يا اُن سے

ملنے والون سے ملا هون یا اپني کسي روایت مین اُنسے روایت کي هي' اس لئے مین نے آپ کے حکم کي بجا آوري اۆر آپ کي رضامندي کي طلب مین سرعت کرنے کو ضروري خیال کیا' کیونکه یهي وه غایت هي جس طرف مین چل رها هون اۆر یهي وه مراد هي جو مجهے همیشه مد نظر رهتي هي • اس کے علاوه آپ کي اطاعت کرنا اۆر کثیر التعداد وجوه کي بناء پر بهي میرے لئے ضروري هي - لهذا مین نے آپ کے اس حکم کے لئے خدائے عز و جل سے طلب خیر کیا' اُس سے استعانت کي اۆر اُسي پر اس تمام دوران مین اعتماد کیا' کیونکه وهي حقیقي جائي بازگشت اۆر ملجأ هي : وهو حسبنا و نعم الوکیل • با وصف اس کے مین اپنے آقائي نعمت (خدا اُس کي مدت حیات کو وسیع کرے!) سے اپني کوتاهي کے لئے اعتذار کرتا هون' جس کے لئے تین وجوه هین :—

اول — اِس غلام کا ضعف عبادت اۆر اُس کي طبیعت پر گمراهي کا غلبه • پس اگر اس تحریر مین کوئي فتور لفظي یا خلل عبارت واقع هو تو وه لکهنے والے کي ضعف خلقت پر مبني هوگا *

دوم — یهه که اس نوعیت کي کوئي کتاب میرے پاس نه تهي جس پر مین اعتماد کرتا اۆر استناد کرتا' جیسا که مصنفین کي عادت هي • پهر خصوصاً المصامده کي دولت کے متعلق کوئي کتاب مجهے دستیاب نهین هوئي • البته مین نے سنا هي که همارے هان ایک صاحب نے محنت کرکے اُس دولت و سلطنت کے حالات جمع کئے هین' مگر مین نے اُس مجموعے کا صرف ذکر سنا هي اس سے واقف نهین هون *

سوم — یهه که اس وقت میرے تمام محفوظات نهایت درجه اختلال اۆر پریشاني کے عالم مین هین' جو اُن افکار و غموم کا نتیجه هي جو میرے دل مین ازدحام اۆر میرے فکر و هوش کو اپنے مین مستغرق کئے هوے هین

لہذا اس بندۂ صغیر و حقیر کي خواہش ہي کہ جناب اپنے جمال عادت اؤر حُسن خلق سے ان خطاؤن سے درگزر اؤر چشم پوشي فرمائین ۔ خدا کرے کہ جناب کا مجد عالي ہمیشہ ہمتون کو بلند' وعدهائي فضل و احسان کو پورا اؤر دوسرون پر انعامات کرتا رھے' اؤر فضل و کرم کے مقامات کو ہمیشہ ہمیشہ آباد و پر رونق رکھے *

فصل

ذکر جزیرہ نماو حدود اندلس

سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء کی جائے وہ جزیرہ نمائي اندلس اؤر اُس کي حدود کا ذکر ہي ۔ نیز یہہ کہ اُس کے شہرون سے تعارف کرایا جائے' اُس کي مختصر کیفیت بیان کي جائے اؤر اُن بادشاہون کے حالات بتائے جائین جو اس ملک کي فتح کے وقت سے لیکر ہمارے زمانے یعني سنہ ۶۲۱ (ہجري) تک گزرے ہین' کیونکہ یہہ مُلک مغرب انصي کا معتمد و معتبر رہا ہي اؤر سب کي نظرین اُسي کي طرف رہا کرتي تھین ۔ وہ ملک کُرسي مملکت' مقر تدبیر اؤر اُن ممالک کا اُم القري رہا ہي ۔ وہ اپنے اس ممتاز درجے پر اُس وقت تک فائز رہا کہ جب یوسف بن تاشفین لمتوني نے اُسپر غلبہ پایا ۔ اُس کے بعد یہہ ملک سلطنت مراکش کا تابع هوگیا' جو سرحدي ملک ہي ۔ بعد ازان اسپر المصامدہ غالب هوگئے' اؤر یہي حالت ہمارے زمانے تک چلي جا رہي ہي ۔ چنانچہ مین اب بیان کرتا هون اؤر خدا ہي سے مدد مانگتا هون :—

حدود جزیرہ نمائي اندلس

اندلس کي جنوبي حد خلیج رومي کا مقام انتہا ہي جو بحر مانطس یعني بحر رومي سے خارج ہي اؤر جو طنجہ کے مقابل زقاق نامي مقام

پر واقع هي ۰ اُس جگه سمندر كي وسعت باره ميل هي ۰ يهه خليج دو سمندرون يعني بحر مانطس اور بحر اقنابس كا مقام اتصال هي *

جزيره نما كي شمالي اور مغربي حدود پر بحر اعظم يعني بحر اقنابس هي جو همارے هان "بحر ظلمت" كے نام سے مشهور هي *

حد مشرقي پر وه پهاڑ هي جسپر زهره كا مندر بنا هوا هي اور جسپر دو سمندر يعني بحر روم (يا مانطس) اور بحر اعظم آكر ملتے هين ۰ اس پهاڑ سے ان دونون سمندرون كي مسافت تقريباً تين منزل كي هي *

يهه سب اندلس كي چهوٹي حدود هين ۰ اُس كي جنوبي اور شمالي بڑي بڑي حدود كي مسافت تيس منزل كي هي ۰ جس پهاڑ كا همنے ذكر كيا هي كه اُسپر زهره كا مندر بنا هوا هي اور وه اندلس كي حد مشرقي هي ۰ وه پهاڑ بلاد اندلس اور بلاد افرنسه (فرانس) كے درميان حايل هي ۰ ملك افرنسه سرزمين روم مين سے هي جو اهل فرنگ كا سب سے بڑا ملك هي ۰ مغرب مين اندلس سب سے آخري آبادي هي' كيونكه جيسا كه همنے ذكر كيا هي اُس كا مُنتها بحر اقنابس تك هي ۰ اور اُس كے آگے آبادي نهين هي ۰ طليطله جو تقريباً اندلس كے وسط مين واقع هي اور شهر روميه جو ارض كبير كا دار السلطنت هي' ان دونون كے درميان كي مسافت تقريباً چاليس منزل هي ۰ جيسا كه هم ذكر كر چكے هين اندلس كے وسط مين طليطله كا پُرانا شهر واقع هي جو قوم قوطا كا دار السلطنت تها' جو اهل فرنگ كے قبايل مين سے تهے ۰ اِس كے بعد جيسا كه آگے بيان آئيگا زمانهٔ فتح مين اسكو مسلمانون نے لے ليا ۰ اس ملك كا عرض بلد ۳۹ درجه اور ۵۰ دقيقه هي اور طول بلد تقريباً ۲۸ درجه ۰ اسي وجه سے يهه اقليم پنجم كے وسط كے قريب واقع هي ۰ بلاد اندلس كے كمترين عرض پر وه شهر واقع هي جو جزيرهٔ خضراء كے نام سے مشهور هي اور بحر جنوبي پر واقع هي ۰

اس کا عرض ۳۶ درجه هي • اس کے اکثر شهر اُن شهرون کے عرض مین هین جو ساحل شمالي پر واقع هین٬ اور اُس مقام کا عرض ۴۳ درجه هي*

جو کچهه همنے بيان کيا هي اُس سے ظاهر هوتا هي که اندلس کا بڑا حصه اقليم پنجم مين زياده تر مايل به شمال هي • اسي سبب سے وهان سردي کي شدت هي اور موسم سرما کي مدت بهي زياده هوتي هي • اسي وجه سے وهان کے باشندون کے جسم بهي بڑے بڑے هوتے هين اور اُن کا رنگ سفيد هوگيا هي • چونکه ان کے ذهن بهي اچهے تهے٬ اس لئے اس سرزمين مين بهت سے حکيم پيدا هوئے هين *

اندلس کا ايک حصه اقليم چهارم مين هي٬ مثلا اشبيليه٬ مالقه٬ قرطبه٬ اغرناطه٬ مريه اور مرسيه • يهه شهر جو اقليم چهارم مين واقع هين٬ بمقابله اُن شهرون کے جو اقليم پنجم مين هين به لحاظ اعتدال هوا٬ خوبي زمين اور شيرينئ آب اُن سے بهتر هين • وهان کے باشندے نهايت خوش رنگ اور حسين هين اور اُن کي زبان نهايت فصيح هي • جن لوگون نے اس معاملے مين غور کيا هي اور اس کي علت کو سمجها هي وه جانتے هين که اقليمون کے ميلان کا زبان پر کس قدر بڑا اثر پڑتا هي *

جتنے شهر اندلس مين امهات قري٬ مراکز اعمال اور حکام وقت کے مقامات خطاب رهي هين اُن مين سے پهلے شمال کي سرحد پر شهر شلب تها٬ اُس کے بعد اشبيليه٬ پهر قرطبه٬ جيّان٬ اغرناطه٬ مريه٬ مرسيه٬ بلنسيه اور مالقه تهے٬ جو بحر رومي پر واقع هين • ان مين سے بحر اعظم پر شهرهاي شلب و اشبيليه واقع هين اور ان دونون کے مابين تقريباً پانچ منزلون کا فاصله هي • بحر رومي پر وه شهر هي جو جزيرهٔ خضراء کهلاتا هي اور اعمال اشبيليه مين شامل هي • اسکے بعد مالقه هي٬ جو ايک عليحده مستقل شهر هي • بعد ازان مريه٬ پهر

دانیه ہي • یہہ سب کے سب بحر رومي پر ہین • ان کے علاوہ ہم نے جن شہرون کا نام لیا ہي وہ ساحل پر نہین ہین *

جب مسلمانون کي حکومت کو ملک اندلس پر دوسري صدي کے شروع مین قرار ہوگیا تو انہون نے شہر قرطبہ کو انتخاب کیا اؤر اُسکو اپنا دارالسلطنت اؤر بادشاہ نشین مقام بنایا • جبتک دولت بنو اُمیہ خراب و برباد نہین ہوئي تب تک یہہ شہر برابر دارالسلطنت ہي رہا • اس کے بعد ہر طرف سے غلبہ کرنیوالون نے اُسپر غلبہ پالیا' جیسا کہ آگے چل کر بیان ہوگا *

جن شہرون کا مین نے ذکر کیا ہي وہ وہ شہر ہین جو اب تک مسلمانون کے قبضے مین ہین • اس سے قبل اُن کے پاس اؤر بھي بہت سے شہر تھے جن کا مین نے اس مقام پر ذکر نہین کیا ہي' بلکہ اُن کا ذکر اندلس کي تاریخي تفصیل مین آئیگا اؤر آپ کو میرے بیان سے اُن کي شناخت ہوگي • خدا ان سب کو پھر مسلمانون کو واپس عطا فرمائے!

یہہ ہین حالات اندلس کي اُن حدود و بلاد کے جو مسلمانون کے قبضے مین تھے *

اندلس کي فتح' اُس کے کچھہ تفصیلي حالات' شاہان اندلس اور فضلاء اندلس و غیر اندلس کا ذکر

اب ہم اندلس کي فتح کي طرف متوجہ ہوتے ہین' اؤر خداء تعالی کي توفیق کے ساتھہ بیان کرتے ہین *

مسلمانون نے اندلس کو سنہ ۹۲ ہجري کے ماہ رمضان مین فتح کیا • یہہ فتح طارق (اؤر بہ روایتي ابن زیاد اؤر بقولي ابن عمرو) کے ہاتھون ہوئي • وہ والي طنجہ تھے جو اقصاي مغرب کے متصل شہرون مین سے ایک شہر تھا • طنجہ اؤر اندلس کے درمیان وہ خلیج ہي

جس کا ہم ذکر کر آئے ہیں اور جو زقاق کے نام سے مشہور ہي • مجازي طور پر یہہ سمجھنا چاھئے کہ موسيٰ بن نصیر امیر قیروان نے اس فتح کو ترتیب دیا • یہہ بھي کہا جاتا ہي کہ (موسيٰ بن نصیر نے نہیں بلکہ) مروان بن موسيٰ بن نصیر نے طارق کو لشکر پر افسر بناکر وھان بھیجا تھا اور خود کسي کام کے لئے جو اُن کو پیش آگیا تھا اپنے والد کے پاس چلے گئے تھے *

طارق موقع و فرصت کو غنیمت پاکر جزیرہ خضراء کے راستے سے اندلس گئے • موقع یہہ تھا کہ جو شخص ساحل جزیرۂ خضراء اور اس علاقے کا عامل تھا اُسنے اپني بیٹي کے متعلق بادشاہ کو لکھا جس سے وہ نا خوش ھوگیا اور عامل کو دھمکیان دین • جب اس شخص کو یہہ معلوم ھوا تو اُسنے ایک بڑي جمعیت جمع کي اور دارالسلطنت کا قصد کیا ' اور طارق نے یہہ اطلاع پاکر کہ علاقہ خالي پڑا ھوا ہي اس موقع کو غنیمت سمجھا اور اُس سے فائدہ اُتھایا • یہہ بھي کہا جاتا ہي کہ اُس بے دین ہي نے اُسے لکھکر بلایا تھا ' جسکا سبب مین بیان کرتا ھون ' اور وہ یہہ تھا کہ لذریق بادشاہ جزیرہ (لعنہ اللہ) کي یہہ رسم تھي کہ اعیان و سرداران لشکر وغیرہ اپني بیٹیون کو اُس کے ھان بھیج دیتے تھے اور وھي اپنے محلون مین رکھکر اُن کي تربیت کرتا اور اُنکو آداب شاہي سکھاتا تھا • جب اُن لڑکیون مین سے کوئي بالغ ھو جاتي تھي اور آداب بھي سیکھہ جاتي تھي تو بادشاہ اپنے ہي محل مین کسي ایسے شخص سے اُن کا نکاح کردیتا تھا جسے وہ اُس لڑکي کے باپ کا کفو پاتا تھا • اسي رسم کے مطابق صاحب جزیرۂ خضرا نے اپني بیٹي کو لذریق کے پاس بھیج دیا ' اور وہ سن بلوغ کو پہنچکر پوري عورت ھونے کے وقت تک وھین رھي • اس کو لذریق نے ایک مرتبہ دیکھکر بہت پسند کیا اور اپنے پاس بلایا • لڑکي نے انکار کیا اور کہا کہ " قسم خدا کي یہہ کبھي نہ ھوگا تا وقتیکہ شاھزادے ' سپہ سالار اور بڑے بڑے پادري

جمع ہوکر میرے باپ کے مشورے سے میری شادی نہ کردین" • بادشاہ کا نفس اُس پر غالب آگیا اوٗر اُس نے اُسے اُس کی مرضی کے خلاف غصب کرلیا • لڑکی نے اپنے باپ کو خط لکھکر اس واقعے سے اُس کو مطلع کیا • یہی سبب تھا جس نے اُس کو طارق اوٗر دیگر مسلمانون سے خط و کتابت کرنے پر آمادہ کیا اوٗر جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فتح ہوئی • مگر اللہ ہی بہتر جانتا ہی کہ کیونکر ہوا *

سب سے پہلا مقام جہان طارق اُترے وہ تھا جو آج کل شہر جزیرۂ خضرا کہلاتا ہی • وہان وہ فجر سے پہلے اُترے اوٗر ایک مقام پر اُنہون نے صبح کی نماز ادا کی ' پھر اپنے ہمراہیون کو علم تقسیم کئے • اس مقام پر بعد مین ایک مسجد بنا دی گئی ' جو "مسجد رایات" کہلاتی ہی اوٗر ہمارے وقت تک باقی ہی • مین اللہ سے دعا کرتا ہون کہ اُسے تا قیام قیامت باقی رکھے *

غرض کہ طارق اندلس مین داخل ہوئے ' اُسے بغور دیکھا اوٗر دشمن پر غلبہ حاصل کرلیا • اندلس کے جن جن مقامات پر اُنہون نے غلبہ پایا تھا اوٗر جو جو کچھہ مال غنیمت اُن کے ہاتھہ آیا تھا ' سب سے موسی ابن نصیر کو اطلاع دی • اسپر موسی کو حسد پیدا ہوا کہ طارق اس کامیابی مین تنہا رہے • موسی نے ولید بن عبد الملک بن مروان کو فتح کی خبر دی اوٗر اُس کو اپنی ہی طرف منسوب کیا • پھر طارق کو دھمکی کا خط لکھا ' کیونکہ وہ اُنکی اجازت حاصل کئے بغیر اندلس مین داخل ہوگئے تھے ' اوٗر اُنکو حکم دیا کہ جس جگہ اُنکو یہہ خط ملے وہان سے نہ ہلین جبتک کہ وہ خود وہان نہ پہنچ جائین • خود اندلس جانے کے قصد سے وہان سے نکلے اوٗر اپنی جگہ قیروان پر اپنے بیٹے عبد اللہ کو مقرر کرگئے • یہہ سنہ ۹۳ (ہجری) کے ماہ رجب کا واقعہ ہی • موسی ' حبیب بن ابو عبدہ فہری ' رؤساء عرب و موالی اوٗر مشاہیر بربر کو ہمراہ لیکر ایک ضخیم لشکر ساتھہ لیکر روانہ ہوئے اوٗر دوسرے راستے سے عبور کرکے اندلس پہنچے

طارق دارالسلطنت قرطبه پر قبضه کرکے لذریق (لعنه الله) بادشاہ اندلس کو قتل کرچکے تھے - طارق موسي سے ملے' اُن کو رضامند کرنے کے ارادے سے اُن کے دل مین جاگزین شده حسد کو نکالا اور کہا که "آخر مین آپ کا غلام اور آپ ہي کا مقرر کرده آدمي ہون' اور یہہ فتح آپ کے واسطے اور آپ ہي کے سبب سے ہي" - پھر اُنہون نے جو کچھہ مال غنیمت تھا موسي کے سامنے پیش کردیا - اسي وجه سے یہہ فتح موسي ابن نصیر سے منسوب ہوگئي' کیونکه طارق کو اُنہون نے ہي تعینات کیا تھا' نیز اس وجه سے که باقي علاقه جو اُس وقت تک فتح نه ہوا تھا وه موسي ہي کے ہاتھون فتح ہوا - موسی اندلس مین سنه ۹۳ اور ۹۴ (زیاده تر یہہ مشہور ہي که سنه ۹۵) تک جہاد کرتے' مال جمع کرتے اور وہان کے امور کو درست کرتے رہے - پھر اُنہون نے طارق کو گرفتار کرلیا اور اپنے بیٹے عبد العزیز بن موسي کو اُن کي جگه حاکم مقرر کرکے اُسکے لئے افواج اور رؤساء قبائل کو بھي وہین چھوڑدیا تا که وه شہرون کي حفاظت کرسکین' سرحد پر دشمنون کا سد باب رکھین اور دشمنون سے جہاد کرین - وه خود قیروان کو واپس چلے گئے' اور جو مال غنیمت اور تحائف اُن کو حاصل ہوئے تھے وه سب لیکر ولید بن عبد الملک کے پاس گئے - جو اشیاء طلیطله مین اُس کي فتح کے وقت دستیاب ہوئي تھین اُن مین حضرت سلیمان بن داؤد علیه السلام کا خوان تھا - یہہ بھي کہا جاتا ہي که اس کے علاوه ایک طلائي اور ایک نقرئي طوق بھي تھا جن مین موتي اور یاقوت لگے ہوئے تھے - ایک روایت یہہ بھي ہي که طارق بھي موسی کے ہمراه تھے - ولید کے انتقال کے وقت موسي سنه ۹۶ مین طبریه پہنچے اور جو اشیاء اُنکے ساتھہ تھین اُنکو وه سلیمان بن عبد الملک کے پاس لے گئے - یہہ بھي کہا جاتا ہي که اُنہون نے ولید کو زنده پالیا تھا اور اُن سے ملے تھے - والله اعلم *

عبد العزیز بن موسی بن نصیر اندلس پر امیر رہا تا آنکہ فوج مین سے ایک جماعت نے اُس پر حملہ کیا' جن مین حبیب بن ابو عبدہ فہری اوٗر زیاد بن نابغہ تمیمی شامل تھے۔ لوگون نے اُسے قتل کردیا اوٗر اُسکا سر لیکر سلیمان بن عبد الملک کے پاس چلے گئے۔ یہہ واقعہ شروع سنہ ۹۸ کا ہی۔ اس سے قبل وہ اندلس پر موسی بن نصیر کے بھانجے ایوب کو حاکم بنا چکے تھے۔ یہہ بھی بیان کیا جاتا ہی کہ لوگون نے اُس کے بعض ناپسندیدہ امور کے متعلق سلیمان بن عبد الملک کو شکایت لکھی تھی' اوٗر یہہ کہ اُنھون نے جو کچھہ کیا اُن کے حکم سے کیا۔ واللہ اعلم *

اِس کے بعد ملک مین اختلاف پڑگیا' اوٗر اہل اندلس ایک زمانے تک کسی شخص کو اپنا حاکم نہ بنا سکے۔ مگر اِس کے بعد اُنھون نے سنہ ۱۰۰ سے پہلے ہی سمح بن مالک خولانی کو والی مقرر کردیا اوٗر اُسکی اطاعت قبول کی۔ اُسکے بعد غمر بن عبد الرحمان بن عبد اللہ والی ہوا۔ پھر غمر بن عبد الرحمان کے معزول ہونے پر عنبسہ بن سحیم کلبی والی ہوا' اوٗر اُس کے بعد عبد الرحمان ابن عبد اللہ عکی قریب سنہ ۱۱۰ کے والی ہوے' جو ایک صالح آدمی تھے۔ اُنکے بعد عبد الملک بن قَطن فہری اوٗر پھر عقبہ بن حجاج مقرر ہوا۔ مگر چونکہ عقبہ نے اندلس ہی مین انتقال کیا اسلئے عبد الملک بن قطن دوبارہ والی ہوا۔ اُسکے بعد بلج بن بِشر نے وہان پہنچکر یہہ دعویٰ کیا کہ اُسے ہشام بن عبد الملک نے والی بنا کر بھیجا ہی۔ جو لوگ اُسکے ہمراہ تھے اُنھون نے اس امر کی شہادت دی۔ اس کی وجہ سے بڑا فتنہ پڑگیا اوٗر اہل اندلس نے چار امراء اختیار کرلئے۔ آخر کار ابو الخطّار حُسام بن ضِرار کلبی کو والی بنا کر بھیجا گیا' جسنے مواد فتنہ کا استیصال کیا اوٗر اُن سب کو تفرقہ کے بعد اطاعت پر متفق و مجتمع کردیا۔ اُن امراء کی ترتیب مین اختلاف ہی (کہ پہلے کون والی ہوا اوٗر پھر کون) لیکن زمانۂ بنو اُمیہ

مین اُنکی سلطنت کے ممالک مشرقیہ مین ختم ہونے تک صرف یہی لوگ امراء اؤر سپہ سالار رہے جنکا ذکر کیا گیا *

تابعینؒ مینؒ سے کون کون اندلس مین داخل ہوئے

مین یہان اُن تابعین کا ذکر کرتا ہون جو جہاد و رباط کے لئے اندلس مین داخل ہوئے ' چنانچہ اُن مین سے حضرات ذیل ہین :—

(۱) محمد بن اوس بن ثابت انصاري ' جو ابو ہریرہ رضي اللہ عنہ سے حدیث روایت کرتے ہین *

(۲) حنش بن عبد اللہ صنعاني ' جو علي بن ابي طالب اؤر فضالہ بن عبید رضي اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین *

(۳) عبد الرحمان بن عبد اللہ غافقي ' جو عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضي اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین *

(۴) یزید بن قاصط (یا بن قصیط) سکسکي مصري ' جو عبد اللہ ابن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین *

(۵) موسي بن نصیر ' جنکي طرف فتح اندلس منسوب ہي ۔ یہہ تمیم داري سے حدیث روایت کرتے ہین *

فصل

ملک مغرب کي فضیلت مین متعدد احادیث شریفہ وارد ہین ' چنانچہ اُن مین سے ایک یہہ ہي ' جسے مین نے فقیہہ و امام متقن متفنن جناب ابو عبد اللہ محمد بن ابي الفضل سَیْباني سے سنہ ۶۲۰ مین ماہ رمضان کے دوران مین مکہ مین سنا تھا ' اؤر وہ فرماتے ہین کہ اُنہون نے اسے مؤید بن عبد اللہ طوسي سے نیشاپور مین سنا ' جنکا بیان ہي کہ امام کمال الدین محمد بن احمد بن صاعد قراوي نے یہہ حدیث اُن سے بیان کي ' اؤر وہ کہتے ہین کہ یہہ حدیث ان سے

عبد الغافر فارسي نے بیان کي ' جن سے محمد بن عیسي عمرویه جلودي نے روایت کي ' اۆر اُن سے ابو اسحق ابراهیم بن سفیان نے ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیري نیشاپوري سے سنکر بیان کیا ' جو یحیی بن یحیی سے هشام بن بشر واسطي ' داؤد بن ابي هند بن ابي عثمان نهدي اۆر سعد بن ابي وقاص کي معرفت روایت کرتے هین که رسول خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هے که " اهل مغرب قیام قیامت تک اهل حق کي مدد کرتے رهینگے اۆر لوگون کا اون کو چهوڑ دینا اُن کو کچهه نقصان نهین پهونچائیگا " *

اندلس کي فضیلت کا ایک ثبوت یهه بهي هے که کسي شخص نے اُس کے منبرون پر سے کبهي سواء ذکر خیر کے اۆر کچهه نهین کها *

اندلس مین جتنے والي مقرر هوئے وه یا تو بنو اُمیه کي طرف سے تهے یا اُنکي طرف سے جنکو بنو اُمیه نے قیروان یا مصر مین اپني جانب سے حاکم مقرر کیا تها ۔ لیکن جب سنه ۱۲۶ مین ولید بن یزید بن عبد الملک کے قتل سے بنو اُمیه کے امور درهم برهم هوے تو وه دور دست ممالک کي نگراني نه کر سکے ۔ افریقیه مین اضطراب اۆر اندلس کے قبائل مین اختلاف پهیل گیا ۔ آخر کار اهل اندلس نے اس بات پر اتفاق کیا که کسي قریشي کو اس وقت تک اپنا حاکم بنا لیا جائے که شام کے معاملات درست هو جائیں ۔ چنانچه اُنهون نے یوسف بن عبد الرحمان فهري کو والي بنا لیا ' جس سے امور مین سکون هو گیا اۆر قلوب نے بهي اس پر اتفاق کیا ۔ یوسف کي امارت سنه ۱۳۸ یعني بنو اُمیه کي حکومت ختم هو جانے کے چهه سال بعد تک قائم رهي *

ذکر دخول عبد الرحمان بن معاویه در اندلس

اسي سال (یعني سنه ۱۳۸) مین عبد الرحمان بن معاویه بن هشام بن عبد الملک بن مروان اندلس مین داخل هوئے ' اۆر " الداخل " کے

لقب سے ملقب ہوے۔ اہل یمن نے اُن کا ساتھہ دیا۔ یوسف بن عبد الرحمان بن ابو عبدہ بن عقبہ بن نافع فہری والی اندلس، جن کا ابھی ذکر ہوا ہی؛ اُن سے جنگ کرنے کے لئے اُٹھہ کھڑے ہوے۔ الداخل نے اُنکو شکست دی اور دارالسلطنت قرطبہ پر قابض ہوگئے۔ انکے دارالسلطنت مین داخل ہونے کے دن اُس سال کی عید الاضحی تھی۔ ان کی حکومت سنہ ۱۷۲، یعنی اپنے روز وفات، تک قائم رہی۔ وہ سنہ ۱۱۳ مین شام مین پیدا ہوے تھے۔ اُن کی والدہ کا نام راح تھا اور وہ اُم ولد تھین۔ اُن کی کنیت ابو المطرب تھی۔ وہ ماہ ذی قعدہ مین اندلس مین داخل ہوکر تاریخ مذکورہ بالا کو دارالسلطنت قرطبہ پر قابض ہوگئے۔ واقعہ یہہ ہی کہ جب بنوعباس کی سلطنت پھیل گئی تو عبد الرحمان الداخل بلاد مغرب مین ایک جگہ سے دوسری جگہ چھپتے ہوئے پھرتے رہے۔ جس وقت اندلس مین داخل ہوے ہین تو تنہا ادہر سے اودہر مارے مارے پھرتے تھے۔ نہ اُن کے پاس اہل و عیال تھا نہ مال۔ وہ مختلف حیلون اور تدبیرون سے کام لیتے تھے اور ہمت نہ ہارتے تھے۔ اسکے ساتھہ ہی تقدیر بھی اون کے موافق تھی: یہان تک کہ وہ ملک اندلس پر قابض ہوگئے اور بعض سرحدی شہرون کو بھی اپنی ملکیت مین شامل کرلیا۔ جب ابو جعفر منصور نے اونکا حال سنا تو کہا کہ "یہہ شخص قریش کا چرغ ہی" *

عبد الرحمان بن معاویہ صاحب علم اشخاص مین سے تھے اور عدل و انصاف کی سیرت حسنہ سے آراستہ تھے - اُنکے قضاۃ مین سے ایک معاویہ ابن صالح حضرمی حمصی تھے - وہ ادیب اور شاعر بھی تھے: چنانچہ شام کے شوق مین اونھون نے جو اشعار کہے ہین اُن مین سے یہہ بھی ہین:—

(١) ايّها الراكب الميمّم ارضي　　اقْرِ من بعضي السلام لبعضي
انّ جسمي كما علمت بارض　　و فوادي و مالكِيه بارض
قُدِّرَ البين بيننا فافترقنا　　و طوي البين عن جفوني غمضي
قد قضي الله بالفراق علينا　　فعسي باجتماعنا سوف يقضي

اُن کے اوٗر بهي بہت سے اشعار ہين' جو اِن سے بهي زيادہ نفيس ہين اوٗر جنکو مورخون نے اپني کتب مين نقل کيا ہي • دار السلطنت قرطبه پر قبضہ حاصل کرنے کے وقت سے اُنکي وفات تک اُنکي مدت سلطنت بتيس (٣٢) سال کي هوئي *

ولايت امير هشام بن عبد الرحمان

عبد الرحمان کے بعد اُن کے صاحبزادے ہشام تخت نشين هوئے • اُن کي کنيت ابو الوليد تهي' اوٗر اُس وقت اُن کي عمر تيس (٣٠) سال کي تهي • اُن کي ولايت کا زمانہ سات برس تک رہا تا آنکہ اُنهون نے سنہ ١٨٠ کے ماہ صفر مين انتقال کيا • وہ حُسن سيرت رکهتے تهے' عدل و انصاف کي صفت سے متصف تهے' مريضون کي اعادت کرتے اوٗر جنازون کے ساتهہ جاتے تهے • وہ خيرات بہت کرتے تهے : اکثر ايسا هوتا تها کہ وہ اندهيري راتون مين باران شديد کے وقت درهمون کي تهيليان اپنے ساتهہ ليکر نکل جاتے اوٗر پردہ نشين اوٗر خانہ نشين ضعيفون کو ديتے • مرتے دم تک اُن کي يهي کيفيت رهي • اُن کي والدہ اُم ولد تهين' جن کا نام حوٗراء تها *

---

(١) ترجمه :- اے میری سر زمین کی طرف جانے والے سوار ! میرے بعض حصے کی طرف سے دوسرے حصے کو سلام کہہ - جیسا کہ تجھے معلوم ھے ' میرا جسم ایک سر زمین میں ھے : مگر میرا دل اور اُس کے مالک ایک اور سر زمین میں ھیں - ھمارے لئے یہی مقدر تھا کہ ھم جدا ھوجائیں ' اس لئے جدا ھوگئے ' اور اس جدائی نے میری آنکھوں سے نیند کو دور کر دیا ھے .

اللہ نے ھماری جدائی کا حکم صادر کیا : ممکن ھے کہ وہ عنقریب ھمارے اجتماع کا بھی حکم فرمائے ! (مترجم)

ولايت الحكم بن هشام الملقب به ربضي

ہشام کے بعد اُن کے صاحبزادے الحکم بائیس (۲۲) سال کي عمر مین تخت نشین ہوے ۰ ان کي کنیت ابو العاص تهي ۰ اُن کي والدہ زخرف اُم ولد تهین *

الحکم سرکش اوٗر فضول خرچ تهے ۰ اُن کي عادتین قبیح تهین ' اوٗر وہ وهي شخص ہین جو اہل ربض پر جا پڑے تهے ' جو ایک مشہور واقعہ ہي ۰ اُنہون نے اہل ربض کو قتل کر دیا اوٗر اُنکے مکانات اوٗر مسجدین گرادین ۰ ربض اُن کے قصر کے پاس ایک محلہ تها ۰ اُنہون نے بعض امور کے متعلق اُن لوگون پر الزام لگایا اوٗر اُن کے ساتھ یہہ حرکت کي ۰ اسي سبب سے اُن کا نام الحکم ربضي پڑ گیا ۰ اُنکے زمانے مین فقہاء نے یہہ نئي بات کي کہ ایسے اشعار کہنے لگے جن مین زهد کي نصیحت هوتي تهي اوٗر لوگون کو صوامع — یعني صوامع مساجد — مین شب بیداري کي ترغیب دلائي جاتي تهي ۰ بلکہ اُنہون نے یہہ بهي حکم دیا کہ اُس کے ساتھ ہي ایسي باتین بهي شامل کر دي جائین جن مین تعریض هو ۰ مثلاً یہہ کہا جائے کہ " اي مُسرف جو اپني سرکشي مین پهنسا هوا ہي ! ' اي اپنے غرور پر اصرار کرنیوالے ! ' اي اپنے خدا کے احکام کي بجا آوري مین سستي کرنیوالے ! اپنے نشہ سے بیدار هوجا اوٗر اپني غفلت سے هوشیار هوجا " اوٗر اسي قبیل کي اوٗر باتین کہي جائین ۰ منجملہ اوٗر امور کے ان باتون نے بهي الحکم کو بهڑکا رکہا تها اوٗر اُن کا دل فقہاء کي بُرائي سے بهر گیا تها ۰ اس فتنے مین سب سے زیادہ شدت اُنپر فقہاء ہي نے کي تهي ' کیونکہ وُهي عوام کو اُن کے خلاف برانگیختہ کرتے اوٗر اُن کو جرأت دلاتے تهے ۰ آخر کار فقہاء کي وہ حالت هو گئي جو هوئي *

ابو مروان بن حیّان صاحب اخبار الاندلس کا بیان ہي کہ جب الحکم کے قصر پر حملہ کیا گیا اوٗر اُن کو یہہ معلوم هوا کہ لوگ شرارت

کرنیوالے ہین ' تو اُنہون نے اپنے ایک خاص غلام کو بلاکر حکم دیا کہ "تم ہماري فلان لونڈي کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تمہین غالیہ (ایک خوشبو) کي شیشي دے دے ." غلام نے یہہ سنکر کچھہ تأمل کیا اور دیر کرنے لگا تو اُنہون نے پھر وُهي حکم دیا . غلام نے عرض کیا "حضور! کیا یہہ وقت غالیہ لگانے کا ہي ؟" اُنہون نے کہا "او نا معقول! جب میرا سر کاتا جائیگا تو اگر اُس مین غالیہ نہ لگا هوگا تو وہ عوام الناس کے سرون سے کس طرح متمیز هوگا ؟" اس کے بعد وہ باہر نکلے ' وہ بهي اس لئے کہ لوگ قصر کے پاس لڑرهے تهے اور عامۂ حشم اور فوج اُن کو مشغول کئے هوئے تهي . آخر سوارون نے اُن کو پیچهے سے جاکر گهیر لیا . اُن کو ہزیمت هوئي اور بہت بُري طرح سے قتل کئے گئے . اُن کے مکانون اور مسجدون کو گرانے اور جلانے کا حکم دیا گیا اور جو لوگ باقي رہ گئے اُن کو شہر بدر کردینے کا حکم هوا . وہ لوگ نکل کر جزیرۂ اقریطش کو چلے گئے جو بحر رومي کے جزیرون مین سے ایک ہي اور اول مغرب مین برقہ کے مقابلے مین واقع ہي . کئي سال وهان پڑے رهنے کے بعد وهان سے بهي متفرق هوگئے - اُن مین سے کچهہ آدمي تو اندلس مین واپس آ گئے ' بعضون نے صقلیہ مین رهائش اختیار کرلي اور کچهہ اسکندریہ کو چلے گئے *

اس واقعہ کے متعلق ابو مروان بن حیان مؤرخ نے ایک نہایت عجیب حکایت لکهي ہي . وہ کہتا ہي کہ لوگون کو الحکم کے برخلاف برانگیختہ کرنے مین شدید ترین شخص ایک فقیہ طالوت نامي تهے ' جو فقہاء مین ایک جلیل القدر شخص تهے . اُنہون نے مدینہ جاکر حضرت مالک بن انس سے حدیث سني اور اُنکے دیگر اصحاب سے فقہ پڑهي تهي . وہ معاملات دین مین ایک قوي آدمي تهے . جب اہل ربض سے الحکم نے وہ سلوک کیا جسکا ہم ذکر کر آئے ہین اور باقي ماندہ اشخاص کو جلا وطن کردیا تو ان مؤخر الذکر آدمیون مین فقیہ طالوت

بهي تهي ۔ أن کو وهان سے نکلنا اؤر وطن سے مفارقت اختیار کرنا گوارا نه هوا : لهذا أنهون نے یهہ مناسب خیال کیا که جبتک صورت حالات بدل نه جائے وہ کہین چهپے رهین ۔ چنانچه وه کامل ایک سال تک ایک یهودي کے هان روپوش رهے ' جو اس تمام عرصے مین أنکي بے انتها تکریم اؤر بے حد تعظیم کرتا رها ۔ جب ایک سال گزر گیا اؤر فقیه مذکور کو بهي پوشیده رهنا ناگوار هونے لگا تو أنهون نے یهودي کو بلاکر أس کے احسان کا شکریه ادا کیا اؤر کہا که "مین نے یهہ اراده کرلیا هي که کل یهان سے نکلکر فلان کاتب کے هان چلا جاؤن ' کیونکه أس کاتب نے مجهہ سے پڑها هي اؤر أس پر میرا حق أستادي هي ۔ مجهے معلوم هوا هي که أسے اس شخص (یعني الحکم) کے هان بهت کچهہ قدر و جاہ حاصل هي ' ممکن هي که وه میري سفارش کرے تو الحکم مجهے امان دے اؤر مجهے پهر اپنے شہر مین رهنے کي اجازت دے دے ۔" یهودي نے کہا "جناب ! آپ ایسا نه کیجئے ۔ آپ کو کوئي شخص یهي امان نهین دلا سکتا ۔" پهر وه هر طرح کي قسمین کهاکر أن کو یهہ اعتبار کرانے لگا که اگر وه اپني بقیه عمر بهي أسي کے هان گزار دینگي تو نه أس کو ملال هوگا ' نه وه أسپر بار هونگے ۔ مگر فقیه طالوت نے انکار هي کیا ' اؤر چلے جانے هي کو کہا ۔ یهودي نے بهي أنکو رخصت کردیا اؤر وه وهان سے روانه هوکر اندهیرے هي مین أس کاتب کے مکان پر پهنچ گئے اؤر حاضري کي اجازت چاهي ۔ أسنے اجازت دي ۔ فقیه أس کے پاس گئے تو وه بهت تپاک سے پیش آیا اؤر أن سے پوچهنے لگا که "آپ اتني مدت کہان رهے ؟" أنهون نے اپنا تمام قصه اؤر یهودي کا حال سنایا اؤر کہا که "آپ اس شخص (الحکم) سے میري سفارش کر دیجئے تا که وه مجهہ کو جان کي امان دے اؤر مجهے میرے

شہر مین پڑا رہنے دے ." کاتب نے اُن سے ایسا کرنے کا وعدہ کیا . پھر فوراً سوار ہوکر الحکم کے پاس گیا اور کہا (۱) :—

فقال و قد مضي ليلٌ و ثانٍ ولم يسمعه غنّي ليت شعري
اجاري المونسي ليلا غناءً لخير قطع ذلك ام لشرّ
فقالوا انه في سجن عيسي اتوه بهٖ بليلٍ وهو يسري
فنادي بالطويلة وهي مما بكون براسه لجليل امر
و يمّم جاره عيسي بن موسي فلاقاه باكرام و بر
و قال أحاجةٌ عرضت فاني لقاضيها و متبعها بشكر
فقال سجنت لي جارا يسمي بعمرو قال يطلق كل عمرو
بسجني حيث وافقه اسم جار الفقيه ولو سجنتهم بوتر
فاطلقهم له عيسي جميعا لجار لا يبيت بغير سكر
فان احببت قل لجوارِ جار و ان احببت قل لطلاب اجر
فان ابا حنيفة لم يأب من تطلّبه تخلّصه بوزر (۲)

(۱) اس مقام پر قلمی نسخے مین وہ تمام صفحات غائب ہین جن مین الحکم اول کے دور حکومت کے واقعات اور اُن کے بعد اندلس کے پانچ اور اموی بادشاہون کے حالات ہونے چاہئین تھے - اس کے بعد جو بیان آتا ہی وہ شاعر ابو عمر یوسف ابن ہارون المعروف بہ الرمادی کے متعلق ہی (ڈوزی).

(۲) ترجمۂ اشعار:—

جب ایک اور پھر دوسری رات گزر گئی اور اُنہون نے اُسے گاتے ہوئے نہین سنا ' تو کہا " ای کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ میرے اُس رات کو گانیوالے مونس ہمسائے کی طرف سے اُس کے غناء کا قطع ہونا خیر پر مبنی ہی کہ شر پر! "

لوگون نے کہا کہ " وہ عیسیٰ کے قید خانے مین ہی - وہ لوگ اُسے ایک رات کو چلتا ہوا پکڑکر اُس کے پاس لیگئے . "

اسپر وہ دیر تک اُسے اس طرح پکارتے رہے کہ جیسے کوئی نہایت ضروری کام ہوتا ہی .

پھر اُنہون نے اپنے ہمسائے عیسیٰ بن موسیٰ کے ہان جانیکا قصد کیا اور عیسیٰ اُن سے اکرام و الطاف سے پیش آیا ' اور کہا " کیا آپ کو کوئی ضرورت پیش آئی ہی ؟ اگر ایسا ہو تو مین اُسے پورا کرون اور آپ کا شکریہ ادا کرون - " اُنہون نے کہا " آپ نے میرے ایک عمرو نامی ہمسائے کو قید کردیا ہی - " اُسنے حکم دیا کہ " عمرو نام کا ہر شخص جو میرے قید خانے مین ہو آزاد کردیا جائے ' کیونکہ وہ میرے فقیہ کے ہمسائے کا ہم نام ہی ' گو کہ مین نے اُسے کسی جرم مین ہی پکڑا ہو . "

غرض کہ عیسیٰ نے اُن سب کو ایک ایسے ہمسائے کے عوض مین آزاد کردیا جو بغیر نشہ کے کبھی رات بسر ہی نہ کرتا تھا .

پس اگر آپ چاہین تو ایک ہمسائے کے قرب کے مطابق حکم دین ' اور اگر آپ پسند کرین تو ایک طالب اجر کے حق کے موافق حکم دین '

کیونکہ ابو حنیفہ نے اپنی طلب کے بعد اُسپر کوئی بوجھ نہین رکھا . (مترجم)

اس حکایت کا، جس کو ابو عمر نے نظم کیا ہي، خلاصۂ مطلب یہہ ہي کہ (امام) ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ہمسائے مین ایک کیّال (تولنے والا) رہا کرتا تھا ۔ وہ ہر رات کچھہ مچھلي اور روٹي اور تہوڑي سي نبیذ لاتا اور نماز عشاء ادا کرنے کے بعد کہاتا اور پیتا ۔ جب نشہ ہوجاتا تو بہ آواز بلند یہ شعر گایا کرتا :—

(۱) اضاعوني و اي فتي اضاعوا　　ليوم كريهة و سداد ثغر

اور جب تک نیند نہ آجاتي اسي کو بار بار رٹا کرتا ۔ امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ)، جیسا کہ مشہور ہي، ایک شب بیدار اور قائم اللیل آدمي تھے ۔ ایک رات کو اُس شخص کي آواز نہین سنائي دي تو اُنہون نے اپنے پاس کے موجودین مین سے ایک شخص سے پوچھا کہ "ہمارا وہ ہمسایہ جو ہر روز رات کو گایا کرتا تہا آج کیا کر رہا ہي ؟ وہ بیمار ہي یا کہین گیا ہوا ہي ؟" حاضرین نے کہا کہ "وہ قید ہي ۔" پوچھا کہ "اُس کو کسنے قید کیا ہي ؟" اُنہون نے جواب دیا کہ "ایک رات کو وہ اپنے کسي کام کے لئے نکلا تھا ۔ اُسے عیسٰي بن موسٰي کوتوال کے آدمي مل گئے ۔ وہ اُسے پکڑکر عیسٰي کے پاس لیگئے تو اُنہون نے اُس کو قید کردینیکا حکم دیدیا ۔" صبح ہوئي تو ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) نے اپنے کپڑے پہنے اور اپنے جانور پر سوار ہوکر عیسي بن موسي کے مکان پر گئے ۔ جب عیسي کو ابو حنیفہ کي قدر و منزلت سے آگاہ کیا گیا تو وہ فوراً اُن سے ملاقات کرنے کے لئے نکلا اور اُنکي نہایت تعظیم و تکریم کي ۔ پہر اُن سے آنیکي ضرورت دریافت کي ۔ اُنہون نے فرمایا کہ "آپ کے قید خانے مین عمرو نامي میرا ایک ہمسایہ ہي ۔" عیسي نے حکم دیا کہ "میرے قید خانے مین عمرو نام کے جتنے آدمي ہین سب کو چھوڑدیا جائے، کیونکہ (اس نام کا ایک آدمي) فقیہ کا ہمسایہ ہي ۔" چنانچہ اُسنے اُسے چھوڑدیا اور اُس کے ساتھہ اور بہي بہت سے آدمیون

(۱) ترجمہ :- اُنہون نے مجھے ضائع کردیا - اور ہاے اُنہون نے روز جنگ اور حفاظت حدود کے لئے کیسے اچھے آدمي کو کھو دیا ! (مترجم)

کو رہا کردیا ۔ وہ شخص ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کے پاس شکریہ ادا کرنے کے لئے آیا ۔ اُنہون نے اُسے دیکھکر پوچھا "کیا ہمنے تجھے ضائع کردیا ؟" اُسنے کہا "قسم خدا کي ہرگز نہین - بلکہ آپ نے ہمسائے کي حفاظت کي - اللہ آپ کي حفاظت کرے !"

جو بیت کہ ابو عمر اپني اس نظم مین لائے ہین اوڒ جسے ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) کا ہمسایہ گایا کرتا تھا وہ عرجي کا ہي جو حضرت عثمان بن عفان (رضي اللہ) کي اولاد مین سے تھا ‘ جسے مغیرہ ‘ ہشام بن عبد الملک کے خالو اوڒ اُنکي طرف سے عامل مکہ) نے قید کردیا تھا اوڒ مرتے دم تک قید ہي مین رہا : بلکہ جنازہ بھي قید خانے ہي سے نکلا *

اِسي ابو عمر کے اوڒ بھي بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہین ۔ یہہ شخص شعراء اندلس کے تیسرے طبقے مین سے ہي ۔ "مجھے اس کے اُس قصیدے کے شروع کے چند اشعار یاد رہ گئے ہین جو اُسنے ابو علي قالي (۱) (جنکا ذکر ہو چکا ہي) کي شان مین کہا ہي ‘ اوڒ وہ یہہ ہین :—

(۲) من حاكم بيني و بين عذولي ... الشجو شجوي والعويل عويلي

اقصر فما دين الهوي كفر ولا ... اعتد لومك لي من التنزيل

(۱) اس جملے کی عدم تصدیق اور گزشتہ نظم کے یکبارگی لفظ "فقال" سے شروع ہو جانے سے ڈوزی کی صحت قول واضح ہوتی ہی - نظم سابقہ کے بعد سے لیکر ھشام بن الحکم کے حالات کے شروع تک جو حالات ھین وہ الحکم اول کے نہین بلکہ الحکم ثانی کے ھین - (مترجم)

(۲) ترجمہ :- میرے اور میرے ملامت‌گر کے درمیان کون حاکم ھی ؟ غم و اندوہ ھی تو میرا اور آہ و زاری ھی تو میری ۔

اپنی ملامت سے باز آو - نہ تو مذھب عشق کفر ھی اور نہ مین تمھاری ملامت کو آیت قرآنی سجھتا ھون ۔

تعجب ھی اُن لوگون سے جن کے ذھن عشق کے لئے اور جسم گُھل گُھل کر نا پید ھونے کے لئے نہین بنے !

چونکہ عشق کے معانی اُن لوگون کی فہمون سے بالا تر تھے ‘ اس لئے اُنھون نے اُس کی تاویلین کین اور بہت ھی بری تاویلین کین ۔

مین اپنے ستانے والے کو اپنے کس عضو مین محفوظ رکھون جو تعذیب و تنکیل سے بچا ھوا ھو ؟

اگر مین یہہ کہون کہ اُسے اپنی آنکھہ مین رکھونگا تو اُس مین میرے آنسو بھرے ھوئے ھین ‘ اور اگر یہہ کہون کہ اپنے دل مین جگہ دونگا تو اُس مین سوزش بھری ھوئی ھی - (مترجم)

عجبا لقوم لم تكن اذهانهم لهوي ولا اجسادهم لنحول
دقت معاني الحب عن افهامهم فتأولوه اقبح التأويل
في اي جارحة أصون معذبي سلمت من التعذيب والتنكيل
إن قلت في عيني فثم مدامعي او قلت في قلبي فثم غليلي

أس قصیدے کے صرف یہي اشعار مجھے حفظ رہ گئے ۔ یہہ ابو عمر شعراء الحکم المستنصر میں پیش پیش تھا ۔ ابوالحسن مصحفي سے أسے ایک خصوصیت تھي ۔ أسي نے ابو عمر کو محمد بن ابي عامر کي ھجو پر برانگیختہ کیا تھا ۔ جب موخرالذکر کي حکومت قائم هوئي تو أنھون نے مصحفي کو پکڑ بلایا ' اس کا مال و متاع ضبط کر لیا ' اور ایک کال کوٹھڑي میں بند کر دیا ' جہان پڑا پڑا وہ بھوک اور ضعف سے مر گیا ۔ باقي رھا شاعر ابو عمر : أس پر بھي بہت سختي هوئي ' أسے طرح طرح سے عذاب دیا اور آخر جلا وطن کرنے کا حکم دیا ۔ الحکم سے أس کے بارے میں سفارش کي گئي کہ أسے أسي کے شہر میں رھنے دیا جائے ۔ چنانچہ أسے ایسا کرنیکي اجازت ملگئي ' مگر ساتھ ہي یہہ بھي حکم هوا کہ نہ وہ کسي کام کے لئے باهر نکلے اور نہ کسي خاص یا عام شخص سے بات چیت کرے ۔ الحکم نے اپنے منادي کو حکم دیا کہ شہر قرطبہ کے تمام اطراف میں اس امر کي منادي کردے ۔ نتیجہ یہہ هوا کہ ابو عمر مردون کي طرح زندہ رھا اور ابو عامر کے آخري زمانے میں اپني موت سے مر گیا *

الحکم المستنصر اهل روم اور اپنے خلاف جنگ کرنے والون سے مرتے دم تک لڑتے رہے ۔ أنھون نے سنہ ۳۶۶ کے ماہ صفر میں انتقال کیا ۔ اس حساب سے أن کي ولایت کي مدت أن کي بیعت سے لیکر وفات کے وقت تک سولہ (۱۶) سال اور چند ماہ کي هوئي ۔ أن کے بیٹے ہشام کي موت پر أن کي نسل منقطع هو گئي ۔ ہشام کے سوا أن کا کوئي بیٹا زندہ نہیں رھا *

ولایت هشام الموید بن الحکم المستنصر

اُن کے بعد اُن کے صاحبزادے ہشام بن الحکم تخت نشین ہوئے • اُن کي کنیت ابوالولید تھي اؤر اُن کي والدہ کا نام صُبّح تھا' جو اُم ولد تھین • جس وقت اُنکو حکومت ملي ہي اُنکي عمر دس سال اؤر چند ماہ کي تھي • وہ ہمیشہ پوشیدہ رہتے تھے' کبھي باھر نہین نکلتے تھے اؤر نہ اُن کا حکم نافذ تھا • اول اول اُن کي تولیت' حجابت' نفوذ امور اؤر تدبیر مملکت پر ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابي عامر محمد بن ولیدبن یزید بن عبد الملک بن عامر معافري قحطاني غالب تھے *

اِن ابن ابي عامر کي اصل مشہور شہر جزیرۂ خضراء کے ایک قریہ موسومہ طُرّش سے تھي' جو وادي آروا نام کے ایک دریا کے کنارے پر واقع تھا • یہہ ایک شریف اؤر قدیم خاندان سے تھے • جواني ہي مین قرطبہ آ گئے' وھین علم اؤر ادب پڑھا اؤر سیکھا' حدیث شریف سني اؤر اُس مین اپنے آپ کو ممتاز بنایا • اُن مین اِس قدر ہمت تھي کہ وہ خود ذکر کیا کرتے تھے کہ اُسي کے ذریعے اُنھون نے معالي اُمور کو حاصل کیا : بلکہ دن بدن اُن کو اس مین اؤر بھي ترقي ہوتي رھي تا آنکہ وہ اپنے خاص خاص دوستون سے اس کے متعلق واقعات بیان کیا کرتے تھے • چنانچہ اس بارے مین اُن کے عجیب و غریب حالات و کوائف ہین' جن مین سے چند ایک واقعات کو شیخ فقیہ محدث ضابط و متقن ابو عبد اللہ محمد بن ابي نصر حُمَیدي نے اپني کتاب موسومہ بہ " الاماني الصادقہ " مین بیان کیا ہي • مثلاً اُن مین سے ایک یہہ ہي کہ حمیدي کا بیان ہي کہ مجھ سے ابو محمد علي بن احمد بن حزم نے بیان کیا کہ اُن سے ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق تمیمي نے کہا کہ " ایک مرتبہ محمد بن ابي عامر میرے پاس میرے مکان کے اوپر والے کمرے مین ٹھیرے ہوئے تھے • مین ایک رات کو اُنکے

پاس آخر شب میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ اُسی حال میں بیٹھے ہیں جس حال میں کہ میں اُن کو شروع رات میں چھوڑ آیا تھا ۔ میں نے اُن سے کہا کہ " ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج رات آپ سوئے نہیں ۔" اُنھوں نے کہا " نہیں ۔" میں نے کہا " آخر پھر آپ کیوں جاگتے رہے ؟ " کہا کہ " ایک عجیب فکر تھا ۔" میں نے پوچھا " آپ کیا سوچ رہے تھے ؟ " کہنے لگے کہ " میں یہہ سوچ رہا تھا کہ اگر حکومت مجھے مل جائے اور قاضی محمد ابن بشیر مرجائیں ' تو میں اُنکی جگہ کسکو قاضی بناؤں ۔ میں نے دل ہی دل میں تمام اندلس کے شہر بہ شہر چھان مارے ' مگر سواء ایک شخص کے کوئی ایسا نہ ملا " میں نے کہا " شاید وہ محمد بن السَّلِیم ہیں ؟ " کہا کہ " ہاں واللہ وہی شخص ہیں جسپر میرے اور تمھارے دل نے اتفاق کیا ہے * "

حمیدی ہی کا بیان ہے کہ مجھہ سے فقیہ ابو محمد علی بن احمد نے کہا کہ " ایک روز ابن ابی عامر اپنے تین طالب علم دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ ابن ابی عامر نے اُن سب سے کہا کہ " اگر میں بر سر حکومت ہو جاوں تو تم تینوں میں سے ہر ایک اپنے لئے جو کچھہ چاہو اختیار کرلو ۔" اُن میں سے ایک نے کہا کہ " مجھے علاقہ ریّہ کا قاضی بنا دینا (یہ مقام مالقہ اور اُس کے اعمال میں ہے) ' کیونکہ مجھے وہاں کے وہ انجیر بہت پسند ہیں جو اُدھر سے آتے ہیں ۔" دوسرا بولا کہ " مجھے تو تم بازار کی محاسبت کا کام دے دینا ' کیونکہ مجھے اسفنج بہت مرغوب ہیں ۔" تیسرے نے کہا کہ " اگر تجھہ تک حکومت پہنچ جائے تو یہہ حکم دے دیجو کہ مجھے ایک گدھے پر دم کی طرف منھہ کرکے بٹھا دیا جائے اور تمام شہر قرطبہ میں گشت کرایا جائے ۔ میرے بدن پر شہد ملوا دینا کہ میرے اُوپر خانگی مکھیاں اور شہد کی مکھیاں بھنکتی جائیں ۔" اِس کے بعد چاروں الگ ہو گئے ' اور جب ابن ابی عامر بر سر حکومت پہنچ گئے تو جس نے جو کچھہ مانگا تھا اُنھوں نے اُسے وہی دیا ۔"

الغرض جب سے کہ وہ قرطبہ پہنچے اِن کي حالت برابر ترقي کرتي گئي ؛ یہان تک کہ اُن کو ہشام المويد بن الحکم کي والدہ سيدہ صبح کي وکالت سے تعلق ہوگيا ' اور اُنکے مال اور جاگيرات کے ناظر ہوگئے ' اس طرح اُن کے ساتھ حالت ترقي پذير ہوتي رہي ' يہان تک کہ الحکم المستنصر کا انتقال ہوگيا ۔ جيسا کہ ہم اوپر ذکر کرچکے ہين ہشام ابھي چھوٹے ہي سے تھے ۔ خوف يہہ ہوا کہ کہين لوگون مين اضطراب نہ پھيل جائے ۔ يہہ ديکھکر ابن ابي عامر نے صبح سے سکون حال ' زوال خوف اور اُن کے بيٹے کے لئے استقرار سلطنت کا وعدہ کيا ۔ ابن ابي عامر ايک قوي النفس آدمي تھے ۔ مقدر نے اُن کي مساعدت کي ۔ اُدھر سيدہ صبح نے مال سے اُن کي مدد کي ۔ اُنہون نے فوج کو اپني طرف مائل کرليا ۔ پھر کچھہ ايسے حالات واقع ہوتے رہے کہ جن سے اُن کا قدم بلند ہي ہوتا چلا گيا ۔ ہوتے ہوتے اخر وہ خود ہي صاحب تدبير ہوکر امور پر غلبہ پذير ہوگئے ۔ پھر ہشام المؤيد کو تو چھپاکر بٹھا ديا ' اور خُود منصور کا لقب اختيار کرکے سب کے دلون مين اپني ہيبت قائم کي ۔ نتيجہ يہہ ہوا کہ تمام اندلس کا علاقہ اُن کا مطيع و منقاد ہوگيا ' ہرطرف اُن کي وجہ سے امن و امان ہوگيا ' اور اُن کے رعب اور فرط سياست کے سبب سے اُنکي زندگي تک کسي طرح کا اضطراب نہين پھيلنے پايا *

اُنہون نے کئي آدميون کو اپنا وزير بنايا ' جن مين وزير ابوالحسن جعفر بن عثمان الملقب بہ مُصحفي ' وزير کاتب ابومروان عبد الملک بن ادريس جزيري اور وزير ابوبکر محمد بن الحسن زبيدي تھے ۔ آخر الذکر نے کتاب العين کا خلاصہ کيا تھا ' اور اُن کا ذکر پہلے بھي ہوچکا ہي ۔ وہ ابن ابي عامر کے کوتوال بھي رہ چکے تھے ' اور الحکم المستنصر کے دلي دوست اور دوستون مين نہايت سر بر آوردہ اور عزيز تھے ۔ ان کے علاوہ ابن ابي عامر نے ابو العلا صاعد بن الحسن ربعي

لغوي بغدادي کو بھي وزير بنايا ۔ ابن ابي عامر کے ساتھہ اُن کے لطيفے بہت ہي اچھے ہيں ' اوْر انشاء الله تعالي ميں اُن لطائف ميں سے چند ايک عنقريب بيان بھي کرونگا *

منصور علم دوست ' ادب کو ترجيح دينے والے ' اوْر اُن لوگوں کي بے حد تعظيم و تکريم کرنے والے تھے جن کو اُن علوم ميں سے کسي سے نسبت ھوتي تھي ۔ جو شخص اُن کا متوسل ھوتا تھا وہ اپنے نصيب کے موافق اُن سے فائدہ اُٹھا ليتا تھا ' جو کچھہ مانگتا تھا پالیتا تھا اوْر ہر بات ميں اُنکا شريک ھوتا تھا ۔ ابو العلا صاعد بن الحسن ربعي مذکور سب سے پہلے منصور ہي کي حکومت کے دوران ميں اندلس آئے ۔ اُن کے ھاں اُن کي قدر و منزلت بڑھگئي اوْر بہت سا مال و منال بھي حاصل ھوا ۔ وہ سنہ ۳۸۰ ميں منصور کے پاس پہنچے تھے ۔ ميرا خيال ہي کہ ابو العلا صاعد کي اصل بلاد موصل سے ہي ۔ وھاں سے وہ بغداد گئے ' جہاں اُنہوں نے تحصيل علم کي ۔ وہ لغت ' ادب اوْر تاريخ کے عالم اوْر حاضر جواب تھے ' شعر اچھا کہتے تھے ' ماند و بود اچھي رکھتے تھے ' علم مجلسي سے خوب واقف تھے اوْر اُس سے فائدہ اُٹھاتے تھے ۔ اسيوجہ سے منصور نے اُن کا اکرام کيا اوْر خوب جي کھولکر اُن کے ساتھہ احسان و افضال کيا ۔ مزيد بر آن خصائل وہ حُسن سوال کے لطائف طرق سے خوب واقف تھے ' مال اُبھارنے کا طريقہ اُن کو اچھا آتا تھا ' اوْر عجيب لطف و انداز کے ساتھہ شکريہ ادا کرتے تھے ۔ چنانچہ مُجھہ سے اندلس کے ايک صاحب نے بہ روايت صحيح بيان کيا کہ " ايک دن ابو العلا منصور کي بے تکلف مجلس ميں پہنچے ۔ وہ اپنے لباس کے نيچے ايک قميص اُن تھيليوں کے کپڑوں کي پہنے رھتے تھے جن ميں وہ (منصور) اُن کو مال و زر عطا کيا کرتے تھے ۔ جب مجلس ميں تخليہ ھوا اوْر فرصت ھوئي تو اُنہوں نے اوْر کپڑے اُتاردئے اوْر صرف وھي قميص پہنے رھے ' جو تھيليوں کي بني ھوئي تھي ۔ منصور نے کہا " ابو العلا !

یہہ کیا ہي ؟ " کہا کہ " یہہ وہ تھیلیان ہین جو میرے پاس حضور کے عطیات کے ہمراہ آئي تھین ۔ مین نے اُن کو جوڑ جوڑ کر ایک ایسا کپڑا بنا لیا ہي جو میرے بدن سے ہي لگا رہے ۔ " یہہ کہتے ہي وہ رونے لگے اوٗر اپني عادت کے موافق اپنے خاص طرز مین شکریہ ادا کرنے لگے ۔ منصور یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اوٗر کہا کہ " ابھي ہمارے پاس تمہارے لئے اوٗر بہت کچھہ ہي ۔ " چنانچہ ایسا ہي ہوا * "

اِن ہي ابو العلا نے منصور کے لئے کئي کتابین تصنیف کي تھین ۔ منجملہ اُن کے ایک کتاب تھي ' جسکا نام اُنھون نے " کتاب الفصوص " رکھا تھا ' جو اُسي وضع کي تھي جیسي ابو علي قالي کي " کتاب النوادر ۔ " اس کتاب کا ایک عجیب و غریب اتفاق ہوا ۔ جب یہ کتاب مکمل ہو گئي تو ابو العلا نے اپنے ایک غلام کو دیکر اپنے ساتھہ لے لیا ۔ جب قرطبہ کے دریا کو عبور کرنے لگے تو غلام کا پاؤن پھسلا اوٗر وہ اُس کتاب سمیت ہي دریا مین جا پڑا ۔ اس واقعہ کو ایک شاعر ابو عبد اللہ محمد بن یحیي المعروف بہ ابن العریف نے نہایت خوبصورتي کے ساتھہ ایک شعر مین قلمبند کرکے منصور کے سامنے پیش کیا ' اوٗر وہ یہہ ہي :—

قد غاص في البحر کتاب الفصوص　　　و ھکذا کل ثقیل یغوص

[یعني :— کتاب الفصوص نے دریا مین غوطہ زني کي ہي ' اوٗر ہر ثقیل اوٗر وزني چیز اسي طرح ڈوب جاتي ہي ۔ (مترجم)]

منصور اوٗر حاضرین اُسے سنکر ہنس پڑے ۔ مگر اِس سے ابو العلا نہ شرمندہ ہوے ' نہ اُنپر کوئي رعب پڑا : بلکہ اُنھون نے فوراً في البدیہہ ابن العریف کے جواب مین کہا کہ :—

عاد الي معدنہ انما　　　توجد في قعر البحار الفصوص

[یعني :— وہ اپنے معدن کي طرف واپس چلي گئي ۔ جواہرات سمندرون کي تہ ہي مین ملا کرتے ہین ۔ (مترجم)]

أنہون نے ایک اؤر کتاب ابو السري سہل بن ابي غالب خزرجي کے رنگ مین کہي تهي جس کا نام "کتاب الهجفجف بن غيدقان بن يثربي مع الخنّوت بنت مخرمه بن أنيف" رکها تها۔ ایک اؤر کتاب تهي جس کا نام تها "کتاب الجوّاس بن قعطل المذحجي مع ابنة عمه عفراء۔" یہ کتاب نہایت نفیس تهي۔ جب اندلس مین فتنه و فساد برپا هوا تو وه پهٹ گئي اؤر اُس کے بہت سے اوراق کم هو گئے، جو بعد مین دستیاب نہین هوئے۔ منصور کو اس کتاب یعني الجواس کے دیکهنے کا بیحد شوق تها، یہان تک که ایک شخص صرف اس کام کے لئے مقرر تها که وه هر رات کو وه کتاب نکالکر اُن کے سامنے رکهه دیا کرے۔

کہتے هین که ابو العلا، منصور کے انتقال کے بعد اُن کے اُن بیٹون کي بے تکلف مجلسون مین شامل نہین هوے جو اُن کے جانشین هوئے، اؤر یه بہانه کیا که "میري پنڈلي مین ایسا درد هي که مین لاٹهي کے سہارے بهي نہین چل سکتا؛ اس لئے حضوري اؤر خدمت سے معذور هون:" یہان تک که اولاد منصور کي دولت هي کا خاتمه هو گیا۔ چنانچه اس کے متعلق اپنے اُس مشہور قصیدے مین ذکر کیا هي جو ابو المظفر ابو مروان عبد الملک بن المنصور ابو عامر محمد بن ابي عامر (جو اپنے باپ منصور کے جانشین هوئے) کي شان مین لکها هي اؤر جس کے شروع کے اشعار یه هین:—

١ اليك حدوت ناجية الركاب　　محمّلة اماني كالهضاب
و بعت ملوك اهل الشرق طرا　　بواحدها و سيّدها اللباب

اسي قصيدے مین کہتے هین:—

٢ الي الله الشكية من شكاة　　رمت ساقي فحل بها مُصابي
و أقفتني عن الملك المرجي　　و كنت أرمّ حالي باقترابي

---

١ ترجمه:— مین نے تیز رو سواریون کو کوه صفت اُمیدون سے لاد کر تمہاری طرف روانه کیا هی۔ مین نے اهل مشرق کے تمام بادشاهون کو اُن کے سردار واحد اور خلاصۂ ملوک کے بدلے فروخت کر دیا هی۔ (مترجم)

٢ ترجمه:— خدا هی کی طرف گلۂ مرض کیا جا سکتا هی۔ اُس (معشوقه) نے میری پنڈلی پر تیر مارا اور وه نشانے پر بیٹها۔

اُس نے مجهے میرے اُمید پناه بادشاه سے دور کر دیا: حالانکه اُس کے قرب سے مین اپنے حال کو درست کرتا تها۔ (مترجم)

خصوصاً اُن کا یہہ قول تو بہت ہي پسند کیا گیا ہي کہ :—

۱ حسبتُ المنعمین علي البرایا　　فالفیتُ اسمه صدر الحساب
وما قدمته الا کاني　　أقدم تالیاً امّ الکتاب

ابو عبد الله حمیدي کا قول ہي کہ مُجھہ سے ابو محمد علي بن وزیر ابو عمر احمد بن سعید بن حزم نے بیان کیا کہ "مین نے ابو العلا کو یہ قصیدہ سنہ ۳۹۶ کي عید الفطر مین المظفر کے سامنے پڑھتے ہوے سنا ۔ وہ پہلا ہي دن تھا کہ مین المظفر کے حضور مین باریاب ہوا تھا ۔ جب ابو العلا نے دیکھا کہ مین اُس قصیدے کي تعریف کرتا ہون اور اُس کو بہ غور سنتا ہون تو اُنہون نے اُسے اپنے ہاتھہ سے لکھکر ایک نسخہ مجھے دیدیا ۔" انتہی کلام الحمیدي *

ابو العلا اکثر الفاظ غریب کا استعمال کرتے تھے ' اور اگر اُن کے الفاظ کے متعلق سوال کیا جاتا تو فوراً ہي جواب گھڑلیتے تھے ۔ چنانچہ ابو عمر زاہد مطرز غلام **ثعلب** بیان کرتے ہین کہ اگر ابو العلا اکثر مزاح و مذاق نہ کرتے رہتے تو جو کچھہ وہ کہتے رہتے تھے وہ سچ ہي مانا جاتا ۔ تاہم اُن کي بعض باتون مین صدق بھي معلوم ہوتا تھا ۔ چنانچہ اسکے متعلق اُن کي جو باتین بیان کي جاتي ہین اُن مین سے ایک یہہ بھي ہي کہ وہ ایک دن منصور کے پاس گئے تو اُن کے ہاتھہ مین ایک خط تھا جو اُن کے کسي مقام کے عامل مسمي میّدمان بن یزید نے اُنکو لکھا تھا ۔ اُس خط مین دو الفاظ "قلب" اور "تزبیل" درج تھے جو اُس علاقے مین زمین کو زراعت سے پہلے چھوڑدینے پر استعمال ہوتے تھے ۔ منصور نے کہا "ابو العلا !" ابو العلا نے کہا "جناب ! ارشاد ۔"

۱ ترجمہ :— مین نے اُن لوگون کا حساب کیا جو مخلوق خدا پر انعام و اکرام کیا کرتے ہین ' تو دیکھا کہ اُس (ممدوح) کا نام اُس حساب کے بالکل شروع ہی مین آتا ہی ۔

مین جب کبھي اُس کے پاس آیا ' تو مجھے ہمیشہ یہی معلوم ہوا کہ گویا مین ام الکتاب کی تلاوت کرتا ہوا آتا ہون ۔　(مترجم)

منصور نے پوچھا " تم نے جو کتب پڑھي ہين کيا اُن مين کبھي ميدمان بن يزيد کي کتاب " القوالب والدوالب " کے ديکھنے کا بھي اتفاق هوا ہي ؟ " ابو العلا بولے " جي هان مولانا ! والله مين نے بغداد مين ايک نسخه ابوبکر دريد کا ديکھا تها جو ايسا لکها هوا تها که جيسے چيونٹيان چل رهي ہين ۔ اُس کے دونون طرف وضاع کي علامات بھي بني هوي تهين ' اۋر اِس اِس طرح لکها هوا تها ۔" منصور نے کہا " ابو العلا ! تمهين شرم نهين آتي ؟ يهه ديکھو ميرے هاتهه مين ميرے فلان شهر کے عامل کا خط ہي ۔ اُس کا نام فلان فلان ہي ' اۋر اُس مين يهه يهه بات لکھي هوي ہي (جيسا که اوپر ذکر هو چکا ہي) ۔ مين نے انهي الفاظ کو گھڑ گھڑا کے تم کو سنا ديا تها اۋر اُن کا مصنف اپنے اُس عامل کو بتايا تها ۔" يه سنکر ابو العلا قسمين کهانے لگے که مين نے جهوٹ نهين بولا بلکه امر واقعي بيان کيا ہي ۔

اسي طرح ايک اۋر مرتبه منصور کے پاس ايک طبق تمر (کھجور) سے بھرا هوا آيا تو اُنهون نے کہا " ابو العلا ! کلام عرب مين " تمرکل " کس کو کهتے ہين ؟ " اُنهون نے جواب ديا که " يون کہا جاتا ہي که تمرکل الرجل تمرکلا : يعني جب کوئي شخص اپني چادر کو اپنے ارد گرد لپيٹ لے ۔" اسي نوع کي اۋر بھي بہت سي باتين اُنکي مشہور ہين ۔ مگر با وصف اس کے وه عالم ضرور تهے *

ابو عبد الله حميدي ہي راوي ہين که مجهه سے ابو محمد علي بن احمد نے ' اُن سے وزير ابو عبده حسان بن مالک بن ابي عبده نے اۋر اُن سے ابو عبد الله عاصمي نحوي نے بيان کيا که " جب صاعد بن الحسن لغوي منصور ابو عامر محمد بن ابي عامر کے پاس آئے تو منصور نے ہم سب کو اُن کے پاس جمع کيا ۔ ہم نے اُن سے علم نحو کے بہت سے باريک باريک مسائل دريافت کئے ' مگر وه جواب سے قاصر رهے ۔ ابن ابي عامر نے اُن کي يهه حالت ديکھکر کہا که " اُن کو ميرے پاس بلاؤ ۔

نحو میں میں اؤر وہ ایک ہي درجے کے آدمي ہیں ؛ میں ہي اُن سے مناظرہ کرونگا ۔ "" پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ " اسکے بعد صاعد نے ہم سے سوال کیا اؤر پوچھا کہ امرؤ القیس کے اس شعر کا کیا مطلب ہي کہ :—

کانّ دماء الهادیات بنحره عصارة حناء بشیب مُرجّل "

[یعني :— اسپان پیش روکے خون کي چھینٹین اُس کے سینے پر پڑي ہوي ایسي معلوم ہوتي تھین جیسے بڑھاپے کے سپید اؤر کنگھي کئے ہوے بالون مین منہدي لگي ہوتي ہي ۔ (مترجم)]

ہم نے کہا " یہ تو بالکل واضح شعر ہي ۔ یہہ ایک اشہب گھوڑے کي تعریف ہي ' جس پر کسي وحشي جانور نے حملہ کیا ہي اؤر اُسکا خون اُس کے سینے پر بہ آیا ہي ۔ " صاعد نے کہا " سبحان اللہ ! تم اُسکا اس سے پہلا شعر بھول گئے ' کہ وہ کہتا ہي کہ :—

کمیت یزل اللبد عن حال متنه کما زلّت الصفواء بالمتنزل

[یعني :— اُس کا رنگ کمیت ہي ۔ نمدہ اُس کي پشت کے درمیاني حصے سے اسي طرح پھسلتا ہي جس طرح ایک صاف اؤر چکنے پتھر پر سے بارش کا پاني پھسل جاتا ہي ۔ (مترجم)]

یہ سن کر ہم حیران رہ گئے ' اؤر ایسا معلوم ہوا کہ گویا ہم نے یہ شعر کبھي سنا ہي نہ تھا ۔ ہم نے اضطراري طور پر اُن سے سوال کیا ۔ اُنہون نے کہا کہ " امرؤ القیس کا ان دونون مین ایک مطلب ہي :— یا تو یہہ کہ گھوڑے کا سینہ پسینہ پسینہ ہو گیا ہي ۔ اؤر گھوڑے کا پسینہ سفید ہوتا ہي ۔ پس یہ پسینہ خون مین ملکر ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے سفید بالون مین حنا لگي ہي ۔ یا یہ کہ اہل عرب کي عادت تھي کہ وہ گرم دود سے گھوڑون کے سینون پر نشان کیا کرتے تھے ۔ اُس مقام پر سے بال گر جاتے تھے اؤر اُن کي جگہ نئے سفید بال پیدا ہوجاتے تھے ۔ بہرحال خواہ ان دونون امور مین سے اُس کا مقصود کچھہ ہي ہو ؛ گھوڑے کي تعریف بہر وجہ قائم اؤر بجا ہي ۔ " "

ابو عبد اللہ کا بیان ہی کہ مجھہ سے ابو محمد علي بن احمد نے اور اُن سے فقیہ ابو الخیار مسعود بن سلیمان بن مُفلِت نے ذکر کیا کہ ایک دن منصور ابي عامر کي مجلس مین ابو العلا صاعد نے اہل ادب کي ایک جماعت سے شمّاخ بن ضرار کے ان اشعار کے متعلق سوال کیا کہ :—

" دار الفتاة التي كنّا نقول لها   يا ظبيةً عُطُلاً حُسّانَةَ الجيد

يدني الحمامة منها وهي لاهية   من يانع المرد قنوان العناقيد " ۱

تو اُنہون نے جواب دیا کہ :— " اسکے معني یہہ ہین کہ اراکہ یا انگور کے درخت کي شاخ پر ایک کبوتر بیٹھا ہي ' اور اُس پر تھونگین مار مارکر کچھہ گرا رہا ہي ۔ ہرن نے اُس پر قابو پا لیا ہي اور کبوتر ڈر گیا ہي ۔ " صاعد نے اُن کے اس پیش کردہ مطلب کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ " اس بیت مین جو لفظ " حمامة " آیا ہي اُسکے معني آئنے کے ہین ۔ یہہ لفظ آئینے کے لئے استعمال ہوتا ہي ۔ شاعر کا مطلب یہہ ہي کہ وہ لڑکي جو ہرن سے مشابہ ہي ' جب آئینہ دیکھتي ہي تو آئینہ اُس کے بالون کو دیکھکر خود اُس کي طرف کھنچ آتا ہي ' اور وہ بال ایسے گچھے ہوئے ہین کہ پختہ انگورون یا اراکہ کے پھل سے مشابہ ہین اور وہ اُن کو دیکھہ رہي ہي ۔ "

دنیا کے عجائب امور و قصص مین سے ایک واقعہ ایسا ہي کہ جسکا اتفاق بھي کم ہي ہوتا ہي : اور وہ یہہ کہ صاعد بن الحسن لغوي نے منصور ابي عامر کے پاس ایک بز کوھي بطور تحفہ کے بھیجا اور اُس کے ساتھہ ہي یہہ اشعار بھي بھیجے :—

---

۱ ترجمہ :— وہ جوان لڑکی جس سے ہم کہا کرتے تھے کہ " ای ہرن - ای بے عیب حسن والی اور ای خوبصورت گردن والی ! "

جب وہ آئینہ لے کر یون ہی کھیلتی ھی تو آئینہ اُس کے خوشہ ھای انگور یا میوہ ھائے اراک کے قریب ھو جاتا ھی ۔ (مترجم)

١ يا حرز كل مخوف و أمان كل　　مشرد و معز كل مذلل
جدواك ان تخصص به فلاهله　　و تعمّ بالاحسان كل مومل
كالغيث طبّق فاستوي في وبله　　شعث البلاد مع المراد المُقبل
الله عونك ما ابرّك بالهدي　　و اشد وقعك بالضلال المُشعل
ما اِن راتْ عيني و علمك شاهد　　شروي علائك في مُعم مخول
اندي بمقربة كسرحان الغضا　　ركضا و اوغل في مُثار القصطل
مولاي مونس غربتي متخطفي　　من ظفر ايامي ممنع معقلي
عبد نشلتَ بضبعه و غرسته　　في نعمة اهدي اليك بايّل
سميته غرسيةً و بعثته　　في حبله ليقاح فيه تفاعلي
فلئن قبلت فتلك اسني نعمة　　اسدي بها ذو منحة و تطول
صبحتْك غادية السرور و حُلّلت　　ارجاء ربعك بالسحاب المُخضل

---

١ ترجمہ :- ای ہر خائف و ترسیدہ کی پناہ ، اور ہر راندہ و پراگندہ کی امان ، اور ہر ذلیل و خوار کے معزز کرنے والے ! اگر تو اپنی داد و دہش کو مخصوص کرے تو وہ صرف اپنے اہل کے لئے ہوگی ، مگر تو اپنے احسان کو ہر امید وار کے لئے عام کر دیتا ہی ، جس طرح بارش زمین پر پڑتی ہی تو اپنی روانی میں خشک و ویران اور سر سبز بار آور سب زمینوں کے لئے مساوی ہوتی ہی - اللہ تیرا مددگار ہی ! تو ہدایت میں کسقدر نیک اور اپنے گمراہ آتش انگیز بد بخت دشمن کو سزا دینے میں کسقدر سخت ہی - میری آنکھہ نے بھی نہیں دیکھا ، اور تیرا علم بھی شاہد ہی ، کہ کوئی اعمام و اخوال رکھنے والا شخص تیری شان و علو کا مثیل نہیں ہی .

نہ کوئی تجھ سا اپنی گرگ غضا جیسی تیز رفتار اونٹنی کو سیراب کرنے والا اور غبار ہائے جنگ میں در آنے والا ہی .

ای میرے آقا ، میری غربت کے مونس ، مجھکو زمانے کے پنجۂ دستبرد سے بچانے والے ، مجھکو محفوظ رکھنے والے اور سر پرست !

ایک غلام تیرے پاس ایک بزکوہی لایا ہی ؛ تونے اُس کا ہاتھہ پکڑکر اس کی مدد کی ہی ، اور اپنی نعمت و احسان میں اسے جگہ دی ہی .

میں نے اُس کا نام غرسیہ رکھا ہی اور اُسے اُس کی رسی سمیت تیرے پاس بھیجا ہی تا کہ میرا تفاول اُس سے معلوم کیا جا سکے .

اگر تونے اسے قبول کر لیا ، تو یہہ ایک بلند ترین احسان ہوگا ، جس سے ایک صاحب نعمت و شفقت احسان کرتا ہی .

سرور و بہجت کی صبح تیرے ساتھہ ہی اور ایک تر اور خوش و خرم بادل کے ہمراہ تیرے مکان میں اُتری ہی . (مترجم)

چنانچہ خدائے تعالی نے اپنے علم سابق مین یہہ مقرر کر رکھا تھا کہ روم کا ایک بادشاہ غرسیہ بن شانجہ جو ایک نہایت مشہور آدمی تھا اُسی دن قید ہوا جس دن صاعد نے یہہ بز کوهی بهیجا اور اُس کا نام غرسیہ رکہا تھا ' جس مین اُس کے گرفتار ہونے کی فال موجود تھی ۔ اس سے صاحب و مصحوب دونون کی قدر و اهمیت کا اندازہ ہو سکتا ہی ۔ یہہ غرسیہ سنہ ۳۸۵ کے ماہ ربیع الاخر مین قید ہوا تھا *

جب اندلس مین فتنہ و فساد برپا ہوا تو ابو العلا صاعد وہان سے روانہ ہوکر صقلیہ چلے گئے اور وهین سنہ ۴۱۰ کے قریب ' جیسا کہ مجھے معلوم ہوا ہی ' بڑی عمر مین انتقال کیا *

منصور ابو عامر محمد بن ابی عامر جب تک بر سر اقتدار رہے ' نہایت شدت کے ساتھہ رومیون سے غزوات کرتے رہے ۔ کوئی اور شغل اُن کو اس کام سے باز نہین رکھہ سکتا تھا ۔ اُن کے هان ہر ہفتہ ایک مجلس منعقد ہوا کرتی تھی ' جس مین قرطبہ کے تمام اہل علم مناظرہ کے لئے اُن کے حضور مین جمع ہوتے تھے ۔ اُن کو غزوات سے اس قدر محبت تھی کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ وہ عید کی نماز کے لئے نکلے ہین اور یکایک اُن کی نیت غزوہ کرنے کی ہو گئی ہی ۔ پھر وہ اپنے قصر کی طرف واپس نہ جاتے تھے ؛ بلکہ اُسی حالت مین عید گاہ ہی سے فوراً جہاد کے لئے روانہ ہو جاتے تھے ۔ فوجین اُن کے پیچھے پیچھے یکے بعد دیگری اُن سے جا ملتی تھین ' اور ابھی وہ بلاد روم تک پہنچتے بھی نہ تھے کہ وہ تمام افواج و عساکر جنکو وہ اپنے ہمراہ لے جانا چاہتے تھے اُن تک پہنچ جاتی تھین ۔ اُنہون نے اپنے زمانے مین پچاس سے زائد لڑائیان لڑی ہین ۔ ان سب کو ابو مروان بن حیّان نے اپنی کتاب موسومہ " مآثر العامریہ " مین بیان کیا ہی ' اور ہر لڑائی کا وقت اور اُسکے آثار و اخبار بیان کئے ہین ۔ اُنہون نے بہت سی فتحین حاصل کین اور اُن مقامات تک پہنچے جہان تک اُن کے پیش رو نہین پہنچ سکے ۔ تمام اندلس اموال غنیمت اور اہل روم کی گرفتار شدہ لڑکیون ' لڑکون اور

عورتون سے پُر هو گيا تها ۔ اُنكے زمانے مين لوگون نے اپني لڑكيون كے جهيز كے كپڑون' زيورون اور مكانون پر پهلے سے بهي زيادہ خرچ كيا ؛ كيونكہ رومي لڑكيون كي قيمت كم هو گئي تهي ۔ لوگون نے اپني لڑكيون كے جهيز كے لئے خوب جي كهولكر خرچ كيا ۔ اگر ايسا نہ هوتا تو كوئي بهي آزاد عورت سے شادي نہ كرتا ۔ مجهے معلوم هوا هے كہ ايك مرتبہ روم كے ايك رئيس كي لڑكي قرطبہ مين نيلام هوئي' جو نهايت حسين و وجيہ تهي ۔ مگر اُس كي قيمت بيس عدد دينارهاي عامريہ سے متجاوز نهين هوئي *

منصور كے زمانے مين كوئي سال ايسا خالي نهين گيا جس مين اُنهون نے دو مرتبہ جهاد نہ كيا هو ۔ جب وہ ميدان جنگ سے اپنے خيمے مين واپس آتے تو حكم تها كہ اُن كے كپڑون پر جنگ كي وجہ سے جو مٹي پڑي هوتي تهي اُس كو جهاڑكر جمع كيا جائے اور احتياط سے ركهہ ليا جائے ۔ جب اُن كي وفات كا وقت آيا تو اُنهون نے حكم ديا كہ جب وہ قبر مين ركهے جائين تو وہ مٹي اُن كے كفن پر چهڑك دي جائے ۔ اُن كي وفات مقام سالم مين هوئي' جو مسلمانون كي آخري سرحد واقع تها ۔ اِس طرح اُن كي شهادت صحيح قرار پائي هے ۔ اُن كي وفات سنہ ٣٩٣ مين واقع هوئي' جس حساب سے اُن كي امارت كي مدت قريب ستائيس سال كے هوئي ۔ وہ معافري النسب تهے ۔ اُن كي والدہ تميميہ تهين' اور نام بريہہ بنت يحيى ابن زكريا تميمي تها ۔ يحيي ابن برطل كي كنيت سے مشهور تهے ۔ اسي وجہ سے شاعر ابو عمر احمد بن محمد بن دراج المعروف بہ قسطلي نے اپنے ايك قصيدے مين كہا هے كہ :-

١ تلاقت عليہ من تميم و يعرب — شموس تلألأ في العلا و يدور

هي حِميرين الذين اكفهم — سحائب تهمي بالندي و بحور

١ ترجمہ :- اُس مين تميم اور يعرب مل جاتے هين ۔ وہ گويا كئی آفتاب هين جو بلندی مين چمكتے اور گردش كرتے هين ۔

وہ حميری لوگ هين' جن كے هاتهہ گويا بادل هين اور سمندر هين جو جاری هين ۔ (مترجم)

یہہ ابو عمر اندلس کے نہایت نفیس شعراء میں سے تھا ۔ ابو منصور ثعالبي نے اپني کتاب " یتیمه " میں اُس کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اندلس کے شعراء میں قسطلي ایسا ہي تھا جیسا کہ ملک شام میں متنبي ۔ ابو منصور کا یہي قول ہے ' یا یوں کہئے کہ اُس کا مضمون یہي ہے ۔ ایام جواني میں مجھے اُس کے اشعار کا بہت شوق تھا ' اور اکثر اُن کو پڑھتا رہتا تھا ۔ اِس وقت تو مجھے اُسکے دو ابیات کے سوا اور کچھہ بھي یاد نہیں ہے ؛ اور وہ بھي وہ اشعار ہیں ' جو اُس نے اپني کسي مجلس میں في البدیہہ کہے تھے : وہ یہہ ہیں :—

۱ اجد الکلام اذا نطقت فانما — عقل الفتي في لفظه المسموع

کالمرء یختبر الاباء بصوته — فیري الصحیح به من المصدوع

منصور ابن ابي عامر کے انتقال کے بعد اُن کے صاحبزادے ابو مروان عبد الملک بن ابي عامر الملقب به مظفر وزارت اور حجابت کے عہدوں پر ممتاز ہوے ۔ اُنہوں نے بھي ہشام المؤید کي طرف سے اپنے باپ کي سنت پر غزوات و سیاست کا سلسلہ برابر جاري رکھا ۔ اُن کا زمانہ اپني ارزاني اور امن کي وجہ سے ایسا تھا کہ گویا ہر روز عید ہے ۔ اُنہوں نے سات برس حکومت کرکے انتقال کیا ' اور اُن کے بعد فتنہ و فساد شروع ہو گیا *

اُن کے اُٹھہ جانے کے بعد اُنکے بھائي عبد الرحمان نے وہي عہدے سنبھال لئے جو مظفر کے تھے ۔ اُنہوں نے اپنا لقب " الناصر " مقرر کیا ۔ اُن کے متعلق خلط مبحث کرکے اُن کو ولي عہد کہا جاتا تھا ۔ چار ماہ تک برابر شورش ہي رہي ۔ آخر ۱۸ جمادي الاخرہ سنہ ۳۹۹ کو محمد بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر کھڑے ہو گئے ۔ ہشام المؤید نے

---

۱ ترجمہ :— جب تم گفتگو کرتے ہو تو میں کلام سنتا ہوں ' اور حقیقت یہہ ہے کہ آدمی کی عقل اُس کے الفاظ میں سنی جاتی ہے ؛

جس طرح آدمی کی خود داری اور عزت کا اندازہ اُس کی آواز سے ہوتا ہے اور اُس کی اصلی حالت اُس کے الفاظ مستعملہ سے معلوم ہوتی ہے ۔ (مترجم)

تخت چهوڑدیا، اوڑ افواج نے عبد الرحمان بن محمد بن ابي عامر کو بهي چهوڑدیا . نتیجه یهه هوا که عبد الرحمان قتل هوئے اوڑ سولي پر چڑهائے گئے *

محمد بن هشام بن عبد الجبار مذکورنے مهدي کا لقب اختیار کیا . یه فتنه و فساد محمد بن هشام بن عبد الجبار کے قتل تک جون کا تون قائم رها . اُن کے بعد هشام المويد کو دوباره تخت پر بٹهایا گیا . یه سنه ۴۰۰ کے هفتم ماه ذي الحجه روز یکشنبه کا واقعه هي . حالت یه تهي که بربري فوج نے سلیمان بن الحکم بن سلیمان کے ساتهه مل کر اُن کا محاصره کرالیا، جو ٥ شوال سنه ۴۰۳ تک قائم رها . آخر کار اهل بربر سلیمان کے همراه قرطبه مین داخل هوئے اوڑ شهر کے مضافات اوڑ ربض مشرقي کے ایک حصے تک وهان کے باشندون سے خالي کرالیا . هشام المويد بن الحکم المستنصر بهي مارے گئے *

جیسا که هم بیان کر چکے هین هشام اپني مدت سلطنت مین برابر مغلوب هي رهے . اُنکا حکم کسي جگه بهي نافذ نه تها . محمد بن ابي عامر منصور اوڑ اُن کے دو بیٹون عبد الملک الظافر اوڑ عبد الرحمان الناصر کے بعد اس جنگ و محاصره کے بعد سے ایک بربري غلام ملک پر حاوي هو گیا *

ولایت محمد بن هشام بن عبد الجبار المهدي

جیسا که هم بیان کر چکے هین محمد بن هشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر نے هشام بن الحکم کے خلاف جمادي الاخر مین علم بغاوت بلند کیا، اوڑ اُن کو تخت سے اُتاردیا . محمد نے اپنا لقب مهدي مقرر کیا . اُس کي کنیت ابو الولید تهي . اُس کي والده اُم ولد مُزنه نامي تهین . مهدي کا ایک بیٹا عبد الله نامي تها . مهدي سنه ٣٦٦ مین پیدا هوا، اوڑ قتل هونے کے وقت اُس کي عمر ٣٧ سال

کي تهي ۔ وه أس وقت تک برسر حکومت رها که جب هشام بن سليمان بن عبد الرحمان الناصر بربريون کو بروز پنجشنبه ماه شوال سنه ۳۹۹ کي پانچوين تاريخ کو أس کے بر خلاف لے کر أٹهه کهڑے هوئے ۔ أس دن رات اۋر دوسرے دن تک جنگ جاري رهي ۔ اهل قرطبه محمد مهدي کي طرف هوگئے ۔ بربريون کو هزيمت هوئي ۔ هشام بن سليمان گرفتار هوکر مهدي کے سامنے پيش هوئے ' اۋر اس کے حکم سے أن کي گردن ماردي گئي ۔ اهل بربرنے بالاتفاق سليمان بن الحکم بن سليمان بن عبد الرحمان الناصر يعني هشام القائم مذکور کے بهتيجے کو اپنا بادشاه بنا ليا ۔ وه اهل بربر کو اپنے همراه لے کر سرحد پر گيا ' اۋر وهان سے عيسائيون کو بهي ساتهه لے کر قرطبه کے دروازے پر پهنچا ۔ اهل قرطبه مقابلے کے لئے نکلے ' اۋر قليل عرصے هي مين اهل قرطبه کے بيس هزار سے کچهه زائد آدمي أس پهاڑ پر مارے گئے ' جو کره قنطش کهلاتا هي ۔ يه واقعه مشهور هي ۔ اِس مين بڑے بڑے آدمي ' فقهاء ' ائمهٔ مساجد ' مؤذن ' اۋر بهت سے اۋر آدمي کام آئے ۔ محمد بن هشام مهدي چند روز روپوش رهنے کے بعد طليطله چلا گيا ۔ طرطوشه سے لے کر اشبونه تک کا تمام علاقه أس کا مطيع و منقاد رها اۋر أس کي بادشاهت کو تسليم کرتا رها ۔ أسنے بهي اهل فرنگ سے مدد لي اۋر أن کو لے کر قرطبه پهنچا ' جهان سليمان بن الحکم اهل بربر کو همراه لے کر باهر نکلا اۋر أس مقام پر جنگ هوئي ' جو دار البقر کهلاتا هي اۋر قرطبه سے تقريباً دس ميل پر واقع هي ۔ سليمان اۋر اهل بربر کو هزيمت هوئي ' اۋر مهدي قرطبه پر مستولي هوگيا ۔ پهر چند ايام کے بعد وه تمام اهل بربر کے خلاف جنگ آوري کے لئے بر آمد هوا ' کيونکه أن لوگون نے جزيره مين تباهي و بربادي پهيلا رکهي تهي ۔ ايک مقام معروف به وادي أره مين فريقين کا مقابله هوا ۔ محمد بن هشام مهدي هزيمت کهاکر قرطبه کو واپس چلا گيا ۔ وهان أسے غلامون نے واضح صقلبي کے ساتهه مل کر جا دبوچا اۋر قتل کر ديا ۔ پهر أنهون نے هشام المؤيد کو دوباره تخت پر بٹها ديا ' جيسا که

ذکر هو چکا هي • اس طرح مهدي کي مدت ولايت تخت نشـين هونے سے قتل هونے تک دس ماه کي هوئي ' جن مين وه چهه ماه بهي شـامل هين که جس عرصے مين سـليمان قرطبه پر قابض رهے اور وه سرحد پر • اُس نے کوئي اولاد نهين چهوڑي *

ولايت سليمان بن الحکم بن سليمان بن عبد الرحمان الناصر الملقب به المستعين بالله

سليمان بن الحکم بروز جمعه ۲ شوال سـنه ۳۹۹ تخت نشين هوئے' اور اپنا لقب المسـتعين بالله مقرر کيا • پهر' جيسا که هم ذکر کر چکے هين' وه ربيع الاول سـنه ۴۰۰ مين قرطبه مين داخل هوئے' اور وهان پهنچ کر اُنهون نے اپنے لقب "المستعين بالله" پر "الظافر بحول الله" کے لقب کا اضافه کيا • سـنه مذکور کے شوال مين وه وهان سے روانه هوئے' اور بربريون کو همراه لئے هوے تمام اندلس مين فساد مچاتے' لوت مار کرتے' اور شهرون اور قصبون کو تلوار سے برباد کرتے اور غارتگري کرتے پهرے • اهل بربر مين سے کوئي شخص' عام اس سے که وه بچه هو يا برڑها يا عورت' ايسا باقي نه بچا تها جو اُنکے همراه نه هو • بالاخر شوال سـنه ۴۰۳ کے آغاز مين وه قرطبه مين داخل هوئے • سـليمان کي فوج مين دو بهائي تهے' جو حضرت امام حسن بن علي بن ابي طالب (رضي الله عنهم) کي اولاد مين سے تهے • بڑے کا نام قاسـم تها اور چهوٹے کا علي • وه دونون حمود بن ميمون بن احمد بن علي ابن عبيد الله بن عمر بن ادريس بن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنهم کے بيٹے تهے • سليمان نے اُن دونون کو تمام اهل مغرب کا سپه سالار بنا رکها تها • بعد ازان چهوٹے بهائي علي کو شهرهاے سبته و طنجه کا والي بنايا اور قاسم کو جزيرهٔ خضراء اور اُس علاقے کي ولايت سپرد کي جو زقاق کهلاتا هي • اُس مقام پر دريا کا پاٹ باره ميل کا هي • اس کے

متعلق ہم پہلے کہہ آئے ہیں ۔ جب بربري سليمان کے ساتھ قرطبه میں داخل ہوئے تو غلام سب الگ ہو گئے ۔ اُنہوں نے بڑے بڑے شہروں پر قبضه کرلیا اور قلعه نشین ہو بیٹھے ۔ اب علي بن حمود کو ولایت اندلس کي طمع ہوئي : لہذا اُنہوں نے اُن سب کو لکھا که ہشام بن الحکم نے اپنے محاصرۂ قرطبه کے دوران میں اُن کو تحریراً اپنا ولي عہد مقرر کیا تھا ۔ سب نے اُس کو منظور کرلیا ' اور اُن سے بیعت کرلي ۔ پھر علي نے سبته سے مالقه کي طرف کوچ کیا ' جہاں عامر بن فتوح فائقي ' غلام فائق ' غلام الحکم المستنصر حکمران تھا ۔ اُس نے بھي اُن کي ولایت عہد کو تسلیم کرلیا اور شہر مالقه میں داخل کرلیا ۔ علي بن حمود نے مالقه پر قبضه جماکر عامر بن فتوح کو وہاں سے نکال باہر کیا ' اور اپنے بربري ہمراہیوں اور غلاموں کو لے کر قرطبه پر فوج کشي کي ۔ اُدھر سے محمد بن سلیمان بربري فوج کو لیکر مقابل ہوئے ' مگر ہزیمت اُٹھائي ۔ علي بن حمود قرطبه نے میں داخل ہوکر سنه ۴۰۷ کے ماہ محرم کے اختتام سے نو دن قبل یکشنبه کے دن اپنے ہاتھ سے نہایت بیرحمي کے ساتھ سلیمان بن الحکم کي گردن ماردي ۔ اُسي دن اُن کے والد الحکم بن سلیمان بن الناصر کو بھي قتل کردیا ' جو بہت بوڑھے آدمي تھے اور اُس وقت اُن کي عمر ۷۲ سال کي تھي ۔ سلیمان کي مدت ولایت دخول قرطبه سے وقت قتل تک تین سال ' تین ماہ اور چند ایام کي ہوئي ۔ اس سے پہلے بھي (جیسا که ہم ذکر کر چکے ہیں) وہ چھہ ماہ تک قرطبه پر قابض رہ چکے تھے ' اور جب سے بربریوں نے اُن کا ساتھ دیا تھا اُس وقت سے قتل ہونے تک کي مدت سات برس اور تین ماہ کي ہوئي *

اُس وقت دولت بنو اُمیه کا انقطاع ہو گیا ۔ تمام ممالک اندلس میں کسي منبر پر اُن کا نام نہیں لیا جاتا تھا ۔ لیکن اس کے بعد ایک مرتبه پھر اُن کا دوْر آیا ' جس کا ہم انشاء الله آگے چل کر ذکر کرینگے ۔

سلیمان کي والدہ أم ولد ظبیہ نامي تھین ۔ أن کي پیدایش سنہ ۳٥٤ مین ھوئي ۔ اولاد مین سے اپنے ولي عہد محمد کو چھوڑا ' جنھون نے کوئي اولاد نہین چھوڑي ۔ اِن کے علاوہ ولید اوٗر مسلمہ بھي أن کے بیٹے تھے ۔ سلیمان ادیب اوٗر شاعر تھے ۔ حمیدي کا بیان ھي کہ " مجھ سے ابو محمد علي بن احمد نے کہا کہ أن سے شاعر اسماعیل بن اسحاق المنادي کي اولاد مین سے ایک شخص نے (جو ابو جعفر احمد بن سعید بن دبّ کا کاتب تھا) بیان کیا کہ أس سے ابو جعفر نے کہا کہ أس کو خُود امیر المؤمنین سلیمان الظافر نے اوٗر پھر خُود ابو محمد کو قاسم بن محمد مرواني نے امیر المؤمنین سلیمان الظافر سے سنکر سلیمان کے یہہ اشعار سنائے :—

ا عجباً یہاب اللیث حد سناني و اھاب لحظ فواتر الاجفان
و اقارع الاھوال لا متھیبا منھا سوي الاعراض و الھجران

ا ترجمہ :- تعجب ھی کہ شیر میرے نیزے کی نوک سے ڈرتا ھی ' حالانکہ مین خواب آلودہ آنکھون والیون سے ڈرتا ھون ۔ مین تمام ھولناک أمور و اشیاء کا مقابلہ کرتا ھون اور نہین ڈرتا : مگر محبوبون کی روگردانی اور ھجران سے ڈرتا ھون ۔ میرا نفس تین پر قابض ھی • جو لعبت کی مانند ھین ' شگفتہ رو اور نازک بدن ھین :

جو ایسے ستارون کی مثل ھین جو تودھائی ریگ پر سے شاخون کے درمیان مین سے تاریکی مین کواکب کی طرح ضیاپاش ھین ۔

یہ ھلال ھی ' وہ اپنے حسن مین مشتری زادہ ھی ' اور یہ درخت بان کی (نازک) شاخ کی ھمشیر ھی ۔

مین نے أن کی فراموشی اور بے غمی کے متعلق جوانی کے پاس محاکمہ کیا تو أس نے بھی سلطان پر غلبہ کا فیصلہ دیا ۔ أن کے لئے میرے قلب کی جائداد مباح کردی گئی ' اور أنھون نے مجھے میری عزت شاھانہ کے ساتھ ایک اسیر و گرفتار کی طرح پھرایا ۔

اس بات پر ملامت نہ کرو کہ ایک بادشاہ نے اپنے آپ کو محبت کے لئے خوار و ذلیل کردیا ھی ؛ کیونکہ ذلت عشق بھی عزت ھی اور ایک اور طرح کی بادشاھت ھی ۔

مجھے اس امر سے کوئی ضرر نہین پہنچتا کہ مین أن محبوبون کا غلام عشق ھون : گو کہ ابنائی زمانہ اور وہ خود میرے غلام ھین ۔

اگر مین أن کا گرویدہ ھوکر بھی أن ھی کے متعلق شاہ عشق کی اطاعت نہ کرون تو مین مروان کی نسل سے نہین ۔

جب کوئی شریف النفس آدمی عاشق ھو جاتا ھی تو اپنے محبوب کو حادثات عسرت اور فراموشی سے مامون کردیتا ھی ۔

اور جب اھل محبت محبت مین ایک دوسرے سے مقابلہ و مھارات کرتے ھین تو محبت شوق و امن مین رھتی ھی ۔ (مترجم)

وتملكت نفسي ثلاث كالدما — زهر الوجوه نواعم الابدان
ككواكب الظلماء لحن لناظر — من فوق اغصان علي كُثبان
هذي الهلال وتلك بنت المشتري — حسنا و هذي اخت غصن البان
حاكمت فيهن السلو الي الصبي — فقضي بسلطان علي سلطان
فابحن من قلبي الحمي وثنينني — في عز ملكي كالاسير العاني
لا تعذلوا ملكا تذلل للهوي — ذل الهوي عز و مُلك ثان
ما ضرّ اني عبد هن صبابة — و بنو الزمان و هن من عبدان
ان لم اطع فيهن سلطان الهوي — كلفا بهن فلست من مروان
و اذا الكريم احبّ امّن الفه — خطب القِلي و حوادث السلوان
و اذا تجاري في الهوي اهل الهوي — عاش الهوي الهوي في غبطة و امان

المستعين بالله نے يه اشعار عباس بن احنف كي ابيات كے مقابلے مين لكهے هين ، جو عباس نے هارون الرشيد كي زبان سے ادا كئے هين اور هارون هي كي طرف منسوب بهي كردئے هين ۔ عباس كي ابيات يه هين :—

١ ملك الثلاث الانسات عناني — و حللن من قلبي بكل مكان
مالي تطاوعني البرية كلها — و اطيعهن و هن في عصياني
ما ذاك الا انّ سلطان الهوي — و به قوين اعزّ من سلطاني

حميدي نے جس ابو محمد سے يهه اشعار نقل كئے هين وه ابو محمد علي بن احمد بن سعيد بن حزم بن غالب بن صالح بن خلف بن معدان ابن سفيان بن يزيد فارسي مولائي يزيد بن ابي سفيان بن حرب

١ ترجمة :— مجهه کو تین دختران خوش نفس کی ملکیت نے تکلیف مین ڈال رکها هی ، جو میرے دل کے هر هر گوشے مین پهیری هوی هین .
میرا بهی عجیب حال هی که تمام دنیا تو میری اطاعت کرتی هی ، مگر مین خود اُن محبوبون کا مطیع هون : حالانکه وه میری نا فرمانی کرتی هین .
اس کی وجه صرف یه هی که بادشاهت عشق – اور اُسی کے بل پر وه قوی بنی هوی هین – میری بادشاهت سے زیادة زبردست هی . (مترجم)

ابن أميه بن عبد شمس بن عبد مناف قرشي ہين • أن كا يه نسب مجهے أنهين كي ايک تصنيف پر لكها هوا ملا • أن كے قريبي آباء كي اصل اقليم لبله واقع غرب اندلس كے ايک قريه سے ہي • وه اؤر أن كے والد دونون قرطبه مين رهتے تهے • موخر الذكر منصور محمد بن ابي عامر اؤر أن كے بيٹے مظفر كے وزراء مين تهے' اؤر دونون كي دولتون كے وهي مدبر بهي تهے • أن كے بيٹے ابو محمد فقيه' عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار الناصر الملقب به المستظهر بالله برادر مهدي كے وزير تهے • پهر أنهون نے از خود وزارت چهوڑكر حصول علوم آثار و سنن شروع كرديا' اؤر أس مين وه قابليت پيدا كي كه أن سے پہلے كسي اهل اندلس نے پيدا نه كي تهي • وه ايک زمانه تک امام ابو عبد الله شافعي رحمه الله كے مذهب پر چلتے رهے' پهر اهل ظاهر كے ہم خيال هو گئے • أس مين أنهون نے اس قدر مبالغه كيا كه بالاخر وه علي ابو سليمان داؤد ظاهري كے طرف دار هو گئے • أن كي بهت سي تصانيف اصول و فروع فقه پر ہين' جو جليلة القدر اؤر شريفة المقصد ہين : اؤر أن مين أنهون نے تمام مسائل أسي مذهب و مسلک كے موافق نكالے ہين جس وه خود كاربند تهے' يعني داؤد بن علي بن خلف اصبهاني ظاهري كا اؤر أن اهل ظاهر كا مذهب' جو داؤد كے ہم خيال اؤر قياس و تعليل كے نافي تهے • مجهے ايک سے زائد علماء سے معلوم هوا ہي كه علوم فقه' حديث' اصول' نحل و ملل' تاريخ' نسب' ادب اؤر اپنے مخالفين كے رد مين ابو محمد بن علي كي تصانيف كي تعداد تقريباً چار سؤ (٤٠٠) مجلدات ہي' جو تقريباً اسي (٨٠) ہزار اوراق پر مشتمل ہين • جهان تک همين معلوم ہي ابو جعفر محمد ابن جرير طبري كے سواء جتنے لوگ مدت اسلام مين هو گزرے ہين كسي مين يه بات نه تهي • طبري مسلمانون مين سب سے زياده صاحب تصنيف آدمي تهے • ابو محمد بن عبد الله بن محمد بن جعفر فرغاني نے طبري كي بڑي تاريخ

دیکھي ہي : اُنہون نے اپني کتاب معروف بہ " الصلہ " مين لکھا ہي کہ ابو جعفر طبري کے چند شاگردون نے اُن کے سن بلوغ سے اُن کي (سنہ ۳۱۰ مين چھياسي سال کي عمر مين) وفات تک کے ايام کا حساب لگاکر اُنکي تمام تصانيف کے اوراق کي تعداد کو اُس پر تقسيم کيا تو معلوم هوا کہ اس عرصے مين ہر روز کے لئے چودہ (۱۴) اوراق پڑتے ہين . يہ بات کسي کو صرف جناب باري تعالي کے لطف و کرم اور اُسکي حُسن تائيد ہي سے نصيب هو سکتي ہي . طبري کے بعد ابو محمد ابن حزم کو علوم نحو و لغت مين بہترين و وافرترين حصہ ملا ہي : بلکہ اُن کو قرض شعر اور فن خطابت مين بهي بهت کچھ دخل تها .

اُن کے چند اشعار يہ ہين :—

١ هل الدهر الا ما عرفنا و ادركنا   فجائعه تبقي و لذاته تفنا
اذا امكنت فيه مسرة ساعة   تولت كمر الطرف و استخلفت حزنا
الي تبعات في المعاد و موقف   نود لديه اننا لم نكن كنّا
حصلنا علي هم و اثم و حسرة   و فات الذي كنا نقر به عينا
حنين لما ولي و شغل بما اتي   و غم لما يرجي فعيشك لا يهنا
كان الذي كنا نسر بكونه   اذا حققته النفس لفظ بلا معنا

---

۱ ترجمہ :- زمانہ آخر اُسی چيز کا نام هی جس سے هم آشنا هين اور جس کا همکو ادراک هی : اُس کی تکاليف باقی رہ جاتی هين اور لذات فنا هو جاتی هين .

اگر اُس مين کبهی ذرا سی دير کے لئے مسرت حاصل بهی هوتی هی تو وہ ايک چشم زدن مين ختم هو جاتی هی اور اپنے پيچهے حزن و غم کو چهوڑ جاتی هی ،

اور انجام کار وہ همين معاد و موقف مين ايسے انجام هائی بد کی طرف لے جاتی هی کہ هم اُس وقت يہ چاهنے لگتے هين کہ کاش هم نہ هوتے .

هم کو فکر و غم اور گناہ و حسرت تو نصيب هوگئے ، مگر وہ چيز فوت هوگئی جو هماری آنکهون کی ٹهنڈک کا باعث تهی .

جب تو گم شدہ کے لئے روتا هو ، آئندہ کے خيال مين محو هو اور اپنی فوت شدہ اُميد پر مغموم هو تو تيری زندگی اچهی نہين رهتی . گويا کہ وہ چيز جس کے وجود سے هم خوش هوا کرتے تهے ، تحقيق کرنے پر معلوم هوا کہ ، صرف ايک لفظ بے معنی تها . (مترجم)

اُن کے ایک اور طویل قصیدے کے چند اشعار یہ ہین :—

انا الشمس في جو العلوم منيرة	و لكن عيبي ان مطلعي الغرب
ولو انني من جانب الشرق طالع	لجد علي ما ضاع ذكري النهب
ولي نحو اكناف العراق صبابة	ولا غرو ان ليستوحش الكلف الصب
فان يُنزِل الرحمان رحلي بينهم	فحينئذ يبدو التاسف والكرب
فكم قائل اغفلته وهو حاضر	و اطلب ماعنه تجيئ به الكتب
هنالك يُدرَي ان للعبد قصة	و ان كساد العلم آفتهُ القرب

اسي قصيدے مين اپني خود ستائي کے لئے اسطرح اعتذار کرتے ہين :—

و لكن لي في يوسف خير اسوة	و ليس علي من بالنبي ائتسي ذنب
يقول و قال الحق والصدق إنني	حفيظ عليم ما علي صادق عتب

اُن کے برگزیدہ اشعار مین سے یہ ہین :—

۳ لا يشمتن حاسدي ان نكبة عرضت	فالدهر ليس علي حال بمترك
ذو الفضل كالتبر طورا تحت ميقعة	و تارة في ذري تاج علي ملك

---

۱ ترجمہ :— مین آفتاب ہون کہ آسمان علوم مین چمک رہا ہون . مجھہ مین صرف یہ نقص ہی کہ مغرب سے طلوع ہوتا ہون . اگر مین مشرق کی طرف سے نکلتا ہوتا تو نہب و غنیمت میرے گم شدہ ذکر مین بہت ساعی ہوتی .

مجھے اکناف و اطراف عراق سے عشق ہی . پھر کیا تعجب ہی کہ ایک عاشق پریشان اُس سے متوحش ہو !

اگر خدائی رحمان میرے قافلے کو اُن مین نازل فرمائیے ، تو وہ اُس وقت تاسف و کرب کو ظاہر کریگا .

بہت سے گفتگو کرنے والے ہین کہ با وجود اُن کی حاضری کے مین اُن سے غافل ہوگیا ہون اور اُن کے متعلق خطوط جو بیان کرتے ہین اُسے طلب کرتا ہون .

تب معلوم ہوتا ہی کہ اس غلام کا بھی ایک قصہ ہی ، اور یہ کہ کساد علم کے لئے قرب بھی ایک آفت ہی . (مترجم)

۲ ترجمہ :— مگر میرے لئے یوسف علیہ السلام مین ایک عمدہ نمونہ ہی ؛ اور کوئی شخص انبیاء کی برابری کرے تو گناہ نہین ہی . اُس کا قول ہی ، اور صحیح ہی ، کہ حفیظ و علیم ہون . سچے آدمی پر عتاب نہین ہو سکتا . (مترجم)

۳ ترجمہ :— اگر مجھہ پر کوئی مصیبت پڑے تو حاسدون کو خوش نہ ہونا چاہئیے ، کیونکہ زمانہ ہمیشہ ایک ہی حال پر نہین رہتا .

ایک صاحب فضیلت آدمی سونے کی طرح ہی ، جو کبھی سنگ فسان کے نیچے ہوتا ہی اور کبھی کسی بادشاہ کے تاج کی چوٹی مین لگتا ہی . (مترجم)

اُن کے اشعار مین سے یہ بھی ہین :—

۱ لئن اصبحت مرتحلا بشخصي فروحكم عندكم ابدا مقيم
ولكن للعيان لطيف معني به سال المعاينة الكليم

اُن کے نفیس ترین اشعار مین سے مجھے یہ دو اشعار یاد ہین ' جو اُنھون نے ایک نمام شخص کے متعلق کہے ہین :—

۲ انمّ من المرءاة كل ما دري واقطع بين الناس من قُضُب الهند
كانّ المنايا والزمان تعلما تحيله في القطع بين ذوي الود

ابو محمد علي بن احمد کے ھاتھ کي لکھي ھوئي تحریر سے معلوم ھوتا ہي کہ وہ چہار شنبہ کے دن ' نماز صبح کے بعد ' طلوع آفتاب سے قبل ' ماہ رمضان سنہ ۳۸۴ کي آخري تاریخ کو پیدا ھوئے تھے ؛ اؤر (خدا اُن پر رحم کرے) سنہ ۴۵۶ مین سلخ شعبان کو انتقال کیا *

اگرچہ نسق مضمون کے خلاف ہي اؤر بعض اغراض سے دور جا پڑا ہي : مگر مین نے اس شخص کے مختصر حالات اس جگہ اس لئے لکھے ہین کہ وہ آج کل علماء اندلس مین سب سے زیادہ مشہور ہین ' اؤر مجالس رؤسا مین سب سے زیادہ اُن کا ہي ذکر رھتا ہي ۔ وجہ یہ ہي کہ اُنھون نے مغرب مین امام مالک (رحمہ اللہ) کي مخالفت کي تھي اؤر علم ظاھر کو اختیار کرلیا تھا ۔ جہان تک مجھے معلوم ہي اُن سے پہلے کوئي شخص مشہور نہین ھوا تھا ۔ اُن کے اھل مذھب اؤر معتقد آج کل ہمارے ھان اندلس مین بہت پھیلے ھوئے ہین ۔

---

۱ ترجمہ :- اگر مین اپنے وجود کو لیکر چلا بھی جاون ' تب بھی میری روح ھمیشہ تمھارے پاس ھی مقیم رھتی ھی ۔

مگر رو بہ رو دیکھنے مین ایک معنی لطیف پوشیدہ ھوتا ھی ؛ اور اسی وجہ سے حضرت کلیم (علیہ السلام) نے رو بہ رو دیدار کرانے کا سوال کیا تھا ۔ (مترجم)

۲ ترجمہ :- اُس شخص کو جو کچھہ معلوم ھوتا ھی ' اس مین وہ آئینہ سے بھی زیادہ چغل خور ھی ۔ وہ ھندی تلواروں سے بھی زیادہ سرعت کے ساتھہ لوگون مین جدائی ڈالتا ھی ۔

ایسا معلوم ھوتا ھی کہ مدت اور زمانے نے اھل مودت و محبت کو ایکھ دوسرے سے جدا کردینا اُسی سے سیکھا ھے ۔ (مترجم)

ولايت علي بن حمود الناصر

اس کے بعد، جیسا کہ ہم کہہ آئے ہیں، علي بن حمود تخت خلافت پر متمکن هوئے ؛ اور اپنا لقب "الناصر" رکھا ۔ پھر اُن کے غلامون نے، جو اُن سے بیعت کر چکے تھے، اُن کي مخالفت کي اور عبد الرحمان بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو اپنا سر کردہ مقرر کیا اور اُس کا لقب "مرتضي" رکھا ۔ وہ لوگ عبد الرحمان کو لیکر اغرناطہ تک گئے ۔ یہ شہر اُن شہرون مین سے تھا جن پر اهل بربر قابض هو گئے تھے ۔ آخر کار یہ غلام اُس کي سخت گیري اور درشت مزاجي کو دیکھ کر اُنھین اپنا سردار بنانے سے بہت پچھتائے اور اُس کے تمکن اور اقتدار سے خائف هوکر اُسے وهین چھوڑ کے چل دئے ؛ اور ایک شخص کو مقرر کرکے خفیہ طور پر اُسے قتل کروا دیا ۔ اور یہ سب معاملہ چھپا هي رہ گیا *

علي بن حمود قرطبہ پر دو ماہ کم دو سال حکمران رہے ۔ بالاخر اُن هي کے صقالبہ نے سنہ ۴۰۸ مین ایک حمام مین قتل کردیا ۔ اولاد نرینہ مین سے اُن کے دو بیٹے یحیی اور ادریس تھے *

ولایت قاسم بن حمود المامون

اُن کے بعد اُن کے بھائي قاسم بن حمود تخت پر بیٹھے، جو اُن سے عمر مین دس سال بڑے تھے ۔ وہ رعیت پرور تھے : لوگون کو اُن کي وجہ سے امن نصیب هوا *

کہا جاتا هي کہ وہ شیعہ هو گئے تھے : مگر اُن سے کبھي ایسا ظاہر نہین هوا ۔ نہ اُنھون نے لوگون کے ساتھ برتاؤ کرنے مین اپني عادت بدلي نہ مذهب ۔ بلکہ یہي حال اُن تمام لوگون کا رہا جو اندلس کے بادشاہ هوے اور ان (شیعون) مین سے تھے * ۔

سنه ۴۱۲ کے ماہ ربیع الاول تک اُن کا یہي حال رہا۔ پھر مالقه مین اُن کا بھتیجا یحییٰ بن علي بن حمود اُن کے برخلاف اُٹھ کھڑا ہوا۔ قاسم بغیر جنگ کئے قرطبه سے بھاگ کر اشبیلیه چلے گئے۔ اُنکا بھتیجا لشکر لے کر چڑھ دوڑا' اوْر قرطبه مین بلا قتال کئے داخل ہوگیا؛ اپنے آپ کو خلیفه کہلایا اوْر "المعتلي" لقب اختیار کیا۔ کچھ عرصه یہي حالت رہنے کے بعد قاسم کي حالت درست ہوگئي اوْر اُنہون نے اہل بربر کو بھي اپني طرف مائل کرلیا۔ پھر اُنہون نے قرطبه پر فوج کشي کي اوْر سنه ۴۱۳ مین اُس مین داخل ہوگئے۔ یحییٰ بن علي مالقه کي طرف بھاگ گیا۔ قاسم چند ماہ قرطبه مین رہے' اوْر اُن کا کام بگڑگیا۔ اُنکا بھتیجا یحیي شہر جزیرۂ خضراء پر قابض ہوگیا' جو مقام قاسم کا جاء پناہ تھا اوْر وہین اُن کي زوجه اوْر دخائر بھي رہتے تھے۔ اُن کا دوسرا بھتیجا' ادریس بن علي صاحب سبته' طنجه پر قابض ہوگیا' جو قاسم کے ساز و سامان رکھنے کا مقام تھا۔ جب کبھي اُن کو اندلس مین خطرہ پیش آتا تھا تو وہ اُسي کي طرف رخ کرتے تھے۔ اہل قرطبه کي ایک جماعت اُن کے برخلاف ہوگئي۔ اُنہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے' اوْر قریب پچاس دن کے محاصرہ رہا۔ جمعه کي نماز بھي شہر کے باہر ایک مسجد مین ہوئي' جو مسجد ابن ابي عثمان کہلاتي تھي اوْر جس کے آثار آج تک باقي ہین۔ پھر اہل قرطبه نے اہل بربر پر حمله کیا۔ اُنہون نے قاسم کي طرف سے ہزیمت اُٹھائي اوْر سنه ۴۱۴ کے ماہ شعبان مین تمام مضافات شہر سے نکل گئے۔ اہل بربر کي ہر ایک جماعت اُسي شہر مین چلي گئي جس پر وہ قابض تھي۔ قاسم نے اشبیلیه کا قصد کیا' جہان اُن کے دو بیٹے محمد اوْر حسن تھے۔ اہل اشبیلیه نے اُن کا قرطبه سے روانه ہوکر اپني طرف آنا معلوم کرکے اُن کے دونون بیٹون اوْر اُن کے بربري ہمراہیون کو وہان سے خارج کردیا۔ پھر شہر پر قبضه جماکر شہر کے تین بڑے بڑے آدمیون کو اپنا حاکم بنالیا'

جن میں سے ایک قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل ابن عباد لخمي تھے ' دوسرے محمد بن یریم الهاني اور تیسرے محمد بن حسن زبیدي تھے • چند روز اُنھوں نے مشترکا شہر پر حکومت اور اُس کي تدبیر و انتظام مین بسر کئے • پھر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد خود به خود تمام امر و تدبیر پر قابض ھو گئے ' اور باقي دونوں معمولي آدمیوں مین شامل ھو گئے *

قاسم شریش چلے گئے • بربریوں نے بالاتفاق اُن کے بھتیجے یحیی کو اپنا امیر بنا لیا اور قاسم پر حملہ کرنے چلے • وھان پہنچ کر اُن کا محاصرہ کر لیا • آخر وہ اپنے بھتیجے کے قبضۂ قدرت مین آ گئے • یحیی تو بربر کے بادشاہ ھو گئے ' مگر قاسم اُن کي قید مین رھے • بعد مین وہ انکے بھائي ادریس کي قید مین بھي رھے ' اور اُسي حالت مین انتقال کیا • اُن کو سنہ ۴۳۱ مین گلا گھونٹ کر مار ڈالا گیا ؛ اور اُن کي نعش کو اُن کے بیٹے محمد بن قاسم کے پاس جزیرہ مین بھیج دیا گیا • اُن کے بیٹے نے ان کو وھین دفن کر دیا *

قاسم کي ولایت ' جس وقت سے اُن کو قرطبہ مین خلیفہ تسلیم کیا گیا اُس وقت تک که وہ اپنے بھتیجے کے ھاتھ مین گرفتار ھوے ' چھ سال رھي • وہ سولہ سال تک اپنے بھتیجے یحیی اور ادریس کے پاس سنہ ۴۳۱ مین قتل ھونے کے وقت تک قید رھے ' جس وقت اُن کي عمر آسي (۸۰) سال کي تھي *

اُنھوں نے دو بیٹے محمد اور حسن چھوڑے ' جن کي والدہ کا نام آمیرہ بنت حسن بن قنّون بن ابراھیم بن محمد بن قاسم بن ادریس بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تھا *

ولایت یحیی بن علي المعتلي

اُن کي کنیت کے بارے میں اختلاف ہي : کوئي ابو القاسم بتاتا ہي اوٗر کوئي ابوٗ محمدٗ ۔ اُن کي والدہ کا نام لبُّونہ بنت محمد بن حسن بن قاسم المعروف بہ قنُّون بن ابراہیم بن محمد بن قاسم بن ادریس بن ادریس بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب تھا ۔ حسن بن قنون شاہان حسني میں سے ایک زبردست بادشاہ تھا ' اوٗر اُن کے شہرۂ آفاق شجاع ' سرکش اوٗر سخت گیر افراد میں سے تھا *

جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں یحیی سنہ ۴۱۳ میں بمقام قرطبہ خلیفہ ہوئے ۔ پھر حسب ذکر سابق وہ وہان سے سنہ ۴۱۴ میں مالقہ کي طرف بھاگ دئے ۔ سنہ ۴۱۶ میں مفسدین کا ارادہ ہوا کہ اُن کي سلطنت کو دوبارہ قرطبہ میں قائم کیا جائے ۔ اس اُمید میں وہ کامیاب تو ضرور ہوئے ' مگر اُنھون نے اپنے اختیار سے ہي قرطبہ میں داخل ہونے سے تامل کیا اوٗر اپني طرف سے عبد الرحمان ابن عطاف یفرني کو وہان قائم مقام کر دیا ۔ سنہ ۴۱۷ تک یہي کیفیت جاري رہي ۔ پھر اُن کي سلطنت کا قرطبہ میں خاتمہ ہو گیا : وہ فوج کے ہمراہ اِدھر اُدھر مارے پھرتے رہے ' تا آنکہ اہل بربر نے پھر اُن کي اطاعت قبول کي اوٗر بہت سے قلعے اوٗر شہر اُن کے سپرد کر دئے ۔ قرمونہ میں اُن کي طاقت بڑھ گئي ' اوٗر اس طمع سے کہ اشبیلیہ پر قبضہ حاصل ہو جائے اُنھون نے وہان کا محاصرہ کرلیا ۔ ایک روز وہ حالت سکر میں اشبیلیہ کي جانب سے آتے ہوئے سوارون کے مقابلے کے لئے نکلے ۔ اُن لوگون نے وہان کمین گاہ بنا رکھي تھي : اُنھون نے اُن کو پکڑ کر فوراً قتل کر دیا ۔ یہ واقعہ روز یکشنبہ ہفتم محرم سنہ ۴۲۷ کا ہي *

اُن کے دو بیٹے حسن اوٗر ادریس باقي رہے ' اوٗر دونون اُم ولد عورتون کے بطنون سے تھے *

ولایت عبد الرحمان بن هشام المستظهر

جیسا که هم ذکر کرچکے ہین، جب قرطبه مین اہل بربر کو قاسم کے ساتھ شکست ہوئي، تو اہل قرطبه کي متفقه راے یه ہوئي که بنو اُمیه ہي مین سے کسي کو پھر بادشاہ بنایا جائے ۔ چنانچه اہل قرطبه نے بنو اُمیه مین سے تین اشخاص کا انتخاب کیا :—

اوّل، عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر، جو اُس مہدي کے بھائي تھے جس کا ذکر ہو چکا ہي؛

دوم، سلیمان بن مرتضي مذکور؛

سوم، محمد بن عبد الرحمان بن ہشام بن سلیمان جنھون نے مہدي بن الناصر کے خلاف بغاوت کي تھي ۔

اُن مین سے عبد الرحمان بن ہشام بن عبد الجبار کو بادشاہت دینے کا فیصله ہوا، اوٗر ۱۳ رمضان سنه ۴۱۴ کو اُن سے بیعت کي گئي، جب که اُن کي عمر بائیس (۲۲) سال کي تھي ۔ اُنھون نے اپنا لقب المستظہر رکھا ۔ اُن کي پیدائش ماہ ذي قعده سنه ۳۹۲ کي تھي، ابو المطرف کنیت تھي، اوٗر والده کا نام غایت تھا جو اُم ولد تھین ۔ ابو عبد الرحمان محمد بن عبد الرحمان بن عبید الله بن عبد الرحمان الناصر ارازل عوام کے ایک طائفه کے ساتھ اُن کے بر خلاف اُٹھ کھڑے ہوے ۔ نتیجه یه ہوا که عبد الرحمان بن ہشام سنه ۴۱۴ مین ماہ ذي قعده کے اختتام سے تین دن قبل قتل ہوئے *

اُن کي اولاد مین سے کوئي بھي باقي نہین بچا ۔ وہ نہایت ادیب و بلیغ اوٗر به غایت درجه فہیم و رقیق النفس آدمي تھے ۔ یه ابو محمد علي بن احمد کا قول ہي، جو اُن سے بخوبي واقف تھے: کیونکه وہ اُن کي وزارت پر فائز تھے ۔ وزیر ابو عامر احمد بن عبد الملک بن شہید کا بیان ہي که المستظہر شاعر تھے اوٗر نہایت نفیس شعر کہتے تھے ۔ چنانچه وہ اپني خواہر عم زاد کے متعلق کہتے ہین که :—

۱ "حمامةُ بنتِ العبشمسيّين رفرفتْ | فطرتُ اليها من سراتهم صقرا
تذلّ الثريا أن تكون لها يدا | ويرجوالصباح ان يكون لها نحرا
و اني لطعّان اذا الخيل اقبلت | جوانبها حتي تري جونها شُقرا
و مُكرمِ ضيفي حين ينزل ساحتي | و جاعِلٌ وفري، عند سائله وُفرا"

يه اصل مين ايک طويل قصيده هي' جو اُنهون نے اُس وقت کها تها جب اُنهون نے اپني خواهر عم زاد ام الحکم بنت سليمان المستعين سے نکاح کرنا چاها تها. ابو عامر کا قول هي که "وه اپنے اشعار و رسائل مين متهم تهے ۲. آخر جب ايک مرتبه يعلي بن ابي زيد اُن کے پاس آئے تو اُنهون نے چند اشعار اُن کے سامنے في البديهه کهے' جن کو سن کر اهل تميز متعجب هوئے. ميرا تو خير کوئي ذکر هي نهين کيونکه مين اُن کو آزما چکا تها. يعلي اُن کے پاس بالکل اچانک آ گئے تهے' اور جب تک که اُنهون نے اُن کو اس طرح في البديهه امان نه دے دي وه اُن کي مجلس سے نهين اُٹهے. اور والله ميرا يه حال تها که مين ڈر رها تها که مبادا وه اشعار مين کهين لغزش کر جائين. مگر اُنهون نے بهت عمده اشعار کهے." ابو عامر کا قول صرف اسي قدر هي *

---

۱ ترجمه :- بنت عبشمسين کي کبوتري اپنے پرون کو پهڑپهڑاتي هوئي نيچے اُترنے لگي' تو مين اپنے گهوڑے کي پشت سے ايک شاهين کي طرح اُس کي طرف اُڑکر گيا.

وه ثريا سے مدد لينا اپنے لئے باعث ذلت خيال کرتي هی' اور صبح اس اُميد مين رهتي هی که وه اُس کا سينه بن سکے.

مين ايسا زبردست نيزه زن هون که جب شهسوار آگے بڑهتے هين اور مين اُن کے پهلوون پر حمله آور هوتا هون تو اُن کے نهايت سياه گهوڑے بهي شوخ سرخ رنگ کے هو جاتے هين.

اور جب ميرے مکان مين کوئي مهمان آ جاتا هی تو مين اُس کي تکريم کرتا هون اور اُس کے سائل کو اپنا تمام مال دے ديتا هون. (مترجم)

۲ يعني يه که عام طور پر لوگون کا يه خيال تها که اُن کے اشعار و رسائل في الاصل کسي اور شخص کے هوتے هين. (مترجم)

ولایت محمد بن عبد الرحمان المستکفي بالله

یه محمد بن عبد الرحمان اڑتالیس (۴۸) سال اؤر چند ماہ کي عمر مین تخت نشین هوئے ' کیونکه أن کي تاریخ پیدائش سنه ۳۶۶ تهي . أن کي کنیت ابو عبد الرحمان تهي . أن کي والده کا نام حوّراء تها جو أم ولد تهین . أن کے والد کو ابن ابي عامر (منصور) نے ابتداء سلطنت ہشام مین قتل کر دیا تها ؛ کیونکه أنهون نے بغاوت کرنے اؤر خود بادشاہ بننے کي کوشش کي تهي . محمد بن عبد الرحمان " المستکفي بالله " کے لقب سے ملقب تهے . أن کي سلطنت صرف چهه ماہ اؤر چند ایام هي رهي . وہ نهایت درجه بیوقوف ' رکیک العقل اؤر سوء التدبیر آدمي تهے . أنهون نے احمد بن خالد نام ایک جولاهے کو اپنا وزیر بنایا ' اؤر وُهي أن کا مدبر أمور اؤر مدبر دولت تها . جس سلطنت کا مدبر ایک جولاها هو أس کي حالت آپ خود هي سمجهه سکتے هین که کیا هو سکتي هي . یه کیفیت أس وقت تک باقي رهي که جب بادشاہ نے خُلع کیا اؤر وزیر مذکور اپنے هي مکان مین قتل هوا . ایک روز عوام قرطبه أس کے مکان مین گهس گئے ' اؤر أسے اتنا مارا که وهین ٹهنڈا هوکر رہ گیا . أنهون نے المستکفي بالله سے خلع کرالیا ' اؤر تین دن قید رکها . نه أن کے پاس پاني پهنچنے دیا نه دانه . پهر أنکو قرطبه سے خارج کر دیا . وہ سرحد کو چلے گئے ' اؤر یحیی ابن علي فاطمي پهر بادشاہ هو گئے . المستکفي بالله سرحد سے نکل کر ایک قریه شُمُنْت مین چلے گئے ' جو شهر سالم کے پاس هي . أن کے همراہ أن کا ایک سپه سالار عبد الرحمان بن محمد بن سلیم نامي بهي تها ' جو عبد الرحمان الناصر کے مشهور سپه سالار سعید بن منذر کي اولاد مین سے تها . عبد الرحمان أن کے ساتهه رهتے رهتے تنگ آگیا تها . ایک روز المستکفي بالله نے اپنا صبح کا کهانا مانگا تو یه سپاہ سالار ایک مُرغي أنکے پاس لے گیا جس مین بَنْش نام کي ایک بوٹي (جو بلاد اندلس اؤر

خصوصاً اُس نواح میں بہ کثرت پیدا ہوتي ہي) کا عرق ملا دیا۔ المستکفي اُسے کہاتے ہي مر گئے۔ سپہ سالارنے اُن کو غسل و کفن دیا' اوْر نماز پڑھ کر دفن کر دیا۔ اُن کي قبر وہیں ہي۔ اُنہون نے کوئي اولاد نہیں چھوڑي *

اُن کے بعد یحیی بن علي فاطمي بادشاہ ہوئے' اوْر اپنا حکم جاري کیا۔ مگر وہ قرطبہ میں داخل نہیں ہوئے؛ بلکہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں قرمونہ ہي میں مقیم رہے اوْر تاریخ متقدم الذکر کو قتل کئے گئے *

ولایت ہشام المعتد باللہ

جب یحیی بن علي فاطمي کي حکومت قرطبہ سے تاریخ مذکور میں منقطع ہوگئي تو اہالئ قرطبہ کي یہ رائے ہوئي کہ امر سلطنت و حکومت کو دوبارہ بنو اُمیہ کے خاندان کي طرف منتقل کر دیا جائے۔ اس امر میں اُن سب کے سرگروہ اوْر اس معاملہ کو کامیاب بنانے کي سعي کرنے والے وزیر ابو الحزم جہوْر بن محمد بن جہور بن عبید اللہ ابن محمد بن غمر بن یحیی بن عبد الغافر بن ابي عبدہ تھے۔ جن لوگون کے دلون میں ریاست و حکومت کي ہوس تھي اوْر قرطبہ میں فتنہ و فساد برپا رکھنا چاہتے تھے' وہ سب ختم ہوچکے تھے۔ جہورنے اہل ثغور میں سے اپنے ہم خیال اوْر اُن کے ہاں کے غالب علي الامور اشخاص سے مراسلہ کرکے سب کو اس امر میں داخل کر لیا۔ ایک مدت طویل کے بعد سب لوگ ابوبکر ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر کو بادشاہ بنانے پر متفق ہوئے' جو مرتضي مذکور کے بھائي تھے۔ ہشام سرحد کے ایک قلعہ موسومہ بُنت میں ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن قاسم کے پاس مقیم تھے' جو ایک سپہ سالار تھے اوْر اُس علاقے پر غالب ہوگئے تھے *

اُن سے ماہ ربیع الاول سنہ ۴۱۸ مین بیعت کي گئي • اُنہون نے اپنا لقب "المعتد باللہ" مقرر کیا • اُن کي پیدائش سنہ ۳۶۴ کي بھي ' اوٓر اپنے بھائي مرتضي سے چار سال بڑے تھے • جس دن اُن سے بیعت کي گئي ہي اُن کي عمر چوّن (۵۴) سال کي تھي • اُن کي والدہ اُم ولد عاتب نامي تھین • وہ تین سال تک ایک سرحد کے علاقون مین پھرتے رہے ؛ ایک جگہ کہین نہین ٹھیرے • وہان رؤساء متغلبین کے مابین سخت فتنے اوٓر اضطراب برپا رہے • بالاخر اُن کے اُمور مین اجتماع اوٓر رائي مین اتفاق کي صورت قائم ہوئي ' اوٓر فیصلہ ہوا کہ ہشام قرطبہ چلے جائین • چنانچہ وہ اُس طرف روانہ ہوئے اوٓر آٹھوین ذي الحجہ سنہ ۴۲۰ کو قرطبہ مین داخل ہوگئے • ابھي اُنھین وہان قیام کئے ہوئے تھوڑا ہي سا عرصہ گزرا تھا کہ افواج نے اُن کے خلاف بغاوت کي اوٓر اُن سے خُلع کرالیا • اس کے بعد بہت سے واقعات پیش آئے جن کي شرح طولاني ہي • منجملہ اُن کے یہ ہي کہ المعتمد باللہ اوٓر اُن کے حشم و حرم کو قصر سے خارج کردیا گیا • عورتین برہنہ رو ' برہنہ پا نکلین • اُن سب کو جامع مسجد مین قیدیون کي صورت سے داخل کیا گیا • چند ایام تک وہ سب وہین مُقیم رہے • اُن کے لئے بطور لطف و کرم کھانا پاني بھیج دیا جاتا تھا • آخرکار وہ سب وہان سے بھي خارج کئے گئے ' اوٓر ہشام اپنے تمام ہمراہیون کو ساتھ لے کر قرطبہ کي بندش سے آزاد ہوکر سرحد پر چلے گئے ' جہان ادہر اُدہر پھرنے کے بعد وہ ابن ہود سے جا ملے جو شہرہاي لاردہ ' سرقسطہ ' افراغہ ' طرطوشہ اوٓر اُن کے مضافات پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا • ہشام اُسي کے پاس رہتے تھے ؛ سنہ ۴۲۷ مین انتقال کرگئے • اُنہون نے کوئي اولاد نہین چھوڑي ' اوٓر وہ اندلس مین بنو اُمیہ کے آخري بادشاہ تھے *

ہشام کا سلسلۂ نسب یہ ہي :—

ہشام بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر بن محمد

ابن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن ہشام ابن عبد الرحمان الداخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم *

اُن کے خلع کرنے سے بنو اُمیہ کي سلطنت اۋر تمام اقطار اندلس مین کے منبرون پر سے اُن کا ذکر آج تک کے لئے ختم ہو گیا *

یہ ہي انتہا بنو اُمیہ کے اُن حالات کي جو ہم تک پہنچي ہین اۋر جن کو ہم نے بالاختصار بیان کردیا ہي *

سلطنت بنو اُمیہ کے بعد اندلس کے حالات اور اُن اشخاص کے حالات جو ہمارے وقت یعني سنہ ٦٢١ تک وہان بادشاہ ہوئے

جب، ہمارے بیان کے مطابق، اندلس سے بنو اُمیہ کي سلطنت منقطع ہو گئي، اۋر اُن کي اولاد مین سے کوئي بھي ایسا نہین رہ گیا جس مین امارت کي صلاحیت یا ریاست کي لیاقت ہو، تو جہور بن محمد بن جہور قرطبہ مین تدبیر ملک پر مستولي ہو گئے۔ اُن کي کنیت ابو الحزم تھي۔ اُن کا نسب ہشام المعتمد کے حالات مین بیان ہو چکا ہي۔ یہ ابو الحزم زمانۂ قدیم سے رئیس چلے آتے تھے، شریف خاندان سے تھے، اۋر اُن کے آباء خانوادہائي حکمیہ و عامریہ کے وزراء رہ چکے تھے۔ ابو الحزم کمال ذہانت، غور و فکر، حصافت عقل اۋر حُسن تدبیر کي صفات سے متصف تھے۔ اس وقت سے قبل جتنے فتنے اُٹھے، اُن مین وہ اپنے اسي ذہن رسا کي وجہ سے ہي شامل نہین ہوئے: بلکہ اُن سے بچتے رہے اۋر پاکیزگي، دینداري اۋر عفاف و تقوی کا اظہار کرتے رہے۔ اخر جب اُن کے لئے مطلع صاف ہو گیا، میدان خالي ہو گیا، ریاست کا دعوی کرنے والا کوئي باقي نہین رہا، اۋر ان کو فرصت و فراغت حاصل ہو گئي، تو انہون نے سلطنت کو جا سنبھالا، اُسکے تمام

امور کو اپنے هاتهہ مین لے لیا اور اُس کي حمایت کي • اُنهون نے اپنے اُس اظهار تقوي کي بناء پر خود کو ظاہرا رتبۂ امارت سے موسوم و منسوب نہین کیا : بلکه صرف تدبیر سلطنت مین مصروف رہے اور اِس کام کو اِس خوبي سے سرانجام دیا که اُن سے پہلے کسي نے نه کیا تها • وجه یه تهي که اُنهون نے اپنے آپ کو ایک خاص وضع کا پابند کرلیا اور یه ظاہر کیا که جب تک کوئي ایسا شخص نه پیدا هو جائے جس کي امارت کو سب لوگ بالاتفاق تسلیم کرلین تب تک وه اسي طرح رهینگے اور اُس کے بر سر کار آجانے پر وه امور سلطنت کو اُس کے سپرد کردینگے • اُنهون نے قصر شاہي پر تمام دربانون اور کو اُسي طرح برقرار رکها جس طرح وه دوران سلطنت مین تهے ؛ مگر اپنے مکان سے اُٹهہ کر قصر شاہي مین نہین گئے • اموال سلطاني جن لوگون کے هاتهہ مین تهے اُن ہي کے پاس رهنے دئے ؛ مگر خود اُن پر نگران رهے • تمام عوام الناس بازاریون کو بهي انهون نے اپني فوج مین داخل کرلیا ' اور جو رأس المال اُن کے پاس تها اُس کو اُن کا روزینه مقرر کیا • وه لوگ اُس کا نفع خود لے لیتے تهے مگر رأس محفوظ رهتا تها • اُس کے متعلق اُن سے باز پرس هوتي تهي اور وه ہر وقت اُسکي حفاظت کرتے تهے • اسلحه اُن کو تقسیم کردئے گئے تهے ' اور اُن کو حکم تها که وه دکانون اور گهرون مین اُن اسلحه کو رکهین ' تا که اگر رات یا دن کو کوئي دشمن اُن پر آ پڑے تو ہر شخص کے ہتهیار اُس کے پاس موجود هون ' خواه وه اپنے گهر سے لائے یا دکان سے *

صالحین کي عادت کے مطابق ابو الحزم جنازون کے ساتهہ جاتے تهے ' مریضون کي عیادت کرتے تهے ' اور با وجود اسکے وه بادشاهان متغلبین کي طرح تدبیر امور کرتے تهے • وه امن و امان قائم رکهنے والے اور حفاظت کرنے والے تهے • اُن کے زمانے مین قرطبه ہر خوف زده شخص کے لئے دار الامن بنا هوا تها • اُن کے انتقال کے وقت تک یہي حالت قائم رهي ' جو غرۂ ماه صفر سنه ۴۳۵ء مین واقع هوا • اُنهون نے اپنے حصول غلبه سے اپني وفات تک چوده سال اور چند ماه حکومت کي *

اُن کے بعد قرطبہ پر اُنکے بیٹے ابو الولید محمد بن جہور حاکم ہوئے • سیاست اور حُسن تدبیر میں وہ اپنے والد کے قدم بہ قدم چلتے رہے ' اور اپني موت یعني سلخ شوال سنہ ۴۶۳ تک کسي بات میں کسي نوع کا خلل نہیں پڑنے دیا *

ان واقعات کے بعد ایک امیر نے زمام سلطنت اپنے ہاتھہ میں لي ' جس کا لقب مامون ابن ذو النون تہا • وہ طلیطلہ کا حاکم تہا • اُسنے بھي قرطبہ پر چند ہي روز حکومت کرنے کے بعد انتقال کیا • اس کے بعد ایک بربري نے حکومت سنبھالي ' جو ابن عُکاشہ کے نام سے مشہور تہا • میرا خیال یہ ہي کہ اُس کا اصلي نام موسیٰ تہا • وہ حکومت کرهي رہا تہا کہ امیر الظافر بحول اللہ ابو القاسم محمد بن عباد نے اُس پر غلبہ پاکر اُسے خارج کردیا • اس کا حال ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر بیان کرینگے *

شہر قرطبہ کے پایۂ تخت ہونے کے لحاظ سے یہ اُس کے آخري حالات ہیں • المعتمد کے غالب ہونے کے بعد وہ اشبیلیہ کے ماتحت ہوگیا *

فصل

شاہان حسني کے حالات

حسني بادشاہون کے حالات کي کیفیت یہ ہي کہ جب ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ' ہفتم محرم سنہ ۴۲۷ کو یحیی بن علي قتل ہو گئے ' تو ابو جعفر احمد بن موسي المعروف بہ ابن بَقَنّہ اور ایک صقلبي خادم مسمي بہ نجا واپس آ گئے • یہ دونون سلطنت حسني کے مدبر تہے • اُن دونون نے اپنے دار السلطنت مالقہ کو جاکر یحیی کے بہائي ادریس بن علي (جو اُس وقت سبتہ مین تہے اور طنجہ پر بھي قابض تہے) کو مالقہ بلایا ' اور اُن سے اس شرط پر بیعت خلافت کي کہ وہ یحیی

مقتول کے بیٹے حسن کو اپنی جگہ سبتہ کا بادشاہ بنادیں ۔ یحیی کے دونون بیٹون یعنی ادریس اوُر حسن مین سے کسی نے بھی بیعت نہین کی ' کیونکہ وہ دونون کم عمر تھے ۔ مختصر یہ کہ ادریس بن علی نے اُن دونون کی شرط قبول کرلی ۔ نجا اس حسن کو ساتھہ لیکر سبتہ اوُر طنجہ کی طرف روانہ ہوگیا ۔ حسن یحیی کا چھوٹا بیٹا تھا ؛ مگر عقل و رائے کے اعتبار سے دونون مین وُھی بہتر تھا *

ادریس نے " المتاید " کا لقب اختیار کیا ۔ سنہ ۴۳۰ یا ۴۳۱ تک ملک اسی حالت پر قائم رہا ۔ پھر فتنہ شروع ہوا اوُر قاضی ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد صاحب اشبیلیہ کو ان شہرون پر قبضہ جمانے کی سوجھی ۔ چنانچہ اُنہون نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ایک فوج دی اوُر اہل بربر کے جو قبائل اُن کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہوئے وہ بھی اُن کے ساتھہ ہوگئے ۔ وہ سیدھے قرمونہ پہنچے ' اوُر اُس کا محاصرہ کرلیا ۔ اس کے بعد پہلے قلعہ موسوم بہ اشونہ اوُر قلعۂ استجہ کا رخ کیا اوُر اُن دونون کو فتح کرلیا ۔ یہ دونون قلعے محمد بن عبد اللہ کے قبضے مین تھے ' جو اہل بربر کے قبیلۂ بنو برزال کے سرکردگان مین سے تھا ۔ محمد بن عبد اللہ ادریس بن علی حسنی اوُر قبائل صنہاجہ نے مدد طلب کی ۔ اُدہر سے صاحب صنہاجہ مدد کے لئے آئے ' اِدہر سے ادریس نے اپنی فوج کے ساتھہ مدد بہم پہنچائی جسکا سپہ سالار اُن کا مدبر دولت ابن بقنہ احمد بن موسی تھا ۔ یہ سب محمد بن عبد اللہ کے پاس جمع ہوگئے ۔ مگر اُن پر اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن عباد (جو اُن کے باپ قاضی ابو القاسم کی فوج کے سپہ سالار تھے) کی ہیبت طاری ہوگئی ؛ لہذا وہ سب متفرق ہوگئے اوُر ہر شخص اپنے اپنے شہر کو چلا گیا ۔ جب یہ خبر اسماعیل بن محمد تک پہنچی تو اُن کی اُمید اوُر بھی قوی ہوگئی ' اوُر وہ اپنا لشکر لے کر صاحب صنہاجہ کا راستہ روکنے کے لئے روانہ ہوئے ۔ صاحب صنہاجہ نے یہ اندازہ کیا کہ وہ ضرور اُن سے مقابلہ کرنے

پر مجبور ہونگے ' اس لئے ابن بقنہ کي طرف آدمي روانہ کئے کہ اُس کو واپس لے آئيں ۰ چونکہ ابن بقنہ کو گئے ہوئے تہوڑي ہي دير ہوئي تہي اس لئے وہ آ پہنچا ' اور دونون فوجيں مل گئيں ۰ جون ہي کہ طرفين نے ايک دوسرے کو ديکھا جنگ شروع ہو گئي ۰ ابن عباد کي فوج کو ہزيمت ہوئي اور وہ اسماعيل کو وہيں چہوڑکر بہاگ گئے ۰ اسماعيل ہي سب سے پہلے قتل ہوئے ' اور اُنکا سر ادريس بن علي حسني کے پاس بہيج ديا گيا ۰ ادريس کو اپنے ہلاک ہونے کا خيال ہوگيا تہا ۰ وہ مالقہ سے اُتر کر کرہ بُباشتر پر آ گئے ۰ يہ وہي مقام تہا جہان ابن حفصون متقدم الذکر ٹہيرے تہے ۰ ادريس وہان پہنچ کر قلعہ بند ہو گئے ۰ سخت بيمار تو تہے ہي ' صرف دو دن زندہ رہ کر انتقال کر گئے ۰ بيٹون ميں سے ايک يحيى کو چہوڑا ' جو اُن کے بعد قتل کر دئے گئے ؛ دوسرے محمد الملقب بہ مہدي ' اور تيسرے حسن الملقب بہ سامي ۰ اُنکا سب سے بڑا بيٹا ' جس کا نام علي تہا ' اُن کي حين حيات ہي ميں انتقال کرچکا تہا ۰ اُنہون نے ايک اور بيٹا عبد اللہ بہي چہوڑا ' جس کو اُس کے چچا نے اپني تخت نشيني کے بعد خارج البلد کرديا *

يحيى بن علي مذکور نے پہلے ہي سے اپنے برادران عم زاد يعني محمد اور حسن (جو قاسم بن حمود کے بيٹے تہے) کو جزيرہ ميں قيد کرکے دونون پر ابو الحجاج نامي ايک اہل مغرب کو پہرہ دار مقرر کر رکہا تہا ۰ جب اس کو يحيى کے قتل کي خبر ملي تو اُس نے جزيرہ کے تمام اہل مغرب اور اہل سودان کو جمع کيا ' اور محمد اور حسن کو قيد خانے سے نکال کر کہا کہ "يہ دونون تمہارے سردار ہيں" چونکہ اُن دونون کے والد يحيى ہميشہ سے سودانيون کي طرف زيادہ مائل تہے ' اور اُن پر احسان کرتے رہتے تہے ' اس لئے سب نے فوراً اُن دونون کي اطاعت قبول کي ۰ محمد نے بادشاہت اختيار کي اور حسن يون ہي رہ گئے ۰ مگر محمد نے بہي اپنے لئے خلافت کا لقب اختيار نہيں کيا ۰

حسن کچھ مدت تک اپنے بھائي کے پاس رھے ؛ پھر اُنہون نے درویشي کا ارادہ کیا اۏر صوف پہن کر دنیا سے کنارہ کش ھو جانے کے خیال سے اپني ہمشیرہ فاطمہ بنت قاسم ' زوجۂ یحیي بن علي المعتلي ' کو ہمراہ لیکر حج کرنے چلے گئے *

جب حسب بیان بالا ادریس کا انتقال ھو گیا تو ابن بقنہ احمد بن موسي نے اُن کے بیٹے یحیی بن ادریس المعروف بہ حیّون کو تخت پر بٹھانے کا ارادہ کیا ۔ مگر اُس سے اِس مین پوري جسارت نہ ھو سکي ' اۏر متحیر و متردد رہ گیا *

جب اسماعیل بن عباد کے قتل اۏر ادریس بن علي کي موت کي خبرین نجا ' خادم صقلبي ' کے پاس پہنچین تو وہ اُس وقت سبتہ مین تھا ۔ اُس نے صقالبہ مین سے ایک معتبر شخص کو اپنا قائم مقام بنا دیا ' اۏر خود حسن بن یحیی کو ہمراہ لے جہاز مین سوار ھوکر حسن بن یحیی کے لئے ترتیب امور کے لئے مالقہ پہنچا ۔ جب وہ مالقہ کے بندرگاہ پر پہنچے تو ابن بقنہ کے قوي نے جواب دے دیا اۏر وہ قلعۂ کمارش کو بھاگ گیا ' جو مالقہ سے اٹھارہ میل کے فاصلے پر واقع ہي ۔ حسن اۏر نجا مالقہ مین داخل ھوئے ؛ وھان کے تمام بربري باشندے اُس کے گرد جمع ھو گئے ' اۏر حسن بن یحیی سے بیعت خلافت کرکے اُنکو المستعلي کے نام سے موسوم کیا ۔ پھر حسن نے ابن بقنہ کو مخاطب کیا اۏر اُسے امان دي ۔ مگر جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُسے قتل کر دیا ۔ پھر اُنہون نے اپنے برادر عم زاد یحیی بن ادریس کو بھي قتل کر دیا ۔ نجا ایک تاجر شخص کو جو سطیفي کے نام سے مشہور تھا ' حسن کے پاس چھوڑ کر خود سبتہ اۏر طنجہ کو سدھار گیا ؛ کیونکہ اُسے سطیفي پر بہت اعتبار تھا ۔ تقریباً دو برس تک یہي کیفیت رھي ۔ حسن بن یحیی نے اپنے چچا ادریس کي بیٹی سے نکاح کیا تھا ۔ کہتے ہین کہ اُسي نے حسن کو اپنے بھائي کے بدلے زھر دے دیا ۔ جب اُنہون نے انتقال کیا ' تو سطیفي نے

معاملات میں احتیاط سے کام لیا ۔ اُس نے ادریس بن یحیی کو گرفتار کرلیا' اور نجا کو اس واقعہ سے اطلاع دی ۔ حسن کا ایک چھوٹا سا بیٹا نجا کے پاس تھا ۔ کہتے ہیں کہ اُسے بھی اُس نے مارڈالا ۔ واللہ اعلم *

حسن بن یحیی نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی ۔ جب نجا کو اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اُس نے سبتہ اور طنجہ پر اپنے ایک معتبر صقلبی شخص کو قائم مقام کیا' اور خود جہاز پر سوار ہوکر مالقہ پہنچا ۔ وہاں پہنچ کر اُس نے ادریس بن یحیی کی اور بھی زیادہ حفاظت کی' اور اُن کی قید میں زیادہ سختی کردی ۔ پھر اُسنے یہ قصد کیا کہ حسنی بادشاہوں کا نام ہی مٹادے اور خود بادشاہ ہو جائے ۔ لہذا اُس نے اُن بربریوں کو بلایا' جو شہر کی فوج میں تھے' اور اپنا ارادہ اُن پر ظاہر کردیا ۔ جب اُس نے اُن سے حُسن سلوک کا وعدہ کیا' تو اُن لوگوں نے سوائے اُس کی مساعدت کرنے کے اور کوئی چارہ نہ پاکر ظاہر میں تو اُس سے موافقت کا اظہار کیا' مگر باطن میں اُن کو یہ امر نہایت شاق گزرا ۔ الغرض نجا فوج جمع کرکے محمد بن قاسم کے استیصال کے ارادے سے جزیرہ کی طرف روانہ ہوا ۔ چند ایام تک اُس سے جنگ کرنے کے بعد اُسے اپنے ہمراہیوں کی نیت میں فتور سا معلوم ہوا ۔ اِس لئے اُسنے مالقہ کو واپس جانا مناسب خیال کیا' تاکہ وہاں پہنچ کر اُن میں سے جو جو خطرناک آدمی ہیں اُن سب کو خارج کرکے باقی سب سے صلح کرلی جائے اور جس طرح ممکن ہوسکے صقالبہ کو بلاکر اُن کی امداد سے غیروں کے مقابلے کے لئے تقویت حاصل ہوجائے ۔ مگر بربریوں کو اُس کے اس ارادے سے اطلاع ہوگئی' اور اُنہوں نے مالقہ پہنچنے سے پہلے راستے ہی میں اُسے اچانک قتل کردیا ۔ اُس وقت وہ اپنے گھوڑے پر سوار ایک تنگ راستے میں سے گزر رہا تھا ۔ جو شخص اُسے مارنے والا تھا وہ پہلے ہی سے اُس راستے کے اندر چلا گیا تھا ۔ اُس کے ہمراہیوں میں جس قدر صقالبہ تھے سب اپنی جانیں لے لے کر بھاگ گئے ۔ جن

لوگون نے اُس سے غدر کیا تھا' اُن میں سے دو سوار آگے بڑھے اوٗر گھوڑے دوڑاتے ہوے مالقہ پہنچے • شہر میں داخل ہوکر اُن دونون نے " مبارک ! مبارک !! " کا شور مچا دیا' اوٗر جب سطیفي کے پاس پہنچے تو اُس کو بھي تلوار کے گھات اُتار دیا • بعد مین فوج بھي آ پہنچي؛ سب نے مل کر ادریس بن یحیي کو قید خانے سے نکالا' اُن کو اپنا پیش رو بنایا' اوٗر اُن سے بیعت خلافت کرکے " عالي " کے لقب سے ملقب کیا *

عالي سے متناقض امور سرزد ہوئے :- وہ نہایت رحم دل تھے؛ کثیر الصدقات تھے' اوٗر ہر روز پانچ سوٗ (درم ?) صدقہ دیتے تھے • اُنہون نے ہر غریب الوطن کو اُس کے وطن بھیج دیا' اوٗر اُن کي زمینین اوٗر املاک اُن کو واپس دے دین • کبھي نہین سنا گیا کہ اُن کو اپني رعایا مین سے کسي شخص سے عداوت ہي • وہ خوبصورت تھے' آداب مجلس سے خوب واقف تھے' شعر اچھا کہتے تھے؛ مگر با وجود اِن اوصاف کے وہ ہر رذیل و ناکارہ شخص سے صحبت رکھتے تھے اوٗر اپنے حرم کو بھي اُن سے پردہ نہین کراتے تھے • کبھي اُن کے صنہاجہ یا بنو یفرن ہم نشینون مین سے کوئي شخص اُن سے کوئي قلعہ مانگتا تو اُسے عطا کردیا کرتے تھے • ایک مرتبہ امیر صنہاجہ نے اُن کو لکھا کہ وہ اپنے وزیر' مدبر امر اوٗر اپنے باپ دادا کے ہم نشین موسیٰ بن عفان سبتي کو اُسکے حوالے کردین • جب اُنہون نے وزیر موصوف سے کہا کہ صنہاجي نے اُن کو خط لکھ کر اُن کو طلب کیا ہي اوٗر یہ کہ اُن کو دینا پڑیگا' تو موسیٰ بن عفان سبتي نے کہا کہ " افعل ما تومر ستجدني ان شاءالله من الصابرین " (یعني جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہي کیجئے • اِن شاءالله آپ مجھ کو صابرین مین سے پائینگے) • غرض کہ عالي نے اُن کو صنہاجي کے پاس بھیج دیا' جس نے اُن کو قتل کیا *

عالي نے اپنے چچیرے بھائي محمد اوٗر حسن (ابناء ادریس بن علي) کو قلعۂ اِیرش مین قید کر رکھا تھا • جب اُس قلعے کے معتبرنے

عالي كي راۓ كا يه اضطراب ديكها، تو وه أن كا مخالف هوگيا اور أن كے چچيرے بهائي محمد ابن ادريس كو سردار بنا ديا . جب قصبۂ مالقه كے سودانيون كو اس امر كي اطلاع هوئي، تو أنهون نے عالي كے برادر عم زاد محمد بن ادريس كي دعوت كا اعلان كيا اور محمد كو اپنے پاس بلايا اور قصبه كا راسته روك ديا . عوام الناس ادريس بن يحيى كے پاس جمع هوگئے اور أن سے قصبه مين جنگ كرنے كي اجازت طلب كي . اگر وه اجازت دے ديتے تو سوداني ايک ساعت كے لئے بهي مقابله نه كرسكتے . مگر أنهون نے اجازت نه دي اور كها كه "تم سب اپنے اپنے گهر چلے جاؤ اور مجهے ميرے حال پر چهوڑدو" اس پر سب متفرق هوگئے . أن كا چچيرا بهائي آيا . سلطنت أس كے سپرد كردي گئي اور بيعت خلافت كرلينے كے بعد أس كا لقب "مهدي" ركها گيا . أنهون نے خود اپنے بهائي كو اپنا ولي عهد مقرر كيا اور أس كا نام "سامي" ركها . پهر اپنے چچيرے بهائي ادريس بن يحيى كو أسي قلعه مين قيد كرديا، جهان وه خود پهلے قيد ره چكے تهے *

ان محمد بن ادريس سے شهامت اور شديد جرأت ظاهر هوئي . تمام بربري أن سے خوف زده هوگئے . أنهون نے أس شخص سے خط و كتابت كي جو أس قلعه پر پهره دار تها جهان ادريس بن يحيى قيد تهے، اور أس كو اپني طرف مائل كرليا . أس شخص نے أن كي تجويز كو قبول كركے ادريس كي طرف سے دعوۓ سلطنت پيش كيا *

جيسا كه هم ذكر كرچكے هين، ادريس كي پهلي ولايت نجا كے قتل كے بعد هوئي . سبته اور طنجه پر دو شخص تهے، جو أن بربري قبائل مين سے جو أن كے باپ كے غلام تهے ايک قبيله موسومه به برغواطه كے افراد تهے . ايک كا نام رزق الله تها اور دوسرے كا سكات . جب حسب بيان سابق ادريس نے خلع كيا، تو وه دونون اپنے اپنے مقامات كي حفاظت كرتے رهے . جب صاحب قلعۂ آيرش نے أن كي طرف سے

دعویٰ سلطنت پیش کیا تو محمد نے اس امر کی وجه سے کسی نوع کا فکر نہیں ظاہر کیا ' بلکه سخت استقلال دکھایا . اُن کی والده اُن کو اوْر بهی زیاده شجاع و دلیر بناتی اوْر اُن کے دل کو مضبوط کرتی تهین . وه خود میدان جنگ مین جا جاکر مبتلائے جنگ آدمیون کا دل بڑهاتی تهین . جب اہل بربر نے اُن کا یه شدت عزم اوْر ثبات و استقلال دیکها ' تو اُن کے رگ و پے مین فتور آ گیا اوْر ادریس بن یحییٰ کو الگ چهوڑ کے چل دئے . بلکه اُنهون نے یه مناسب سمجها که ادریس کو اُنهین دونون اہل برغواطه کے پاس بهیج دین ' جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے . ادریس نے اپنے بیٹے کو ان کی حفاظت مین دے رکها تها . جب ادریس اُن دونون کے ہان پہنچے ' تو اُنهون نے اُن کی تعظیم کی اوْر ان کو لفظ خلیفه سے مخاطب کیا . مگر پهر بهی اُن دونون نے اُن کو اچهی طرح پوشیده رکها اوْر کسی شخص کو اُن تک نہین پہنچنے دیا . آخر کار اہل بربر کے چند اکابر قوم اظهار تلطف کرکے اُن تک پہنچ ہی گئے ' اوْر اُن سے کہا که " یه دونون غلام آپ پر حاوی هو رهے ہین اوْر آپ اوْر آپ کے امور مین حائل و هارج ہین . آپ ہمین اجازت دین تو ہم آپ کو ان سے نجات دلوادین " . مگر ادریس نے انکار کردیا ' اوْر ان دونون سے اس بات کا تذکره کردیا . نتیجه یه هوا که ان دونون نے ان تمام اہل بربر کو نکال دیا ' اوْر ادریس بن یحییٰ کو بهی خارج کرکے اندلس پہنچا دیا : مگر ان کے بیٹے کو اس کی صغر سنی کی وجه سے اپنے پاس ہی رکها . تا ہم وه دونون اس دوران مین بهی ان کو خلیفه ہی کہه کر مخاطب کرتے رہے *

بعد ازان محمد بن ادریس اپنے بهائی سامی سے کسی خاص وجه سے ناراض هوگئے اوْر ان کو سرحد کی طرف نکال دیا . سامی کوه هائے غماره کی طرف چلے گئے . ان بلاد کے باشندے اِن حسنیون اوْر انکے اہل و عیال کے مطیع و منقاد تهے اوْر ان کی بہت عزت کرتے تهے . پهر اہل

بربر نے محمد بن قاسم سے خط و کتابت شروع کي ' جو جزيرۂ خضر
مين مقيم تهے • وه لوگ ان کے گرد جمع هو گئے اۆر ان کو مدد دينے
کا وعده کيا • محمد کو بهي طمع نے گهير ليا ' اۆر وه بربريون کے ساتهہ نکل
کهڑے هوئے • ان لوگون نے ان سے بيعت خلافت کرلي اۆر ان کو مهدي
کے نام سے مرسوم کيا • اس وقت کي حالت بهي هنسي کے قابل اۆر
پر فضيحت تهي : اس وقت چار آدمي تهے ' اۆر هر ايک اپنے آپ
کو اميرالمومنين کهتا تها • پهر يه سب کچهه اتنے ذرا سے قطعۂ ارض
مين هو رها تها جس کي مقدار تيس (٣٠) فرسنگ کي تهي ! الغرض
انجام کار ان بربريون نے محمد کا ساتهہ چهوڑ ديا اۆر اپنے اپنے بلاد کو واپس
چلے گئے • بيچارے محمد ڈر کے مارے جزيره چلے گئے اۆر چند روز کے
بعد انتقال کر گئے • کهتے هين که وه غم مين مر گئے • انهون نے اپنے
پيچهے اپنے آٹهہ ذکور قرابت دارون کو چهوڑا • ان کے بعد ان کا بيٹا
قاسم بن محمد بن قاسم جزيره کے امور کا متولي هوا : مگر اس نے خود
کو خليفه نهين کها *

محمد بن ادريس اپني موت يعني سنه ۴۴۵ تک مالقه مين رهے *

ادريس بن يحيى المعروف به عالي بنو يفرن کے پاس مقام تاکرونه
مين رهے • جب محمد بن ادريس بن يحيى نے انتقال کيا ' تو
عوام الناس نے ادريس عالي کو دوباره مالقه کا بادشاه بنا ديا • حسني
خاندان مين يه آخري بادشاه هين جو مالقه پر حکمران هوئے • جب
ان کا انتقال هو گيا ' تو اُن کي متفقه رائے يه هوئي که حسنيون کو اندلس
سے خارج کرکے سرحد پر بهيج ديا جائے ' اۆر جو مقامات اُن کے قبضے
مين تهے اُن کو ضبط کرکے اپنے حسب خواهش حکومت کي جائے
چنانچه انهون نے ايسا هي کيا ؛ اۆر وه جو کچهه اراده کرچکے تهے پورا
هو گيا • جزيرۂ خضراء اۆر اس کے گرد و نواح کے قريه جات سے ليکر
تاکرونه ' مالقه اۆر ان کے مضافات تک اۆر اُدهر قلعۂ منکب ' اغرناطه

اؤر اس کے اعمال ' یہ سب بربریون کے قبضے مین تھا ۔ مزید بر آن وہ اشبیلیہ کے بعض اعمال پر بھي قابض تھے : مثلاً قلعۂ اشونہ ' قرمونہ اؤر شلبر ۔ وہ اسي طرح تمام علاقہ جات پر قابض رھے ' تا آنکہ اشبیلیہ مین جو کچھہ ان کے پاس تھا وہ سب المعتضد باللہ ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي نے ان سے چھین لیا ۔ پھر ان کے بیٹے ابو القاسم المعتمد علي اللہ نے وہ کام پورا کر دیا جو ان کے والد نے شروع کیا تھا *

یہ ہین آخري حالات خاندان حسني کے اؤر اس کے دیگر متعلقات ' جیسا کہ ابو عبد اللہ محمد بن ابي نصر حُمیدي نے بیان کئے ہین ' مین نے اکثر حالات مین اُن ہي پر اعتماد کیا ہي اؤر اُن ہي کي کتاب سے نقل کیا ہي ؛ سواء اُن مواقع کے ' جہان مین نے اُن کي اغلاط کو ظاہر کیا ہي اؤر اپنے مقدور بھر اُن کي اصلاح کي ہي ' و علي اللہ قصد السبیل و ھو المسئول في الھدایۃ قولا و عملاً *

فصل

متضمن بحالات اندلس بعد از انقطاع دعوت بنو اُمیہ ' بطور اجمال نہ بطریق تفصیل

دعوت بنو اُمیہ کے اختلال کے بعد تمام ملک اندلس کي یہ حالت ھو گئي کہ اھالي اندلس علیحدہ علیحدہ فرقون مین منقسم ھو گئے ۔ ہر طرف لوگ غلبہ حاصل کرنے لگے ' اؤر جس کو جو علاقہ مل گیا ضبط کر بیٹھا ۔ اسي طرح سب نے القاب خلافت بھي آپس مین تقسیم کر لئے ۔ چنانچہ ان مین سے کسي کا نام معتضد تھا ' کسي کا مامون ' کسي کا مستعین ' کوئي مقتدر تھا ' کوئي معتصم ' معتمد ' موفق ' متوکل وغیرہ وغیرہ ۔ اسي کیفیت کے متعلق ابو علي حسن بن رشیق کہتا ہي کہ :-

۱ "مما يزهدني في ارض اندلس سماع مقتدر فيها و معتضد
القاب مملكة في غير موضعها كالهر يحكي انتفاخا صولة الاسد"

میں اس فصل میں ان شاء اللہ ان بادشاہوں کے اور ان علاقہ جات کے نام لکھونگا جن پر وہ غالب ہو گئے تھے ۔ مگر جیسا کہ میں شرط کر چکا ہوں، یہ سب بیان بر سبیل اجمال ہی ہوگا؛ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے حالات، سیر اور وقائع اتنے ہیں کہ اگر میں ان کی تفصیل کروں تو یہ تصنیف حد تلخیص سے متجاوز ہوکر تفصیل و تطویل کے درجے تک پہنچ جائیگی ۔ نیز جو بات مجھے ان لوگوں کے تمام و کمال حالات قلمبند کرنے سے مانع ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ اول تو میرے پاس کتب قلیل تعداد میں ہیں، پھر یہ کہ میرے محفوظات دماغی کا بہت سا حصہ بالکل مختل ہو چکا ہے ۔ غرضیکہ :—

سب سے پہلے حصۂ جنوبی پر ایک شخص غالب ہوا، جس کا نام سلیمان ابن ہود اور لقب مؤتمن تھا، اس کے بیٹے کا مقتدر اور پوتے کا مستعین ۔ یہ بنو ہود اس حصۂ جنوبی میں طرطوشہ اور اس کے اعمال، سرقسطہ اور اس کے اعمال، افراغہ، لاردہ اور قلعۂ ایوب پر قابض تھے ۔ آج یہ سب علاقہ جات اہل فرنگ کے قبضے میں ہیں، اور صاحب برشلونہ (لعنہ اللہ) اس کا مالک ہے ۔ یہ وہی ملک ہے جس کو ارغن کہتے ہیں ۔ اس نام سے وہ تمام علاقہ موسوم ہے، جو برشلونی کی سلطنت کے آخر میں بلاد فرانس سے ملحق ہے *

ان بنو ہود کا ایک اور ہمسایہ تھا، جس کا نام عبد الملک بن عبد العزیز تھا اور کنیت ابو مروان ۔ وہ زمانۂ قدیم سے رئیس چلا آتا تھا ۔

---

۱ ترجمہ :— سر زمین اندلس میں جو بات مجھے اس سے نفرت کرنے اور اسے ترک کرنے پر مجبور کرتی ہی وہ یہ ہی کہ اس میں ہر طرف سے مقتدر اور معتضد کے الفاظ سنائی دیتے ہیں :

یہ شاہی القاب ہیں جو بالکل بیجا ہیں، اور ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کوئی بلی اپنے آپ کو پھلا پھلا کر شیر کی سی صولت کا اظہار کرے ۔ (مترجم)

اگر تقدم کا لحاظ کیا جائے، تو بہ لحاظ شرافت خاندان وہ تمام ملوک اندلس سے زیادہ مستحق ہي ۔ مین اُس کے لقب سے واقف نہین هون ۔ وُہ بلنسیہ اوٗر اُس کے اعمال کا مالک تہا *

اسي سرحد سے ملا هوا ایک اوٗر شخص تہا، جو ابو مروان بن رزین کہلاتا تہا ۔ اُس کا ملک اعمال طالیطلہ تک تہا *

جو شخص طالیطلہ اوٗر اُس کے اعمال کا مالک تہا وہ امیر ابو الحسن یحیی ابن اسماعیل بن عبد الرحمان بن اسماعیل بن عامر بن مطرف بن موسيٰ بن ذي النون تہا ۔ یہ ابو الحسن از روئي ریاست تمام پادشاهان اندلس مین اقدم ہي ۔ وہ سب سے زیادہ شریف النسب اوٗر تقدم مین سب سے زیادہ مستحق تہا ۔ اُس کا لقب مأمون تہا ۔ اُس کے باپ نے پہلے ہي طالیطلہ پر قبضہ کرلیا تہا، اوٗر اُس کے ملک مین سب سے پہلے فتنہ و فساد برپا کیا تہا ۔ ابو الحسن طالیطلہ اوٗر اُس کے اعمال پر قابض رہا تا آنکہ اُسے وهان سے ادفنش (لعنہ اللہ) نے خارج کردیا، اوٗر اُس پر سنہ ۴۷۶ مین نصاريٰ قابض هوگئے ۔ چنانچہ وہ آج ہمارے وقت تک نصاريٰ کا دار السلطنت ہي *

قرطبہ اوٗر اُس کے اعمال پر سرحد تک جہور بن محمد بن جہور قابض تہا ۔ ہم اس کا ذکر کر چکے ہین، اوٗر اس کا نسب بهي لکہہ چکے ہین ۔ آخر کار صاحب طالیطلہ اسماعیل بن ذي النون، والد ابو الحسن مذکور، نے اُس پر غلبہ پالیا *

اشبیلیہ اوٗر اُس کے اعمال پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي وهان سے قاسم بن حمود اوٗر اُس کے دونون بیٹون محمد اوٗر حسن کو خارج کرکے قابض هوگیا تہا ۔ ان شاء اللہ اس کي طرف بهي ہم آگے چل کر اشارہ کرینگے *

مالقہ، جزیرہ، اشرناطہ اوٗر اُس علاقے کے قرب و جوار پر اہل بربر مین سے بنو برزال صنهاجي قابض تہے، جیساکہ ہم بیان کرچکے ہین *

مُربه اوُر اس کے اعمال پر خادم زهیر عامري قابض هوا ۔ پهر خادم خیران عامري نے قبضه کیا ۔ اِن دونون کے بعد اُس پر ابو یحییٰ محمد بن معن بن صمادح الملقب به معتصم نے غلبه پایا ' اوُر اُس وقت تک اُس پر متصرف رها که جب سنه ۴۸۴ کے دوران مین یوسف ابن تاشفین لمتوني نے اُسے وهان سے خارج کردیا *

دانیه اوُر اُسکے اعمال کا مالک مُجاهد عامري تها ۔ وه رومي النسل تها ' اوُر ابو عامر محمد بن ابي عامر کے موالي مین سے تها ۔ اُس کے بعد اُس کے بیٹے علي بن مجاهد نے اُس کو قبضے مین رکها اوُر موفق لقب اختیار کیا ۔ اندلس مین جتنے اشخاص غلبه یاب هوئے اُن مین سے ' جهان تک مجهے علم هي ' کوئي شخص اُس سے زیاده خود دار ' پاک و خالص عزت و آبرو رکهنے والا اوُر صاف باطن نهین هوا ۔ نه وه خود کبهي شراب پیتا تها ' نه شراب خوار کو اپنے قریب آنے دیتا تها ۔ علوم شرعیه سے خوب واقف تها ' اوُر علماء شریعت کي تعظیم و تکریم کرتا تها ۔ فتنۂ مرابطین سے چند روز قبل اُس کا انتقال هوا ۔ اُس کي تاریخ وفات مجهے تحقیق طور پر معلوم نهین هوئي *

جو علاقے اندلس کي شمالي جهت مین واقع تهے ' اوُر بعض وه شهر جو بحر اعظم سے ملحق هین ' اُن پر ابن افطس الملقب به مظفر قابض تها ۔ اُس کا نام مجهے یاد نهین رها ۔ اُس کے بعد اُس کے بیٹے عمر نے قبضه جمایا ' جس کي کنیت ابو محمد تهي اوُر لقب المتوکل علي الله ۔ وه بطلیوس اوُر اُس کے اعمال ' یابره ' شنترین اوُر اشبونه پر قابض تها ۔ یه مظفر علم ادب کے جمع کرنے مین سب سے زیاده حریص تها ؛ بالخصوص فنون نحو ' لغت ' شعر ' نوادر اخبار اوُر عیون التاریخ کا بهت شائق تها ۔ جو کچهه اُس نے جمع کیا تها ' اُس سے انتخاب کرکے ایک بڑا ذخیره تیار کیا گیا تها اوُر اُس کا نام اُسي کے نام پر رکها گیا تها ۔ وه اُسي نوعیت کي کتاب تهي جیسي روحي

کي "الاختيارات" اور ابو محمد ابن قتيبه کي "عيون الاخبار" هين ۔ يه کتاب تقريباً دس عدد ضخيم جلدون مين تهي ۔ مين نے اُس کا اکثر حصه ديکها هے : اُس کا نام "المظفري"، تها ۔ اُس کا بيٹا ايک طرف صناعت نظم و نثر مين اعلیٰ پايه رکهتا تها اور دوسري طرف نهايت درجه شجاعت اور اعلي درجے کي شهسواري کي صفات سے متصف تها : وه کبهي کسي جنگ مين غائب نهين رها ' اور کوئي شغل اُسے جنگ سے نه روکتا تها ۔ وه برابر اُس وقت تک حکومت کرتا رها که جب مرابطين يعني يوسف بن تاشفين کے آدميون نے اُسے اور اُسکے بيٹون' فضل اور عباس' کو نهايت بے رحمي سے قتل کرديا *

سنه ۴۸۵ کے آغاز هي مين اُن سب کي گردنين ماردي گئين ۔ غرب اندلس مين بنو مظفر کا زمانه لوگون کے لئے گويا دن عيد اور رات شب برات تهي ۔ بنو مظفر اهل ادب کے ملجأ و مأوي تهے ۔ وه لوگ هميشه اُنکے هان رها کرتے تهے ' اور اُنکے ايسے ايسے قصايد هين جنهون نے بنو مظفر کے حالات و مآثر کو مضبوط و محکم کرديا هے اور اُن کے نام نيک کو زمانے مين زنده رکها هے ۔ اُنهين کے متعلق وزير کاتب فاضل ذو الوزارتين ابو محمد عبد المجيد بن عبدون نے ' جو شهر يابره کے باشنده تهے ' وه قصيدهٔ غرا ' نهين بلکه عقيلهٔ عذرا ' تصنيف کيا هے ' جو رشک سخن هے ' مجسن سحر و فن هے ؛ جس نے عقول کے ساتھ وهي کيا هے جو شراب کرتي هے ؛ کيا تاب که برتري مين کوئي اُس سے مقابله کرے ' يا حُسن و خوبي مين مباهله کرے ؛ جس کي نظير ناياب هے ' جس کي طرف اشاره کرنے والے بے حساب هين ' اور جو اپني تفضيل و تقديم مين باقل اور جرير کا بهي جواب هے ؛ سبحان الله ! يه بهي عجيب نازنين پرده نشين هے که اپني سهولت مين اس قدر قريب هے که اُس کي طمع هوتي هے ' پهر بهي دور اور منيع القدر هے ۔ مين نے اسے اپني اس کتاب مين نقل کيا هے ' گو که اس کا طول

مجھے میری حد رسمی سے باہر لے گیا ہی ' اور میری شرط تلخیص و اختصار میں مخل ہوا ہی ؛ کیونکہ اُس کے مبانی نہایت درست ہیں ' اور الفاظ و معانی نہایت چست ہیں ؛ اس کے نظم کرنے میں ابو محمد (رحمہ اللہ) نے ایسا طریقہ اختیار کیا ہی جس کا اُن سے پہلے نشان نہ تہا ' اور ایسے اسلوب پر چلے ہیں جس کا کسی کو شان و گمان نہ تہا ؛ یہی وجہ ہی کہ اُس کی مثال کمیاب ' نہیں بلکہ نایاب ہی ؛ اور اُس کی نظیر اس قدر عزیز و منیع ہی ' کہ وہم و گمان سے بھی بدرجہا رفیع ہی ؛ اور وہ قصیدہ یہ ہی :—

(١) الدهر يفجع بعد العين بالاثر   فما البكاء علي الاشباح و الصور

(٢) انهاك انهاك لا آلوك موعظة   عن نومة بين ناب الليث والظفر

(٣) فالدهر حرب وإن ابدي مسالمة   والبيض والسود مثل البيض والسمر

(٤) ولا هوادة بين الراس تاخذه   يد الضراب و بين الصارم الذكر

(٥) فلا تغرنك من دنياك نومتها   فما صناعة عينيها سوي السهر

(٦) ما لليالي اقال الله عثرتنا   من الليالي و خانتها يد الغير

(٧) في كل حين لها في كل جارحة   منا جراح وإن زاغت عن النظر

ترجمہ :—

(١) زمانہ ھم کو اصلی چیز دینے کے بعد اُس کی نشانی بھی چھین کر درد ناک کرتا ھی ' پھر آخر ان فرضی شکلوں اور صورتوں پر رونے سے کیا حاصل ھے ؟

(٢) میں تم کو منع کرتا ھوں ' میں تم کو روکتا ھوں ؛ ھاں ! میں تم کو نصیحت کرنے میں کوتاھی نہیں کرتا : کہ شیر کے پنجوں اور کچلیوں کے درمیان ھرگز بے خبر ھوکر نہ سونا !

(٣) گو کہ زمانہ صلح و امن دکھاتا ھی ' پھر بھی وہ اصل میں جنگ ھی ھے ؛ یہ سب گورے اور کالے گویا سفید تلواریں اور گندم گوں نیزے ھیں !

(٤) کسی تلوارچی کے ایک ضرب سے سرکاٹنے اور اُس کی تیغ نرینہ کے درمیان کسی طرح کی نیکی یا اُمید صلاح نہیں ھو سکتی .

(٥) خبردار ! دنیا کی اس خوابیدگی سے دھوکا نہ کھانا ! اُس کی آنکھوں میں سواہ بیخوابی کے اور کچھ نہیں سماتا .

(٦) خدا ھماری لغزشہائی شبانہ کو معاف کرے ! ان راتوں کو کیا ھوگیا ھی کہ ان سے بھی زمانہ کی گردشوں نے خیانت کی .

(٧) زمانہ کا یہ حال ھی کہ وہ ھر لمحہ ھمارے کسی نہ کسی عضو کو مجروح کرتا رھتا ھی ؛ گو کہ وہ ھماری نگاھوں سے پوشیدہ ھی .

(٨) تسر بالشيئ لاكن كي تغربه   كالايم صار الي الجاني من الزهر
(٩) كم دولة وليت بالنصر خدمتها   لم تبق منها وسل ذكراك من خبر
(١٠) هوت بداراً و فلت غرب قاتله   وكان عضبا علي الاملاك ذا اثر
(١١) واسترجعت من نبی ساسان ماوهبت   ولم تدع لبني يونان من اثر
(١٢) والحقت اختها طسماً وعاد علي   عاد و جرهم منها ناقص المرر
(١٣) وماقالت ذوي الهيات من يمن   ولا اجارت ذوي الغايات من مضر
(١٤) و مزقت سبا في كل قاصية   فما التقي رائم منهم بمبتكر
(١٥) وانفذت في كليب حكمها ورمت   مهلهلا بين سمع الارض و البصر
(١٦) ولم ترد علي الضليل صحته   ولا ثنت اسدا عن ربها حجر
(١٧) ودوخت آل ذبيان واخوتهم   عبسا و غضت بني بدر علي النهر
(١٨) يوم القليب بنو بدر فنوا وسعي   قليب بدر بمن فيه الي سقر

ترجمه :-

(٨) وه هم کو کسی چیز سے خوش کرتا هی ؛ مگر اُس پر پورا اعتبار بهی تو نهین هوتا . وه ایک سانپ کی طرح هی ' جو پهول پتون مین سے نکل کر ڈس لیتا هی .

(٩) کتنی سلطنتین تهین جن پر تم فتح کرکرکے قابض هوگئے تهے : اب اُن کا کوئی نشان بهی باقی نهین هی . اب تاریخ سے اُن کا حال دریافت کرو .

(١٠) وه جلد جلد فنا هوگئین اور اُن کے قاتل کی تیزی بهی کند هوگئی ' حالانکه وه ملکون کو بهت تیزی سے کاٹتی تهی .

(١١) زمانے نے جو کچهه بنو ساسان کو دیا تها اُن سے واپس لے لیا ' اور بنو یونان کا نشان بهی باقی نهین چهوڑا .

(١٢) پهر اُس نے اُن کی سی قوم ' طسم ' کو بهی اُن هی سے ملا دیا ؛ عاد پر تعدی کی اور جرهم سی کمزور قوم کو بهی غارت کر دیا .

(١٣) نه اُسنے یمن کے ذی هیات پر رحم کیا ' نه بنو مضر کے ذوی الغایات کو پناه دی

(١٤) اُس نے اهل سبا کو هر دور و دراز مقام مین بهی فنا کر دیا اور کسی صبح خیز شخص نے بهی اُن کی خوشبو نه سونگهی .

(١٥) اُس کا حکم بنو کلیب مین جاری هوا . اُس نے مهلهل کو زمین کے کانون اور آنکهون کے سامنے پهینک دیا .

(١٦) نه اُس نے ضلیل کو اُس کی صحت واپس دی ' نه بنو اسد کو اُن کے مربّی حجر سے پهیرا .

(١٧) اُس نے بنو ذبیان اور اُن کے بهائی بند بنو عبس کو اپنا مطیع کیا ' اور بنو بدر کو دریا پر ذلیل و خوار کیا .

(١٨) بنو بدر جنگ قلیب مین فنا هوگئے ' اور بدر کا کنوان اپنے اندر کے آدمیون کو لیکر دوزخ مین چلا گیا .

(١٩) والحقت بعدي بالعراق علي ... يد ابنه احمر العينين والشعر

(٢٠) واهلكت ابرويزا بابنه ورمت ... بيزدجرد الي مرو فلم يحر

(٢١) وبلغت يزدجرد الصين واختزلت ... عنه سوي الفرس جمع الترك والخزر

(٢٢) ولم ترد مواضي رستم وقنا ... ذي حاجب عنه سعدا في ابنة الغير

(٢٣) ومزقت جعفرا بالبيض واختلست ... من غيله حمزة الظلام للجزر

(٢٤) واشرفت بخبيب فوق فارعة ... والصقت طلحة الفياض بالعفر

(٢٥) وخضبت شيب عثمان دما وخطت ... الي الزبير ولم تستحي من عمر

(٢٦) ولا رعت لابي اليقظان صحبته ... ولم تزوده الا الضيح في الغمر

(٢٧) واجزرت سيف اشقاها ابا حسن ... وامكنت من حسين راحتي شمر

(٢٨) وليتها اذ فدت عمرا بخارجة ... فدت عليا بمن شاءت من البشر

(٢٩) وفي ابن هند وفي ابن المصطفى حسن ... اتت بمعضلة الالباب والفكر

ترجمه :-

(١٩) اور عدی کو عراق میں اس کے سرخ آنکھوں اور سرخ بالوں والے بیٹے سے ملا دیا۔

(٢٠) پرویز کو اس کے بیٹے سے مروا دیا، اور یزد جرد کو اس طرح مرو میں پھینکا کہ پھر وہ وہاں سے واپس نہ آسکا۔

(٢١) یزد جرد کو اس نے چین پہنچا دیا، اور اہل فارس کے علاوہ ترکوں اور اہل خزر نے اس کو چھوڑ دیا۔

(٢٢) نہ اس نے رستم کی تلوار کو پھیرا، نہ بنت الغیر کے بارے میں ذو حاجب کے نیزے کو سعد سے روکا۔

(٢٣) اس نے جعفر کو تلواروں سے چیر پھاڑ دیا، اور حمزۂ ظلام کو اس کے رود بار سے نکال کر درندوں کا شکار بنا دیا۔

(٢٤) اس نے خبیب کو پہاڑ پر بلند کیا، اور طلحۂ فیاض کو خاک میں ملا دیا۔

(٢٥) اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفید داڑھی کو خون سے رنگا؛ وہ زبیر کی طرف بڑھا، اور اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی شرم نہ آئی۔

(٢٦) اسنے ابو یقظان کی صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی کچھ رعایت نہ کی، اور ان کو پانی کے موجود ہوتے بھی صرف دھوپ ہی کا توشہ دیا۔

(٢٧) اسنے اپنے بد ترین کی تلوار کو ابو حسن کے لئے تیز کیا، اور شمر کے ہاتھوں کو امام حسین رضی اللہ عنہ پر قادر کیا۔

(٢٨) ای کاشکہ جب اس نے عمر (رضی اللہ) کے بدلے ایک خارجی کو قربان کردیا تھا، ویسے ہی علی (رضی اللہ عنہ) کے عوض کسی اور شخص کو فدا کر دیتا!

(٢٩) ابن ہند اور حسن ابن مصطفیٰ کے بارے میں اس نے ایک ایسی صورت پیش کی جس نے عقل و فکر کو عاجز درماندہ کر دیا۔

(٣٠) فبعضنا قائل ما اغتاله احد | و بعضنا ساكت لم يوت من حصر
(٣١) واردت ابن زياد بالحسين فلم | يبو بشسع له قد طاح او ظفر
(٣٢) وعممت بالظبي فودي ابي انس | ولم ترد الردي عنه قنا زفر
(٣٣) وانزلت مصعبا من رأس شاهقة | كانت بها مهجة المختار في وزر
(٣٤) ولم تراقب مكان ابن الزبير ولا | راعت عياذته بالبيت والحجر
(٣٥) واعملت في لطيم الجن حيلتها | واستوسقت لابي الذبان ذي البخر
(٣٦) ولم تدع لابي الذبان قاضبة | ليس اللطيم لها عمرو بمنتصر
(٣٧) واحرقت شلو زيد بعد ما احترقت | عليه وجدا قلوب الآي والسور
(٣٨) واظفرت بالوليد بن اليزيد ولم | تبق الخلافة بين الكاس والوتر
(٣٩) حبابة حب رمان أتيح لها | واحمد قطرته نفحة القطر
(٤٠) ولم تعد قضب السفاح نابئة | عن راس مروان او اشياعه الفجر

ترجمه :-

(٣٠) هم میں سے کوئی تو بولنے والا ھی اور کسی نے اُس کو هلاک نہیں کیا ھی؛ اور کوئی ساکت ھی، حالانکہ اُس کی بات میں بستگی نہ تھی.

(٣١) زمانے نے ابن زیاد کو حسین (رضی اللہ عنہ) کے مقابلے میں لا کھڑا کیا اور اُن کے گھر میں تسمہ تک نہیں لگا رکھا اور نہ کسی کو آلودۂ زشت کئے بغیر چھوڑا.

(٣٢) اُس نے ابو انس کے سر کو تلوار کی دھاروں کا عمامہ پہنایا، اور زفر کے نیزوں نے اُس سے موت کو نہیں روکا.

(٣٣) اُسنے مصعب کو ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر سے اُتارا جہاں مختار کی جان بوجھ سے لدی ھوی تھی.

(٣٤) اُس نے ابن زبیر کے مرتبے کی حفاظت نہ کی، اور نہ اس بات کا لحاظ کیا کہ اُنھوں نے بیت اللہ اور سنگ اسود کے پاس پناہ لے رکھی تھی.

(٣٥) اُسنے لطیم الجن کے بارے میں اپنے حیلے سے کام لیا اور ذو البخر کو ابو الذبان کے قابو میں دے دیا.

(٣٦) اُس نے ابو الذبان کے پاس اُس کی تیغ برندہ نہ رھنے دی، اور نہ عمر و لطیم نے اُس کی داد دی.

(٣٧) اُس نے زید کے جسم کو جلاکر راکھ کردیا. اس سے پہلے ھی اُس پر آیات و سور کا دل جل رھا تھا.

(٣٨) وہ ولید بن یزید کے خلاف کامیاب ھو گیا اور اُس نے کاسۂ شراب اور سرود کے درمیان بھی خلافت کو باقی نہ رھنے دیا.

(٣٩) حبابہ کے لئے صرف ایک دانۂ انار مقدر تھا: اور احمد کو ایلوے کی لکڑی کی خوشبو ھی نے زمین پر پچھاڑ دیا.

(٤٠) اُس نے مروان یا اُس کے اشیاع فاجرین کے سروں پر سے السفاح کی تلواروں کو نہیں باز رکھا.

(١٤١) واسبلت دمعة الروح الامين علي　　دم بفم لآل المصطفي هدر

(١٤٢) و اشرقت جعفر او الفضل ينظره　　والشيخ يحيى بريق الصارم الذكر

(١٤٣) واخفرت في الامين العهد و انتدبت　　لجعفر بابنه والاعبد الغدر

(١٤٤) وما وفت بعهود المستعين ولا　　بما تاكد للمعتز من مرر

(١٤٥) و اوثقت في عراها كل معتمد　　و اشرقت بقذاها كل مقتدر

(١٤٦) و روّعت كل مأمون و مؤتمن　　و اسلمت كل منصور و منتصر

(١٤٧) و اعثرت آل عبّاد لعالهم　　بذيل ..... لم تنفر من الذعر

(١٤٨) بني المظفر والايام لا نزلت　　مراحلٌ والوري منها علي سفر

(١٤٩) سحقا ليومكم يوما ولا حملت　　بمثله ليلة في غابر العمر

(٥٠) من للاسرة او من للاعنة او　　من للاسنة يهديها الي الثغر

(٥١) من للظبي وعوالي الخط قد عقدت　　اطراف السنها بالعي والحصر

(٥٢) و طوقت بالمنايا السود بيضهم　　فاعجب بذاك وما منها سوي الذكر

ترجمہ :-

(١٤١) اُس نے خاندان نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خون کے ھدر ھو جانے پر روح امین کے بھی آنسو بہائے .

(١٤٢) جعفر کو، فضل اور عمر رسیدہ یحییٰ کے سامنے ھی برندہ و تیز تلوار کی دھار سے گلے میں پھندا لگاکر مار ڈالا .

(١٤٣) اُس نے امین سے عہد شکنی کی اور جعفر سے اُس کے بیٹے اور دوسرے غدار و نمک حرام غلاموں کے ساتھ معارضہ کیا .

(١٤٤) اُس نے المستعین کے وعدوں کو پورا نہیں کیا اور نہ اُس طاقت و توانائی سے وفا کی جس کو اُسی نے المعتز کے لئے مضبوط کیا تھا .

(١٤٥) اس نے اپنے دستوں میں ھر ایک معتمد کو باندھ دیا اور اپنے خار و خاشاک سے ھر مقتدر کی آنکھیں بھر دین .

(١٤٦) اس نے ھر مامون و موتمن کو خوف زدہ کر دیا اور ھر منصور و منتصر کو چھوڑ دیا .

(١٤٧) اُس نے آل عباد کو پھسلا دیا . . . . جو کبھی کسی خوف سے نہیں بھاگتے تھے .

(١٤٨) بنو مظفر اور ایام ھمیشہ مراحل اور لوگ ھمیشہ مسافر ھی رھینگے .

(١٤٩) دوری ھو تمہارے دن کے لئے ! اور کوئی رات زمانۂ گذشتہ میں ایسی نہیں گزری جیسی تمہاری .

(٥٠) تختہائے شاھی یا عنانوں کا کون کفیل ھی ؟ اور کون کفیل ھی اُن نیزون کا جن کو سرحد پر لیجایا جاتا ھی .

(٥١) کون کفیل ھی تلواروں کی دھاروں کا اور خطی نیزوں کا جن کی زبانوں کے اطراف عاجزی اور بے چارگی سے بند ھوگئے ھین ؟

(٥٢) اُن کے سفید آدمی سیاہ موتوں کا طوق پہنے ھوئے ھین : اس پر تعجب کرو اور ذکر ھی کرکرکے خاموش ھو جاو .

(٥٣) من لليراعة او من للبراعة او | من للسماحة او للنفع والضرر
(٥٤) او دفع كارثة او ردع آزفة | او قمع حادثة تعيي علي القدر
(٥٥) ويب السماح و ويب الباس لو سلما | و حسرة الدين والدنيا علي عمر
(٥٦) سقت ثري الفضل والعباس هامية | تعزي اليهم سماحاً لا الي المطر
(٥٧) ثلثة ما راي السعدان مثلهم | و اخبر و لو عززا في الهوت بالقمر
(٥٨) ثلثة ما ارتقي النسران حيث رقوا | و كل ما طار من نسر و لم يطر
(٥٩) ثلثة كذوات الدهر مذ نأوا | عنّي مضي الدهر لم يربع ولم يحر
(٦٠) و مر من كل شيئ فيه اطيبه | حتي التمتع بالاصال و البكر
(٦١) اين الجلال الذي غضت مهابته | قلوبنا و عيون الانجم الزهر
(٦٢) اين الاباء الذي ارسوا قواعده | علي دعائم من عز و من ظفر
(٦٣) اين الوفاء الذي اصفوا شرائعه | فلم يرد احدا منها علي كدر

ترجمه :-

(٥٣) کون کفیل هی یراعت کا یا براعت کا یا سماحت کا یا نفع و ضرر کا ؟

(٥٤) یا کون کفیل هی مصیبت کے دفعیه کا یا قیامت کو ٹال دینے کا یا کسی حادثه کے قلع و قمع کا جو مقدر کے خلاف عاجز کر دیتے هین ؟

(٥٥) خرابی و هلاکت هی سخاوت و شجاعت کے لئے اگر وه دونون بیکار کردی جائین اور دین و دنیا کی حسرت زندگی بهر باقی رهے !

(٥٦) چشم اشکبار فضل و عباس کی قبرون کو آنسوون سے سیراب کرتی هی . وه اُن کے جود و سخا کی تعزیت کرتی هین نه باران سے .

(٥٧) تین چیزین هین جن کا مثل ستارگان سعد نے بهی نهین دیکها .

(٥٨) تین چیزین هین جن تک نه ستارگان نسر اور نه کوئی اُڑنے والی کرگس پهنچی هی .

(٥٩) تین چیزین هین جو زمانے کی خصوصیات کی طرح جب سے میرے پاس سے غائب هوئی هین تب هی سے زمانه بهی غائب هوگیا هی ' نه ٹهیرا هی نه واپس آیا هی .

(٦٠) وه هر لذیذ و عمده چیز کو اپنے ساتھ لے گیا هی ' یهان تک که شام اور صبح کو بهی .

(٦١) وه جلال کهان هی جس کی هیبت نے صرف همارے هی نهین بلکه ستارگان درخشنده کے دلون کو بهی پر کر رکها تها ؟

(٦٢) وه احساس غیرت و انکار کهان هی جس کی بنیادون کو اُن لوگون نے عزت و فتحمندی کے ستونون پر قائم کیا تها

(٦٣) وه وفاداری کهان هی جس کے راستون کو انهون نے اس طرح صاف کیا تها که کوئی اُسے کبهی گدلا نهین پاتا تها ؟

(٦٤) كانو رواسي ارض الله منذ مضوا   عنها استطارت بمن فيها و لم تقر

(٦٥) كانوا مصابيحها فمذ خبوا عثرت   هذي الخليقة يا لله في سدر

(٦٦) كانوا شجي الدهر فاستهوتهم خدع   منه باحلام عاد في خطي الحضر

(٦٧) ويلمة من طلوب الثار مدركه   منهم باسدٍ سُراةٍ في الوغي صبر

(٦٨) من لي ولامن بهم ان اظلمت نوب   و لم يكن ليلها يفضي الي السحر

(٦٩) من لي ولامن بهم ان عطلت سنن   و اخفتت السن الاثار والسير

(٧٠) من لي ولامن بهم ان اطنبت محن   ولم يكن وردها يدعو الي صدر

(٧١) علي الفضائل الا الصبر بعدهم   سلام مرتقب للاجر منتظر

(٧٢) يرجو عسي وله في اختها امل   والدهر ذو عقب شتي و ذو غير

(٧٣) قرطت اذان من فيها بفاضحه   علي الحسان حصي الياقوت والدرر

ترجمه :-

(٦٤) وه خدا کی زمین کی نہرین تھین ؛ جب وه چلے گئے تو وه بھی زمین کے مافیہا کو همراه لیکر اڑ گئین .

(٦٥) وه لوگ زمین کے چراغ تھے . جب سے وه بجھ گئے تب هی سے بار خدایا ! یه طبیعت و خو بھی دریا برد هو گئی !

(٦٦) وه همیشه شادمان و طربناک رهتے تھے ' مکر مکر و فریب نے تگ و دو کرکے ان کی عقلون کو چھین لیا .

(٦٧) بدله لینے والے بد بخت هین که وه اُن جیسے شیران بیشۂ شجاعت اور حمله آوران مستقل پر دھاوا کرتے هین .

(٦٨) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا ایسے حال مین که مصائب کا گھٹاٹوپ چھا جائے اور اُن کی رات کی کبھی سحر هی نهو ؟

(٦٩) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر سنتین بیکار هوجائین اور اخبار و سیر کی زبانین خاموش هو جائین ؟

(٧٠) کون میرے یا اُن کے لئے کفیل هوگا اگر مصیبت و محنت طول پکڑے ' اور آدمی اُن مین داخل هوکر دوباره باهر آنے کی اُمید نه کر سکے ؟

(٧١) اُن لوگون کے بعد سوا اس کے اور کیا هو سکتا هی که فضائل پر صبر کیا جائے اور ایک ایسے شخص کی طرح سلام کیا جائے جو اجر و ثواب کا منتظر و مترصد هو ؟

(٧٢) اور جو زمانے کے کسی شعبه سے کوئی اُمید باز گشت رکھتا هو ؟ زمانے کے نتائج طرح طرح کے اور تغیر پذیر هوتے هین .

(٧٣) اُس نے اهل دنیا کے کانون مین گوشوارۂ فضیحت پهنا دیا جو اُسنے خوبصورت یاقوت ریزون اور مروارید پر گویا اضافه کیا هی .

(۷۴) سـیّارۃٌ في اقاصي الارض قاطعۃٌ　　شقا شقاً هدرت في البدو والحضر

(۷۵) مطاعۃ الامر في الالباب قاضیۃ　　من المسامع ما لم یقض من وطر

یه ابو محمد ' المتوکل علي الله کے هاں کاتب تھے ' اوؤر أن ہي کے هاں أن کو ترقي نصیب هوئي تهي ۔ وہ المغرب کے أن کاتبون مین سے ایک تھے ' جن مین کتابت اوؤر شاعري کي دونون فضیلتین جمع تهین ۔ با وصف اس کے وہ شعر بہت کم کہتے تھے ' اوؤر أن کي غزارت آداب اوؤر نباهت قدر کي نسبت سے جو کچھ أن سے نقل کیا گیا ہي بہت کم ہي ۔ ہم عنقریب أن کے رسائل مین سے انتخاب کرکے اِس کتاب مین کسي موزون موقع پر نقل کرینگے جس سے معلوم هوگا که ہمنے جو تعریف کي وہ بجا ہي *

أنہون نے خود ہي اپنا قصه سنایا (خدا أن پر رحم کرے) که جب أن کي عمر تیرہ سال کي تهي اوؤر وہ اپنے استاد سے پڑھتے تھے ' تو ایک مرتبه أن کے استاد کي زبان پر یه مصرعه آیا :—

الشعر خُطّۃ خسفِ

اوؤر بار بار اس قول کو دهراتے رهے ۔ وزیر ابو محمد (رحمه الله) کہتے ہین که "مین نے أس کا دوسرا مصرعه اپني طرف سے لگایا اوؤر اپني تختي پر لکھا جو یه تها :—

لکل طالب عُرْفِ

پهر میرے ذہن مین أس کا دوسرا شعر بهي آ گیا اوؤر وہ یه تها :—

للشیخ عَیبۃٌ عیب　　و للفتي ظَرفُ ظَرفِ

ترجمه :-

(۷۴) وہ زمین کے دور ترین مقامات مین گهومتا اور بدو و حضر کے مشاهیق بانگ بردار کو چیرتا پهاڑتا رهتا هی ۔

(۷۵) وہ هر امر مین مطاع هی ' عقلون پر حکومت کرتا هی اور وہ وہ باتین سناتا هی که جن کو سنتے سنتے سیری نہین هوتی ۔ (مترجم)

میرے اُستاد نے مجھے دیکھہ لیا اور پوچھا کہ " عبدالمجید ! تم کیا لکھہ رہے ہو ؟ " میں نے اپنی تختی دکھادی ۔ اُنہوں نے اُسے دیکھہ کر میرے تھپڑ مارا اور کان کھینچے اور کہا کہ " اس شغل میں نہ پڑو ۔ " مگر وہ دونوں شعر اپنے پاس لکھہ لئے *

اُن (رحمہ اللہ) کے حافظہ کی غزارت کا ذکر وزیر اجل ابو بکر محمد بن وزیر ابو مروان عبد الملک بن ابی العلاء زہر بن عبد الملک بن زہر نے کیا ہے ۔ ان ابو بکر نے تقریباً اسی (۸۰) سال کی عمر طویل میں انتقال کیا ۔ اُن کا بیان ہے کہ " ایک دن میں اپنے مکان کے مردانے میں بیٹھا ہوا تھا ۔ میرے پاس ایک کاتب بھی تھا ' جس کو میں نے کتاب الاغانی نقل کرنے کا حکم دیا تھا ۔ وہ کتاب کے کچھہ اجزاء لکھہ کر میرے پاس لایا ۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ " اصل کتاب لاو جس سے تم نے نقل کیا ہے ' تاکہ میں تمھارے ساتھہ اُس سے مقابلہ کر سکوں " ۔ اُس نے کہا " وہ تو میں اپنے ہمراہ نہیں لایا " ۔ ابھی ہم دونوں ان باتوں میں مشغول ہی تھے کہ ہمارے پاس مردانے میں ایک شخص آیا ' جو برے حال میں تھا ' موٹے جھوٹے اور زیادہ تر صوف کے کپڑے پہنے ہوئے تھا ' اور ایک پگڑی باندھے ہوئے تھا اور وہ بھی بالکل ڈھیلی ڈھالی ۔ میں نے اُسے دیکھہ کر یہ سمجھا کہ شاید کوئی گنوار ہے ۔ وہ شخص سلام کرکے بیٹھہ گیا اور مجھہ سے کہنے لگا کہ " بیٹا ! ذرا وزیر ابو مروان سے میری اطلاع کرکے ملنے کی اجازت لے دو " ۔ میں نے کہا " وہ سو رہے ہیں " : اور یہ جواب بھی میں اپنے بچپن کی شرارت کی وجہ سے نہایت تکلف سے دیا ' کیونکہ میں نے اُس شخص کی حالت ایسی خراب و زدہ دیکھی تھی ۔ اِس پر وہ شخص کچھہ دیر چپ رہا : پھر کہنے لگا کہ " تم دونوں کے سامنے یہ کیا کتاب رکھی ہے ؟ " میں نے کہا " آپ اسے کیوں پوچھتے ہیں ؟ " اُس نے کہا " میں اس کتاب کا نام معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے بھی کبھی کتابوں کے نام معلوم تھے " ۔ میں نے کہا " یہ کتاب الاغانی

ہي "۔ اُس نے سوال کیا کہ " کاتب اس کتاب کي کہان تک نقل کر چکا ہي ؟" مین نے جواب دیا کہ " فلان مقام تک پہنچا ہي ": اور مین اُس سے محض تمسخر کے طور پر باتین کرنے اور ہنسنے لگا۔ اُسنے کہا " تمھارا کاتب آگے کیون نہین لکھتا ؟ مین نے کہا کہ " مین نے اُس سے اصل کتاب طلب کي تھي ' تا کہ اُس سے اِس کا مقابلہ کر سکون ' مگر وہ کہتا ہي کہ مین اصل لایا ہي نہین "۔ اُس نے کہا " بیٹا ! اپنے اجزاء کتاب اُٹھالو اور مقابلہ کرو "۔ مین نے کہا " کس سے مقابلہ کرون ؟ اصل کہان ہي ؟ " اُس نے کہا کہ " مین نے اپنے بچپن مین یہ کتاب حفظ کي تھي "۔ مین اُس کے اِس قول سے مسکرا پڑا۔ اُس نے میرے تبسم کو دیکھ کر کہا کہ " ھان بیٹا ! لو اب سنو "۔ مین سننے لگا اور اس نے پڑھنا شروع کیا۔ واللہ کہ اس نے کہین بھي ایک واو یا ایک " ف " کي غلطي نہین کي۔ اسي طرح تقریباً دو اجزاء پڑھتا چلا گیا۔ پھر مین نے اس سے وسط اور آخر کتاب مین سے پڑھنے کو کہا اور ہر مقام پر اُس کا حفظ بالکل یکسان پایا۔ مجھے اِس سے سخت تعجب ہوا : فوراً اُٹھا اور اپنے والد کے پاس جاکر اُن سے یہ قصہ بیان کیا اور اُس شخص کي شکل صورت بتائي۔ وہ اس وقت ایک چادر اوڑھے بیٹھے تھے ' قمیص بھي پہنے ہوئے نہ تھے۔ اُسي حالت مین فوراً برہنہ سر برہنہ پا باہر نکلے : دم بھي تو نہ لیا ' اور برابر مجھے ملامت کرتے جاتے تھے۔ وہ سیدھے تیر کي طرح اُس شخص کے پاس پہنچے اور اُس سے بغل گیر ہوے ' اور اُس کا سر اور ھاتھ کو بوسہ دیکر کہنے لگے کہ " مولائي من ! مجھے معاف کیجئیگا۔ واللہ اس لڑکے نے ابھي ابھي مجھ سے آپ کي آمد کي اطلاع کي ہي "۔ وہ مجھے برا بھلا کہتے جاتے تھے : مگر وہ شخص انکسار کرتا اور یہ کہتا تھا کہ " اِسنے مجھے پہچانا نہین "۔ اور میرے والد کہتے تھے کہ " اچھا بالفرض اس نے آپ کو نہین بھي پہچانا ' تو حُسن ادب کو ترک کرنے کے لئے اُسکے پاس کیا عذر ہي ؟"

اس کے بعد والد اُسے مکان مین لے گئے اؤر تعظیم کے ساتھ بٹھایا اؤر بہت دیر تک خلوت مین باتین کرتے رھے ۔ پھر وہ شخص نکلا اؤر میرے والد بھي برھنہ پا اُس کے ہمراہ تھے ۔ جب وہ دروازے پر پہنچ گئے تو والد نے اپنا خاص جانور منگاکر اس پر چار جامہ کسوایا اؤر اُس شخص کو قسم دي کہ وہ ضرور اس پر سوار ہو اؤر پھر اُس جانور کو کبھي واپس نہ کرے ۔ جب وہ شخص چلا گیا ' تو مین نے اپنے والد سے کہا کہ " یہ کون صاحب تھے جن کي آپ نے اس قدر تعظیم کي ؟ " اُنہون نے کہا " خاموش ' افسوس کہ تم اتنا بھي نہین جانتے کہ یہ اندلس کے ادیب ہین ' اؤر علم ادب مین اندلس کے امام و سید ہین ۔ یہ ابو محمد عبد المجید بن عبدون ہین ۔ کتاب الاغاني کا حفظ ہونا تو اُن کي ذکاوت اؤر جودت طبع کے مقابلہ مین ایک ذرا سي بات ہي " ۔

مین نے یہ قصہ ابو بکر بن زھر (رحمہ اللہ) سے اُس وقت سنا تھا جب وہ سنہ ۵۹۵ کے دوران مین امیر المومنین ابو عبد اللہ محمد بن ابي یوسف سے تجدید بیعت کي غرض سے ایک وفد کے ہمراہ مراکش سے آئے تھے اؤر مین اُن سے ملنے کے لئے گیا تھا ۔ اُسي روز وزیر ابو بکر موصوف نے مجھ سے میرا نام اؤر نسب پوچھ اؤر سن کر اپنے نام و نسب کا بھي ذکر کیا تھا اؤر محض تواضع ' شرافت نفس اؤر تہذیب خلق کي روسے بغیر میري استدعاء کے اپنے ہي یہ اشعار سنائے تھے (قدس اللہ روحہ و سامحہ) :—

۱ لاح المشیب علي رأسي فقلت لہ   الشیب والعیب لاواللہ ما اجتمعا

یا ساقي الکاس لا تعدل الي بہا   فقد ھجرت الحمیّا والحمیم معا

---

۱ ترجمہ :- میرے سر پر پیری نمودار ھوئی تو مین نے اس سے کہا کہ " واللہ پیری اور عیب ایک جگہ جمع نہین ھوا کرتے ."

ای ساقی ! جام کو میری طرف مت لا ؛ کیونکہ مین نے نشاط جوانی اور خویشاوند و ھناسا سب ھی کو ترک کر دیا ھی . (مترجم)

اسي طرح أنهون نے يه اشعار بهي سنائے اوْر کہا که ميري طرف سے ان اشعار کو بهي ياد رکهنا :—

١ اني نظرت الي المرآت اذ جُليتْ فانكرتْ مقلتاي كلما رأتا
رأيت فيها شنيخا لست اعرفه وكنت اعرف فيها قبل ذاك فتا

اپنے يه اشعار أنهون نے مجهے خود هي اپنے هي الفاظ مين سنائے : خدا أن پر رحم کرے ! أنکے بهت سے اشعار هين جن مين اکثر نهايت نفيس هين . خصوصاً موشحات کے تو وه امام اوّلين هين اوْر أن مين أن کا طريقه وه غايت قصوي هي که جو شخص أن کے بعد آئيگا وه أن هي کي پيروي کريگا . صنف شعر مين آخري با کمال شاعر هين . اگر يه رسم نه هوتي که تاريخي کتب مين موشحات درج نه کئے جائين ' تو أن کا اس نوع کا کلام جس قدر مجهے ياد هي أس مين سے کچهه نه کچهه ضرور يهان درج کر ديتا .

اب هم پهر احوال اندلس کي طرف رجوع کرتے هين . يه رؤساء ' جن کے نام هم بيان کر چکے هين ' فتنه کے بعد اندلس کے ممالک اوْر أس کے علاقون پر قابض هو گئے تهے . اِن مين سے هر رئيس اپنے اپنے طور پر أس علاقے کے انتظام مين مصروف تها جس وه قبضه کر بيٹها تها . دعوت خلافت بالکل منقطع هو گئي ' أس کا نام تک منبرون پر سے أٹهه گيا اوْر اندلس بهر مين کهين خليفهٔ أموي يا هاشمي کا ذکر بهي باقي نهين رها ' ما سواء چند ايام کے که جب اقتضاء حيله اوْر اضطرار تدبيرِ وقت کے مطابق اشبيليه اوْر أسکے اعمال مين هشام المويد بن الحکم المستنصر کي طرف سے دعوئ سلطنت کيا گيا . آخر کار اسکا بهي انقطاع هو گيا

١ ترجمه :— جب آئينه ميرے سامنے لايا گيا اور مين نے اس مين اپنا چهره ديکها تو ميری آنکهون نے جو کچهه ديکها أسے نهين پهچانا .

مين نے آئينه مين ايک پير ترنجيده پوست کو ديکها جس کو مين نهين پهچانتا ' کيونکه پهلے مين أس مين ايک جوان کو ديکها کرتا تها . (مترجم)

جیسا کہ ان شاء اللہ تعالی آگے اس کا بیان آئیگا ۔ فتنۂ اندلس کے بعد اُس کے بادشاہون کا وھي حال ھو گیا تھا جو دارا بن دارا کے قتل کے بعد ایران مین طوائف الملوکي کي صورت مین نمودار ھوا تھا ۔ اُن لوگون کا بھي حال رھا' اندلس کا حال دن بدن ضعیف ھوتا گیا' اُسکي حدود پر اختلال برپا رھا' اور اُس کے ھمسایہ اہل روم کي طمع بڑھتي اور اُنکي نگاہ تیز ھوتي چلي گئي : تا آنکہ خدائي تعالی نے اُن مین اتفاق پیدا کیا' شگاف ناچاقي بند ھوا' تفرقہ کے بعد نظام پیدا ھوا' اختلاف مٹ گیا' دین غالب ھوا' اسلام کا بول بالا ھوا اور دشمن کي طمع ٹوٹ گئي : اور یہ سب امیر المسلمین ناصر الدین ابو یعقوب یوسف بن تاشفین لمتوني (رحمہ اللہ) کي برکت نفس کے طفیل سے ھوا ۔ اُن کے بعد اُنکے بیٹے علي کو بھي یہي علو شان نصیب رھي' اور اندلس دوبارہ اپنے امن و امان اور قدیم عیش و سرسبزي پر آ گیا ۔ اُن دونون کے زمانے مین اندلس ایک مقام استوار اور جائي امن بن گیا تھا ۔ سب سے پہلے اِن دونون ھي کے زمانے مین اندلس کے منبرون پر خلافت عباسیہ (ابقاھا اللہ) کے لئے دعا کي گئي ۔ دعوت عباسیہ اور خلفاء عباسیہ کا ذکر المغرب اور اندلس کے منابر پر اُس وقت تک رھا کہ جب بلاد سوس مین ابن تومرت اور المصامدہ کے قیام سے اُس کا انقطاع ھوا' جیسا کہ ان شاء اللہ عز و جل ھم آگے چل کر بیان کرینگے ۔

فصل

ھم بر سبیل اجمال اُن ملوک اندلس کا ذکر کر چکے ھین جو فتنہ کے بعد اُس پر قابض ھو بیٹھے تھے ۔ اب ھم جزیرہ نمائي اندلس مین سے بالخصوص مملکت اشبیلیہ اور اُس کے بادشاھون کے ذکر کي طرف رجوع ھوتے ھین ۔ اسي سلسلۂ سخن سے وہ حالات بھي متصل ھو جائینگے جو ھمارا مقصود ھي اور یہي تذکرہ ھم کو اپني اُس غایت کي طرف

لے جائیگا : کیونکہ بادشاہ اشبیلیہ ہي یوسف بن تاشفین اؤر المرابطون کے اندلس مین داخل ہونے کا سبب ہوا تھا ' جیسا کہ انشاء اللہ تعالی عنقریب بیان کیا جائیگا ۔

اشبیلیہ کے حالات یہ ہین کہ وہ کچھ روز فاطمیّون یعني علي ابن حمود ' قاسم بن حمود اؤر یحیی بن علي بن حمود ' کے قبضے مین رہا ۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہي امر سلطنت و حکومت أن ہي کے مابین دائر و سائر رہا ۔ جب یحیی بن علي نے بربریون کو ہمراہ لیکر قرطبہ پر فوج کشي کي ' اؤر قاسم بن حمود وہان سے بھاگ گئے اؤر اشبیلیہ کي طرف جانے کا قصد کیا ' جہان أن کے دو بیٹے محمد اؤر حسن مقیم تھے ۔ تمام اہل اشبیلیہ نے اس امر پر اجماع و اتفاق کیا کہ محمد اؤر حسن کو أن کے والد قاسم کي آمد سے پہلے ہي شہر سے خارج کر دیا جائے ۔ چنانچہ أنہون نے أن دونون کو خارج کردیا ۔ جب قاسم آئے تو أن کو بھي شہر مین داخل ہونے سے روک دیا ' اؤر بالاتفاق یہ رائے قرار پائي کہ اپنے ہي مین سے کسي ایسے شخص کو آگے کیا جائے جس کو وہ اپنا مرجع بنا سکین اؤر جس سے أن کے مابین اتفاق کلي کي صورت قائم ہو سکے ۔ آخر کار خلوص رائے اؤر تنقیح تدبیر سے أن سب نے متفقہ طور پر قاضي ابو القاسم محمد بن اسماعیل بن عباد لخمي کا انتخاب کیا ' کیونکہ وہ لوگ أن کي عقل کي استواري ' آزادي خیال ' علوء ہمت اؤر حُسن تدبیر سے واقف تھے ۔ أنہون نے قاضي موصوف سے اپني رائے کا اظہار کیا ' تو پہلے تو قاضي صاحب کو اس استبداد مین حصہ لینے اؤر آخر مین تنہا رہ جانے سے خوف ہوا اؤر انکار کر دیا : مگر یہ شرط کي کہ وہ لوگ اپنے ہي مین سے چند لوگون کو أن کا مددگار ' وزیر اؤر شریک بنائین اؤر یہ کہ کوئي امر أن کے بغیر عمل مین نہ آئے اؤر کوئي نئي بات أن کے مشورے کے بغیر نہ کي جا سکے ۔ اس غرض کے لئے جن لوگون کا أنہون نے نام لیا یہ تھے :—

(۱) وزیر ابوبکر محمد بن حسن زبیدي٬
(۲) محمد بن یریم الہاني٬
(۳)٬ ابو الاصبغ عیسیٰ بن حجاج حضرمي٬
(۴) ابو محمد عبد الله بنؔ علي ہوزني٬ اؤر

دیگر حضرات کے نام میرے ذہن سے اُتر گئے ہین٬ مگر مین اُن کے قبائل اؤر خاندانون سے واقف ہون۔ چنانچہ یہي کیا گیا٬ اؤر جو کچھ اُنہون نے چاہا اُن لوگون نے وہي کیا۔ وہ اسي طرح اشبیلیہ کے تدبیر امور پر قائم رہے اؤر یہ سب مذکور حضرات اُن کے وزراء رہے۔ اُن کے دو بیٹے تھے٬ ایک اسماعیل جس کي کنیت ابو الولید تھي اؤر وہي بڑا تھا٬ اؤر دوسرا عباد جس کي کنیت ابو عمرو تھي۔ جب قاضي ابو القاسم کو یہ امید ہو گئي کہ وہ اُن قلعون پر قبضہ کر سکینگے جو اشبیلیہ کے قریب ہین٬ تو اسماعیل افواج اشبیلیہ مین سے ایک لشکر کو ہمراہ لیکر بربریون کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا۔ اُسکا اؤر صاحب صنہاجہ کا مقابلہ ہوا۔ مگر اسماعیل کي افواج نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا اؤر وہ سب سے پہلے قتل ہوا اؤر اُس کا سر کاٹ کر ادریس بن علي فاطمي کے پاس پہنچا دیا گیا٬ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین۔

حالات ملکي ویسے کے ویسے ہي رہے اؤر قاضي ابو القاسم ملک کا بہترین انتظام کرتے رہے٬ تا آنکہ اُنہون نے سنہ ۴۳۹ کے دوران مین انتقال کیا۔ وہ ایک صالح و مصلح آدمي تھے۔

ولایت المعتضد بالله عبّادي

قاضي ابو القاسم کے بعد اشبیلیہ اؤر اُس کے اعمال پر اُن کے بیٹے ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد جانشین ہوئے۔ وہ اصلاح حال٬ حسن تدبیر اؤر انصاف و عدل مین کچھ عرصہ اپنے باپ کے

نقش قدم پر چلتے رهے : پهر أن کو امور سلطنت مین استبداد کرنے کي سوجهي ۔ وه چست و چالاک ' صاحب ذهن رسا ' سخت دل ' شجاع النفس ' عالي حوصله اۋر ذهين آدمي تهے ۔ اس کے ساتھ هي تقدير نے بهي أن کي مدد کي ۔ وه وزراء مذکور مين سے ایک ایک کي بيخ کني کي کوشش کرتے رهے : أن مين سے کسي کو قتل کر دیا ' کسي کو جلا وطن کیا اۋر کسي کو خمول و فقر مين مبتلا کرکے مروا ڈالا ' یہان تک که جو کچهه اراده کیا تها أس کو پورا کرلیا اۋر پوري طرح اپنا استبداد امر قائم کرکے خود کو المعتضد بالله سے ملقب کیا ۔

کهتے هين که أنهون نے یه ادعا کیا تها که هشام المويد بالله بن الحکم المستنصر بالله أن کے پاس تهے ' اۋر جس وجه سے أنهون نے یه تدبير و حيله اختيار کیا وه یہه تهي که أن کو اهل اشبيليه کے اختلاف کو دیکهه کر یه خوف دامن گير هوا تها که عامة الناس أن کے خلاف کهڑے هو جائينگے ' کیونکه أن لوگون نے المستظهر ' المستکفي اۋر المعتد جيسے أمراء بنو أميه کے قرطبه مين ظاهر هونے کا حال سنا تها اۋر أنهون نے بغير ایک خليفه کے رهنا مناسب نهين سمجها تها ۔ نيز یه که أن کو یه خبر بهي ملي تهي که أن وزراء نے اولاد بنو أميه سے علم خلافت بلند کرنے کي استدعا کي تهي ۔ اس لئے أنهون نے جو کچهه دعوي کیا کیا ۔

بيان کیا جاتا هي که هشام أن کے قصر مين رهتا تها ؛ أن کے حشم مين سے هشام کے لئے خواص مقرر تهے ۔ هشام أن کے لئے بطور حاجب کے کام کرتا تها ' أن کے احکام کا نفاذ أسي کے سپرد تها اۋر وهي أن کے لئے منابر پر دعاؤن کے اجراء کا بند و بست کرتا تها ۔ یه کیفيت کئي سال تک قائم رهي ۔ اس کے بعد أس نے سنه ۴۵۵ مين أن کا انتقال کرنا ظاهر کیا ' اۋر رعایا کو خبر مرگ دي اۋر یه ظاهر کیا که (بزعم خود) أنهون نے هشام مذکور سے یه وعده کیا تها که وهي أن کے بعد تمام اندلس پر امير سلطنت هوگا

المعتضد مختلف ممالک کو تسخیر اؤر اقطار اندلس کے باشاهون کو اپنا مطیع کرتے رهے ۔ اُنهون نے اپنے قصر کے صحن مین لکڑیان لگا رکھي تهین' اؤر جس طرح قصرون مین درخت لگے هوتے هین اُنهون نے بجائے درختون کے اُن لکڑیون کو بادشاهون اؤر رئیسون کے سرون سے آراسته کر رکها تها اؤر اس باغ کے متعلق کہا کرتے تهے که "اسے خوب سجانا چاهئے" ۔ اس شخص کے تمام حالات یه بتاتے هین که وه شهامت' رسائي فکر و ذهن' شجاعت قلب اؤر حدت نفس مین یکتائي زمانه تهے ۔ لوگ اُن کو ابو جعفر المنصور عباسي سے تشبیه دیا کرتے تهے ۔ اُن کا خوف اؤر هیبت دور و نزدیک سب کے لئے برابر تهي' خصوصاً اُس وقت سے که جب سے اُنهون نے اپنے سب سے بڑے بیٹے اؤر ولي عهد اسماعیل کو نهایت بے رحمي کے ساتهه قتل کروایا تها ۔ اس کي وجه یه تهي که اُن کو یه اطلاع پهنچي تهي که اُن کا یه بیٹا اپني حیات کي درازي اؤر باپ کي موت کي تمنا کرتا هي ۔ المعتضد اس سے باپ کي طرح چشم پوشي اؤر تغافل کرتے رهے : مگر آخر کار اس تغافل کا انجام یه هوا که ایک رات کو اسماعیل نشے مین متوالا هوکر اُس قصر کي دیوار پر غلامون اؤر رذیلون کو همراه لیکر چڑهه گیا جس مین المعتضد رهتے تهے اؤر اُن کو قتل کر دینے کا اراده کیا ۔ مگر دربانون اؤر چوکیدارون کو خبر هوگئي ۔ اسماعیل کے آدمي بهاگ گئے' مگر ایک شخص پکڑا گیا اؤر اُس نے اُن سب کے سامنے اقرار کرلیا اؤر جو کچهه هونے والا تها سب کچهه کهه سنایا ۔ یه بهي کہا جاتا هي که اسماعیل اُن لوگون کے ساتهه نه تها' بلکه اُس نے ان کو ایسا کرنے پر برانگیخته کیا تها اؤر جو شخص اُس کے باپ المعتضد کو قتل کردے اُس کے لئے ایک زبردست انعام مقرر کیا تها ۔ والله اعلم ۔ المعتضد نے اپنے بیٹے اسماعیل کو پکڑلیا' اؤر اُس کا تمام مال ضبط کرکے اس کي گردن ماردي ۔ اس واقعه کے بعد اُنکے خواص مین کوئي بهي ایسا شخص نه تها جو اُن سے نه ڈرتا هو ۔

مجھے معلوم ہوا ہي کہ اُنہون نے ایک نا بینا شخص کو مکہ شریف مین قتل کرا دیا' جو وہان اُن کے حق مین بد دعا کیا کرتا تھا ۔ وہ شخص بادیۂ اشبیلیہ کا باشندہ تھا ۔ المعتضد نے اُسی کے مال پر ہاتھ مارا تھا' اور وہ باقي مال کے بھي ضایع ہو جانے سے بالکل فقیر ہوکر مکہ چلا گیا تھا ؛ جہان وہ المعتضد کے حق مین بد دعا کیا کرتا تھا ۔ جب المعتضد کو اس امر کي اطلاع ہوئي' تو اُنہون نے ایک شخص کو بلایا جو حج کو جا رہا تھا اور اُسے ایک صندوقچہ دیا' جس مین زہر آلود دینار بھرے ہوئے تھے ۔ اُنہون نے اس سے کہا کہ "اس صندوقچہ کو نہ کھولنا تا وقتیکہ مکہ مین فلان نا بینا شخص کو دے دو' اور اُس سے ہمارا سلام کہہ دینا" جب وہ شخص مکہ پہنچا' تو اُس نے اُس نا بینا سے ملاقات کر کے وہ صندوقچہ اُس کو دے دیا اور کہا کہ "یہ المعتضد نے بھیجا ہي" ۔ نا بینا نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ "یہ کیا بات ہي کہ اشبیلیہ مین تو وہ مجھ پر ظلم کرتا ہي اور حجاز مین میرے پاس صدقات بھیجتا ہي" ۔ مگر وہ شخص اُسے سمجھاتا رہا' اور آخر اُسے تسکین ہو گئي تو اُس نے وہ صندوقچہ لے لیا اور سب سے پہلا کام اُس نے یہ کیا کہ اُس صندوقچہ کو کھول کر اُس مین سے ایک دینار نکالا اور منہ مین رکھ لیا اور باقي دینارون کو بھي ہاتھ سے الٹتا پلٹتا رہا ۔ آخر زہر نے اپنا اثر کیا اور رات بھي نہ آنے پائي تھي کہ مر گیا ۔ ذرا غور کیجئے کہ یہ کسقدر تعجب کا مقام ہي کہ ایک شخص جو انتہاء مغرب مین رہتا ہي وہ حجاز مین رہنے والے کے قتل کي فکر کرتا ہي ! بالکل اسي طرح اُنہون نے اہل اشبیلیہ مین سے ایک مؤذن کو قتل کرایا تھا' جو اُن سے ڈر کر طلیطلہ بھاگ گیا تھا اور صبح کو اُنکے لئے بد دعا کیا کرتا تھا ۔ وہ خیال کرتا تھا کہ چونکہ اب مین کسي اور کي سلطنت مین ہون اس لئے المعتضد کي شرارت سے امن مین ہون ۔ مگر المعتضد برابر حیلہ جوئي کرتے رہے' اور آخر کار ایک ایسے شخص کو اُس پر مامور کیا جو اُسکا سر کاٹ کر اُن کے پاس لے آیا *

أن کے ہمسایہ متغلبین میں سب سے بڑے رنج دینے والے اؤر سب سے شدید بربري صنہاجہ اؤر بنو برزال تھے ' جو اشبیلیہ کے گرد و نواح مین قرمونہ اؤر اُس کے اعمال پر قابض تھے ۔ أن کے لئے المعتضد کبھي حیلے کرتے اؤر کبھي فوج کشي کرتے تھے ۔ آخر أن کو ذلیل کیا ' أن مین تفرقہ ڈال دیا ' أن کے نظام کو پریشان کردیا ' اؤر أن کو أن تمام شہرون سے خارج کردیا : تب جاکر أن کا راستہ صاف ھوا ۔

المعتضد کا ایک جاسوس قرمونہ مین رھتا تھا ' جو المعتضد کے طرح طرح کے حیلون کے ذریعے أن کو اھل بربر کي خبرین دیا کرتا تھا ۔ ایک مرتبہ المعتضد نے اپنے اُس قرمونہ والے جاسوس کو کچھ لکھنا چاھا ۔ اس غرض کے لئے اُنھون نے بادیۂ اشبیلیہ کا ایک گنوار بلوایا ' جو نہایت بیوقوف اؤر سخت غافل آدمي تھا ' اؤر اُس سے کہا کہ " اپنے کپڑے اُتار دے " ۔ پھر اُسے ایک جبہ پہناکر اُس کي جیب مین ایک خط رکھکر سلوا دیا اؤر اُس شخص سے کہا کہ " تم قرمونہ جاؤ ' اؤر جب اُسکے قریب پہنچو تو ایک گٹھا لکڑي کا جمع کرکے شہر مین جانا اؤر لکڑي بیچنے والون کي جگہ جاکر کھڑے ھوجانا ' اؤر اپني لکڑیان صرف اُسي شخص کے ھاتھ فروخت کرنا جو تمھین پانچ درم قیمت دے " ۔ یہ تمام باتین اُنھون نے پہلے ہي اپنے جاسوس قرمونہ سے مقرر کر رکھي تھین ۔ غرض کہ وہ گنوار اُسي طرح وھان سے روانہ ھوا جسطرح المعتضد نے حکم دیا تھا ۔ اُس نے قرمونہ کے پاس پہنچکر لکڑیان جمع کین (حالانکہ اس سے قبل اُس نے کبھي یہ کام نہ کیا تھا) اؤر ایک چھوٹا سا گٹھا جمع کرکے شہر مین داخل ھوا اؤر لکڑھارون کے کھڑے ھونے کي جگہ جاکر کھڑا ھوگیا ۔ لوگ اسکے پاس سے گزرتے اؤر قیمت پوچھتے ' تو وہ کہہ دیتا " مین پانچ درم سے کم مین نہ فروخت کرونگا " جو کوئي سنتا ہنسکر چلا جاتا ۔ اُسے یون ہي کھڑے کھڑے رات ھوگئي ۔ لوگ اُس کا مذاق اُڑاتے تھے ؛ کوئي کہتا تھا کہ " یہ آبنوس ہي " :

کوئي کہتا تھا " نہين بلکه عود ہندي ہي " : وغيرہ وغيرہ ۔ آخر المعتضد کا جاسوس بھي وہان سے گذرا اۋر اُس سے پوچھا که " یه گتھا کتنے مين بیچوگے ؟ " اُس نے کہا " پانچ درم مين " ۔ جاسوس بولا " اچھا " مين خریدتا ھون ۔ میرے مکان تک پہنچادو ۔ " چنانچه وہ شخص اُسے اُٹھاکر لے چلا اۋر وہ جاسوس اُس کے آگے آگے روانه ھوا ۔ گھر پہنچ جانے پر اُس سے وہ گٹھا رکھوا لیا اۋر اُسے پانچ درھم دے دئے ۔ وہ لیکر چلنے لگا ' تو جاسوس نے کہا " اس وقت کہان جاتے ھو ؟ تم جانتے ھو که راسته خطرناک ہي ۔ آج رات میرے ہي پاس سو رھو ۔ صبح کو اپنے گھر چلے جانا ۔ " اس نے مان لیا ۔ جاسوس نے اسے اپنے گھر مین بلا لیا ' اسکے سامنے کھانا لاکر رکھا ' اۋر اس سے اس طرح سوالات کرنے شروع کئے که گویا اُسے جانتا ہي نہین ۔ اُس سے پوچھا که " تم کہان کے رھنے والے ھو ؟ " اُس نے کہا " بادیۂ اشبیلیه کا ۔ " پھر جاسوس نے کہا که " تم اِس جگه کیون آئے ھو ؟ حالانکه تم بربریون کي شرارتون ' سختیون اۋر خونریزیون سے واقف ھو ۔ " اُس نے کہا که " مین یہان ایک ضرورت سے آیا ھون " اۋر یه نہین ظاھر کیا که اُسے المعتضد نے بھیجا ہي ۔ غرض که وہ شخص اُس سے باتین کرتے کرتے سو گیا ۔ جب جاسوس نے اُس پر نیند کا غلبه دیکھا تو اس سے کہا که " اپنے کپڑے اُتاردو تا که تمھین نیند اچھي طرح آجائے اۋر جسم ہلکا رھے ۔ " اُس شخص نے کپڑے اُتار دئے اۋر سو گیا ۔ المعتضد کے جاسوس نے جبه اُٹھایا ' جیب پھاڑي ' خط نکالکر پڑھا ' اۋر اس کا جواب لکھکر پھر جیب ہي مین رکھکر اسے پہلے کي طرح سي دیا ۔ صبح ھوئي تو اس شخص نے اپنا جبه پہنا ' اۋر اشبیلیه چل دیا ۔ جب وہ دارالامارت کے دروازے پر پہنچا اۋر باریابي کي اجازت مانگي ' تو فوراً المعتضد کے پاس پہنچا دیا گیا ۔ المعتضد نے کہا که " یه جبه اتار ڈالو ۔ " پھر اسے ایسے عمدہ عمدہ کپڑے پہنا دئے که وہ خوش ھو گیا اۋر اِس خوشي مین وہان سے نکلا که اسے خلعت

پہنای گئي ہي • اسے خبر بہي نہ هوئي کہ وہ کیون گیا اؤر کیون آیا •
المعتضد نے جبہ کي جیب مین سے خط نکال کر پڑھا ' اؤر جو کچھ
کرنا چاها تہا کیا *•

المعتضد تدبیر ملک اؤر استحکام امر کے لئے عجیب و غریب
حیلون اؤر راؤن سے کام لیتے تہے ' اؤر وہ رائین اکثر ایسي تہین کہ پہلے
کسي نے نہ کي تہین • اگر ہم ان کا شمار کرین ' تو بہت طول هو جائے
اؤر اس کي تفصیل اختصار کي حد سے نکل جائے *

جب ' حسب بیان بالا ' انہون نے اپنے بیٹے اسماعیل کو ' جسکو
انہون نے المؤید کے لقب سے ملقب کیا تہا ' قتل کردیا تو انہون نے اپنے
بیٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد کو اپنا
ولیعہد بنایا ' اؤر اسے المعتمد علي اللہ کا لقب دیا • اس ابو القاسم کي
سیرت اپنے باپ کي حین حیات اؤر بعد از ممات بہت اچھي رهي *

المعتضد باللہ کي امارت کے دوران مین بربریون کے دو بڑے بڑے
قبیلے ' لمتونہ اؤر مسوفہ ' میدان مراکش مین آکر اترے اؤر چونکہ
وہ مقام تمام بلاد کے وسط مین واقع تہ اس لئے اسي کو اپنا دار الملک
قرار دیا • جب وہ وهان اترے ہین اس وقت وهان جنگل تہا ' آبادي
نہ تہي • یہ نام بہي انہون نے ایک حبشي غلام کے نام پر رکہا تہا ' جو وهان
رهتا تہا اؤر راستہ لوٹا کرتا تہا • اس حبشي کا نام مراکش تہا • جیسا کہ ہم
بیان کر چکے ہین ' بربریون نے اسي کو اپنا وطن بنا لیا ' اؤر ایک شخص
تاشفین بن یوسف نامي کو اپنا سردار مقرر کرلیا • المعتضد ہر وقت
اهل سرحد کي خبر دریافت کرتے رهتے تہے کہ آیا بربري مراکش کے
میدان مین آکر اترے ہین یا نہین • اس کي وجہ یہ تہي کہ ایک بزرگ
سے ' جو ان کے پاس رها کرتا تہا ' ان کو یہ معلوم هوا تہا کہ یہ قوم ان سے
یا ان کے بیٹے سے خلع کرائیگي اؤر اس کو ملک سے خارج کردیگي •
جب ان کو ان لوگون کے وهان جاکر اترنے کي اطلاع هوئي ' تو انہون نے

اپنے بیٹون کو اپنے پاس بلایا ' انہین اوپر سے نیچے تک دیکھا اور کہنے لگی " کاش کہ مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ اس قوم کی مصیبت مجھپر آکر پڑیگی یا تم پر! " انکے بیٹون مین سے ابو القاسم نے کہا کہ " خدا مجھکو آپ پر فدا کرے ' اور جو افتاد آپ پر پڑنے والی ہی وہ مجھ پر پڑے! " اتفاق کی بات ہی کہ جو دعا انہون نے کی تھی وہ ان ہی کے مقدر مین تھی •

المرابطون کے قبیلے ' لمتونہ اور مسوفہ ' سنہ ۴۶۳ کے صدر مین مراکش کے میدان مین آکر اترے ' اور وہ سب کے سب سنہ ۵۴۰ کے وسط مین یکبارگی وہان سے نکل گئے • اس حساب سے ان کی مدت اقامت ' جب سے وہ میدان مراکش مین آئے اور المصامدہ نے آکر ان کو وہان سے نکالا ' چھہتر (۷۶) سال کی ہوتی ہی *

المعتضد باللہ نے ماہ رجب سنہ ۴۶۴ مین انتقال کیا • ان کی موت کے سبب مین اختلاف ہی • کوئی کہتا ہی کہ بادشاہ روم نے ان کے پاس کپڑے بھیجے تھے جن مین زہر تھا ؛ اور کوئی کہتا ہی کہ وہ اپنی موت مرے • واللہ اعلم *

ولایت ابو القاسم بن عباد المعتمد علی اللہ

ان کے بعد ان کے بیٹے ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد تخت پر بیٹھے اور اپنے لقب " المعتمد علی اللہ " پر " الظافر بحول اللہ " کا اضافہ کیا • یہ المعتمد اپنی ذکاوت اور غزارت ادب مین ہارون الواثق باللہ خلیفۂ عباسی سے مشابہ تھے • ان کے اشعار ایسے تھے جیسے کہ زیورات بکھرے ہوئے ہوتے ہین • ان کے پاس اتنے شعراء اور اہل ادب جمع تھے کہ ان سے پہلے کسی بادشاہ اندلس کے پاس اتنے جمع نہ ہوئے تھے • علوم مین صرف علم ادب اور اس کے متعلقات کے شوقین تھے • اس کے علاوہ ان مین ایسے فضائل ذاتی جمع

تھے ' جن کا حد و شمار نہین : مثلاً شجاعت ' سخاوت ' حیا ' لطافت ' نیز اؤر باتین جو ان اخلاق شـریفه کے مناسب ہین ۔ مختصر یه ہي که مین کسي ایسي خصوصیت کو نہین جانتا جس سے آدمي متصف ہو سکتا ہي ' اؤر اس کا سب سے بڑا حصه خدا نے المعتمد کو عطا نه فرمایا ہو ۔ اگر وقت فتح سے المعتمد کي تخت نشیني تک اندلس کي خوبیان شمار کي جائین ' تو المعتمد ان مین سب سے یکتا اؤر سب سے بڑے ہین *

المعتمد اپنے والد کے بعد اشـبیلیه کے امور کے متولي ہوئے ۔ اس وقت ان کي عمر ۳۷ سال کي تھي ۔ ان پر خلع اؤر ملک سے جلا وطني کي جو مصیبت پڑي وہ ماہ رجب سنه ۴۸۴ مین واقع ہوئي ۔ اس حساب سے ان کي مدت ولایت خلع اؤر قید کے وقت تک بیس (۲۰) سـال کي ہوئي ۔ مگر انہون نے اسي عرصه مین ایسے ایسے مآثر جمع کر لئے ' جو کوئي اؤر شخص سـو برس یا اس سے بھي زیادہ مین جمع نه کر سـکتا ۔ ان مین (خدا ان پر رحمت کرے) وہ باتین تھین ' جن سے ان کي تعریف ہمیشه ہمیشه کے لئے باقي رہ گئي *

منجمله انکے شعراء کے ایک صاحب مرسیه کے رہنے والے عبد الجلیل بن وہبون نامي تھے ۔ وہ بہت اچھا شـعر کہتے تھے اؤر بہت خوب مضامین پیدا کرتے اؤر لطیف معاني نہایت نفاست سے نکالتے تھے ۔ ایک روز المعتمد کے سامنے حاضرین مین کسي نے عبد الجلیل بن وہبون کے یه دو شعر پڑھے ' جو انہون نے المعتمد کي خدمت مین حاضر ہونے سے پہلے کہے تھے :—

۱ قلّ الوفاء فما تلقاہ في احد　　ولا یمر لمخلوق علي بال
و صار عندهم عنقاء مغربة　　او مثل ما حدّثوا عن الف مثقال

---

۱ ترجمه :- وفا کمیاب هی ' اور تو اُسے کسی مین بهی نه پائیگا ' نه کسی مخلوق کے دل مین اُس کا خیال گزرتا هی ۔

وہ اُن کے لئے مثل عنقاء مغرب کے هوگئی هی ' یا مانند اُس کے جیسے لوگ هزار مثقال کی باتین کرین ۔ (مترجم)

المعتمد کو ان اشعار نے تعجب مین ڈال دیا' اۏر اُنہون نے پوچھا کہ "یہ اشعار کس کے ہین؟" حاضرین نے بتایا کہ "یہ عبد الجلیل بن وهبون کے ہین جو حضور کے خدم مین سے ہین. المعتمد نے کہا کہ "وائے بد بختي کہ ایک شخص ہمارے خدام مین سے ہو' ہم پر بھروسہ کرنے والا ہو اۏر پھر یہ کہے کہ "یہ ایسي بات ہي کہ جیسے لوگ ایک ہزار مثقال کا ذکر کیا کرتے ہین"! کیا کوئي شخص ہمارے متعلق اس سے بھي بد تر بات کہہ سکتا ہي؟" اۏر یہ کہہ کر حکم دیا کہ عبد الجلیل کو ایک ہزار مثقال دے دئے جائین. جب عبد الجلیل پھر اُن کي خدمت مین شکریہ ادا کرنے کے لئے باریاب ہوئے تو اُنہون نے پوچھا کہ "ابو محمد! اب تو تم نے اپني آنکھ سے دیکھ لیا کہ وہ خبر سچ ہي؟" کہا کہ "والله حضور! دیکھ لیا": اۏر المعتمد کے طول بقا کي دعا کي. جب اُنہون نے واپس جانے کا ارادہ کیا' تو اُنہون نے کہا کہ "ابو محمد! اب کچھ شعر شاعري کي باتین کرو اۏر اُس (یعني ایک ہزار مثقال) کا ذکر نہ کرو".

خدا اُن پر رحمت نازل فرمائے' اُن کے ایسے بہت سے اشعار ہین' جن مین ۏہ اکثر شاعرون سے بڑھ گئے ہین اۏر غضب کے شعر نکالے ہین. ہم اُن کے حالات کي تحریر کے دوران مین اُن کے ایسے ایسے حالات بیان کرینگے' جو صاحبان تمییز کے لئے اُن کے کمال کي شہادت ہونگے. اُن کے اشعار مین سے مین نے یہ اقوال انتخاب کئے ہین:—

١ علّل فوادك قد ابلّ علیل   واغنم حیاتك فالبقاء قلیل

١ ترجمہ:- اب کہ مریض اچھا ہوگیا ھے' اپنے دل کو کسی اور طرف مشغول کرو' اور اپنی زندگی کو غنیمت جانو' کیونکہ زندگی تھوڑی ھی ھے.

اگر تم کو ایک ھزار سال کامل کی بھی عمر دی جائے' تب بھی یہ کہنا بجا نہ ھوگا کہ زندگی طویل ھی.

کیا تم کو غم و اندوہ اسی طرح موت کی طرف لے جاتی ھی؟ حالانکہ عود عود ھی رھتا ھی اور باد شمال بھی وھی باد شمال.

رنج و غم تمھارے نفس کو سختی سے کہین نہین لے جا سکتا' حالانکہ پیالہ تمھارے ھاتھ مین ایک شمشیر صیقل کی طرح ھی.

غم و اندوہ عقل ھی کی وجہ سے دل پر حاوی و طاری ھو جاتے ھین؛ اس لئے مین اسی کو عقل سمجھتا ھون کہ عقلین زائل ھو جائین. (مترجم)

لو ان عمرك الف عام كامل ما كان حقا ان يقال طويل
اكذا يقود بك الاسي نحو الردي والعود عود والشّمول شمول
لا يستعبيك الهم نفسك عنوة والكاس سيف في يديك صيقل
بالعقل تزدحم الهموم علي الحشا فالعقل عندي ان تزول عقول

اُن کے چلنے — نہیں بلکه اُترنے — والے اشعار میں سے وہ اشعار ہیں جو اُنہوں نے ایک چھوٹے سے غلام کے متعلق کہے تھے، جو اُنکی خدمت میں رہا کرتا تھا ۔ اُس کو صاحب طلیطله نے اُن کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا، اور اُسکا نام "سیف" تھا ۔ وہ اشعار یہ ہیں :—

سموه سيفا و في عينيه سيفان هذا لقتلي مسلول و هذان
اما كفت قتلة بالسيف واحدة حتي اتيح من الاجفان ثنتان
اسرته و ثناني غنج مقلته اسيره فكلانا آسر عان
يا سيف امسك بمعروف اسير هوي لا يبتغي منك تسريحا باحسان

اُن کے رشیق و ملیح اور ہلکے پھلکے اشعار میں سے ذیل کے اشعار بھی ہیں جو سلاست میں آب رواں ہیں اور ملاست میں سنگ تاباں ۔ یہ اشعار بھی اُنہوں نے اُسی غلام کے متعلق کہے تھے اور بہت ہی خوب کہے تھے :—

۱ تم له الحسن بالعذار و اقترن الليل بالنهار
اخضر في ابيض تبدّي ذلك آسي وذا بهاري
فقد حوي مجلسي تماما ان كان من ريقه عقاري

ایک دن وہ اپنے قبه میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ پڑھ رہے تھے اور اُن کے پاس اُن کی ایک خواص کھڑی تھی ۔ ایک روزن میں سے اُن پر

---

۱ ترجمة :— حسن اُس کے رخساروں میں کامل ہوگیا ہے ۔ اُس میں رات اور دن دونوں مل گئے ہیں ۔
سفید میں سبز اس طرح ظاہر ہو رہا ہے، جیسے ایک گلشن میں گل آس اور گل بہار ۔
میری تمام مجلس بھر گئی ہے ۔ کاش که اُسکا آب دہن میری شراب ہوتا ۔ (مترجم)

دھوپ آ گئي ' تو وہ خواص اس طرح کھڑي ہوگئي کہ اُن پر دھوپ نہ پڑے ۔ اس پر اُنہوں نے (خدا اُن پر رحمت کرے) في البديہہ کہا کہ :—

۱ قامت لتحجب ضوء الشمس قامتها عن ناظري حجبت من ناظر الغير
علما لعمرك منها انها قمر هل تكشف الشمس الا صورة القمر

اسي وقت اُن کے خواص مین سے ایک اور لڑکي اُن کے پاس کھڑي ہوئي اُن کو شراب پلاتي جاتي تھي : پیالہ اُس کے ہاتھہ ہي مین تھا کہ بجلي چمکي ' جس سے وہ کانپ اُٹھي ۔ یہ کیفیت دیکھہ کر اُنہون نے (رحمہ اللہ) في البديہہ کہا کہ :—

۲ ريعت من البرق وفي كفها برق من القهوة لماع
عجبت منها وهي شمس الضحى كيف من الانوار ترتاع

ان کے علاوہ اُن کے اور بھي قطعات ہین ' جو اُنہون نے اپني مجالس اُنس مین یا اپنے اپنے خاص جلساء کي استدعاء پر کہے ہین ۔ وہ اشعار مجھے بہت کم یاد رہ گئے ہین ' اس لئے مین اُن کو نقل نہین کر سکتا ۔ عنقریب اُن کے وہ اشعار نقل کئے جائینگے جو اُنہون نے اپني مصیبت کے زمانے مین کہے ہین اور جو پتھرون کو پگھلا دیتے اور پہاڑون کو پارہ پارہ کردیتے ہین ۔

المعتمد صرف ایسے ہي شخص کو اپنا وزیر بناتے تھے جو شاعر و ادیب ہوتا تھا ۔ اس لئے اُن پاس اتنے وزیر شعراء جمع ہو گئے تھے کہ اُن سے پہلے کسي کے پاس نہ تھے ۔ اُنکے وزراء مین سے ایک وزیر اجل ذو الریاستین ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن زیدون بھي تھے ۔ وہ ایک ادیب باکمال اور شاعر رائع تھے ' اندلس کے بڑے زبردست اور نفیس القول شعراء مین سے تھے ۔

---

۱ ترجمہ :— وہ اس لئے کھڑی ہوئی ھی کہ اُس کا قد آفتاب کی ضیا کو میری آنکھہ سے روک دے اور وہ اغیار کی نگاہ سے محفوظ ھی ۔
قسم ھی تمہاری جان کی کہ وہ جانتی ھی کہ وہ خود چاند ھی ۔ اور سواء چاند کی صورت کے آفتاب کو کون پوشیدہ کر سکتا ھی ؟ (مترجم)

۲ ترجمہ :— وہ بجلی سے ڈرگئی ' حالانکہ اُس کے ھاتھہ مین برق شراب ھی ۔
مجھے تعجب ھی کہ وہ خود آفتاب چاشت ھوکر بھی روشنیون سے ڈرتی ھی ۔ (مترجم)

نسب کي تعریف کرتے تو لوگ کُثیّر کو بھول جاتے تھے، مدح کرتے تو زھیر کو مات کرتے تھے، اوُر فخریه اقوال مین امرؤ القیس بھي گرد ھو جاتا تھا . چنانچه جو قطعات اُن کي جودت طبع اوُر اتقان صنعت پر شاھد ھین، اُن مین سے اُن کے یه اشعار بھي ھین :—

۱ بیني و بینك ما لو شئت لم یضِع — سر اذا ذاعت الاسرار لم یذِع
یا بائعاً حظه مني ولو بُذلت — لي الحیاة بحظي منه لم ابع
یکفیك انك ان حمّلت قلبي ما — لا تستطیع قلوب الناس یستطع
تِهْ احتمِلْ واستطِلْ اصبِرْ و عِزّ اهُنْ — ووَلِّ اُقبِلْ و قُلْ اَسمعْ و مُر اُطِع

المعتمد کي وزارت کرنے سے قبل وه بنو جهور کے هان وزیر تھے، کیونکه اُن کي اصل شہر قرطبه سے تھي . مگر جب بنو جهور کے هان اُن کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا، تو وه اُن کو چھوڑکر قرطبه کو خیر باد کہہ کر المعتمد کے هان اشبیلیه پہنچے، جہان اُن کا رتبه بلند هوا . پھر بھي اُنکو بنو جهور کي طرف سے ایسي ایسي باتین پہنچتي رهین جن سے اُنکو رنج هوتا تھا اوُر قرطبه سے بیش از پیش نفرت هوتي جاتي تھي . اُنھون نے (خدا اُن پر رحم کرے) بنو جهور کو مخاطب کرتے هوئے یه اشعار کہے ھین :—

۲ بنو جهور احرقتموا بجفائکم — فوادي فما بال المدائح تعبق

---

۱ ترجمه :- میرے اور تمھارے درمیان مین وه بات ھی که اگر تم چاھتے تو وه ضائع نه هوتی . گوکه تمام اسرار فاش هو جاتے ھین، مگر وه راز فاش نه هوتا .

ای میری طرف سے اپنے حظ کو فروخت کرنے والے ! اگر میری حیات بھی بدل جاتی تب بھی مین اُس کی طرف سے اپنے حظ و نصیب کو فروخت نه کرتا .

تمھارے لئے یہی کافی ھی که تم میرے دل کو اُس بار سے لاد دو که جسے اوُر قلوب برداشت نہین کر سکتے مگر وه برداشت کرے .

تم تکبر کرو، مین برداشت کرتا هون ؛ تم ظلم کرو، مین صبر کرتا هون ؛ تم چیره دستی کرو مین ذلت برداشت کرونگا ؛ تم رو گردانی کرو، مین پیش قدمی کرونگا ؛ تم کہو، مین سنونگا ؛ تم حکم دو، مین امتثال امر کرونگا ؛ (مترجم)

۲ ترجمه :- ای بنو جهور ! تم نے میرے دل کو اپنے ظلم و جفا سے جلا دیا ھی . پھر کیا وجه ھی که تعریفین پھیل رهی ھین ؟

تم نے مجھے عنبر ورد سمجھا : کیونکه اُس کے انفاس کی خوشبو تم تک جب ھی پہنچتی ھی که وه جلایا جائے . (مترجم)

تعدونني كالعنبر الورد انما تفوح لكم انفاسه حين يحرق

اُن کے تشبیب کے اشعار کي يه کيفيت تهي که وه اپني رقت مين روح سے اوُر لطافت مين اجزاء ہوا سے مماثل و مشابه تهے ۔ چنانچه اُن کے تشبیب و تغزل کي مثال اُن کے اُن اشعار مين ملتي ہي، جو اُنهون نے اشبيليه کے قيام کے دوران مين المهدي کي لڑکي ولاده کي محبت مين لکهے ہين جو قرطبه مين مقيم تهي : اوُر وه يه ہين :-

(۱) بنتم و بنا فما ابتلت جوانحنا شوقا اليكم ولا جفت مآقينا

(۲) نكاد حين تناجيكم ضمائرنا يقضي علينا الاسي اولا تأسينا

(۳) حالت لفقدكم ايامنا فغدت سودا وكانت بكم بيضاً ليالينا

(۴) اذ جانب العيش طلق من تالفنا ومورد اللهو صاف من تصافينا

(۵) و اذ هصرنا غصون الانس دانية قطوفها فجنينا منه ماشئنا

(٦) ليسق عهدكم عهد السرور فما كنتم لارواحنا الا رياحينا

(۷) من مبلغ ملبسينا بانتزاحهم حزناً مع الدهر لا يبلي و يبلينا

ترجمه :-

(۱) تم اور هم جدا هوگئے . نه هماری پسلیان تمهاری محبت کے مرض سے شفایاب هوئین، نه همارے گوشهائے چشم خشک هوئے .

(۲) جب همارے دل تم سے سرگوشی کرتے هین، تو همارا یه حال هو جاتا هی که گویا غم و اندوه عنقریب هم پر حکم لگانے والے هین . اگر هم کو تسلی نه هو جاتی .

(۳) تمهاری گم گشتگی کے سبب سے همارے دن سیاه هوگئے هین، حالانکه تمهاری محبت مین وه سفید تهے .

(۴) جب که خوش عیشی هماری الفت و محبت سے آزاد هوگئی، حالانکه چشمهٔ لهو و لعب هماری آپس کی صفائی سے صاف تها .

(۵) جب که هم نے اُنس کی قریب پهل والی شاخون کو جهکاکر اپنے قریب کیا، اور اُس مین جو کچهه هم چاهتے تهے هم نے چن لیا .

(٦) زمانهٔ سرور کو چاهئے که تمهارے عهد و دیدار کو سیراب کرے، کیونکه تم هماری روحون کے لئے بمنزله ریاحین کے تهے .

(۷) کون هی جو هماری طرف سے اُن لوگون کو، جنهون نے هم کو ایسے زمانے مین رنج و غم کا لباس پهنا دیا هی، جو بوسیده نهین هوتا ؛ مگر هم بوسیده هوئے جا رهے هین ؛ یه پیغام پهنچادے که :-

(٨) أنّ الزمان الذي مازال يُضحكنا ‏ انساً بقربهم قد عاد يُبكينا

(٩) غيظ العدي من تساقينا الهوى فدعوا ‏ بان نَغَصّ فقال الدهر آمينا

(١٠) فانحلّ ما كان معقود بانفسنا ‏ و انبتّ ما كان موصول بايدينا

(١١) و قد نكون و ما يُخشي تفرّقنا ‏ فاليوم نحن وما يُرجي تلاقينا

(١٢) يا ساري البرق غاد القصر فاسق به ‏ من كان صرف الهوي والود يسقينا

(١٣) و يا نسيم الصبا بلغ تحيّتنا ‏ من لو علي البعد حيّا كان يحيينا

(١٤) لا تحسبوا نايكم عنا يغيّرنا ‏ ان طال ما غيّر الناي المحبّينا

(١٥) والله ما طلبت اهواؤنا بدلا ‏ منكم ولا انصرفت عنكم امانينا

(١٦) يا روضة طال ما اجنت لواحظنا ‏ وردا جناه الصبا غضا و نسرينا

(١٧) و يا حياة تملانا بزهرتها ‏ مُني ضروبا و لذات افانينا

ترجمہ :-

(٨) وهی زمانہ جو اُن کے قرب کی وجہ سے هم کو برابر هنساتا رهتا تها ، اب ایسا هوگیا هی کہ هم کو رلاتا رهتا هی .

(٩) هم نے جو ایک دوسرے کو محبت سے سیراب کیا ، اُس پر همارے اعداء کو غصہ آگیا اور اُنهون نے دعا کی کہ هماری زندگی تلخ هو جائے : چنانچہ زمانے نے اس پر آمین کهی .

(١٠) نتیجہ یہ هوا کہ هم مین جو دلبستگی تهی وہ ختم هوگئی اور جو چیز کہ همارے هاتهون مین رهتی تهی وہ منقطع هوگئی .

(١١) حالانکہ هم ایسے تهے کہ همارے جدا هو جانے کا کبهی خوف نہ تها . مگر آج هم هی ایسے هین کہ اب همارے ملنے کی اُمید نهین پڑتی .

(١٢) ای برق دار ابر شب ! تو صبح کو قصر کی طرف جا اور وهان اُس شخص کو سیراب کر جو هم کو عشق و محبت پر متصرف رکهتا تها .

(١٣) اور ای نسیم صبا ! اُس شخص کو همارا سلام پهنچادے ، جو کو کہ دور هی سے سلام کرتا هی مگر ایک وقت تها کہ همین زندہ رکهتا تها .

(١٤) تم یہ نہ سمجهنا کہ تمهارا بعد هم کو بدل دیگا . دوری اگرچہ طویل هی هو پهر بهی عاشقون مین تغیر نهین پیدا کرتی .

(١٥) خدا کی قسم هماری خواهشون نے کبهی تمهارے عوض کسی اورکو نهین طلب کیا ، اور نہ هماری آرزوئین ختم هوئی هین .

(١٦) ای باغ ! عرصہ هوگیا هی کہ هماری نگاهون نے وہ گلهاے رنگین اور وہ نسرین نهین چنے جن کو محبت نے سخت محنت کے بعد چنا تها .

(١٧) ای وہ زندگی ! جس کی آرزوؤن کے شگوفون اور طرح طرح کی لذات سے هم اپنے آپ کو پر سمجهتے هین !

(۱۸) لسنا نسمّيك اجلالا و تكرمة   فقدرك المعتلي عن ذاك يغنينا

(۱۹) اذا انفردت فما شوركت في صفة   فحسبك الوصف ايضاحا و تبيينا

(۲۰) كاننا لم نبت والوصل ثالثنا   والسعد قد غضّ من اجفان و اشينا

(۲۱) سرّان في خاطر الظلماء يكتمنا   حتي يكاد لسان الصبح يفشينا

(۲۲) يا جنة الخلد ابدلنا بسلسلها   والكوثر العذب زقوما و غِسلينا

(۲۳) انا قرانا الا سي يوم النوي سُوَرا   مكتوبة و اخذنا الصبر تلقينا

مین نے اس قصیدے کو بر سبیل انتخاب نقل کیا ہي نه که مطابق نسق • ممکن ہي که میرے ترک کردہ اشعار مین سے اکثر اِن اشعار سے اچھے هون جن کو مین نے یہان نقل کیا ہي • حق یه ہي که مین نے جو اختصار بیان کي شرط کي ہي اُس وعدے کي ایفاء نے مجھے اس قصیدے کے بالتمام والکمال نقل کرنے سے باز رکھا ہي • خدا اُنپر رحم کرے' اُن کے بچپن کے زمانے کے نظم کئے هوئے اشعار مین سے یه ہین :—

ترجمه :-

(۱۸) هم اجلال اور مکرمت کے لحاظ سے تمهارا نام نهین لیتے ' کیونکه تمهارا مرتبه عالی هم کو اس سے غنی کر دیتا هی .

(۱۹) جب تم منفرد هو اور کسی صفت مین کسی کے شریک نهین هو' تو تمهاری یهی صفت از روئی ایضاح و صراحت کافی هی .

(۲۰) ایسا معلوم هوتا هی که هم نے کبهی ایسی حالت مین شب باشی هی نهین کی که وصل هم مین ثالث هو' اور خوشی نے تو گویا همارے چغل خورون کی آنکهون کو بندهی کردیا هی .

(۲۱) هم گویا ایسے تهے که جیسے دو اسرار هین جن کو رات چهپائے رهتی هی اور بالاخر صبح همارا افشا کرتی تهی .

(۲۲) ای جنت خلد ! جس نے هم کو اپنے چشمون' اور کوثر کے بدلے زقوم اور غسلین دے رکها هی '

(۲۳) هم نے جدائی کے دن رنج و غم کی سورتین پڑهی تهین اور اُن سے صبر کا سبق اخذ کیا تها . (مترجم)

١ اخذتُ ثلث الهوي ولي ثلث و للمحبين فيما بينهم ثُلث
تالله لو حلف العشاق انهم موتي من الوجد يوم البين ما حنثوا
قوم اذا هجروا من بعد ما وصلو ماتوا فان عاد من يهوونه بعثوا
تري المحبّين صرعي في عراصهم كفتية للكهف ما يدرون مالبثوا

ان اشعار مين سے' جو انہون نے المهدي كي مذكورہ بيتي كے عشق مين اور اس كے ايام ملاقات اور قرطبه كي ياد مين كهے هين اور ان كو متنبي كے قصيدۂ كافوريه كے پهلے شعر:—

بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

[يعني :— نه يهان اهل هين' نه وطن هي' نه نديم هي' نه جام شراب هي' نه سكون هي؛ پهر آخر كس طرح تسلي هو! (مترجم)] سے تضمين كيا هي' ايك قصيده هي جس كے شروع كے اشعار يه هين :—

٢ هل تذكرون غريباً عاده سجن من ذكركم و جفا اجفانه الوسن

---

١ ترجمه :- مين نے عشق كا ايك تهائي حصه حاصل كيا' ايك تهائي ميرے هي پاس تها' اور باقي ايك تهائي ديگر تمام عشاق مين هي .

قسم به خدا كه اگر عشاق يه قسم اٹهالين كه وه جدائي كے دن غم سے مرجائينگے' تو وه هرگز اس قسم كو فسخ نه كرين .

وه لوگ ايسے هين كه اگر وه وصل سے با مراد هونے كے بعد اپنے محبوبون سے جدا هو جائين' تو وه مر جاتے هين: ليكن اگر زمانۂ وصل پهر عود كرے تو پهر جي اٹهتے هين .

تم ديكهوگے كه عشاق اپنے ميدانون مين اسي طرح مردہ پڑے هين جس طرح اصحاب كهف تهے كه وه يهي نهين جانتے تهے كه كتنے عرصے سے سو رهے هين . (مترجم)

٢ ترجمه :- كيا تم كبهي اس غريب كو بهي ياد كرتے هو جو هر وقت تمهاري ياد كے قيد و غم مين مبتلا رهتا هي اور جس كي آنكهون پر نيند نے ظلم ڈها ركها هي ؟

نيند اس كي سوزشون كو چهپاتي هي اور شوق اسے ظاهر كرتا هي . اس طرح اس كے لئے پوشيدگي اور اظهار دونون برابر هين .

هائے ! كيا اس كا دل اس كي پسليون مين ره گيا هي ؟ حالانكه وه پهاڑيون اور ٹيلون كے هاته مين گرو هي !

رات كي مستقل تاريكي مين ايك كبوتري' جسے - اور مجهے بهي - غم نے لاغر و نزار كر ركها هي' ميري آنكه كو بيدار ركهتي هي .

اب حال يه هي كه ايك طرف مين ايك طرف اپني شاخ ايكه پر وه كبوتري رات بسر كرتے هين' اور شاخ بهي همارے مابين آرام كے خيال سے هلتي اور پهڑكتي هوئي رات گزارتي هي .

هائے ! كيا مين كبهي ان لوگون مين پهر بهي بيٹه سكونگا جن سے مين محبت كرتا هون ؟ ايك وقت تها كه ان مين اور هم مين ايك عهد تها' مگر اب وه كينه توز هوگئے هين .

يا كيا تم ان عهدون كو محفوظ ركهوگے جن كو مين ضائع نهين كرتا ؟ بزرگ لوگون كا امتحان عهد كي حفاظت هي سے هوا كرتا هي . (مترجم)

تخفي لواعجه و الشوق يفضحه فقد تساوي لديه السر والعلن
يا و يلمقاه ايبقي في جوانحه فواده وهو بالاطلال مرتهن
و ارّق العين و الظلماء عاكفة ورقاء قد شفّها او شفّني حزن
فبتّ اشكو و تشكو فوق ايكتها و بات يهفو ارتياحا بيننا الغصن
يا هل أجالس اقواما احبّهم كنا و كانوا علي عهد فقد ضغنوا
او تحفظون عهودا لا اضيّعها ان الكرام بحفظ العهد تمتحن

اسي قصيدے مين سے يه اشعار بهي هين :—

۱ ان كان عادكم عيد فرُب فتي بالشوق قد عاده من ذكركم حزن
و افردته الليالي من احبته فبات ينشدها مما جني الزمن
بما التعلل لا اهل ولا وطن ولا نديم ولا كاس ولا سكن

منجمله ان كے اۇر وزراء كے ايك وزير ابو بكر محمد بن عمار بهي تهے ' جو ايک نهايت ذكي النفس اۇر راسخ العلم بزرگ تهے . وه اندلس كے زبردست شعراء مين سے تهے ' اۇر ابو القاسم محمد بن هاني اندلسي كے رنگ مين شعر كهتے تهے : بلكه اكثر اشعار ابن هاني سے بهي زيادہ لطيف و شيرين هين . ان كا ديوان شعر اندلس مين هاتهون هاتھ پهرتا هي . مين نے اپنے هم عصر علماء آداب مين كسي كو ايسا نهين پايا جو ان كے شعر كي تقديم و تاثير كا قائل نه هو . بلكه اكثر اوقات ان مين سے بعض اس قدر غلو كرتے هين كه ابن عمار كو ابو الطيب متنبي اۇر هيهات سے تشبيه ديتے هين . ان كے نهايت نفيس و لطيف قصائد مين سے ايک وه قصيده هي ' جو انهون نے سرقسطه مين اس وقت لكها تها جب المعتضد بالله نے ان كو المعتمد سے الگ كر ديا تها ؛ كيونكه

۱ ترجمه :- اگر تمهارے هان عيدين باربار آتی هون تو آتی هون ؛ مگر بهت سے جوان ايسے هين جو تمهاری محبت اور ياد کی وجه سے هروقت غم و اندوه مين مبتلا رهتے هين ' جن كو راتون نے أن كے محبوبون سے جدا كرديا هى اور وه زمانے كی سختيون كی وجه سے أن راتون كی هجو كرتے هوئے رات بسر كرتے هين . (مترجم)

موخر الذکر اپنے اکثر امور کو چھوڑ چھاڑکر ان ہي کے ساتھ مشغول رہتے تھے : اور وہ یہ ہي :—

* علي وٕالا ما٘ بكاء الغمائم و في و الا ما نياح الحمائم
و عني اثار الرعد صرخة طالب لثار و هز البرق صفحة صارم
و ما لبست زهر النجوم حدادها لغيري ولا قامت له في مآتم

اسي قصیدہ مین وہ المعتضد باللہ کي مدح کرتے ہوئے کہتے ہین :—

ابي ان يراه الله الا مقلدا حميلة سيف او حمالة غارم

[یعني :— اللہ اُس کو صرف اس حالت مین دیکھنا چاھتا ہي کہ وہ دوال شمشیر سے کمر باندھے ہوئے ہو یا کسي تاوان بردار کا بوجھ برداشت کرے ۔ (مترجم)]

ان کے تغزل کي ایک عمدہ مثال ان کے اِس قصیدے مین ملتي ہي ' جو انھون نے المعتضد باللہ کي مدح مین کہا تھا :—

(١) جاه الهوي فاستشعروه عاره و نعيمه فاستعذبوه اواره
(٢) لا تطلبو في الحب عزا انما عبدانه في حكمه احراره
(٣) قالوا اضرّ بك الهوي فاجبتهم يا حبذاه و حبذا اضراره

* ترجمہ :- ابر کا رونا اگر مجھ پر نہین تو اور کس پر هی ؟ کبوتریون کا نوحہ اگر میرے بارے مین نہین هی تو کس کے لئے هی ؟

مجھ هی سے تو رعد نے ایک بدلہ لینے والے کی طرح غل مچانا سیکھا هی ' اور مجھ هی سے تو برق نے تلوار کا پہلو چمکانا لیا هی !

سیارهائے درخشندہ نے میرے لئے هی تو یہ سوگ کے کپڑے پہنے هین اور ماتم کرنے کو کھڑے ہوئے هین ' نہ کہ کسی اور کے لئے ! (مترجم)

ترجمہ :-

(١) اُنہون نے جاہ محبت کو عار سمجھا ' اور اُس کی گرمی کو عذاب جانا ۔

(٢) عشق مین عزت نہ طلب کرو ؛ کیونکہ وهان یہہ حال هی کہ آزاد اُس کے غلام هوتے هین ۔

(٣) لوگون نے مجھ سے کہا کہ " تم کو عشق نے تکلیف دی هی " . مین نے جواب دیا " سبحان اللہ ! عشق اور اُس کے ضرر وهی کیسے اچھے هین ! "

(۴) قلبي هو اختار السقام لجسمه زيًّا فخلوه و ما يختاره
(۵) عيّرتموني بالنحول و انما شرف المهند ان ترق شفاره
(۶) و شمتّم لفراق من آلفته و لربما حجبَ الهلالَ سراره
(۷) احسبتم السلوان هب نسيمه او ان ذاك النوم عاد غراره
(۸) ان كان اعيى القلب عن حرب الجوى خذلته من دمعي اذاً نصاره
(۹) من قد قلبي اذ تثني قده و اقام عذري اذ اطل عذاره
(۱۰) ام من طوي الصبح المنير نقابه و احاط بالليل البهيم خماره
(۱۱) غصن و لكن النفوس رياضه رشأ و لكن القلوب عراره
(۱۲) سخرت ببدر التم غرته كما ازرت علي آفاقه ازراره
(۱۳) مازال ليل الوصل من فتكاته تسري الي بعرفة اشجاره

ترجمه :-

(۴) " میرے هی دل نے امراض کو اپنے جسم کا لباس بنایا هی . مہربانی کرکے وہ جو کچھ چاهے اُسے اختیار کرنے دو " .

(۵) " تم مجھ پر نزار و نحیف هونے کا عیب لگاتے هو : ذرا یه تو سمجھو که ایک هندی تلوار کی بڑائی اسی مین هی که اُس کی دهار باریک هو ! "

(۶) " تم میرے محبوب و مالوف کے فراق سے خوش هوتے هو : حالانکه بسا اوقات یه هوتا هی که مهینے کی آخری تاریخ مین چاند چھپ جایا کرتا هی ! "

(۷) "کیا تم سمجھتے هو که تسلی و بے غمی کی هوا چل پڑی هی ? یا یه که وہ نیند هی جو اونگھ کی صورت مین آئی هی ? "

(۸) " اگر دل سوزش عشق کا مقابلہ کرنے سے عاجز و درماندہ هو گیا هو ' تو خدا کرے که اسی کے مدد گار یعنی میرے آنسو اُسے بے یار و مدد گار چھوڑ دین ! "

(۹) وہ که جس کے قد کے نگاہ کے سامنے سے هٹ جانے نے میرے دل کو پارہ پارہ کر دیا هی ' اور جس کے طول رخسار سے میرا عذر قائم هوا هی .

(۱۰) یا وہ که جسکے نقاب نے صبح روشن کو پا مال کر دیا هی ' اور جسکے دوپٹه نے شب تاریک کو احاطه کر لیا هی .

(۱۱) وہ ایک شاخ هی ' مگر جانین اس کا باغ هین ; وہ ایک آهو برہ هی ' مگر دل اس کے لئے بمنزلہ درختان عرار کے هین .

(۱۲) اُس کی پیشانی بدر کامل پر هنستی هی ' بعینه جیسے که اُس کے تکمه هائے قمیص آفاق کو حقیر سمجھتے هین .

(۱۳) اُس کے اشجار شبہائے وصل مین خوشبو کے ساتھ اُس کی بے باکیون اور خونریزیون کو لئے هوئے میرے پاس آیا کرتے تھے . '

(۱۴) ويجود روض الحسن من وجناته دمعي فيندي رنده و بهاره
(۱۵) حتي سقاني الدهر كاس فراقه فسكرت سكرا لا يفيق خماره
(۱۶) و وقفت في مثل المحصب موقفا للبين من حب القلوب جماره
(۱۷) حيران اعمي الطرف وهو سماؤه و اذاب فيه القلب وهو قراره
(۱۸) و لئن يذبه وهو مثواه فكم قد احرقت عود العفارة ناره
(۱۹) ان يهنه اني اذعت لحبه قلبي و ذاعت عنده اسراره
(۲۰) فليهن قلبي ان شكاه وشاحه لسواره فاقتص منه سواره
(۲۱) فوحسنه لقد انتدبت اوصفه بالنجل لولا ان حمصا داره
(۲۲) بلد رمتني بالمني اغصانه و تفجرت لي بالندي انهاره

اِن ابن عمار کو المعتمد کے ساتھ عجیب واقعات پیش آئے ۔ اہل اندلس نے اُن کے جمع کرنے میں اعتنا کیا ہے ، اور میں انشاء اللہ

ترجمہ :-

(۱۴) میرے آنسو ٹپک ٹپک کر باغ حسن کو سیراب کرتے ہیں ، جس سے اُس کے گلہائے رند و بہار تر و تازہ ہو جاتے ہیں ۔

(۱۵) آخر زمانے نے مجھے اپنا جام فراق پلا دیا ، جس سے میں ایسا مد ہوش ہو گیا کہ اس مد ہوشی سے کبھی افاقہ نہیں ۔

(۱۶) اور میں مقام محصب کی طرح کھڑا رہ گیا ، کہ دلوں کی محبت اُس پر جدائی کے سنگریزے برساتی ہے ۔

(۱۷) حیران اور کور چشم ، حالانکہ وہ اس کا آسمان ہے ۔ اس نے اس میں دل کو پگھلا دیا ہے ، حالانکہ وہی اس کا مقر تھا ۔

(۱۸) اور اگر اُس نے اُس کو اُس کی قرارگاہ میں پگھلا دیا ، تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے ، کیونکہ اس کی آگ اکثر عفارہ درخت کی لکڑی کو جلا دیا ہے ۔

(۱۹) اگر وہ اس سے خوش ہوتا ہے کہ میں نے اس کی محبت میں اپنے دل کو پگھلا دیا ہے اور اس کے پاس اسی کے راز فاش ہوگئے ہیں ،

(۲۰) تو میرے دل کو خوش ہونا چاہئے ، اگر اس کا ہار اس کی ہدت اور تیزی کی شکایت کرے ، کہ اس کی شدت کم ہو گئی ۔

(۲۱) قسم ہے اس کے حسن کی کہ اگر شہر حمص اس کا گھر نہ ہوتا تو میں اُسے ضرور بیابان کہتا ۔

(۲۲) وہ ایک ایسا شہر ہے جس کی شاخوں نے میرے دل کو آرزومند کر دیا ہے اور جس کے دریاؤں نے مجھے پانی سے سیراب کر دیا ہے ۔ (مترجم)

اُن میین سے مجھے جو کچھہ یاد ہي یہان درج کرونگا : مگر اُسي شرط کے ساتھہ جس کا میین نے التزام کیا ہي ' اؤر اس حد سے نہ گزرونگا جو میین نے مقرر کي ہي ۰ وجہ یہ ہي کہ میین نے شروع شباب میین ابن عمار کے ان حالات کي طرف ' جو المعتمد کي صحبت میین آداب کے متعلق گزرے ' خاص توجہ کي تہي ۰ میین نے اپنے حافظہ کے خزانے کو تلاش کیا ' تو ان میین سے بہت کم کو موجود پایا ' اؤر وہي میین انشاء اللہ عز و جل یہان بہي درج کرتا ہون *

اِن کا نام محمد بن عمار اؤر کنیت ابوبکر ہي ۰ ان کي اصلیت شہر شلب کے اعمال میین سے شنبوس نامي ایک قریہ سے ہي ۰ ان کا اؤر ان کے والد کا مولد یہي مقام ہي ۰ ان کا خاندان ایک گمنام خاندان تہا ۰ ان کو یا ان کے اسلاف کو زمانۂ قدیم یا خود ان کے ایام میین کوئي ریاست یا شہرت حاصل نہ تہي ' نہ اس زمانے میین ان میین سے کسي کا ذکر کیا گیا ہي ۰ ابن عمار ابہي طفلي ہي میین تہے کہ شلب میین وارد ہوئے ۰ وہین بڑہے اؤر وہین علماء کي ایک جماعت سے ' جن میین ابوالحجاج یوسف بن عیسیٰ الاعلم بہي شامل ہین ' علم ادب حاصل کیا ۰ پہر قرطبہ گئے ۰ وہان بہي علم ادب حاصل کیا ' شعر و شاعري میین مہارت پیدا کي اؤر اسي کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا ۰ وہ اندلس بہر میین اسي سے فائدہ اٹہاتے پہرتے تہے ۰ وہ سوا بادشاہان اندلس کے اؤر کسي بادشاہ کي مدح کي خصوصیت نہین کرتے تہے ۰ وہ اسکي پرواہ نہ کرتے تہے کہ ان کو کوئي بادشاہ عطیہ دیتا ہي یا معمولي بازاري آدمي ۰ اس کے متعلق ان کا ایک عجیب لطیفہ ہي : وہ یہ کہ وہ اپنے مختلف اسفار میین سے ایک کے دوران میین شلب گئے ۰ اس وقت ان کي یہ حالت تہي کہ ان کے پاس سواء ایک سواري کے جانور کے اؤر کچھہ نہ تہا ؛ اؤر طرہ یہ کہ اس جانور کے لئے بہي چارہ تک نہ تہا ۰ انہون نے بازاریون میین سے ایک بڑے آدمي کي شان میین چند اشعار

کہہ کر اس کے پاس بھیج دئے ۔ اس شخص نے ان کی یہ قدر کی کہ جو کا توبرہ بھرکر ان کے پاس بھیج دیا' اؤر انہون نے اس کو بہت ہي بڑا صله اؤر بہترین انعام سمجھا ۔ پھر یہ اتفاق ہوا کہ ابن عمار کے حال مین ترقي ہوتي چلي گئي' قسمت نے ان کي مساعدت کي اؤر بخت نے یاوري ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت آئي کہ المعتمد نے صاحب امر ہوتے ہي ان کو شہر شلب اؤر اس کے اعمال کا حاکم مقرر کردیا ۔ چنانچہ وہ اپنے بہت سے سوار' غلام اؤر حشم لیکر وہان پہنچے ؛ اؤر ایسي نخوت دکھلائي کہ المعتمد علي الله نے اپنے والد المعتضد بالله کي طرف سے وہان کا حاکم مقرر ہونے کے وقت نہ ظاہر کي تھي ۔ ابن عمار نے سب سے پہلي بات جو وہان جاکر دریافت کي وہ اپنے جو عطا کرنے والے شخص کے متعلق تھي ۔ اُنہون نے دریافت کیا کہ "وہ شخص کیا کرتا ہي ؟ زندہ بھي ہي ؟" لوگون نے کہا "ہان" ۔ یہ سنکر انہون نے وہي توبرہ' جو اس نے جو سے بھر کر بھیجا تھا' درہمون سے بھر کر اُسکے پاس بھیج دیا اؤر اپنے قاصد کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ "اگر تم اِس کو گندم بھر کر بھیجتے تو ہم سونا بھر کر دیتے" ۔ غرض کہ ابن عمار یون ہي پریشان حال رہے' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین' تمام اندلس مین طالب جود و عطف مین سرگردان پھرتے رہے' تا آنکہ ان کي المعتضد بالله ابو عمر تک رسائي ہو گئي اؤر انہون نے ان کي مدح مین اپنا وہ مشہور و معروف قصیدہ پڑھا' جس کي ابتداء یون ہوتي ہي کہ :—

۱ ادر الزجاجة فالنسیم قد انبري والنجم قد صرف العنان عن السرا
والصبح قد اهدي لنا کافوره لما استرد اللیل منا العنبرا

اسي قصیدے مین المعتضد کي مدح مین کہتے ہین کہ :—

۱ ترجمہ :— آبگینہ کو گردش دو' کہ نسیم چلنے لگی ھی اور ستارون نے بھی اپنے سفر شبینہ سے باگ موڑی ھی ۔

اور صبح نے اپنا کافور ہم کو دکھا دیا ھی' کیونکہ رات نے اپنا عنبر ہم سے واپس لے لیا ھی ۔ (مترجم)

۱ عباد المخضر نائل كفه والجو قد لبس الرداء الاغبرا
قدّاح زند المجد لا ينفك من نار الوغي الا الي نار القرا
يختار اذ يهب الخريدة كاعبا والطرف اجرد والحسام مجوهرا

اسي قصيدے مين ايک واقعه كي تعريف مين ، جو المعتضد كو بربر مين پيش آيا تها ، كهتے هين :—

۲ شقيت بسيفك امة لم تعتقد الا اليهود و ان تسموا بربرا
اثمرت رمحك من رؤوس كماتهم لما رايت الغصن يعشق مثمرا
وخضبت سيفك من دماء نحورهم لما عهدت الحسن يلبس احمرا

اس قصيدے مين ايک بيت هي كه اُس كا مثيل نه كسي متقدم نے كها نه متاخرنے ؛ اوْر وه يه هي :—

السيف افصح من زياد خطبة في الحرب ان كانت يمينك منبرا

[يعني :— تلوار دوران جنگ مين زياد سے بهي زياده فصاحت كے ساتهه تقرير كرتي هي ، بشرطيكه آپ كا داهنا هاتهه منبر هو . (مترجم)]

المعتضد نے اس قصيدے كو سن كر بهت پسند كيا ، ابن عمار كو مال اوْر كپڑے اوْر سواري عطا كي ، اوْر حكم ديا كه اُن كا نام شعراء كے دفتر مين درج كرديا جائے . پهر اُنكا تعلق المعتمد علي الله سے هوگيا ،

---

۱ ترجمه :- عباد ، جس كے هاتهه كي بخشش نر و تازه رهتي هي ، اور جو نے غبار آلود چادر اوڑهه لي هي .
وه مجد كے چقماق سے آگ نكالتا هي ، اور آتش جنگ سے عليحده هوتا هي تو آتش مهمان نوازي هي كو سوزان كرتا هي .
جب وه كسي كو انعام دينے لگتا هي تو دختر نارپستان ، اسپ اجرد اور شمشير جواهر نگار كو انتخاب كرتا هي . (مترجم)
۲ ترجمه :- آپ كي تلوار سے ايک ايسي قوم پر بد بختي ٹوٹ پڑي جو اعتقادا يهودي هي اور بربر كهلاتي هي .
آپ نے اپنے نيزے كو اُن لوگون كے دلاورون كے سرون سے باردار كرديا ، جب آپ نے ديكها كه شاخ باردار اچهي معلوم هوتي هي .
اور آپ نے اپني تلوار كو ان كے سينون كے خون سے رنگ ديا ، جب آپ نے ديكها كه حسن سرخ رنگ كے لباس سے پيدا هوتا هي . (مترجم)

جو اُن دنون جوان تھے ۔ اُن کي وجه سے اُن کے حال مین اؤر بھي ترقي هوتي چلي گئي ؛ اؤر ان کے طفیل و وسیله سے ان کي قرت بھي بڑھ گئي اؤر مضبوط هوتي گئي ' یهان تک که وه المعتمد کے مقربان خاص مین سے هو گئے اؤر یهه نوبت آ گئي که المعتمد اُن کو اپنے مُوئے سینه بھي زیاده عزیز اؤر اپني حبل ورید سے بھي زیاده قریب رکھنے لگے ' اؤر دن رات مین کسي وقت اُن سے جدا نه هوتے ۔ اسکے بعد اتفاق یه هوا که المعتمد علي الله اپنے والد کي جانب سے شلب کے حاکم مقرر هو گئے ۔ اُنهون نے ابن عمار کو اپنا وزیر بنا لیا اؤر تمام امور کو اُن هي کے هاتھ مین دے دیا ۔ ابن عمار ان پر اس شدت سے غالب هو گئے که دونون کي برائیان سنتے سنتے لوگون کے کان پک گئے ۔ نتیجه یه هوا که المعتضد نے بھي یهي مُناسب سمجھا که دونون کو علیحده کر دیا جائے ۔ چنانچه ' جیسا که پهلے اشاره کیا جا چکا هي اُن کو وهان سے نکال دیا گیا ۔ وه انتهاء بلاد اندلس مین یون هي مُسافرانه پھرتے رهے ۔ آخر جب المعتضد کا انتقال هو گیا ' تو المعتمد نے ان کو دوباره بلاکر پھر مقربان خاص مین شامل کر لیا : یهان تک که وه المعتمد کے ساتھ ایسے ایسے امور مین شریک تھے که جن مین کوئي شخص اپنے بھائي یا باپ کو بھي شریک نهین کرتا ۔ جس زمانے مین یه دونون شلب مین تھے ' ابن عمار پر ایک عجیب واقعه گزرا ۔ وه یه که ایک رات کو المعتمد نے ان کو اپني مجلس اُنس مین بلایا ' جیسا که اُن کي عادت تھي ۔ لیکن اُس رات انهون نے ان پر زیاده اکرام مبذول فرمائے ۔ جب سونے کا وقت هوا ' تو المعتمد نے ابن عمار کو قسم دي که وه ان هي کے تکیه پر سر رکھ کر سوئین ۔ چنانچه ایسا هي هوا ۔ ابن عمار کا بیان هي که "خواب مین مئین نے سنا که هاتف غیب مجھ سے کهتا هي که "اي مسکین ! اس پر غره نه هونا ۔ یه شخص تجھ کو عنقریب قتل کر دیگا ' کچھ هي عرصه گزریگا !" مین گھبراکے جاگ اُٹھا اؤر تعوذ کیا ۔ مگر پھر

سویا تو هاتف نے پہلے کی طرح پھر مجھ سے یہی کہا ۔ میں پھر بیدار هوگیا ؛ اور پھر سویا تو تیسری مرتبہ پھر وهی بات سنی ۔ میں پھر جاگ اُٹھا ' کپڑے اُتار ڈالے اور ایک بوریا اپنے اوپر لپیٹ لیا ۔ پھر یہ ارادہ کیا کہ قصر کے دروازے تک پہنچ جاؤں اور صبح هو تو پوشیدہ طور پر نکل جاؤں ' ساحل بحر پر پہنچ کر سرحد کو چلا جاؤں ' بربر کے پہاڑوں میں جا رهوں اور وهیں مر جاؤں ۔ اتنے میں المعتمد کی آنکھ کھل گئی ۔ اُنہوں نے مجھے دیکھا تو نہ پایا اور میرے ڈھونڈھنے کا حکم دیا ۔ مجھے قصر کے قریب ڈھونڈھا گیا ۔ وہ خود تلوار پر ٹیکی لگاتے هوئے نکلے اور ایک شخص اُن کے آگے آگے شمع اُٹھائے هوئے تھا ۔ آخر اُنہوں نے هي مجھے ڈھونڈھ نکالا : اور وہ اِس طرح هوا کہ وہ قصر کے دروازے پر اِس خیال سے آئے کہ یہ دیکھیں کہ آیا دروازہ کھلا هوا هي یا نہیں ۔ پھر وہ اُس بورئے کے سامنے آ کھڑے هوے جس میں میں لپٹا هوا تھا ۔ اتفاق سے میں اُس کے اندر ہل پڑا ' جس سے اُن کو میرا اُسی میں هونا معلوم هوگیا ' اور پوچھا کہ " اِس بورئے میں کیا هي ؟ " اُنہوں نے اُس بورئے کو کھولنے کا حکم دیا ' تو میں اُسکے اندر سے برهنہ جسم صرف پا جامہ پہنے هوے بر آمد هوا ۔ المعتمد مجھے دیکھ کر آنسو بھر لائے اور کہنے لگے " ابوبکر ! تم نے یہ حرکت کیوں کی ؟ " مجھے سواء اسکے کچھ چارہ نہیں رہا کہ سچ بولوں ۔ میں نے اپنا تمام قصہ شروع سے آخر تک بیان کردیا ۔ وہ سن کر هنس پڑے اور بولے کہ " یہ یوں هي فضول خیال تھا ' جو خمار کی وجہ سے پیدا هوگیا " ۔ پھر کہنے لگے کہ " میں تم کو کیوں کر قتل کرسکتا هوں ؟ کیا تم نے دیکھا هي کہ کوئی شخص اپنے آپ کو قتل کرتا هي ؟ کیا تم میرے لئے ایسے هي نہیں هو جیسے خود میری ذات ؟ " ابن عمار نے اُن کا شکریہ ادا کیا ' اور اُن کے طول عمر کی دعا کی ۔ دونوں اِس واقعہ کو بھول بسر گئے ۔ چند روز اِس پر گزر گئے اور وہ واقعہ پیش آیا ' جس کی طرف عنقریب اشارہ کیا

جائیگا: ابن عمار کا خواب صحیح هو گیا' اور المعتمد نے بقول اپنے خود هي کو قتل کردیا *

القصه' جیسا که هم ذکر کرچکے هین' جب المعتمد بادشاه هوئے تو ابن عمارنے اُن سے ولایت شلب کي درخواست کي' جو اُن کا شهر تها اور جهان اُنهون نے پرورش پائي تهي. المعتمد نے اُنکي درخواست منظور کي' اور وهان کا والي مقرر کردیا. وهان کے تمام امور خارجي و داخلي اُن کے سپرد کردئے. چنانچه وهان ابن عمار کي ولایت قائم رهي: مگر المعتمد کو اُن سے ملنے کا اس قدر شوق هوا که صبر نه کرسکے. اُن کو وهان سے بلالیا اور ولایت شلب سے معزول کرکے اپنا وزیر بنا لیا. المعتمد کے ساته اُن کي وهي کیفیت هوگئي' جو هارون الرشید کي جعفر بن یحیی برمکي کے ساته تهي. المعتمد اُن بڑے بڑے امور پر متعین کرتے اور مراتب عالیه دیتے رهے. ابن عمار کو بهي جو کام ملتا تها اُسے بخوبي انجام دیتے تهے. بلاد اندلس مین اُنکي شهرت هوگئي؛ یهان تک که ادفنش بادشاه روم کے سامنے جب کبهي ابن عمار کا نام آتا تو کهتا که وه " جزیره نما والا " هي. ابن عمار هي نے اُس کو اشبیلیه' قرطبه' اور اُن دونون کے اعمال پر حمله کرنے سے روک دیا تها. اس کا قصه یه هي که جب ادفنش بهت ضخیم فوج لے کر المعتمد کے ملک پر چڑهائي کرنے نکلا؛ تو لوگ اُس سے ڈرنے لگے' سب پر اُس کا رعب پڑ گیا' اور اُن لوگون نے اپني کمزوري کي وجه سے یه یقین کرلیا که وه اُس کو روک نه سکینگے. ابن عمارنے نهایت عمده حیلے اور آسان تدبیر سے اُسکو وهان سے واپس لوٹا دیا. اُس حیلے کي صورت یه تهي که ابن عمارنے ایک شطرنج (بساط اور مهرے) ایسي مضبوط اور عجیب و غریب بنوائي تهي که اُس جیسي کسي بادشاه کے پاس بهي نه تهي. مهرے آبنوس' عود رطب اور صندل کے تهے' جن پر سونے کا کام تها. اُس کي بساط بهي بڑي مضبوط تهي. ابن عمار المعتمد کے سفیر بن کر

ادفنش کے پاس گئے ' اور بلاد اسلام کے آغاز سرحد ہي مين اُس سے ملاقي ہوئے ۔ ادفنش نے اُن کا بڑي تعظيم کے ساتھ خير مقدم کيا ' بہت اکرام کيا ' اپنے ارکان دولت کو اُن کي خدمت پر مامور کيا ' اور حکم ديا کہ اُن کي تمام ضروريات بہت جلد مہيا کي جائين ۔ ابن عمار نے وہ بساط نکال کر ادفنش کے بعض خواص کو دکھلائي ۔ اُنہون نے اپنے بادشاہ کو اُس کي اطلاع کردي ۔ يہ بے دين يعني ادفنش شطرنج کا بڑا شوقين تہا ۔ جب وہ ابن عمار سے ملا ' تو پوچھنے لگا کہ " آپ شطرنج کيسي کھيل سکتے ہين ؟ " ابن عمار کو شطرنج کھيلنے مين نہايت اعلي درجہ کي مہارت تھي ۔ چنانچہ اُنہون نے ايسا ہي کہہ ديا ۔ ادفنش نے کہا کہ " مجھے معلوم ہوا ہي کہ آپ کے پاس ايک عجيب و غريب شطرنج ہي " ۔ ابن عمار نے کہا " ہان " ۔ اُس نے کہا کہ " ہم اُس کو کيون کر ديکھہ سکتے ہين ؟ " ابن عمار نے ترجمان سے کہا کہ " کہہ دو کہ مين شطرنج لئے آتا ہون ' مگر اس شرط سے کہ مين تمہارے ساتھہ کھيلونگا ۔ اگر تم نے مجھے ہرا ديا تو شطرنج تمہاري ' اور اگر تم ہار گئے تو مين تم سے جو چاہون کروالون ۔ " ادفنش نے کہا کہ " شطرنج يہان لے آؤ تا کہ ہم اُسے ايک نظر ديکھہ لين ۔ " چنانچہ ابن عمار نے ايک شخص کو بھيجا ' جو جاکر شطرنج لے آيا ۔ جب اُسے اُس بے دين کے سامنے رکھا گيا ' تو اُس نے ازروئي ادب و استعجاب اپنے سينے پر صليب کي شکل بنائي اور کہنے لگا کہ " مجھے يہ خيال بھي نہ تھا کہ شطرنج کي درستي اور مضبوطي اس حد کو پہنچ سکتي ہي ۔ " پھر ابن عمار کي طرف مخاطب ہوکر کہا کہ " آپ کي کيا رائے ہي ؟ " اُنہون نے اپنے پہلے ہي کلام کا اعادہ کيا ۔ ادفنش نے کہا کہ " مين آپ کے ساتھہ کسي نا معلوم شرط پر نہ کھيلونگا ۔ خبر نہين آپ مجھہ سے کيا طلب کرين ' اور وہ مجھہ سے ممکن نہ ہو " ۔ ابن عمار نے کہا کہ " مين بغير اس شرط کے نہ کھيلونگا ۔ " يہہ کہہ کر اُنہون نے شطرنج اُٹھالي ۔ ابن عمار نے ارادے کا

راز ادفنش کے چند ثقہ ارکان دولت کو بتا دیا' اور اُن کو بہت سا مال اس شرط پر دیا کہ وہ ادفنش کو کھیلنے کا مشورہ دین ۔ چنانچہ اُنہون نے یہي کیا ۔ اُس بے دین کا دل بھي شطرنج مین پڑا رہا' اور اس کے خواص دولت نے بھي اُسے وھي مشورہ دیا' جو ابن عمار نے سکھا دیا تھا ۔ اُنہون نے اس معاملے کو اس کے سامنے آسان کرکے ظاہر کیا اور کہا کہ اگر آپ اس پر غالب ھو گئے' تو آپ کے پاس وہ شطرنج آ جائیگي جو کسي بادشاہ کے پاس بھي نہ نکلیگي ؛ اور اگر وہ آپ پر غالب آ گیا' تو اس کي کیا مجال ہي کہ وہ آپ پر کوئي حکم لگائے ۔ اور یہ بھي ایک عیب ناک امر ہي کہ کوئي شخص بادشاہ سے کچھ طلب کرے اور وہ اپنا عجز ظاھر کرے ۔ اگر ابن عمار نے آپ سے کوئي ایسي بات طلب کي' جس کا اتمام نا ممکن ھو' تو ہم اُس کو رد کر دینے کا ذمہ لیتے ہین ۔" غرض کہ اُنہون نے اسي قسم کي باتین کین' یہان تک کہ ادفنش نے منظور کر لیا اور ابن عمار کو بُلا بھیجا ۔ وہ آئے تو اپنے ہمراہ شطرنج بھي لیتے آئے ۔ ادفنش نے اُن سے کہا کہ "مجھے آپ کي شرط منظور ہي ۔" ابن عمار نے کہا کہ "میرے اور اپنے درمیان مین چند گواہ مقرر کردو" جنکے نام اُنہون نے بتا دئے ۔ چنانچہ ادفنش نے اُن لوگون کو بلوا بھیجا ۔ وہ لوگ آ گئے' اور کھیل شروع ھوا ۔ جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہین' ابن عمار اتنے بڑے شاطر تھے کہ کوئي شخص اُن کے مقابلے مین نہین تھیر سکتا تھا ۔ اُنہون نے تمام حاضرین کے سامنے ادفنش پر ایسا غلبہ پایا کہ اُس بے دین کو اُس مین کسي طرح کي چون و چرا کرنے کي گنجائش باقي نہ رھي ۔ جب غلبہ تسلیم کر لیا گیا' تو ابن عمار نے کہا کہ "اب میرے لئے جائز ہي کہ جو چاھون حکم لگاؤن ۔" ادفنش نے کہا "ھان ۔ بتلائے کیا حکم ہي ۔" ابن عمار نے جواب دیا کہ "یہ ہي کہ تم یہان سے اپنے شہر کو واپس چلے جاؤ ۔" یہ سن کر اُس بے دین کا مُنھہ کالا ھو گیا ۔ وہ کبھي کھڑا ھوتا اور کبھي بیٹھتا تھا ۔ پھر

اُسنے اپنے خواص دولت سے کہا کہ "مین اسي سے ڈرتا تھا ۔ تم ہي نے مجھ پر یہ امر آسان کرکے ظاہر کیا تھا ۔" اوٗر اسي قسم کي باتین کین ۔ اُس نے ارادہ کیا کہ اپنے عہد و اقرار سے پھر جائے ' اوٗر اس معاملے سے رو گرداني کرے ۔ مگر خواص دولت نے اس بات کو قبیح قرار دیا اوٗر کہا کہ " آپ کے لئے ایسا کرنا موزون نہین ہي ' کیونکہ آپ اپنے وقت مین تمام نصاریٰ کے بادشاہ ہین ۔" غرض کہ وہ لوگ اسي نوع کي باتین کرتے رہے ۔ آخر اُسکو تسکین ہو گئي اوٗر کہنے لگا کہ "مین اُس وقت تک یہان سے نہ جاؤنگا کہ جب تک مین اس سال کے علاوہ اوٗر دو سال کے محاصل وصول نہ کرلون ۔" ابن عمار نے کہا کہ "ہان ہم یہ سب کچھ تم کو دے دینگے ۔" چنانچہ جتنا کچھ ادفنش نے طلب کیا تھا ابن عمار نے اُسے دے دیا : ادفنش اُسے لے کر واپس چلا گیا ۔ خدا نے اُس کي شرارت کو روک دیا ' اوٗر اپنے فضل و کرم سے اُس کو مسلمانون کے مقابلے سے با حسن الوجوہ دفع کردیا ۔ ابن عمار اشبیلیہ واپس چلے گئے ' اوٗر المعتمد اُن سے بہت خوش ہوئے *

اس واقعہ کے بعد المعتمد کو مرسیہ اوٗر اس کے اعمال پر ' جو تدمیر کے نام سے مشہور تھا ' قبضہ جمانے کي ہوس پیدا ہوئي ۔ یہ تمام علاقہ ابو عبد الرحمان محمد بن طاہر کے قبضے مین تھا ۔ وهي اُسکا مدبر امر بھي تھا ۔ المعتمد نے بڑي بڑي فوجین جمع کین اوٗر ابن عمار کو اس امر کا کفیل بنایا کہ وہ ان افواج کو لیکر جائین اوٗر ابن طاهر کو مرسیہ سے خارج کردین ۔ چنانچہ ابن عمار نے اپنے اس عہدے کو بخوبي سرانجام دیا ' اوٗر ابن طاهر کو وهان سے نکال دیا ۔ ابن طاهر وهان سے نکل کر بلنسیہ مین بنو عبد العزیز سے جا ملا ' اوٗر وهین رهتے رهتے انتقال کیا : (رحمہ اللہ) *

جب ' حسب ذکر بالا ' ابن عمار بنو طاهر کے دار الملک ' مرسیہ ' پر قابض ہو گئے ' تو ان کي نیت بگڑ گئي ۔ اُن کي بد نیتي نے اُن کو

یہ سکھایا کہ اس علاقے پر دست درازي کرین اؤر خود قابض هو جائین ۔ وہ اس کے لئے طرح طرح کے حیلے کرتے رهے : اؤر بعض حیلے کارگر بهي هوئے ' اؤر مرسیہ* اؤر اُس کے اعمال اُن کے مطیع هو گئے ۔ پهر اُن کو ملک بلنسیہ کي طمع پیدا هوئي ۔ آخر ان کے بر خلاف اهل مرسیہ مین سے ایک شخص ابن رشیق نامي کهڑا هوا گیا ۔ ابن رشیق کا باپ افواج مرسیہ کا ایک مشہور سپاهي تها ۔ صورت حال یہ هوئي کہ ابن عمار اپنے کسي امر کے لئے باهر گئے تهے ۔ ابن رشیق نے اس علاقے پر دعوي کیا ' اؤر عوام الناس اؤر کچهہ فوج ان کے ساتهہ هو گئي ۔ ابن عمار نے یہ سنا ' تو وہ یلغار کرتے هوئے پهنچے : مگر شہر کے دروازے بند تهے ۔ اُنهون نے اپنے همراهیون کو لیکر چند دن تک شہر کا محاصرہ کئے رکها ۔ مگر شہر نے ان کا مقابلہ کیا ' اؤر وہ اُس مین داخل نہ هو سکے ۔ اب وہ حیران تهے کہ کیا کرین اؤر کہان جائین ۔ المعتمد کو معلوم هو چکا تها کہ ابن عمار اُن کے خلاف هوکر اطاعت سے نکل چکے هین ۔ ابن عمار کو سوا اس کے اؤر کوئي چارہ نہ سوجها کہ وهان سے بهاگ کر کوئي پناہ کي جگہ تلاش کرین ۔ چنانچہ وہ فرار کرکے سرقسطہ مین بنو هود کے پاس جا پهنچے ' اؤر وهین قیام کیا ۔ آخر وہ اُن پر بهي بار معلوم هونے لگے ۔ بنو هود بهي اُن کي فتنہ پردازي سے خائف هو گئے ' اؤر جو کچهہ اُنهون نے اپنے آقا اؤر ولي نعمت کے ساتهہ کیا وہ ان کي نگاہ مین کهٹکنے لگا ۔ چنانچہ بنو هود نے ان کو اپنے بلاد سے نکال باهر کیا ۔ اب یہ کیفیت رهي کہ وہ ایک شہر سے دوسرے کي طرف نکال دئے جاتے تهے اؤر سب بادشاہ اُن کو برا سمجهتے تهے ۔ شدہ شدہ وہ اندلس کے قلعون مین سے ایک قلعہ موسومہ بہ شقورہ مین پهنچے ' جو نہایت مضبوط و محصون تها اؤر جس پر ایک شخص ' ابن مبارک ' متغلب تها ۔ اس نے ان کي خوب آؤ بهگت کي اؤر اچهي طرح مہمان نوازي سے پیش آیا ۔ مگر چند دن کے بعد اُسے بهي ایک تدبیر سوجهہ گئي '

اؤر اُس نے اُن پر قبضه پاکر اُن کو قید کردیا اؤر اپنے قید خانے مین محبوس کردیا ۔ جب ابن عمارنے اُس کا یه سلوک دیکھا ' تو اُنھون نے ابن مبارک سے کہا که " تمھارے لئے مناسب یه ہي که تم تمام شاهان اندلس کو اس امر کي اطلاع دو که مین تمھاري قید مین هون ' اؤر مجھے ان سب کے پاس پیش کرو ۔ اُن مین سے کوئي بھي ایسا نه هوگا جو میري خواہش نه کریگا ۔ جس کو میري طرف زیاده رغبت هوگي وه تمکو انعام دیگا ' اؤر تم مجھے اُسي کے پاس بھیج دینا " ۔ ابن مبارک نے یہي کیا ۔ اندلس کے ہر ایک بادشاه نے ابن عمار کو لینے کي خواہش کي ۔ اُن ہي مین سے المعتمد نے بھي اُن کو بلانے کے لئے لکھا ۔ اسي واقعه کے متعلق ابن عمار کہتے ہین که :—

اصبحت في السوق ينادي علي   راسي بانواع من المال
والله ما جار علي ماله   من ضمني بالثمن الغالي

[یعني :— میري یه حالت هوگئي که میرے لئے طرح طرح کے مال و زر کي قیمتین پڑنے لگین ۔ بخدا جس شخص نے میرے لئے بڑي قیمت لگائي اُس نے اپنے مال پر کچھ ظلم نہین کیا ۔ (مترجم)]

اسي قید کي حالت مین ابن عمارنے کسي سے استنظاف کي غرض سے ایک نوره (استرا) مانگا ؛ مگر عذر کیا گیا ۔ پھر اُنھون نے موسي مانگا ' تو اُس نے لا دیا ۔ اس واقعه کا وه یون ذکر کرتے ہین :—

اربي علي كل بوسا   بوسا شقورة عندي
فقدت هرون فيها   فظلت اطلب موسى

[یعني :— میرے لئے شقوره نہایت منحوس تھا ؛ ایسا منحوس که اُس کي نحوست سب سے بڑھي هوئي تھي ۔ وهان مین نے هارون کو گم کردیا ' تو مین موسي کو مانگنے لگا ۔ (مترجم)]

المعتمد علي الله نے اپنے چند آدمیون کو زر و مال اؤر گھوڑے دیکر اس غرض سے روانه کیا که وه جاکر ابن عمار کو ابن مبارک کے هاتھ سے

چھڑا لائین ؛ اؤر اُن سے کہہ دیا کہ جب ابن عمار اُن کي سپردگي مین آجائین تو وہ اُن کي احتیاط کرین اؤر بیڑیان ڈال دین ۔ غرض یہ لوگ اُن کو لیکر نکلے ' اؤر قرطبہ پہنچے ۔ اتفاق سے اُن دنون المعتمد بھي وھین تھے ۔ ابن عمار بد ترین اؤر تباہ حال سے قرطبہ مین داخل ھوئے ۔ وہ خچر پر سوار تھے ' اؤر دو ھوشیار محافظ ساتھ تھے ۔ اُن کي بیڑیان لوگون کو صاف نظر آتي تھین ۔ المعتمد نے ہر خاص و عام کو حکم دیا تھا کہ سب نکلکر ابن عمار کو اس بد حالي مین دیکھین ۔ اس سے قبل جب ابن عمار قرطبہ مین داخل ھوئے تھے ' تو خوشي منائي گئي تھي ؛ رؤساء و اعیان شہر ان کے استقبال کے لئے بر آمد ھوئے تھے ' اؤر اُن مین سے جو ابن عمار کے ھاتھ کو بوسہ دے سکا تھا یا جس کے سلام کا اُنھون نے جواب دے دیا تھا وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا تھا ' اؤر باقي لوگون کا تو یہ حال تھا کہ اگر وہ ان کے پاس تک پہنچ بھي سکے تھے تو یا اُن کي رکاب کو چوم سکے تھے یا اُن کے کپڑے کے پلے کو ۔ بلکہ اس وقت ایسے لوگ بھي رہ گئے تھے ' جو اُن تک نہ پہنچ سکے بلکہ صرف دور ہي سے دیکھ لیا ۔ پاک ہي اللہ جو احوال کو بدلتا اؤر دولتون کو گردش دیتا رھتا ہي ! القصہ ابن عمار ' عزت و سرفرازي ' بلندي دولت اؤر ریاست عالیہ کے بعد ' اُس ذلت و خواري کي حالت مین قرطبہ مین داخل ھوئے جو ہم نے بیان کي ہي ۔ وہ ذلیل تھے ' خائف تھے ' فقیر تھے ' اؤر سوائے اُن کپڑون کے جو اُن کے جسم پر تھے وہ کسي چیز کے مالک نہ تھے ۔ پاک ہي وہ ذات جس نے اپنا دیا ھوا اُن سے چھین لیا اؤر جتنا مال و متاع اُن کے پاس تھا اُس سے اُنکو روک دیا !!

ابن عمار کے محافظین مین سے ایک نے اُن کے فرط ذکاوت اؤر سرعت ذہن کا یہ قصہ بیان کیا ہي کہ " جب ہم قرطبہ کے قریب اس طرح پہنچے کہ لوگ ہمین دیکھ رھے تھے ' تو ہم نے دیکھا کہ ایک سوار شہر سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ھوا ہماري طرف آ رھا ہي ۔ جب ابن

عمار نے اُس کو دیکھا ' تو اُنھون نے اپنا عمامہ سر سے اُتار لیا ۔ وہ سوار آیا ' ہم تک پہنچکر ابن عمار کي طرف دیکھا اؤر ہماري صف مین شامل ہوکر چلنے لگا ۔ ہم نے اُس سوار سے سوال کیا کہ " تم کیون آئے ہو؟ " اُس نے کہا کہ " مین جس کام کے لئے آیا تھا ' وہ اس شخص نے اپنے تک پہنچنے سے پہلے ہي کرلیا ۔ " اُس وقت ہم کو معلوم ہوا کہ یہ سوار اس لئے بھیجا گیا تھا کہ وہ ان کا عمامہ ان کے سر سے اُتار دے " ۔

الغرض ابن عمار المعتمد علي اللہ کے سامنے اس حال مین پیش کئے گئے جو بیان کیا گیا : کہ وہ اپني بیڑیان پہنے ہوئے چل رہے تھے ۔ المعتمد نے اُن کے سامنے اپنے عطیات اؤر نعمتون کو گننا شروع کیا ' اؤر ابن عمار سر جھکائے ہوئے سب کچھ سنتے رہے ' اؤر ہمکے تک نہین ۔ جب المعتمد سب کچھ کہہ چکے تو ابن عمار نے صرف یہ ہي جواب دیا کہ " جو کچھ حضور نے (خدا آپ کو سلامت رکھے) فرمایا ہي ' مین اُس سے انکار نہین کرتا ۔ اؤر اگر انکار کرون بھي تو ناطق چیزین تو ایک طرف رھین ' جمادات تک میرے خلاف شہادت دینگے ۔ مین نے بیجا کیا ' حضور معاف فرمائین ؛ مین نے گناہ کیا ' حضور عفو فرمائین " ۔ المعتمد نے کہا " افسوس ' یہ ایسا گناہ نہین کہ معاف کیا جائے " ۔ اُنھون نے حکم دیا کہ ابن عمار کو کشتي مین بٹھاکر اشبیلیہ لے جائین ۔ چنانچہ ان کو اشبیلیہ مین بھي اُسي حال سے داخل کیا گیا جس سے وہ قرطبہ مین داخل ہوئے تھے ' اؤر المعتمد کے قصر کے پھاٹک کے ایک جھروکے مین رکھے گئے ۔ اس قصر کا نام " القصر المبارک " تھا ' اؤر وہ ہمارے وقت تک باقي ہي ۔ ابن عمار وھان مدتون قید رہے ۔ اسي قید کے دوران مین ان سے بہت سے قصائد مذکور ہین ' اؤر وہ ایسے ہین کہ اگر ان قصائد کے توسل سے زمانے سے مدد مانگي جاتي تو وہ اپنے جور سے باز آجاتا ' اؤر اگر فلک سے ان کے طفیل سے التجا کي جاتي تو وہ اپنا دور چھوڑ دیتا ۔ مگر وہ قصائد ایسے تعویذ تھے ' جنھون نے کوئي

اثر نہین کیا ؛ وہ دعائین تھین ' جو قبول نہین ہوئین ؛ اور وہ منتر تھے ' جنھون نے کوئي نفع نہین دیا . چنانچہ ان قصائد مین سے یہ اشعار بھي ہین :—

(۱) سجایاك ان عافیت اندي و اسجح — وعذرك ان عاقبت اجلي و اوضح
(۲) و ان كان بين الخطتين مزيّة — فانت الي الادني من الله تجنح
(۳) حنانيك في اخذي برايك لا تطع — عداي ولو اثنوا عليك و افصحوا
(۴) فان رجاي ان عندك غير ما — يخوض عدوي اليوم فيه و يمرح
(۵) ولم لا و قد اسلفت ودّاً و خدمة — يكرّان في ليل الخطايا فيصبح
(۶) و هبني وقد اعقبت اعمال مفسد — اما تفسد الاعمال ثمت تصلح
(۷) اقِلْني بما بيني و بينك من رضي — له نحو روح الله باب مفتح
(۸) و عفّ علي آثار جرم سلكتها — بهبّة رحمي منك تمحو وتمصح
(۹) و لا تلتفت قول الوشاة و رايهم — فكل اناء بالذي فيه يرشح

ترجمہ :-

(۱) اگر آپ معاف فرمائین ' تو آپ کے اخلاق و خصائل نہایت با سخا اور نیک ہین : اور اگر آپ سزا دین ' تو آپ کا عذر نہایت روشن اور واضح ہی .

(۲) اگر طریقون کے مابین کوئی مزیت ہو ' تو آپ اُس کی طرف مائل ہوتے ہین جو اللہ سے نزدیک ہو .

(۳) آپ مجھ پر یہ لطف و کرم فرمائیے کہ میرے متعلق اپنی رائے کو کام مین لائیے ; مگر میرے دشمنون کی بات نہ مانیے ' گوکہ وہ آپ کی تعریف کرین اور فصاحت سے کام لین .

(۴) کیونکہ میری امید وہ نہین ہی جس مین آج میرا عدو خوض کرتا اور اکڑ اکڑ کر چلتا ہی .

(۵) اور کیون نہ ہو ' جب کہ مین زمانۂ سلف مین دوستی اور خدمت کا دم بھرتا تھا ' جو خطاون مین شب گزارتی تھین اور پھر صبح کرتی تھین .

(۶) مین نے یہ بھی فرض کیا کہ آپ نے ایک مفسد کے اعمال کی سزا دی ہی . لیکن کیا اعمال ایک مرتبہ بگڑ کر پھر درست نہین ہوا کرتے ؟

(۷) مجھے اپنے اور میرے مابین کے امور کے لئے معاف فرمائیے اور خوشنودی کو کام فرمائیے ' جو خوشنودی الٰہی کی طرف ایک کھلا دروازہ ہی .

(۸) مین نے جو جرم کیا ہی اس کے آثار کو مٹا دیجئے . آپ ایک ذرا سے رحم سے اُس کو محو اور بوسیدہ کر سکتے ہین .

(۹) آپ چغل خورون کی بات اور رائے کی طرف التفات نہ فرمائیے ; کیونکہ ہر برتن مین سے وہی چیز ٹپکتی ہی جو اُس مین ہوتی ہی .

(۱۰) سیاتیک في امري حديث وقد اتي | بزور بني عبد العزيز موشّم
(۱۱) وما ذاك الاما علمت فانني | اذا ثبت لا انفك آسو و أجرح
(۱۲) كاني بهم لادرّ لله درهم | اشاروا تجاهي بالشمات وصرحوا
(۱۳) و قالوا اسيجزيه فلان بفعله | فقلت و قد يعفو فلان و يصفح
(۱۴) الا ان بطشا للمويد يرتمي | و لكن حلما للمويد برجح
(۱۵) و ماذا عسي الو اشون ان يتزيدوا | سوي ان ذنبي واضح متصحح
(۱٦) نعم لي ذنب غير ان لحلمه | صفاة يزل الذنب عنها فيسفح
(۱۷) عليه سلام كيف دار به الهوي | الي فيدنوا او علي فينزح
(۱۸) و يهنيه ان متّ السلوّ فانني | اموت و لي شوق اليه مبرح
(۱۹) و بين ضلوعي من هواه تميمة | ستنفع لو ان الحمام يجلح

ترجمہ :-

(۱۰) عنقریب آپ میرے متعلق کوئی بات سنینگے : بنو عبد العزیز کی رنگین دروغ بافی تو آپ تک پہنچ ہی چکی ہی ۔

(۱۱) اور وہ وہی بات ہی جس سے آپ واقف ہین ؛ کیونکہ مین جب کبھی صحت یاب ہو جاتا ہون ، تو پھر غمزدہ اور مجروح ہو جاتا ہون ۔

(۱۲) گویا کہ مین ان کو دیکھہ رہا ہون (خدا ان کو سمجھے) کہ وہ لوگ یہ کہہ رہے ہین اور صاف صاف کہہ رہے ہین کہ آپ میری اس مصیبت سے خوش ہین :

(۱۳) اور وہ کہتے ہین کہ فلان شخص اُسے اسکے فعل بد کا بدلہ دیگا ۔ مگر مین نے کہا کہ نہین فلان معاف کریگا ۔ اور درگزر کریگا ۔

(۱۴) ہان ، ایک موید شخص کے لئے یکبارگی حملے کا اندیشہ ہو سکتا ہی ، مگر ایک موید شخص کے لئے حلم و بردباری مرجح چیز ہی ۔

(۱۵) یہہ بھی ممکن ہی کہ شاید میرے دشمن چغل خور اور بہی باتین بڑھا بڑھا کر کہین ، علاوہ اس کے کہ میری خطا واضح اور یقیناً صحیح ہی ۔

(۱٦) ہان میری خطا ضرور ہی : مگر اس کی برداشت کے لئے ایک صاف و ہموار چٹان بھی ہی ، جس پر سے وہ خطا پھسل جائیگی اور گر جائیگی ۔

(۱۷) اُس پر سلام ہو ، خواہ پھر اُس کی خواہش اُسے میری طرف راغب کرکے مجھہ سے قریب کردے یا میرے خلاف کرکے مجھہ سے جدا کردے ۔

(۱۸) اگر مین مر جاون تو اُسکا مجھے بھلا دینا مبارک ہو ؛ کیونکہ مین اس حالت مین مرونگا کہ میرے دل مین اُس کے لئے ایک سوزان عشق موجزن ہوگا ۔

(۱۹) میری پسلیون مین اُس کی محبت کا ایک تعویذ ہی ۔ وہ ضرور نفع دیتا ، مگر موت حملے کر رہی ہی ۔ (مترجم)

جس وقت یہ قصیدہ المعتمد کے پاس پہنچا اؤر ان کے سامنے پڑھا گیا، اس وقت ان کی مجلس مین ایک بغدادی شخص موجود تھا۔ وہ اِس شعر پر کہ "وبين ضلوعي ... الخ" اعتراض کرنے اؤر یہ کہنے لگا کہ "شاعر کی اس قول سے کیا مراد ہی؟" المعتمد نے جواب دیا کہ "اگر خدا نے اس سے مروت اؤر وفاداری نہ سلب کرلی ہوتی، تو وہ اپنی فطنت و ذکاوت کو بھی کم نہ کرتا۔ بات یہ ہی کہ اس نے هذلیّ کے اِس شعر کو اچھی طرح آنکھین کھول کر نہین پڑھا کہ :—

و اذا المنية انشبت اظفارها　　الفيت كل تميمة لا تنفع

[یعنی :— جب موت، اپنے پنجے گاڑ دیتی ہی، تو مین نے دیکھا ہی کہ کسی طرح کا تعویذ کام نہین دیا کرتا۔ (مترجم)]

یہ ابن عمار برابر المعتمد کی قید مین رهے اؤر آخر سنہ ۴۸۹ کے دوران مین نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ ان کے قتل کے حالات کا خلاصہ یہ ہی کہ جب ان کے قید کی مدت بہت بڑھ گئی تو اُنہون نے المعتمد کے پاس ایک قصیدہ لکھکر بھیجا۔ المعتمد کا دل کچھ نرم هوا، اؤر انہون نے ایک رات اپنی ایک بے تکلف مجلس کے دوران مین ابن عمار کو بلا بھیجا۔ وہ اپنی بیڑیون کو گھسیٹتے هوے آئے۔ المعتمد نے ان کے سامنے اپنے احسانات و عطیات گننے شروع کئے۔ ابن عمار نہ کوئی جواب دے سکے نہ عذر کرسکے؛ بلکہ رونے لگے، المعتمد کے سامنے گڑگڑانے اؤر ایسے الفاظ کہنے لگے کہ جن سے المعتمد کے دل مین مہربانی پیدا هو۔ چنانچہ اس مین انکو کسی قدر کامیابی بھی هوئی، اؤر اِن باتون نے ان کی زمانۂ سابق کی مہربانی اؤر قدیم حرمت و عزت کو پھر پیدا کردیا۔ المعتمد نے ان سے ایسی باتین کین جو عفو پر متضمن تھین؛ مگر وہ بھی تعریضاً نہ کہ تصریحاً۔ پھر ان کو قید خانہ مین لے جانے کا حکم دیا۔ ابن عمار نے یہ کیا کہ فوراً ان مین

اۋر المعتمد مين جو باتين هوئي تهين سب انكے بيٹے الراضي بالله كو لكهه دين ۔ جس وقت يه خط الراضي كے پاس پهنچا اس وقت ان كے پاس ايسے لوگ بيٹهے هوئے تهے جن كو ابن عمار سے عداوت قديمه تهي ۔ الراضي نے خط پڑهكر ان سے كہا كه " مجهے يه معلوم هوتا هے كه ابن عمار بهت جلد رها هو جائينگے " ۔ ان لوگون نے پوچها كه " حضور كو يه كيسے معلوم هوا ؟ " انهون نے جواب ديا كه " ابن عمار نے اپنے اِس خط مين لكها هے كه مولانا المعتمد نے ان سے رها كر دينے كا وعده كيا هے " ۔ يه سن كر ان لوگون نے به ظاهر تو خوشي كا اظهار كيا ؛ مگر دل مين رنجيده هوئے ' اۋر جب الراضي كي مجلس سے اُٹهے تو ابن عمار كے متعلق بري بري باتين مشهور كر دين ' بلكه ان مين اۋر بهي قبيح زيادتيان كين ' جن سے مين نے اپني اِس كتاب كو محفوظ و مصئون ركها هے ۔ المعتمد كو اس امر كي اطلاع هوئي ' تو انهون نے ابن عمار سے پوچهه بهيجا كه " كل جو كچهه ميرے اۋر تمهارے مابين باتين هوئي تهين ان سے تم نے كسي اۋر كو بهي مطلع كيا هے ؟ " ابن عمار نے قطعي انكار كيا ۔ المعتمد نے قاصد سے كہا كه " اس سے جاكر يه كهو كه تم نے جو مجهه سے كاغذ كے دو اوراق مانگے تهے ' ايك پر تو تم نے قصيده لكها تها ' دوسرا ورق كيا كيا ؟ " ابن عمار نے كہا كه " دوسرے پر مين نے قصيده كو صاف كركے لكها تها " ۔ المعتمد نے كہا كه " اس كا مسوده پيش كرو " ۔ ابن عمار كو اِس كا كوئي جواب نه ملا ۔ المعتمد غصه مين اُٹهے اۋر تبر هاتهه مين ليكر نكل كهڑے هوئے ' اۋر جس جهروكے مين ابن عمار مقيد تهے اس پر چڑهه گئے ۔ ابن عمار ان كو ديكهتے هي جان گئے كه وه ضرور ان كو قتل كر ڈالينگے ۔ وه اپني گران بار بيڑيون كو گهسيٹتے هوئے چلے اۋر المعتمد كے قدمون پر جا گرے اۋر قدمبوسي كرنے لگے ۔ مگر المعتمد نے ايك بهي پرواه نهين كي ' اۋر اسي تبر سے اتنا مارا كه ابن عمار ٹهنڈے هو گئے ۔ المعتمد نے واپس جاكر ابن عمار كے غسل و تكفين كا

حکم دیا ' ان پر نماز پڑھي اوؤر قصر مبارک میں دفن کرا دیا ۔ ابن عمار کے یہ حالات ہیں ' جو ہم تک پہنچے ہیں ' اوؤر جو کچھہ مجھے یاد تھا میں نے بطریق اختصار بیان کردیا ہے *

المعتمد اسي طرح اپني تمام مدت ولایت میں حکومت کرتے رہے ۔ زمانہ ان کا مساعد رہا اوؤر جو کچھہ وہ چاہتے تھے اس میں انکا ہاتھہ بٹاتا اوؤر مدد کرتا رہا ۔ ہوتے ہوتے ان کي سلطنت میں اتنے بلاد اندلس شامل ہوگئے کہ ان سے قبل کسي اوؤر بادشاہ (یعني متغلب) کي حکومت میں نہ تھے ۔ اندلس کے ایسے ایسے شہران کي اطاعت میں داخل ہوگئے تھے کہ جن سے اوؤر بادشاہ عاجز و درماندہ رہ گئے تھے ۔ ان کي مملکت بڑھتے بڑھتے مرسیہ تک پہنچ گئي تھي ۔ یہي وہ شہر ہي جسکو تدمیر کہتے ہیں ۔ اس میں اوؤر اشبیلیہ میں تقریباً بارہ مراحل کا فاصلہ ہي ' اوؤر اِن دونوں کے مابین وسیع شہر اوؤر بڑے بڑے قصبے آباد تھے ۔ انہوں نے سنہ ۴۷۱ میں ماہ صفر کے اختتام سے سات دن قبل سہ شنبہ کے دن قرطبہ پر قبضہ جماکر ابن عکاشہ کو وہاں سے نکال باہر کیا ' اوؤر اپنے بیٹے عباد کو المامون کا لقب دیکر وہاں چھوڑا اوؤر خود اشبیلیہ واپس چلے آئے ۔ المامون اُن کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ وہ اُن کے والد المعتضد کي حیات میں پیدا ہوا تھا ' اوؤر ان ہي نے اسکا نام عباد رکھا تھا ۔ المعتضد اکثر اسے اپنے سینے سے لگاکر کہا کرتے تھے کہ " اي عباد ! کاش مجھے معلوم ہوتا کہ قرطبہ میں کون قتل ہوگا ' میں یا تو " ۔ چنانچہ قرطبہ میں عباد نے والد المعتمد کي زندگي ہي میں اس سال قتل ہوا جس سال ان کے ہاتھہ سے ملک نکلا *

سنہ ۴۷۹ میں المعتمد براہ دریا یوسف ابن تاشفین سے ملنے کے لئے مراکش گئے تا کہ ان سے اہل روم کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مدد طلب کریں ۔ یوسف ان سے خوب گہرے ملے ' اکرام کے ساتھ اپنے ہاں ٹھیرایا ' اوؤر ان سے ان کي حاجت دریافت کي ۔ المعتمد نے کہا کہ

"میں چاہتا ہوں کہ اہل روم سے جنگ کروں اور اس جنگ میں گھوڑوں اور آدمیوں کی مدد خود آپ ہی سے لینا چاہتا ہوں" ۔ امیر المسلمین مذکور فوراً اس پر آمادہ ہوگئے، اور المعتمد سے کہا کہ "اس دین کی مدد کے لئے میں سب سے پہلے آمادہ ہوں، اور اس مہم پر سواء میرے اور کوئی شخص مامور نہ کیا جائیگا" ۔ امیر المسلمین کے وعدۂ امداد سے خوش ہوکر المعتمد اندلس کو واپس چلے گئے اور یہ نہ سمجھے کہ اس تدبیر میں خود ان ہی کی تباہی مقصود ہی، اور وہ تلوار جو میان سے نکلی ہی اور جسے وہ اپنے حق میں مفید سمجھتے ہیں وہ خود ان ہی کے خلاف ہی ۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ ابو فراس کہتا ہی کہ :-

اذا كان غير الله للمرء عدة   اتته الرزايا من وجوه الفوايد
كما جرت الحنفاء حتف حذيفة   و كان يراها عدة للشدائد

[یعنی :- جب انسان سواء خدا کے کسی اور پر تکیہ کرتا ہی، تو اس کے فائدے کی باتوں سے بھی اس پر مصیبتیں ٹوٹ پڑتی ہیں؛ جس طرح حذیفہ کی موت اس کے گھوڑے حنفاء کی وجہ سے ہوئی، حالانکہ وہ اسے شدائد کے وقت میں کار آمد سمجھتا تھا ۔ (مترجم)]

سال مذکور کے ماہ جمادی الاولی میں امیر المسلمین یوسف بن تاشفین نے جزیرہ نمائی اندلس میں جانے کا قصد کیا، اور افسران فوج اور عمائد قبائل بربر میں سے جتنے آدمی ان سے جمع کئے گئے جمع کرلئے ۔ چنانچہ سات ہزار کے قریب سوار اور ایک کثیر تعداد میں پیدل سپاہی مہیا کرکے اس تمام لشکر ضخیم کو ہمراہ لیکر شہر سبتہ کے راستے سے سمندر کو عبور کیا اور مشہور شہر جزیرۂ خضرا میں جاکر اترے ۔ المعتمد اپنے ارکان دولت کو ہمراہ لیکر وہاں ان سے ملاقی ہوئے، اور امیر المسلمین کا وہ اعزاز و اکرام کیا کہ ان کے خیال میں بھی نہ تھا اور ایسے ایسے شاہانہ تحفے، ہدئے اور ذخائر پیش کئے کہ یوسف کو خیال

بھي نه تھا که کسي بادشاه کے پاس ايسے ھو بھي سکتے ہين ۔ ان ہي اشياء کو ديکھکر ان کے دل مين جزيرۂ نمائي اندلس کو اپنے قبضے مين کرلينے کا خيال پيدا ھوا تھا ۔ غرض اس کے بعد وه جزيرۂ خضراء سے اپني فوج ليکر شرقي اندلس کے ارادے سے نکلے ۔ المعتمد نے ان سے اپنے دارالسلطنت اشبيليه مين چلنے' چند ايام آرام کرکے سفر کي تکان دور کرنے اۆر پھر اپنا قصد پورا کرنے کي درخواست کي ۔ مگر انہون نے انکار کيا اۆر کہا که "مين يہان دشمن سے جہاد کرنے کے لئے آيا ھون ۔ جہان کہين دشمن ھوگا' اسي طرف جاونگا" ۔ ان دنون ادفنش (لعنه الله) مسلمانون کے ايک قلعه مسمي به حصن الليط کا محاصره کئے ھوئے پڑا تھا ۔ جب اسے يه معلوم ھوا که اہل بربر عبور کر آئے ہين' تو وه قلعه چھوڑکر اپنے بلاد کي طرف اس ارادے سے واپس ھوا که فوج جمع کرکے اہل بربر کا مقابله کرے ۔ يوسف ابن تاشفين اُسي محصور قلعه کو جانے کي نيت سے مشرقي اندلس کي طرف روانه ھوئے ۔ ان کا يه بھي اراده تھا که المعتمد علي الله اۆر اس شخص کے درميان صلح کرادين' جو مرسيه پر قابض ھو بيٹھا تھا اۆر جس کا نام ابن رشيق تھا ۔ اُس کا ذکر ابن عمار کے حال مين آ چکا ہي ۔ اميرالمسلمين يوسف نے ان دونون مين اس شرط پر صلح کرادي که ابن رشيق مرسيه چھوڑدے اۆر خود ان کے مقرر کرده مال کي مقدار المعتمد اس کو دے دين اۆر اشبيليه مين کسي علاقه کا حاکم بناددين ۔ ابن رشيق نے تسليم کيا' اۆر المعتمد مرسيه اۆر اس کے اعمال پر قابض ھوگئے ۔ اميرالمسلمين يوسف ان بادشاھون سے ملتے گئے' جو انکے راستے مين پڑے : مثلاً صاحب اغرناطه' المعتصم بن صمادح صاحب مريه' ابن عبد العزيز ابوبکر صاحب بلنسيه ۔ پھر يوسف مذکورنے اپني فوج کو حصن لرقه کي طرف بھيجا' اۆر انہون نے اپنے اہل فوج کي وه باتين ديکھين جن سے وه خوش ھوگئے ۔ انہون نے المعتمد علي الله سے کہا که" آئيے اب اس کام کي طرف چلين

جسکے لئے ہم آئے تھے' یعني جہاد اؤر دشمن کا قصد". وہ جزیرہ نماي اندلس مین تہیرنے کا افسوس اؤر مراکش کا شوق ظاہر کرتے رھے اؤر برابر اندلس کي بے قدري کا اظہار بھي کرتے رھے: اکثر اوقات کہا کرتے تھے کہ "جب تک ہم نے اس جزیرہ نما کو نہین دیکھا تھا اس کي قدر ہماري نگاہ مین بہت بڑي تھي. لیکن اب کہ ہم نے اس کو دیکھ لیا ہي تو تعریف کے خلاف پاتے ہین". اؤر حقیقت یہ تھي کہ انکے دل مین کچھ اؤر تھا' مگر ظاہر کچھ اؤر کرتے تھے. الغرض المعتمد انکے آگے آگے طلیطلہ کے قصد سے روانہ ھوئے. انکے پاس بھي تمام اقطار اندلس سے بہت بڑي فوج جمع ھو گئي' اؤر لوگ ہر طرف سے جہاد کے لئے توت پڑے. ان کے علاوہ جزیرہ نمائي اندلس کے بادشاھون نے بھي جہان تک ان سے ممکن ھو سکا اپني طرف سے سوارون' پیادون اؤر اسلحہ سے المعتمد اؤر یوسف کي مدد کي. اس طرح تقریباً بیس ہزار ایسے مسلمانون کي جماعت جمع ھو گئي جن مین تنخواہ دار اؤر بلا تنخواہ کے آدمي شامل تھے. وہ سب بلاد روم کے آغاز سرحد پر دشمن سے مقابل ھوئے. ادفنش (لعنہ اللہ) نے سب چھوتے بڑون کو جمع کر رکھا تھا' اؤر اپنے ممالک کے دور ترین حصون سے بھي ہر اس شخص کو اپنے ساتھ لے لیا تھا' جو جنگ کے قابل تھا. غرض کہ وہ جہاڑ جھنکاڑ تک کو ہمراہ لے کر چلا. اس کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ اہل بربر کو جزیرہ اندلس سے بد دل کرکے ان پر اپني ہیبت جمادے. شاھان اندلس مین سے کوئي بھي ایسا باقي نہ رھا تھا جس نے اس کا ھاتھ نہ بٹایا ھو' اؤر وہ سب کو حقیر سمجھتا تھا اؤر اس قابل نہین جانتا تھا کہ ان کے ساتھ مل کر چلے. جب مسلمانون اؤر عیسائیون کي افواج ایک دوسرے کے مقابل ھوئین' تو یوسف بن تاشفین اؤر ان کے ہمراہیون کو یہ مہم بہت ہي بڑي معلوم ھوئي. ان لوگون کي کثرت تعداد' اسلحہ کي عمدگي' اؤر ان کے گھوڑون اؤر ان کي قوت کے ظہور سے ان کے دلون مین

ہول بیٹھہ گیا ۔ یوسف نے المعتمد سے کہا کہ "اِس پر خدا کي پھٹکار ہو' مین نہین سمجھتا تھا کہ یہ سؤر اس حد تک پہنچ جائیگا"۔ یوسف نے اپنے آدمیون کو جمع کرکے ایسے لوگ مقرر کئے جو ان کے سامنے پند و نصیحت کرین اؤر بہادري کے قصے یاد دلائین ۔ چنانچہ ایسا کرنے سے ان لوگون کي صدق نیت' شوق جہاد اؤر شہادت کو محض آسان سمجھنے کا حال معلوم کرکے یوسف اؤر مسلمان خوش ہو گئے ۔ دونون افواج ۱۲ رمضان کو جمعرات کے دن ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوئین تھین ۔ پھر فریقین مین آغاز جنگ اؤر تیاري کا دن مقرر کرنے کے متعلق رسل و رسائل دوڑے ۔ ادفنش (لعنه الله) نے کہا کہ "جمعه تمہارا مبارک دن ہے اؤر سبت (شنبه) یہودیون کا دن ہے' جو ہمارے وزراء اؤر کتاب ہین اؤر ہم ان کو نظر انداز نہین کر سکتے ۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ دو شنبه کے دن ہم لوگ اپنے مقصد کا کام شروع کرین"۔ در حقیقت اس کا اصلي مطلب مسلمانون کو دھوکا دینا تھا؛ مگر وہ اپنے ارادے مین کامیاب نہین ہوا ۔ جب جمعه کا دن آیا' تو مسلمانون نے نماز جمعه کي تیاري کي ۔ اس وقت تک ان کے ہان کسي شخص کو امارت جنگ پر مامور کرنے کا اہتمام نه ہوا تھا؛ اؤر یوسف بن تاشفین نے اس خیال کي بناء پر امارت کو قائم کیا تھا کہ بادشاہ غدر نہین کیا کرتے : غرض کہ وہ اؤر ان کے ہمراہي لباس فاخرہ پہن کر نماز کے لئے نکلے ۔ لیکن المعتمد نے حزم و احتیاط سے کام لیا' اؤر وہ اؤر انکے ہمراہي پوري طرح مسلح ہوکر بر آمد ہوئے ۔ انہون نے امیر المسلمین سے کہا کہ "آپ اپنے آدمیون کے ساتھہ نماز ادا کیجئے' کیونکہ آج کے دن میرا کچھہ جي نہین خوش ہوتا ۔ مین آپ کے پیچھے ہون' اؤر میرا خیال ہے کہ اِس سؤر نے اپنے دل مین مسلمانون کو اچانک قتل و غارت کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے"۔ چنانچہ یوسف اؤر انکے ہمراہي نماز مین مشغول ہوگئے ۔ ابھي ان کي پہلي ہي رکعت تھي کہ ان کے سامنے عیسائیون

کي طرف سے سوار نظر آئے ' اور ادفنش (لعنه الله) نے اپنے رفقاء کو لے کر دھاوا کر دیا ؛ کیونکه اسے یه خیال تھا که اسے اچھي فرصت ھاتھ آگئي ہي ۔ یکایک المعتمد اور ان کي فوج ان لوگون کے پیچھے سے اُن پر جا پڑي ۔ اس دن انھون نے وہ کمال کرکے دکھایا که کبھي کسي دن نه دیکھا گیا تھا ۔ المرابطون نے بھي اپنے اسلحه سنبھال لئے اور گھوڑون پر سیدھے سوار ھو گئے ۔ دونون فوجین آپس مین خلط ملط ھو گئین ۔ یوسف ابن تاشفین اور ان کے ساتھیون نے وہ صبر اور عزم و ثبات دکھایا که جس کا المعتمد کو گمان تک نه تھا ۔ الله نے دشمن کو ہزیمت دي ' اور مسلمانون نے ان کا تعاقب کیا اور ان کو ہر طرف قتل کرنے لگے ۔ مگر ادفنش (لعنه الله) اپنے نو عدد رفقاء کے ساتھ بچ گیا ۔ اندلس کي ان مشہور فتوح مین سے ایک فتح یه بھي تھي جس مین الله نے اپنے دین کو غالب اور اپنے کلمه کا بول بالا کیا ؛ اور ادفنش (لعنه الله) کي طمع جزیرہ نمائي اندلس سے منقطع ھو گئي ' حالانکه وہ اس سے پہلے یه سمجھا کرتا تھا که وہ اس کا مال ہي اور وھان کے رؤسا اس کے غلام ہین ۔ یه سب کچھ امیر المسلمین کے حُسن نیت کا نتیجه تھا ۔ یه جنگ واقعۂ زلاقه کے نام سے موسوم ہي ۔ جیسا که ہم لکھ چکے ہین ' مسلمانون نے سنه ۴۸۰ مین ماہ رمضان کي تیرھوین تاریخ کو عیسائیون سے یه جنگ کي تھي ' اور وہ جمعه کا دن تھا ۔

یوسف ابن تاشفین اور ان کے ہمراہي اُس میدان جنگ سے مظفر و منصور واپس آئے ۔ فتح ان ہي کے لئے اور ان ہي کے ھاتھون ھوئي تھي ۔ اہل اندلس اس سے بہت خوش ھوئے ' اور اس فتح کو امیر المسلمین کے یمن و برکت پر محمول کیا ۔ منبرون پر اور مسجدون مین ان کے لئے بہت دعائین ھوئین ' اور تمام جزیرہ نمائي اندلس مین ان کي ثنا و توصیف اس قدر پھیلي که ان کو اندلس کي اور بھي زیادہ طمع ھو گئي ۔ وجه یه تھي که ان سے پہلے نصاریٰ ہر جگه غلبه پذیر ھو گئے تھے

اۋر اندلس کے تمام بادشاهون سے انہون نے اپني اطاعت کرالي تهي • جب الله نے دشمن پر قہر ڈهايا اۋر اس کو امير المسلمين کے هاته سے ہزيمت دي ' تو لوگون نے ان کي عظمت ظاہر کي اۋر ان کي محبت دلون مين جاگزين هو گئي • تب تو انکو يه خيال آيا که سير و تفريح کے طور پر اندلس مين گهومين : حالانکه انکا قصد کچه اۋر ہي تها • چنانچه انہون نے چکر لگايا ' اۋر جو کچه چاهتے تهے حاصل کر ليا • پهر اس تمام عرصے مين وه برابر المعتمد کي تعظيم و تکريم ہي ظاہر کرتے رهے ' اۋر صاف طور پر يه کہا کرتے تهے که "ہم تو اس شخص کے مہمان اۋر اس کے حکم کے ماتحت ہين • وه جب تک چاهيگا ہم اس کے پاس ٹهيرينگے" • شاهان جزيره نما مين سے جس کو امير المسلمين سے اختصاص پيدا هو گيا تها ' جس کا اُن کو لحاظ تها اۋر جس کو ان سے تقرب حاصل تها ' وه ابو يحيىٰ محمد بن معن بن صمادح المعتصم ' صاحب مريه ' تها • يه المعتصم ہميشه المعتمد سے دشمني کرتا تها ' اۋر قديم زمانے سے ان کا حاسد تها • ملوک جزيره نما مين اس کے سواء کوئي اۋر شخص ايسا نه تها جو المعتمد کو برا سمجهتا هو • ان دونون کے درميان مين بعض اوقات بري بري خط و کتابت هوا کرتي تهي • المعتصم اپني مجالس مين المعتمد کي عيب چيني کيا کرتا تها • ادہر المعتمد کي يه کيفيت تهي که وه اپني مروت ' نزاہت نفس ' پاکيزگي سيرت اۋر شدت ملوکيت کي وجه سے ايسا کرنے سے باز رهتے تهے • امير المسلمين کے ورود سے چند عرصه پيشتر المعتمد مشرقي اندلس مين دوره کرنے اۋر اپنے عمال و رعيت کي حالت معلوم کرنے کے لئے گئے تهے • جب وه المعتصم کے بلاد کے پاس پہنچے ' تو وه اپنے ارکان دولت کو لے کر ان سے ملنے کے لئے آيا تها ' اۋر المعتمد سے يه چاها تها که وه اس کے بلاد مين داخل هون • مگر المعتمد نے انکار کيا • آخر کار بہت کچه درخواست اۋر خواہش پر دونون نے اس پر اتفاق کيا که وه المعتصم کي

حدود بلاد کے شروع اۋر المعتمد کے بلاد کي حدود کے آخر مین ایک دوسرے سے ملین ۔ چنانچه ایسا ہي ھوا ' اۋر دونون مین به ظاہر صلح هوگئي ۔ المعتصم نے ان کے اکرام کے لئے ایک مجلس منعقد کي ؛ اۋر ایسے ایسے آلات سلطانیه اۋر ذخائر شاهانه دکھلائے ' جو ایسے موقعون کے لئے موزون هوتے ہین ' اۋر یه سمجھا که اس سے المعتمد کو رنج و غم هوگا ۔ مگر الله نے المعتمد کو اس سے محفوظ رکھا ' اۋر ان کے خلق کریم نے ان کو بچالیا ' اۋر خدا کے فضل سے وہ اس طرح محفوظ رہ گئے ۔ المعتمد تین ہفتے ان کے مهمان رہ کر اپنے ملک کو واپس آگئے ' اۋر بعد ازان مراکش چلے گئے ۔ امیر المسلمین کے آنے تک ان دونون کے درمیان یهي کیفیت جاري رهي ' جیسا که ہم ذکر کر چکے ہین ۔ المعتصم ہدایائي فاخرہ اۋر تحفه هائے گران لے کر امیر المسلمین سے ملے ' ان کي خدمت مین بهت سرگرمي دکھائي ' تا آنکه یوسف نے ان کو اپنا نهایت درجه مقرب بنالیا ' اۋر اپنے رفقاء سے ان دونون کي نسبت یه کها کرتے تھے که "یه دونون (یعني المعتمد اۋر المعتصم) اس جزیرہ نما کے خاص آدمي ہین"۔ المعتصم کے مقرب بن جانے کي بڑي وجه یه تھي که المعتمد نے امیر المسلمین سے اس کي بهت ثنا کي تھي ' اۋر اسے تمام فضائل سے متصف بتایا تھا ۔ حق تو یه ہي که وہ اوصاف المعتصم سے بهت دور نه تھے ' جو المعتمد نے اس کي نسبت بیان کئے تھے ۔ جب المعتصم کو امیر المسلمین کے مزاج مین بهت درخور هوگیا تو اس نے یه کوشش شروع کي که کسي طرح ان کا دل المعتمد کي طرف سے پھیر کر دونون مین فساد برپا کردے ۔ اس کي سوء رائے ' نا پاک سیرتي اۋر انجام بیني کے لئے ضعف بصیرت نے اس کے دل مین یه بات پیدا کردي ۔ اصل یه ہي که خدائے تعالی جو کچھ کرنا چاهتا ہي اسے پورا کرکے رهتا ہي ' جو کچھ مقدر هوتا ہي وہ ضرور اپنے وقت پر هوکر رهتا ہي ؛ اۋر جب الله کسي کام کو پورا کرنا چاهتا ہي تو اس کے اسباب پیدا

کردیتا ہي ۔ المعتصم کا جو کچھہ ارادہ تھا ' اسکي تدابیر اس نے شروع کردیں ؛ مگر وہ یہ نہ سمجھا کہ وہ خود بھي اسي کنوین مین گرنے والا ہي جو وہ کھود رہا ہي ' اؤر ان اسلحہ سے خود ہي قتل ہونے والا ہي جو اس نے تیز کئے ہین ۔ جہان اس نے اؤر باتین امیر المسلمین تک پہنچائین ' ان ہي مین سے ایک یہ بھي اظہار کیا کہ المعتمد اپني ذات سے سخت مغرور و متکبر ہي اؤر یہ کہ وہ کسي کو اپني برابر نہین سمجھتا: بلکہ ان سے ایک مرتبہ یہ بھي کہہ دیا تھا کہ المعتمد نے یہ کہا کہ "یہ شخص (یعني امیر المسلمین) بہت عرصے سے جزیرہ نما مین پڑا ہوا ہي ۔ اگر مین اپني انگلي بھي ہلاؤن ' تو وہ ایک شب بھي یہان نہین تھہر سکتا اؤر نہ اسکے ہمراہي رہ سکتے ہین ۔ (گویا کہ آپ المعتمد کي دشمني سے ڈرتے ہین) آخر یہ بچارہ اؤر اس کے ساتھي ہین کیا چیز! یہ لوگ اپنے ملک مین اپني ہستي کے قیام کي کوشش کرتے رھتے تھے اؤر بھوکے مرے جاتے تھے ۔ ہم ان کو اس ملک مین کھلانے پلانے کے لئے لے آئے ہین ۔ جب انکے پیٹ بھر جائینگے ' تو پھر ان کو ان ہي کے ملک کي طرف نکال دینگے ۔" غرض اسي نوع کے اؤر تحقیر کے کلمے المعتمد کي طرف منسوب کئے ۔ اس امر مین امراء اندلس نے بھي المعتصم کي اعانت کي ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جس طرح وہ لوگ چاھتے تھے اسي طرح یوسف امیر المسلمین کا دل المعتمد کي طرف سے پھیر دیا ۔ في الاصل امیر المسلمین نے اپنے اؤر اپنے ہمراہیون کے قیام اندلس کے لئے ایک خاص وقت اؤر حد مقرر کردي تھي ۔ اس سے زیادہ وہ وھان نہ تھیرتے ۔ ان کے وھان جانے کي غرض صرف یہ تھي کہ المعتمد کي دلجوئي اؤر تسکین خاطر ہوجائے ۔ جب وہ مدت گزر گئي اؤر ان کے جانے کا وقت قریب آ گیا ' تو امیر المسلمین اس کیفیت کے ساتھہ سرحد کي طرف چلے گئے کہ انکا دل دشمني سے بھر گیا تھا اؤر مزاج متغیر ہو چکا تھا ۔

وما النفس الا نطفة في قرارة اذا لم تكدر كان صفوا غديرها

پهر يه تمام باتين علاوه اس کے تهين که ان کو جزيره نما کي طمع اؤر اس پر قبضه پانے کا بيحد شوق تها ۔ قبل اس کے که امير المسلمين وهان سے روانه هون ' المعتمد کو بهت سي ايسي باتين معلوم هو گئي تهين جن سے انهون نے يه سمجه ليا تها که يوسف کا دل ان کي طرف سے بدل گيا هي *

غرض که امير المسلمين مراکش کو واپس چلے گئے ' اؤر ان کے دل مين جزيره نمائي اندلس کے متعلق سخت بے چيني لگي رهي ۔ مجهے معلوم هوا هي که انهون نے اپنے عمائد اصحاب مين سے ايک ثقه شخص سے يه کها که "مين سمجهتا تها که ميرے پاس بهي کچه هي ۔ مگر جب مين نے اس ملک (يعني اندلس) کو ديکها ' تو ميري نگاه مين ميري مملکت حقير معلوم هونے لگي : اس کو حاصل کرنے کے لئے کيا حيله کرنا چاهئے ؟" ان کي اؤر ان کے اصحاب کي يه رائے قرار پائي که المعتمد سے خط و کتابت کرکے اس امر کي اجازت طلب کي جائے که ان کے هان کے صلحاء اندلس مين جاکر جهاد کي نيت سے اقامت کرين ' دشمن سے جنگ کرين اؤر ان چند قلعون مين مدت تک رهين جو عيسائيون کے قبضے مين هين ۔ چنانچه انهون نے ايسا هي کيا : که المعتمد کو لکها ؛ اؤر المعتمد نے ابن الافطس المتوکل ' بادشاه سرحد ' کے اتفاق کرنے پر ان کو ايسا کرنے کي اجازت دے دي ۔ اصل يه هي که اس سے يوسف اؤر ان کے اصحاب کا منشا يه تها که ان کے حمايتي اندلس کے شهرون مين پهيلے رهين ' اؤر جب ان کے قيام دعوت يا اندلس پر اظهار حکومت کرنے کا موقعه آئے تو ان کو هر شهر مين اپنے مدد گار مل جائين ۔ جيسا که هم ذکر کر چکے هين ' اهل اندلس کے دل يوسف اؤر ان کے اصحاب کي محبت کا شربت پي چکے تهے ۔ امير المسلمين نے اپنے چيده چيده ارکان سلطنت کو انتخاب کيا اؤر اپنے رشته دارون مين سے بلجين نام ايک شخص کو ان سب کا سردار

مقرر کردیا ۔ اس شخص کو انہوں نے خفیہ طور پر اپنا دلی منشا بتا دیا تھا ۔ بلنجین روانہ ہوا ' اور جزیرہ نما کے باقی بادشاہوں کو چھوڑکر سیدھا المعتمد کے ہاں پہنچا اور ان سے پوچھا کہ " آپ مجھے کہاں جانے کا حکم دیتے ہیں ؟ " المعتمد نے اپنے چند آدمی اس کے ساتھ کر دئے ' جنھوں نے اسے ایک قلعہ میں جاکر ٹھیرا دیا جو انہوں نے اس کے لئے منتخب کر رکھا تھا ۔ چنانچہ وہ اور اس کے ساتھی جہاں ٹھیرائے گئے ٹھیر گئے ' اور اس وقت تک وہیں مقیم رہے کہ جب المعتمد کے خلاف فتنہ برپا ہوا ۔ اور وہ سنہ ۴۸۳ کے ماہ شوال میں اس طرح شروع ہوا کہ ' بغیر کسی ایسے ظاہری سبب کے جو ایسا کرنے پر آمادہ کرے ' سرحدی شہر طنجہ کے مقابل کے جزیرۂ طریف پر قبضہ کرلیا گیا ۔ ان کی جماعتیں پراگندہ ہوگئیں ' اور ان لوگوں کی طبیعتیں کھیل کود میں لگی ہوئی تھیں ۔ ان کے بلاد بکھر گئے ' جہاں کے باشندوں کے دلوں میں ان کی محبت جاگزین ہوچکی تھی ۔ جب المرابطون نے جزیرہ طریف لے لیا اور اس میں امیر المسلمین کی دعوت کا اعلان ہوگیا ' تو بلاد اندلس میں اس امر کی شہرت ہوگئی اور وہ لوگ جن کا ہم ذکر کرچکے ہیں کہ مختلف قلعوں میں ٹھیرائے گئے تھے ' اُٹھ کھڑے ہوئے اور جاکر قرطبہ کا محاصرہ کرلیا ۔ وہاں عباد بن المعتمد الملقب بہ المامون مقیم تھا ' جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ' اور جو المعتمد کا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ باغی شہر میں داخل ہوگئے ' اور عباد کو قتل کردیا ۔ مگر عباد نے بھی مرنے سے پہلے خوب خوب بہادریاں دکھلائیں ۔ یہ سنہ ۴۸۴ میں ماہ صفر کے شروع کا واقعہ ہے ۔ اس طرح دشمنی اور تکالیف بڑھ گئیں اور فتنہ و فساد برابر اپنی تیزی میں ترقی کرتا رہا ۔ ایک جمعیت جنگ کے لئے اشبیلیہ پہنچ گئی ۔ المعتمد کو اس گروہ کے حالات و ارادات سے اطلاع دی گئی ۔ ان پر دشمنوں کی اصلی مراد کھلی ' اور ان کی بد طینتی ظاہر ہو گئی ۔

ان کو ان لوگون کے چھڑون کي آواز کي حرص و آز هوي ؛ وہ ان لوگون کي خونریزي اوڕ اُن کے هتک حریم اوڕ کشف حرم پر آمادہ هوئے • مگر ان کے محمد اثیل ' رائي اصیل اوڕ مذهب جمیل نے ان کو ایسا کرنے سے باز رکھا ؛ اوڕ خدا نے ان کو حسن یقین اوڕ صحت عقل و دین سے جو بهرہ عطا فرمایا تها اس نے ان کو اس کام سے روک دیا • آخر ان لوگون کو ان کے غرہ نے سال مذکور کے ماہ رجب کے نصف مین سہ شنبہ کے دن قیام پر مجبور کیا ' اوڕ وہ اپني فوج بے نصرت اوڕ اپنا دستہ فوج ' جس کے عقب مین کچھ نہ تها ' همراہ لیکر آگے بڑھے • المعتمد اپنے قصر سے تلوار هاتھ مین لئے هوئے نکلے • زیر جامہ کے نیچے ان کا شاماکچہ چمک رها تها • نہ انکے هاتھ مین ڈهال تهي ' نہ بدن پر زرہ • انهون نے شہر کے ایک دروازے موسوم بہ باب الفرج پر ایک سوار کو داخل هوتے دیکھا جو اپني شجاعت مین مشہور تها اوڕ اس وقت پوري طرح مسلح تها • اس سوار نے ان پر ایک چهوتے سے لچک دار اوڕ لمبي اني کے گرہ دار نیزے سے حملہ کیا ' جو ان کے شاماکچہ مین سے گزرتا هوا بغل مین سے نکل گیا • اللہ نے المعتمد کو اس سے بچا لیا اوڕ اپنے فضل سے اسے ان سے دور کر دیا • انهون نے اس سوار کے شانہ پر اپني تلوار کا ایک ایسا هاتھ دیا جس سے اس کي پسلیون تک جسم شق هو گیا ' اوڕ وہ تیورا کر گر پڑا • ان جماعتون کو هزیمت هوئي ' اوڕ ان فصیلون پر یکبارگي حملہ کرنے والے وهان سے اتر گئے • اهل اشبیلیہ کو یہ خیال هوا کہ اب اس گلوگیري سے نجات حاصل هوئي • جب اسي دن عصر کا وقت هوا تو لوٹ پهر واپس آئے • شہر پر وادي کي طرف سے حملہ هوا ' اوڕ وهان کے باشندون کي امیدین توٹ گئین • حاسد و دشمن کو اس سے اوڕ بهي امید بندھ گئي ' اوڕ انکے بد خواهون مین آگ بهڑک اٹهي • اس وقت ان کي امیدین تو ایک طرف ' منهہ سے بات نکالني بهي محال تهي اوڕ هاتھ پاؤن ڈهیلے هو گئے تهے • جن

لوگون نے خشکي کي طرف سے آکر حملہ کیا تھا ان مین امیرالمسلمین یوسف کا ایک آدمي حُدیر بن واسنوا بھي تھا ' اوٗر وادي کے لوگون مین سے ایک اوٗر شخص تھا جسے "سپہ سالار ابو حمامہ" کہا کرتے تھے اوٗر بنو سجوت کے موالي مین سے تھا ۔ چند دن تک یہ معاملہ اسي طرح معرض التوا مین رہا ۔ آخر امیر سیر ابن ابي بکر بن تاشفین ' یعني امیرالمسلمین کا بھتیجا ' ایک زبردست فوج اوٗر اپني رعیت کي جماعت کثیرہ کے ساتھہ آ پہنچا ۔ ان ایام کے دوران مین پریشاني نے لوگون کو دیوانہ کر رکھا تھا اوٗر خوف و ہراس ان کے دلون مین جاگزین ہو گیا تھا ۔ لوگ دور دور کي مسافتین طے اوٗر دریاوٗن کو عبور کرکے آرہے تھے ۔ انکو گندے نالے پار کرنے پڑتے تھے اوٗر اونچي اونچي فصیلون پر چڑھنا پڑتا تھا ۔ اوٗر غرض صرف یہ تھي کہ اپني جانین بچالین ' اپنے وعدون کو پورا کرین اوٗر خالص دوستي پر قائم رهین ۔ چنانچہ وہ لوگ اس دن تک ثابت قدم رہے کہ سنہ مذکور کي اکیسوین رجب اوٗر یکشنبہ کو واقعۂ عظمیٰ اوٗر نظارۂ رستخیز پیش آیا ۔ اس دن امر واقع نے نہایت شدت اختیار کرلي اوٗر بات هاتھ سے نکل گئي ۔ لوگ وادي کي طرف سے شہر مین داخل هو گئے اوٗر شہري اوٗر دیہاتي سب ہي پر مصیبت توٹ پڑي ۔ فریقین نے جنگ و قتال مین نہایت سرگرمي سے کام لیا اوٗر دونون جماعتین جان توڑکر لڑین ۔ المعتمد کي مدافعت ' شجاعت اوٗر جانبازي سے یہ بات ظاهر هوگئي کہ اس سے زیادہ بہادري غیر ممکن الوقوع ہي اوٗر کسي سے رونما نہین هو سکتي ۔ اسي واقعہ کے متعلق المعتمد نے ' اس وقت کہ جب وہ مقید اوٗر درماندہ هوکر سرحد پر اترے ہین ' یہ اشعار کہے ہین :—

۱ لما ذما سكت الدموع | و تنهنه القلب الصديع
قالوا الخضوع سياسة | فليبد منك لهم خضوع
والذ من طعم الخضو | ع علي فمي السم النقيع
ان تستلب عني الدني | ملكي و تسلمني الجموع
فالقلب بين ضلوعه | لم تسلم القلب الضلوع
لم أستلب شرف الطبا | ع ايسلب الشرف الرفيع
قد رمت يوم نزالهم | الا تحصنني الدروع
و برزت ليس سوي القميـ | ـص عن الحشي شئ دفوع
و بذلت نفسي كي تسيـ | ـل اذا يسيل بها النجيع
اجلي تاخر لم يكن | بهواي ذلي والخشوع
ما سرت قط الي القتا | ل و كان من املي الرجوع
شيم الالي انا منهم | والاصل تتبعه الفروع

---

۱ ترجمه :- نه آنسو رکے اور نه پاره پاره شده دل باز رها .
لوگ کہتے هین که عاجزی اچھی تدبیر هی ؛ لهذا چاهئے که تم بهی ان کے سامنے عجز کا اظهار کرو . مگر (حق یه هی که) مجهے عجز و خضوع کے ذایقه سے زهر هلاهل زیاده لذیذ معلوم هوتا هی .
اگر دنیا نے مجھ سے میرا ملک چهین لیا اور فوج نے مجھ کو چهوڑ دیا ،
تو دل تو ابهی اپنی پسلیون مین موجود هی اور پسلیون نے تو دل کو نهین چهوڑا هی ؛
نه مجھ سے شرافت نفس غصب کی گئی هی . کیا کبهی شرافت رفیعه بهی چهینی جا سکتی هی ؟
جنگ کے دن مجھ پر تیر اندازی هوی ، اور مین جانتا تها که زرهین بهی مجھ کو نه بچائینگی .
اور مین اس حالت مین جنگ کے لئے نکلا تها که میرے جسم کو محفوظ رکهنے کے لئے سوا قمیص کے اور کچھ نه تها .
اور مین نے اپنے جسم کو اس طرح سپرد سنان کیا که اگر بهے تو خون خالص بهے .
میری موت مین تاخیر هوگئی هی . مگر ذلت اور خشوع کی مجهے کبهی خواهش نه تهی .
مین کبهی اس امید سے جنگ کو نهین گیا که وهان سے واپس بهی آونگا .
یه ان لوگون کی خوبیان هین جن کی مین اولاد مین سے هون ؛ اور شاخین جڑهی کی پیروی کرتی هین . (مترجم)

غرض که شہر مین قتل و غارت کا بازار گرم رہا ' اور اہل بربر نے کسي اہل شہر کے پاس ایک تنکا تک نہین رہنے دیا ۔ المعتمد کے محلون کو بري طرح لوٹا گیا ' اور وہ خود بھي گرفتار ہو گئے ۔ انکو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے دونون بیٹون المعتد باللہ اور الراضي باللہ کو خط لکھین ۔ وہ دونون اندلس کے دو مشہور قلعون مین تھے ' اور اگر یہ چاہتے تو وہان اس طرح محفوظ رہ سکتے تھے کہ ان تک کوئي شخص نہ پہنچ سکے ۔ ایک قلعہ کا نام رندہ تھا اور دوسرے کا مارتُلہ ۔ چنانچہ المعتمد (رحمہ اللہ) اور سیدۂ کبري نے ' جو ان دونون کي والدہ تھین ' ان دونون سے استعطاف و استرحام کرتے اور یہ بتاتے ہوئے خط لکھے کہ ان دونون ہي کے ثبات پر سب کا خون مرہون ہي ۔ مگر ان دونون بھائیون نے اس ذلت کو پسند نہ کیا ' اور اس سے انکار کر دیا کہ وہ اپنے والدین کے بعد کسي کے ہاتھ مین ہاتھ دین ۔ اس کے بعد سیدہ نے ان سے رحم کي درخواست کي اور دوبارہ لکھا کہ ان کو والدین کے حقوق کا خیال کرنا چاہئے ' جو اللہ عز و جل کے حق کے برابر ہین ۔ تب تو دونون بھائي اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو گئے ' اور دنیا کو الگ پھینک کر اپنے قلعون سے نکل پڑے اور نہایت پختہ عہد اور محکم وعدے کئے ۔ المعتد باللہ کا تو یہ ہوا کہ جو افسر فوج انکي طرف گیا تھا اس نے انکي تمام مملوکہ چیزون پر قبضہ کر لیا ۔ باقي رہے الراضي باللہ : وہ اپنے قصر سے نکلتے وقت دھوکے سے قتل کر دئے گئے ' اور ان کي لاش چھپادي گئي ۔

استیصال حالات کے بعد المعتمد اور ان کے خاندان کو وہان سے روانہ کر دیا گیا ۔ ان کے پاس ذرا سا بھي زاد راہ نہ تھا ۔ وہ کشتي پر سوار ہوئے ' اور سرحد پر پہنچ کر نہایت گمنامي کے عالم مین وہان مقام طنجہ مین کچھ عرصہ مقیم رہے ۔ وھین ان سے حُصري شاعر ملا ' جو اپني دریوزہ گري اور کثرت سوال کي قبیح عادات کي وجہ سے ان کے ساتھ ساتھ ہو گیا ۔ اس نے اپنے پرانے اشعار ' جو المعتمد کي مدح مین

تھے' ان کے سامنے پیش کئے؛ اور ان ہي اشعار کے ساتھ اس نے اس قصیدہ کا بھي اضافہ کیا' جو اس نے المعتمد کے وھان پہنچنے پر کہا تھا۔ جہان تک مجھے معلوم ہوا ہي' اس وقت المعتمد کے پاس چھتیس مثقال سے زیادہ زاد راہ نہ تھا۔ المعتمد نے وھي رقم اسکے پاس بھیج دي' اور اس کے ساتھ ہي ایک قطعۂ اشعار لکھ کر حصري سے تحریراً معذرت کي کہ ان کے پاس مال کي قلت ہي۔ وہ قطعہ میرے ذہن سے اتر گیا ہي۔ حصري کو جو کچھ ملا اس نے اسے حقیر سمجھ کر جواب نہین دیا۔ یہ شخص' یعني حصري' نا بینا تھا۔ شعر بہت جلد کہتا تھا؛ مگر وہ کچھ زیادہ نفیس نہ ہوتے تھے۔ المعتمد علي اللہ نے ایک اور قطعہ لکھ کر' جس کے ابتدائي اشعار ذیل مین درج ہین' اس سے جواب کي تحریک کي:—

قل لمن قد جمع العلم وما احصي صوابه
كان في الصرة شعر فتنظرنا جوابه
قد اثبناك فهلا جلب الشعر ثوابه

جب شعراء کي جماعت اور اہل دریوزہ کے حلقہ کو اس واقعہ کي خبر ہوئي کہ المعتمد نے حصري سے کیسا سلوک کیا ہي' تو وہ لوگ ہر طرف سے المعتمد کے گرد جمع ہونے اور ہر گمنام گڑھے سے ان کے پاس آنے لگے۔ اس کے متعلق المعتمد (رحمہ اللہ) کہتے ہین کہ:—

۱ شعراء طنجة كلهم والمغرب ذهبوا من الاعراب ابعد مذهب

---

۱ ترجمہ:— طنجہ اور المغرب کے تمام شعراء عربون سے بھی کچھ بڑھے ہوے ھی ھین۔

وہ لوگ ایک قیدی شخص سے ایک مشکل چیز کا سوال کرتے ھین' حالانکہ خود وھی شخص ان سے سوال کرنے کا زیادہ حق رکھتا ھی۔ تعجب سا تعجب ھی!

اگر حیا اور لخمی عزت نہ ھوتی' جس نے دل کو گھیر رکھا ھی' تو وہ بھی امر طلب مین ان ھی کے برابر ھوتا۔

ایک زمانہ تھا کہ اُس کی یہ حالت تھی کہ اس سے بخشش طلب کی جاتی تھی' تو وہ بہت کچھ دے نکلتا تھا اور جب اسکے دروازے پر کھڑے ھوکر پکارا جاتا کہ "سوار ھوجاو" تو وہ سوار ھو جاتا تھا۔ (مترجم)

سئلو العسير من الاسير و انه بسؤالهم لاحق فاعجب و اعجب
لولا الحياء و عزة لخمية طي الحشا ساواهم في المطلب
قد كان ان سئل الندي يجزل و ان نادي الصريخ ببابه اركب يركب

اسي معني مين کهتے ہین که :—

۱ قبّح الدهر فماذا صنعا كلما اعطي نفيسا نزعا
قد هوي ظلما بمن عادته ان ينادي كل من يهوي لعا
من اذا الغيث همي منهمرا اخجلته كفه فانقطعا
من غمام الجود من راحته عصفت ريح به فانقشعا
من اذا قيل الخنا صمّ و ان نطق العافون همسا سمعا
قل لمن يطمع في نائله قد ازال الياس ذاك الطمعا
راح لا يملك الا دعوة جبر الله العفاة الضيّعا

المعتمد (رحمه الله) اسي حال مين، جسکا ذکر پهلے گزر چکا ہي، چند دن طنجه مين قيام پذير رهے . پهر وهان سے شهر مکناسه مين منتقل هوے، اور چند ماه وهان ٹهيرے . بالاخر حکم هوا که ان کو شهر اغمات مين پهنچا ديا جائے . چنانچه وه لوگ المعتمد (رحمه الله) کے دم مرگ تک وهين مقيم رهے . ان کو وهين دفن کيا گيا، اور ان کي قبر وهان مشهور ہي . ان کي وفات سنه ۸۷ يا بقولے سنه ۸۸ کے کسي

---

۱ ترجمه :- زمانے کا برا هو، اس نے کیا کیا! جب کبھی اسنے کوئی عمده چیز دی، ضرور چھین لی .

اس نے اس شخص پر ظلم ڈھایا هی، جس کو عادت تھی که کسی کو گرتا هوا دیکھتا تو فوراً "یا الٰهی خیر!" پکار اٹھتا تھا؛ جس کا یه عالم تھا که جب موسلا دھار بارش هو رهی هوتی تھی، تو اس کے هاتھ کی جود و عطا اسے شرما دیتی تھی اور بارش بند هو جاتی تھی؛ جس کی یه حالت تھی که اگر بری بات کهی جاتی، تو بهره هو جاتا، اور اگر سوال کرنے والے بالکل نا معلوم طور سے بھی بولتے تو وه سن لیتا تھا .

جو شخص اب اسکی جود و عطا کی طمع رکھتا هی، اس سے کهه دو که اب یاس نے وه طمع و خواهش دور کردی هی؛ اور اب اسکی یه حالت هوگئی هی که سواء دعوت کے اب وه کسی چیز کا مالک نهین رها: خدا هی سوال کرنے والے تباه حال لوگون کی حالت کو درست کرے تو هو! (مترجم)

مہینے میں ہوئي . والله اعلم . وفات کے وقت ان کي عمر اکاون (٥١) سال کي تھي . مجھ تک پہنچے ہوے بہترین اشعار میں وہ بھي ہیں جو ابن اللبانہ کے مرثیۂ المعتمد علي الله میں سے منتخب ہیں ؛ اور جس کے شروع کے اشعار یہ ہیں :—

لکلّ شیيء من الاشیاء میقاتُ و للمُنَي من منا یا هنّ غایاتُ
والدهر في صبغة الحرباء منغمس الوان حالاته فیها استحالات
و نحن من لعب الشطرنج في یده و ربما قُمرتْ بالبیدق الشاة
فانفض یدیک من الدنیا و ساکنها فالارض قد اقفرت والناس قد ماتوا
و قلّ لعالمها الارضي قد کتمتْ سریرة العالَم العلوي اغمات
طوت مظلّتَها لا بل مذلتها من لم تزل فوقه للعز رایات
من کان بین الندي والباس انصلهُ هندیّة و عطایاه هُنَیدات
انکرت الا التواء للقیود به و کیف تُنکرني الروضات حیات
و قلت هن ذوابات فلم عکست من راسه نحو رجلیه الذوابات
راوه لیثا فخافوا منه عادیة عذرتُهم فلعدوي اللیث عادات

اسي شاعر کا ایک اور قصیدہ ہي ؛ جس میں وہ ان لوگوں کا مرثیہ کہتا ہي . وہ نہایت عمدہ ہي ؛ اور اس کے شروع کے اشعار یہ ہیں :—

تبکي السماء بدمع رائح غادي علي البها لیل من ابناء عباد
علي الجبال التي هدت قواعدها و کانت الارض منهم ذات اوتاد
والرابیات علیها الیانعات ذوت انوارها فغدت في حفض اوهاد
عریسة دخلتها النائبات علي اساود لهم فیها و آساد
و کعبة کانت الامال تعمرها فالیوم لا عاکف فیها ولا باد
تلك الرماح رماح الخط ثقّفها خطب الزمان ثقافا غیر معتاد
والبیض بیض الظبا فلت مضاربها ایدي الردي و ثنتها دون اغماد
لما دنا الوقت لم تخلف له عدة و کل شیيء لمیقات و میعاد
کم من دراريّ سعد قد هوت ووهت هناك من درر للمجد افراد

نُور و نّور فهذا بعد نعمته ذوي و ذاك خبي من بعد ايقاد
يا ضيف اقفر بيت المكرمات فخذ في ضمّ رحلك و اجمع فضلة الزاد
ويا مؤمّل واديهم ليسكنه خَفَّ القطين و جَفَّ الزرع بالوادي
ضلت سبيل الندي بابن السبيل فسر لغير قصد فما يهديك من هادي

اسي قصيدے مين كهتا هي كه :—

لنسيت الا غداة النهر كونهم في المنشئات كاموات بألحاد
والناس قد ملئو العبرين و اعتبروا من لؤلؤ طافيات فوق ازباد
حُطّ لقناع فلم تستر مخدّرة و مُزقت اوجه تمزيق ابراد
تفرقوا حيرة من بعد ما ...... * اهلا باهل و اولادا باولاد
حان الوداع فضجّت كل صارخة و صارخ من مفداة و من فاد
سارت سفائنهم والنوح يتبعها كانها ابل يحدو بها الحادي
كم سال في الماء من دمع وكم حملت تلك القطائع من قطعات اكباد
من لي بكم يا بني ماءِ السماء اذا ماء السماء ابي سقيا حشي الصاد

يه قصيده نهايت طويل هي • مين نے اس مين سے صرف ان اشعار كو منتخب كيا هي • اِس ابن اللبانه كا نام ابوبكر محمد بن عيسي هي • وه شهر دانيه كا باشنده تها ' جو ساحل بحر رومي پر واقع هي • مجاهد عامري اور اس كا بيتا علي الموفق اس شهر پر قابض تهے ' جيسا كه پهلے بيان هو چكا هي • اِس ابن اللبانه كا ايك بهائي عبد العزيز نام بهي تها • يه دونون بهائي شاعر تهے • مگر عبد العزيز نے شعر كو صنعت اور كمائي كا ذريعه نهين بنايا تها : وه سوداگرون مين سے تها • ابوبكر نے البته شعر كو اپني بضاعت اور ذريعۂ معاش بنا ركها تها • اس نے بهت اشعار لكهے تهے ' اور ان كو ليكر وه بادشاهون تك پهنچتا ' ان پر انعام

* يهان كے الفاظ اصلی قلمی نسخے مين نهين پڑهے جا سكے . علامه دوزی نے يه جگه خالی چهوڑ دی هی . (مترجم)

وصول کرتا اؤر ان ہي کے ذريعے سے ان لوگون کے ھان بڑے بڑے مراتب حاصل کرتا تھا ۔ اس کے اشعار کا ماخذ بلند اؤر طريق حسين اؤر روشن ھوتا تھا ۔ اشعار مين سھولت الفاظ ' نزاکت ' جودت معاني اؤر لطافت جمع ھوتي تھي ۔ وہ المعتمد ہي کے پاس رھا کرتا تھا اؤر انکے ديگر شعراء کے زمرہ مين شامل تھا ۔ چونکہ وہ ان کے آخري زمانے مين ان کے پاس پہنچا تھا ' اس لئے المعتمد کي مدح مين اس کے اشعار کم ہين ۔ خدا اس پر رحم فرمائے ' با وجود سھولت اؤر کثرت اشعار کے اسے اساليب و وجوہ اشعار سے کم ہي واقفيت تھي ۔ اس نے علوم اشعار پر زيادہ غور و خوض نہين کيا تھا ؛ بلکہ صرف اپني جودت طبع اؤر قوت ذھانت پر اعتماد کرتا تھا ۔ چنانچہ اس کے ايک قصيدے مين ايک شعر اس امر کي کافي دليل ہي ' اؤر اس کا کچھ انتخاب اپنے موقعہ پر آئيگا ۔ (وہ کہتا ہي کہ) :—

من کان ينفق من سواد کتابه فانا الذي من نور قلبي انفق

جب المعتمد علي الله کو تخت سے اتار کر اشبيليہ سے خارج کر ديا گيا ' تو ابوبکر شہر بہ شہر مارا مارا پھرتا رھا ' تا آنکہ وہ جزيرۂ ميرقہ پہنچا ' جس پر مبشر عامري الملقب بہ الناصر قابض تھا ۔ ابن اللبانہ کو وھين فروغ ھوا ' اؤر اسي کي صحبت مين اس کے حالات ترقي پذير ھوئے ۔ الناصر کي مدح مين اس کے کئي قصائد ہين جن مين وہ اپنے مطالب کو نہايت خوبي سے ادا کرتا ہي ۔ ان ہي مين سے ايک قصيدہ ہي ' جس مين اس نے ايسا طريقہ اختيار کيا ہي ' جو مين نے کبھي کسي متقدم يا متاخر شاعر کے متعلق نہين سنا : يعني يہ کہ اس نے تمام قصيدے مين شروع سے آخر تک ہر شعر کے شروع کے حصہ مين تغزل اؤر دوسرے مين مدح ممدوح کي ہي ؛ اؤر يہ بات مين نے کسي کے اشعار مين نہين سني ۔ قصيدہ کي ابتداء يون ھوتي ہي :—

وضحتْ و قد فضحت ضياءُ النير ... فكانما التحفتْ ببشر مبشّر
و تبسمت عن جوهر فحسبته ... ما قلدته محامدي من جوهر
و تكلمت فكان طيب حَدْيها ... مُتّعتُ منه بطيب مسك اذفر
هزت بنغمة لفظها نفسي كما ... هزت بذكراه اعالي المنبر
اذنبتُ واستغفرتها فجرتْ علي ... عاداتها في المذنب المستغفر
جادت عليّ بوصلها فكانه ... جدوي يديه علي المقل المقفر
و لثمت فاها فاعتقدتُ بانني ... من كفه سُوّغتُ لثم الخنصر
سمحتْ بتعنيقي فقلت صنيعة ... سمحت علاه بها فلم نتعذر
نهد كقسوة قلبه في معرك ... و حشاً كلين طباعه في محضر
و معاطف تحت الذوائب خلتها ... تحت الخوافق ماله من سمهري
حسنت امامي في خمار مثل ما ... حسن الكميّ امامه في مغفر
و توشحت فكانه في جوشن ... قد قام عنبره مقام العثير
غمزت ببعض قستية من حاجب ... ورنت ببعض سهامه من محجر
آومت بمصقول اللحاظ فخلته ... يومي بمصقول الصفيحة مُشهر
وضعت حشاياها فويق ارائك ... وضع السروج علي الجياد الضمر
من رامة او رومة لاعلم لي ... أ آتت عن النعمان ام عن قيسر
بنت الملوك فقل لكسري فارس ... تُعزي و الا قل لتبّع حمير
عاديت فيها عز قومي فاغتدوا ... لا ارضهم ارضي ولاهم معشري
و كذلك الدنيا عهدنا اهلها ... يتعافرون علي الثريد الاعفر
طافت علي بجمرة من خمرة ... فرايت مريخاً براحة مشتري
فكان انملها سيوف مبشر ... وقد اكتست علق النجيع الاحمر
ملك ازرة بُرده ضمت علي ... باس الوصي و عزمة الاسكندر

يهي هي جو كچهه كه مين نے اس قصيدے مين سے انتخاب كيا هي • اس كي مليح اور خفيف الروح تشبيب كا نمونه ان اشعار مين پايا جاتا هي' جن سے وه اسي مبشر كي تغزل كرتا اور مدح كهتا هي :—

١ هلا ثناك عليّ قلب مشفقٌ　　فترى فراشا في فراش يحرق
قد صرت كالرمق الذي لا يرتجي　　و رجعت كالنفس الذي لا يلحق
و غرقت في دمعي عليك وغمتي　　طرفي فهل سببٌ به اتعلق
هل خدعة بتحية مخفية　　في جنب وعدك الذي لا يصدق
انت المنية والمنى فيك استوى　　ظلّ الغمامة والهجير المحرق
لك قدّ ذابلة الوشيج ولونها　　لكن سنانك اكحل لا ازرق
و يقال انك ايكة حتي اذا　　غنيت قيل هو الحمام الاورق
٢ يا من رشقت الي السلو فردني　　سبقت جفونك كل سهم يرشق
لو في يدي سحر و عندي أخذة　　لجعلت قلبك بعض حين يعشق

---

١ ترجمہ :- کیا تجھے تیرے مہربان دل نے میری طرف نہین پھیرا کہ تو دیکھتی کہ ایک صاحب فراش فرش پر پڑا جل رہا ھی ؟
مین رمق کی طرح ہو گیا ہون ، جس کی کوئی امید نہین ہو سکتی ، اور ایک ایسا سانس ہو گیا ہون جس سے کوئی چیز ملحق نہین ہو سکتی . مین تیری محبت کی وجہ سے اپنے آنسوون مین غرق ہو گیا ہون ! میری آنکھ میرا بادل ھی : تو کیا کوئی ایسا ذریعہ ھی جس پر مین سہارا پا سکون ؟
کیا تیرے غیر صادق وعدون کے پہلو مین کسی پوشیدہ سلام و پیام کا دھوکہ بھی ھی ؟
تو موت ھی ؛ اور تیرے متعلق جو آرزوئین ھین ، ان مین بادلون کا پانی اور جلا دینے والی دو پہر دونون یکسان ھین .
تیرا قد دبلے پتلے بوٹے کا سا ھی اور رنگ بھی ویسا ھی ھی ؛ مگر تیرا سنان سرمگین ھی نہ کہ ازرق .
کہتے ھین کہ تو ایکہ کا درخت ھی ؛ لیکن جب تو گاتی ھی ، تو کہا جاتا ھی کہ تو قمری ھی .
٢ ترجمہ :- ای وہ کہ جسنے مجھے تسلی اور فراموشی کی طرف جانے سے روک دیا . تیری پلکین ہر اس تیر سے سبقت لے گئی ھین جو کسی پر چلایا جائے .
کاش کہ میرے ھاتھ مین جادو ہوتا اور مجھ مین طاقت گرفت ہوتی ! تو مین تیرے دل کو ایسا کردیتا کہ کسی وقت اسے ضرور عشق ورزی کرنی پڑتی ، تا کہ تو بھی سوزش و فراق کے اس الم کا ذائقہ چکھ سکتا جو مین چکھ رہا ہون ، اور تا کہ تو میری حالت کو دیکھکر نرم دل اور شفیق ہو جاتی .
میرا جسم تیرے بارے مین اعداء مین سے ھی ، کیونکہ وہ ایک ناظر آنکھ سے افاقہ حاصل نہین کرتا .
تیرے خیال شبینہ کو میرے بستر کے مقام کی خبر نہین ہوئی ، تو مین نے اس کو معذور سمجھا کہ وہ کبھی آتا ھی نہین .
تیری وجہ سے میرے منابت و منابع خشک ہو گئے ھین . آنسو بہتا ھی اور شوق و محبت بے نیل مرام واپس آتے ھین . (مترجم)

لتذوق ماقد ذقت من الم الجوي　و ترقّ لي مما تراه و تشفق
جسدي من الاعداء فيك لانه　لا يستفيق لطرف طيف يرمق
لم يدر طيفك موضعي من مضجعي　فعذرته في انه لا يطرق
جفت عليك منابتي و منابعي　فالدمع ينشغ و الصبابة تورق
و كانّ اعلام الامير مبشر　نشرت علي قلبي فاصبح يخفق

اسي قصيدے مین يوم مهرجان مین اسطول کے کهيل کي تعريف کرتے هوئے کهتا هي که :-

بشري بيوم المهرجان فانه　يوم عليه من احتفائك رونق
طارت بنات الماء فيه و ريشها　ريش الغراب و غير ذلك شوذق
و علي الخليج كتيبة جرارة　مثل الخليج كلاهما يتدفّق
و بنو الحروب علي الجواري التي　تجري كما تجري الجياد السبّق
ملا الكماة ظهورها و بطونها　فاتت كما ياتي السحاب المُغدق
خاضت غدير الماء سابحةً به　فكانما هي في سراب انيُق
عجبا لها ماخلت قبل عيانها　ان يحمل الاسد الضواري زورق
هَزت مجاديفا اليك كانها　اهدابُ عين للرقيب تحدق
و كانها اقلام كاتب دولة　في عرض قرطاس تخط و تمشق

اس مين اس نے اور بهت سي نزاكتين دکهائي هين ٠ اس کا ايک اور قصيده هي ' جس مين يون تغزل کرتا هي :—

فوادي معنّي بالحسان معنّتُ　و كل موقي في التصابي موقّتُ
ولي نفس يخفي و يخفت رقةً　ولكن جسمي منه اخفي واخفت
و بي ميّت الاعضاء حتي دلاله　غرامي به حي و صبريَ ميت
جعلت فوادي جفن صارم جفنه　فيا حر ما يصلي به حين يصلت
اذل له في هجره وهو ينتمي　و اسكن بالشكوي له وهو يسكت
وما انبت حبل منه اذ كان في يدي　لريحان ريعان الشبيبة منبت

اس کے بہترین اشعار میں سے وہ قصیدہ بھی ہی ' جو اس نے مبشر ناصرالدولہ کی مدح میں کہا ہی اور جس کا آغاز یوں ہوتا ہی کہ :—

راق الربیع ورقّ طبع ہوائہ فانظر نضارة ارضہ و سماءہ
واجعل قرین الورد فیہ سلافة یحکی مشعشعہا مصعّد ماءہ
لولا ذبول الورد قلت بانہ خد الحبیب علیہ صبغ حیاءہ
ہیہات این الورد من خد الذی لا یستحیل علیک عہد وفاءہ
الورد لیس صفاتہ کصفاتہ والطیر لیس غناؤہا کغناءہ
یتنفس الاصباح والریحان من حرکات معطفہ و حسن رواءہ
و یجول فی الارواح رَوح ما سرت ریاہ من تلقائہ بلقاءہ
صرف الہوی جسمی شبیہ خیالہ من فرط خفتّہ و فرط خفاءہ

اس کے جو اشعار مجھے یاد ہیں ان میں سے بہترین اس کے یہ دو اشعار ہیں ' جن میں وہ ایک خال رخسار کی تعریف کرتا ہی :—

بدا علی خدہ خال یزینہ فزادنی شغفا فیہ الی شغف
کانّ حبة قلبی عند رویتہ طارت فقال لہا فی الخد منہ قف

[یعنی :— اس کے رخسار پر ایک خال ہی ' جو اسے زینت دیتا ہی اور جس نے میرے شغف و محبت کو بہت بڑھا دیا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسے دیکھکر میرے دل کی محبت اس کی طرف سے ہٹ گئی ' تو اس خال نے اس سے کہا کہ اس معشوق کے رخسار میں ٹھیرجا ۔ (مترجم)]

اس ابن اللبانہ کے بہت سے عمدہ عمدہ اشعار ہیں ۔ مگر خوف طوالت ' اور نیز یہ امر کہ یہ کتاب اس کام کے لئے موضوع نہیں ' مجھے ان کے نقل کرنے سے روکتا ہی ۔ البتہ اس کتاب میں ایسے اشعار نقل کئے جائینگے جو بیانات کے لحاظ سے ضروری ہونگے ۔

اب ہم پھر المعتمد علی اللہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ میں نے سنا ہی کہ بنو عباد پر اس مصیبت عظمی کے واقع ہونے سے

چند ماہ پیشتر ایک شخص نے شہر قرطبہ میں یہ خواب دیکھا کہ ایک شخص آکر منبر پر چڑھ گیا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر بہ آواز بلند یہ اشعار پڑھے :—

رب رکب قد اناخوا عیسهم في ذری مجدهم حين بسق
سکت الدهر زمانا عنهم ثم ابکاهم دما حين نطق

[یعنی :— کئی قافلے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے مجد و شرف کی بلندی کے دوران میں اپنے شتران سفید کو بٹھایا ۔ زمانہ کچھ عرصہ ان سے بالکل خاموش رہا؛ مگر جب بولا' تو ان کو خون رلایا ۔ (مترجم)]

چنانچہ چند ہی ماہ گزرے تھے کہ بنو عباد پر جو آفت آنی تھی آ گئی اور' حسب قول بالا' زمانے نے ان کو رلا دیا ۔

اغمات میں المعتمد علی اللہ کے حالات کے متعلق یہ بھی معلوم ہوا ہی کہ ان کی ایک نہایت مرجع' منظور نظر اور بزرگ ترین بیٹی کی حالت سقیمہ اِس نوبت کو پہنچ گئی تھی کہ وہ لوگوں سے غزل کی استدعا کرتی تھی' تا کہ وہ اس کی اجرت سے اپنی بد حالی اور اختلال زندگی کو درست کرسکے ۔ منجملہ اور غزلوں کے جو اس کے پاس پہنچیں ایک غزل بنت عریف یعنی اس کے والد کے ایک کوتوال شہر کی لڑکی کی تصنیف تھی ۔ یہ وہ کوتوال تھا' جو بادشاہ کی سواری کے نکلنے کے اوقات میں انتظام و اہتمام کیا کرتا تھا اور سوا اس خاص دن کے کبھی نہیں دکھائی دیتا تھا ۔

اسی اثناء میں یہ اتفاق ہوا کہ سیدۂ کبری علیل ہو گئیں ۔ اس وقت وزیر ابو العلاء زہر بن عبد الملک بن زہر مراکش میں تھے اور امیر المسلمین کی استدعا پر ان کے معالجہ میں مشغول تھے ۔ المعتمد نے ان کو ایک خط لکھ کر سیدہ کے علاج کے لئے خواہش ظاہر کی اور لکھا کہ وہ خود آکر سیدہ کے حالات کا مطالعہ کریں ۔ وزیر نے اس خط کا جواب لکھا' جس میں انہوں نے اپنا حق پوری طرح ادا کیا اور بادشاہ کی طلب کے موافق حاضر ہونے کا اظہار کیا ۔ انہوں نے اپنے خط میں

بادشاہ کو طول بقاء کی دعا بھی دی، جس کو پڑھکر المعتمد نے یہہ اشعار کہے :—

۱ دعالي بالبقاء و كيف يهوي | اسير ان يطول به البقاء
اليس الموت اروح من حياة | يطول علي الشقيّ بها الشقاء
فمن يك من هواه لقاء حِبّ | فان هواي من حتفي اللقاء
ارغب ان اعيش اري بناتي | عواري قد اضر بها الحفاء
خوادم بنت من قد كان اعلي | مراتبه اذا أبدوا النداء
و طردُ الناس بين يدي ممري | و كفهم اذا غص الفناء
و ركض عن يمين او شمال | لنظم الجيش ان رُفع اللواء
يعنيه امام او وراء | اذا اختل الامام او الوراء
ولكن الدعاء اذا ادعاه | ضمير خالص نفع الدعاء
جزيت ابا العلاء جزاء بر | ..... * ... و صاحبك العلاء
سيُسلي النفس عن مافات علمي | بانّ الكل يدركه الفناء

۱ ترجمہ :- اس نے میرے لئے بقاء کی دعا کی ہی ؛ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہی کہ ایک قیدی شخص اپنی زندگی کے طول کی خواهش کرے ۔

کیا موت ایسی زندگی سے زیادہ آرام دہ نہین ہی ، جس مین کسی بد بخت کی بد بختی مین اور بھی طول اور اضافہ ہوجائے ؟

اس کی خواهش تو وہ کرے ، جس کو اپنے معشوق سے ملاقات کی آرزو ہو : مجھے تو صرف موت ہی سے ملاقی ہونے کی تمنا ہی ۔

کیا میری یہ خواهش ہو سکتی ہی کہ مین زندہ رہون ، اور اپنی بیٹیون کو اس حال مین دیکھون کہ وہ برہنہ ہین اور برہنہ پائی کے ساتھ پھرنے سے انہین تکلیف ہوتی ہی ، اور یہ کہ وہ خادمہ ہوجائین اس شخص کی بیٹی کی ، جس کا بلند ترین مرتبہ یہ تھا کہ جب وہ (میری لڑکیان) نکلا کرین تو لوگون کو ہٹانے کے لئے آواز لگائے اور میرے راستے مین سے لوگون کو ہٹاکر علیحدہ کرے اور جب تمام صحن آدمیون سے پر ہو جائے ، تو ان کو چپقلش کرنے سے باز رکھے ، اور علم برداری کے وقت لشکر کے انتظام کے لئے چپ و راست بھاگتا پھرے ، اور آگے اور پیچھے بھی دوڑے جب کبھی ان اطراف مین کچھ خلل واقع ہو ۔

مگر جب دعا ایک خالص دل سے نکلتی ہی ، تو ضرور نفع دیتی ہی ۔

ای ابو العلاء ! تجھے اس کا اچھا اجر ملے ...... اور علوشان تیری ہمدم رہے !

مگر چونکہ مین جانتا ہون کہ آخر الامر ہر چیز کو فنا ہونا ہی ، اس لئے نفس کو کچھ تلسی ہو جاتی ہی ۔ (مترجم)

* یہان کے الفاظ علامہ دوزی سے قلمی نسخے مین نہین پڑھے گئے اس لئے چھوڑ دئے گئے ۔ (مترجم)

متقدم الذکر ابوبکر بن اللبانه ایفاء وعده اور اداء شکر نعمت کے لئے اغمات مین المعتمد کی خدمت مین حاضر ھوا ۔ المعتمد اس کے ورود سے بہت خوش ھوئے ' اور جب ابن اللبانه نے واپسی کا قصد کیا تو المعتمد نے اپنی وسعت کے مطابق اس کے لئے خرچ کیا ۔ چنانچه اس کے پاس بیس (۲۰) مثقال اور دو کپڑے بھیجے ' جن کے ہمراہ ذیل کے اشعار بھی تھے :—

۱ الیك النزر من کف الاسیر　　فانْ تقبل تکن عین الشکور
تقبّل ما یذوب له حیاء　　و ان عذرته حالات الفقیر
ولا تعجب لخطب غضّ منه　　الیس الخسف ملتزم البدور
و رجِّ لجبره عقبیٰ یداه　　فکم جبرت یداه من کسیر

---

۱ ترجمه :— یه حقیر چیزین ایک قیدی کے ھاتھ سے تمھارے پاس آتی ھین ۔ اگر ان کو قبول کرلو ' تو عین شکریه کا باعث ھی ۔

قبول کرلو ایک ایسی چیز کو جس کے لئے حیا بھی پگھلی جاتی ھی ؛ اگرچه ایک فقیر کے حالات اس کو معذور رکھتے ھون ۔

ایسے حادثه سے تعجب نه کرو ' جس سے وہ تنگ آگیا ھو ۔ کیا چاند کے لئے گرھن لازمی نہین ھی ؟

اسکے ھاتھون کے مآل کار سے ترمیم و درستی کی امید رکھو ' کیونکه اسکے ھاتھون نے بہت سے شکستگان کو درست کیا ھی ۔

اس کی بلندی نے اکثر اشخاص کو گڑھے سے نکال کر بلندی پر پہنچایا ھی ' اور بہت سے امیرون کو اس کی تلوار کی دھارون نے گرا دیا ھی ۔ بہت سے منبرون اور تختون نے آرزو کی ھی که اس کے اعلی جائے نشست بن جائین ۔

اس وقت که جب شریف النسل گھوڑے دونون طرف سے ھلاک کن موت لیکر اسپر چڑھ آئے ' منحوس آنکھون نے اس کی طرف دیکھا اور ایک معدوم النظیر شخص کو تباہ کر دیا ۔

خوش انجامی کے وقت وہ منحوس ھو گئین ۔ خدائے قدیر کی قدرتین یون ھی گردش کیا کرتی ھین ۔

بہت سے منظور نظر آدمیون کو اس کی رضا مندی نے خوش اور با اقبال کر دیا ' اور بہت سے مشہور اشخاص کو اسی کی علو منزلت نے مشہور کیا ۔

اس وقت که جب زمانے پر ظلم کرنے والے بادشاہ اس کے ملک مین حصه حاصل کرنے کی خواھش کرنے لگے ' اور جب که خوف و ھراس سے جری اور بہادر اشخاص حواس باخته ھو جاتے اور اس کو کوہ ثبیر سے بھی گران پاتے ھین ۔ (مترجم)

و كم اعلت علاه من حضيض | و كم حطت ظباه من امير
و كم من منبر حنت اليه | اعالي مرتقاه و من سرير
زمان تزاحفت عن جانبيه | جياد الخيل بالموت المبير
فقد نظرت اليه عيون نحس | مضت منه بمعدوم النظير
نحوس كن في عقبي سعود | كذاك تدور اقدار القدير
و كم احظي رضاه من حظي | و كم شهرت علاه من شهير
زمان تنافست في الحظ منه | ملوك قد تجور علي الدهور
بحيث يطير بالابطال ذعر | و يلفي ثم ارجح من ثبير

ابن اللبانه نے ان اشیاء کو قبول کرنے سے انکار کیا ، اور ان کو واپس کرتے ہوئے اِن اشعار میں جواب دیا :—

(۱) سقطت من الوفاء علي خبير | فذرني والذي لك في ضميري
تركت هواك وهو شقيق ديني | لئن شققت بردي عن غدور
ولا كنت الطليق من الرزايا | لئن اصبحت اجحف بالاسير
اسير ولا اصير الي اغتنام | معاذ الله من سوء المصير
اذا ما الشكر كان و ان تناهي | علي نعمي فما فضل الشكور
جذيمة انت والايام خانت | وما انا من يقصر من قصير
(۷) انا ادري بفضلك منك اني | لبست الظل منه في الحرور
(۸) غني النفس انت و ان الحت | علي كفيك حالات الفقير
(۹) تصرف في الندي حيل المعالي | فتسمح من قليل بالكثير

---

* میں ضروری نہیں سمجھتا کہ ان تمام اشعار کا ترجمہ دیا جائے ۔ بنظر تلخیص مضمون چیدہ چیدہ اشعار کا ترجمہ کئے دیتا ہوں :—

(۱) تم وفا کے حقیقت کار کے واقف تک پہنچے ہو ؛ پس مجھکو اور ان خیالات کو جو میرے دل میں تمہارے لئے موج زن ہیں ، الگ رہنے دو ۔

(۷) میں جانتا ہوں کہ تمہارا فضل و احسان میرے لئے ایک سایہ ہی کہ مجھے اس باد گرم سے محفوظ رکھتا ہی ۔

(۸) تم غنی النفس ہو ، اگرچہ فقیرانہ حالات تم کو گھیر ہوئے ہیں ۔

(۹) تم معالی کے حیلوں کو تصرف میں لاتے ہو ، اور ذرا سی بات پر بڑی سخاوت دکھاتے ہو ۔

(۱۰) أحدّث منك عن نبع غريب تفتّح من جنازهر نضير

(۱۱) و اعجب منك انك في ظلام و ترفع للعفاة منار نور

(۱۲) رويدك سوف توسعني سرورا اذا عادك ارتقاءك للسرير

(۱۳) و سوف تحلّني رتب المعالي غداة تحل في تلك القصور

تزيد علي ابن مروان عطاءً بها و انيف ثمّ علي جرير

(۱۵) تاهّب ان تعود علي طلوع فليس الخسف ملتزم البدور

المعتمد نے اس کا ان اشعار سے جواب دیا :—

* ردّ برّي بغيا عليّ و برّا و جفا فاستحق لوما و شكرا

حاط بزري اذ خاف تاكيد ضري فاستحق الجفاء اذ حاط نزرا

فاذا ما طويت في البعض حمدا عاد لومي في البعض سرا و جهرا

ترجمہ :—

(۱۰) مین تمھارا اس طرح ذکر کرتا هون که گویا تم ایک خالص نبع هو، جس مین تر و تازہ شگوفه ظاهر هوتا هی .

(۱۱) اس سے بھی عجیب تر بات یه هی که گوکه تم خود تاریکی مین هو، لیکن اپنے سائیین کے لئے نور کی مینار بلند کرتے هو.

(۱۲) ذرا اور ٹھیر جاو؛ تم کو عنقریب سرور کی وسعت حاصل هوگی، جب که تم دوبارہ تخت پر بلندی حاصل کروگے .

(۱۳) اور جب تم ان محلون مین پهنچ جاوگے تو عنقریب مجھکو بلند مراتب پر سرفراز کروگے .

(۱۵) طلوع کی طرف عود کرنے کے لئے تیار هو جاو. چاند کے لئے گرهن کچھ لازمی امر نهین هی . (مترجم)

* خلاصۂ اشعار یه که تمھارے اس طرز عمل پر مین تمھارا شکریه بھی ادا کرتا هون اور تمکو قابل ملامت بھی سمجھتا هون . شعر ما قبل آخر مین کهتے هین که " ای ابوبکر ! تم ایک مسافر و بے کس شخص کے وفا دار هو. خدا نه کرے که هم تم جیسے ایک خزانے کو مغرب مین گم کردین . " آخری شعر مین کهتے هین که " ایک برادر شقیق کی احتیاط بھلا کس کام آ سکتی هی . مین تو مصیبت مین مرهی رها هون ، پھر مصیبت سے کیون ڈرون . " (مترجم)

يا ابابكر الغريب وفاءً لا عدمناك في المغارب دخرا
اي نفع يجدي احتياط شقيق مُتّ ضراً فكيف ارهب ضرا

ابن اللبانه (رحمه الله) نے یون جواب دیا :—

(۱) ايها الماجد السميدع عذراً صرفي البر انما كان برّا
(۲) حاش لله ان اجيع كريما يتشكي فقرا و كم سدّ فقرا
لا ازيد الجفاء فيه شقوقا غدر الدهر بي لئن رمتُ غدرا
ليت بي قوة اواوي لركن فتري للوفاء مني سرا
(۵) انتَ علّمتني السيادة حتي ناهضت همتي الكواكب قدرا
ربحت صفقة ازيل برودا عن اديمي بها والبس فخرا
(۷) و كفاني كلامك الرطب نيلا كيف الفي درّا و اطلب تبرا
(۸) لم تمتْ انما المكارم ماتت لا سقي الله بعدك الارض قطرا

ترجمه :—

(۱) ای صاحب مجد ، ای مہتر و بزرگ ، ای بسیار عطا ، ای میرے ساتھ نیکی کرنے والے ، جو خود ھی نیکی ھی !

(۲) حاشا و کلا کہ مین اس مرد کریم کی موت چاھون ، جو فقر کا شاکی ھی ، حالانکہ اس نے اکثر فقر کو روکا ھی ۔

(۵) تم نے ھی تو مجھے سیادت سکھاکر اس قابل کیا ھی کہ مین ھمت مین کواکب سے مقابلہ کرتا ھون ۔

(۷) تمھارا کلام شیرین ھی میرے لئے بطور انعام کے کافی ھی . اگر وہ نہ ھو تو مجھے موتی اور سونا کہان سے ملے ؟

(۸) تم کو موت نہین آئی ، بلکہ مکارم ھی مرگئے . خدا نہ کرے کہ تمھارے بعد زمین کو ایک قطرے سے بھی سیرابی نصیب ھو . (مترجم)

المعتمد نے اپنی موت کے وقت جو اشعار کہے تھے اور حکم دیا تھا کہ ان کو قبر پر لکھوا دیا جائے ' ان مین سے ذیل کے اشعار ہین :—

* قبر الغريب سقاك الرائح الغادي	حقًا ظفرت بأشلاء ابن عباد
بالحلم بالعلم بالنعمي اذا اتصلت	بالخصب ان اجدبوا بالري للصادي
بالطاعن الضارب الرامي اذا اقتتلوا	بالموت أحمر بالضرغامة العادي
بالدهر في نقم بالبحر في نعم	بالبدر في ظلم بالصدر في النادي
نعم هو الحق حاباني به قدر	من السماء فوافاني لميعادي
ولم اكن قبل ذاك النعش اعلمه	ان الجبال تهادي فوق اعواد
كفاك فارفق بما استودعت من كرم	روّاك كل قطوب البرق رعاد
يبكي اخاه الذي غيّبت وابله	تحت الصفيح بدمع رائح غادي
حتي يجودك دمع الطل منهمر	من اعين الزهر لم تنحل باسعاد
ولا تزل صلوات الله دائمة	علي دفينك لا تحصي بتعداد

---

* ترجمہ :—

اى مسافر کی قبر! خدا کرے کہ تجھ کو صبح و شام کے ابر سیراب کرین ' اس حق کی بناء پر کہ تو ابن عباد کے جسم پر حاوی ھی . تو کامیاب ھوئی ھی حاوی ھونے مین حلم اور علم اور نعماء پر جب وہ گو کہ خشک ھین ' ایک پیاسے کو سیراب کرنے کے لئے مل جاتے ھین ؛ ایک نیزہ زن ' شمشیر زن ' تیر افگن اور ھیبر ژیان پر جو جنگ کے وقت سرخ ھو جاتا ھی ؛ زمانے پر نقمت مین ' بحر پر نعمتون مین ' بدر پر تاریکیون مین اور محفل کے صدر پر .

ھان یہ وہ حق ھی کہ قضا و قدر آسمانی نے مجھ کو دیا تھا ' مگر اب میعاد کے پورا ھوجانے پر مجھ پر آ پڑے .

اس نیکو حالی سے پہلے مین نہین جانتا تھا کہ پہاڑ تختون پر بھی گر پڑا کرتے ھین .
تیرے لئے کافی ھی . تجھ کو جو کچھ ودیعت دی گئی ھی اسی کو اچھی طرح رکھ .
خدا کرے کہ ھر برق دار اور گھنگھور بادل تجھے سیراب کرے ! جو صبح شام اپنے اس بھائی کے لئے آنسو بہاتا ھی ' جس کی بارش کو تونے پتھرون کے نیچے چھپا دیا ھی : حتی کہ شگوفون کی آنکھون سے تری کے آنسو بہتے ھین ' مگر تجھ کو نیک بخت نہین بناتے .

اور خدا کرے کہ تیرے اندر مدفون شخص پر ھمیشہ ھمیشہ خدا کی بے شمار رحمتین نازل ھوتی رھین . (مترجم)·

اِن المعتمد علي الله کا ایک بیٹا تھا' جس کا لقب فخر الدولہ تھا۔ انھوں نے اس کو اپنے بعد حکومت کرنے کے لئے تربیت دي تھي؛ پھر اپنا ولي عہد بناکر "المؤید بنصر الله" کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ مگر اس فتنہ نے ان کو اپني مراد تک نہ پہنچنے دیا' اور قضا و قدر اس کے اصدار و ایراد میں حائل ہوگئي۔ اس فتنہ کے بعد یہ فخر الدولہ برابر گردش ایام میں مبتلا رہا۔ آخر اس نے خود کو بازار کے سپرد کر دیا اور مختلف صنائع میں سے صوّاغي کي صنعت سیکھي۔ ایک مرتبہ متقدم الذکر محمد ابن اللبانہ' اس کے باپ کا شاعر' اس کے پاس سے گزرا اور اس کي حالت پر یہ اشعار کہے :—

(١) اذکي القلوب اسی ابکي العیون دما | خطب وجدناك فیه یشبه العدما
(٢) افراد عقد المني منا قد انتثرت | و عقد عروتنا الوثقي قد انفصما
(٣) شکاتُنا فیك یا فخر العلي عظمت | والرزء یعظم فیمن قدرہ عظما
(٤) طُوّقتَ من نائبات الدهر مخنقة | ضاقت علیك و کم طوّقتنا نعما
(٥) و عاد کونك في دکان قارعة | من بعد ما کنت في قصر حکي اِرما
(٦) صرّفتَ في آلة الصواغ انملة | لم تدر الا الندي والسیف والقلما

ترجمہ :—

(١) اس حادثہ نے' جس میں ہم تم کو مبتلا پاتے ہیں اور جو عدم سے مشابہ ہے' دلوں میں غم و اندوہ کی آگ بھڑکادی ہے اور آنکھوں کو خون رلایا ہے۔

(٢) ہماری تمناوں کے ہار کے افراد بکھر گئے ہیں' اور ہمارے مضبوط دستے کی گرہ کھل گئی ہے۔

(٣) ای فخر علا! تمہاری وجہ سے ہماری شکایات بڑھ گئی ہیں' کیونکہ جس کا مرتبہ بلند ہو' اس کی طرف سے جو مصیبت پڑتی ہے وہ بھی بڑی ہی ہوتی ہے۔

(٤) زمانہ کے مصائب اس طرح تمہارے گلے کا ہار ہو گئے ہیں کہ دم گھٹا جاتا ہے اور ضیق پیدا ہوگیا ہے' حالانکہ تم نے اکثر ہماری گردنوں میں نعمت و احسان کے ہار ڈالے ہیں!

(٥) و (٦) اس کے بعد کہ تم ارم نما قصروں میں رہتے تھے' اب تمہاری ہستی ایک کوٹنے والے کی دکان میں رہ گئی ہے؛ اور تم نے اپنی ان انگلیوں سے' جو سوائے جود و کرم اور کچھ نہ جانتی تھیں آلۂ صواغی میں کام لینا شروع کیا ہے۔

(٧) يد عهدتُك للتقبيل تبسطها ... فتستقل الثريا ان تكون فما

(٨) يا صائغاً كانت العليا تصاغ له ... حليا و كان عليه الحلي منتظما

(٩) للنفخ في الصور هول ما حكاه سوى ... هول رأيتك فيه تنفخ الفحما

(١٠) وددت اذ نظرتْ عيني اليك به ... لو ان عيني تشكو قبل ذاك عما

(١١) ما حطك الدهر لما حط من شرف ... ولا تحيّف من اخلاقك الكرما

(١٢) لُحْ في العلي كوكبا اِن لم تلح قمرا ... و قم بهاربوة ان لم تقم علما

(١٣) واصبر فربتما اَحمدتَ عاقبة ... من يلزم الصبر يحمدْ غِبّ مالزما

(١٤) والله لو انصفتك الشهب لانكسفت ... ولو وفي لك دمع المزن لانسجما

(١٥) بكي حديثك حتي الدرحين غدا ... يحكيك رهطا والفاظا و مبتسما

(١٦) و روضة الحزن من ازهارها عريت ... حزنا عليك لان اشبهتها شمما

ترجمه :-

(٧) وه هاتهہ ' جس کو مین نے دیکھا هی که تم بوسه لینے کے لئے پھیلایا کرتے تھے اور اگر ثریا بھی کسی کا منهہ بن جاتا تو تم اسے حقیر سمجھتے تھے !

(٨) و (٩) ای وه ڈھالنے والے ' جس کے لئے بلند مراتب ڈھالے جاتے تھے اور جسپر زیور نهایت عمدگی سے آراسته هوتے تھے ! نفخ صور مین جو هول و دهشت پنهان هی ' وه صرف اسی هول کی مانند هی جو مجھہ پر تم کو کوئلے پھونکتے هوے دیکھکر طاری هوتی هی .

(١٠) جب میری نگاه تم پر پڑی ' تو میرا جی یه چاها که کاش که اس سے پہلے هی میری آنکھہ اندھی هوجاتی .

(١١) جب زمانے نے تم کو شرف سے گرایا ' تو تم کو پست نهین کیا اور نه تمهارے اخلاق مین سے کرم کو مٹایا .

(١٢) اگر تم بلندی مین قمر هوکر نهین تو ستاره هوکر هی چمکو ' اور اگر جائے نشان مند مین نهین تو مقام بلند هی مین کھڑے هو جاو .

(١٣) صبر کرو ' کیونکه تمهارے امور کے انجام اکثر قابل تعریف هی هوے هین . جو شخص صبر کو لازم پکڑتا هی ' وه اس کے لزوم کے بعد ضرور قابل ستائش هوتا هی .

(١٤) به خدا اگر شهاب هاے ثاقب تم سے انصاف کرتے ' تو چاهئے تها که وه ڈوب جاتے ! اور اگر بارش کے آنسو تم سے وفا کرتے ' تو ان کو جم جانا چاهئے تها .

(١٥) تمهاری باتین بھی روتی هین ' حتیٰ که مروارید ' جب که وه گروه ' الفاظ اور تبسم مین تمهاری نقل کرتے هین .

(١٦) چونکه تم خصلت مین شگوفه کی مانند تھے ' اس لئے تمهارے غم مین مرغزار کے باغات بھی اپنے شگوفون سے عاری هوگئے هین .

(١٧) بعد النعيم ذوي الريحان حين راي ريحانك الغض يذوي بعد ما نعما
(١٨) لم يرحم الدهر فضلا انت حامله من ليس يرحم ذاك الفضل لا رحما
(١٩) شقيقك الصبح ان اضحي يشارقه و انت في ظلمة فالصبح قد ظلما

فصل

هم نے المعتمد علي الله کے حالات اور انکے متعلقات کا یہ مختصر سا بیان ' گو کہ وہ ہمارے مقصد سے خارج ہي ' اس لئے قلمبند کیا ہي کہ ہم نے اس سے پہلے ان کے فضل ' غزارت ادب اور ایثار کے باب میں جو کچھ بیان کیا ہي ' اس پر دلیل هو . اسي طرح اب ہم مملکت اندلس کے ان حالات کے نسق کو المرابطون یعني اصحاب یوسف بن تاشفین کے کوائف سے متصل کرینگے . اس امر کي ایک اور تیسري وجہ یہ ہي کہ المعتمد مذکور کے حال کو جس امر نے نباہت سے خمول ' بلندي سے پستي اور بسط سے قبض تک پہنچایا ' وہ منجملہ ان عبرتون کے ہي ' جو زمانے نے ہم کو دکھائین ' اور ان مواعظ مین سے ہي جس سے دنیا اصحاب فہم کي نگاہ مین ذلیل و خوار معلوم هوتي ہي *

المعتمد پر قبضہ پانے کے بعد یوسف بن تاشفین کے لئے اندلس کا معاملہ بالکل مجتمع هوگیا ؛ کیونکہ وهي اسکے سرلشکر ' عین الاعیان اور بمنزلۂ واسطۂ نظم کے تھے . یوسف بن تاشفین کے ہمراہي اسي طرح ایک ایک ملک کرکے تمام ممالک کو سمیٹتے رھے ' تا آنکہ تمام

ترجمہ :-

(١٧) جب ریحان نے دیکھا کہ تمھارا ریحان ناز و نعم کے بعد پژ مردہ هوگیا هی ' تو ریحان بھی خوش عیشی کے بعد پژ مردہ هوگیا .

(١٨) زمانے نے ان فضائل پر رحم نہین کیا ' جن کے تم حامل هو . جو اس فضیلت پر رحم نہین کرتا ' اس پر رحم نہین کیا جاتا .

(١٩) صبح گویا تمھاری توام هی ' جس وقت وہ روشن هوتی هی . مگر چونکہ تم تاریکی مین هو ' اس لئے صبح بھی تاریک هی . (مترجم)

جزیرہ نما ان کا مطیع ہو گیا ۔ ان کے امر کے آغاز ہی میں دشمن کی گوشمالی ' مسلمانوں سے مدافعت غنیم اور حمایت حدود میں اس قسم کے امور ظہور پذیر ہوئے ' جن کی لوگوں کے خیالات نے تصدیق کی ' اور ان کے دلوں کو سرور ہوا اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچی ۔ اس طرح اہل اندلس کو ان سے اور بھی زیادہ محبت ہو گئی اور ملوک روم بھی بیش از پیش خائف ہو گئے ۔ یوسف بن تاشفین اس تمام عرصے میں دم بہ دم لشکر پر لشکر اور فوج پہ فوج بھیج بھیج کر ان کی مدد کر رہے تھے ' اور اپنی ہر مجلس میں کہا کرتے تھے کہ "ہماری غرض اس ملک میں آنے سے یہ تھی کہ ہم اسے اہل روم کے ہاتھوں سے خلاصی دلادیں ۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اس ملک کے اکثر حصے پر ان کا غلبہ ہو گیا ہے ' اور اس کے بادشاہ غافل ' جنگ آزمائی میں سست ' اوروں کے دست نگر اور ان کے سامنے ذلیل ہیں ' آرام طلبی کو ترجیح دیتے ہیں ' ہر ایک کی ہمت اسی میں صرف ہوتی ہے کہ وہ جام شراب نوش کرے ' کسی مغنیہ کا گیت سنے اور لہو و لعب میں اپنے دن تیر کرے ۔ اگر میں زندہ رہا تو ان تمام ممالک کو ' جن پر اس فتنے کے دوران میں اہل روم نے قبضہ کر لیا ہے ' دوبارہ مسلمانوں کے ہاتھ میں پہنچا دونگا ۔ میں اہل روم کے خلاف اس ملک کو سواروں اور پیادوں سے بھر دونگا ۔ نہ ان کو ناز پروری کا موقعہ ملیگا ' نہ خوش عیشی کا علم تک ہوگا : بلکہ ان کی ہمت گھوڑوں کو سدھانے اور ماہر کرنے اسلحہ کی درستی اور دعوت جنگ کا جواب دینے میں صرف ہوگی" ۔ اور اسی قبیل کی اور باتیں کہا کرتے تھے ۔ اس کی خبر نصاریٰ کے بادشاہوں تک پہنچی ' تو ان کا خوف و ہراس اور بھی بڑھ گیا ' اور مسلمانوں کے ' بلکہ یوں کہئے کہ خود ان کے ' حالات حاضرہ سے ان کی نا امیدی اور بھی زیادہ قوی ہو گئی *

جب یوسف امیر المسلمین نے جزیرہ نمائي اندلس پر قبضہ کرلیا ' اؤر وہ تمام ملک انکا مطیع و منقاد ھوگیا اؤر کسي طرح کا اختلاف باقي نہ رہا ' تو وہ اسي دن سے شاھان اندلس مین شمار ھونے لگے اؤر بادشاہ کے نام کے مستحق ھوگئے ۔ وہ اؤر ان کے ہمراہي "المرابطون" کے نام سے موسوم ھوگئے ۔ وہ اؤر انکا بیٹا اکابر ملوک مین شمار ھونے لگے ؛ کیونکہ جزیرہ نمائي اندلس مغرب اقصي کے سامنے واقع ہي ' اس کے لئے بمنزلہ ام القري کے ہي اؤر معدن فضائل ہي ۔ چنانچہ عموماً ہر قسم کے علماء اسي سے منسوب ہین اؤر اسي مین محسوب ھوتے ہین ۔ وہ ملک علوم کے شموس و اقمار کے طلوع کا مقام ہي ' فضائل کا مرکز اؤر قطب ہي ' ہوا کے لحاظ سے تمام اقالیم کے مقابلے مین معتدل ترین ہي ' اس کا آسمان صاف ترین ' اس کا پاني نہایت شیرین ' اس کي روئیدگي نہایت خوشبو ' اس کي پہاڑیان بہ کمال سرسبز ' اس کي صبحین نہایت پاکیزہ اؤر شامین بہ غایت پر لطف ہین ۔ (ابیات) :—

وہ ایک ایسي سرزمین ہي کہ اس کي آرام گاہ اؤر اسکے باشندون کے شوق سے میرا دل اڑکر وھان جانا چاھتا ہي ۔ وہ ایسے لوگ ہین ' جن کے ذکر ہي سے گویا مین گلہائے تر چن رہا ھون ۔ کیا ان کي ملاقات سے مین گلہائے آس بھي چن سکونگا ؟

تمام جزیرہ نما سے ہر علم کے بہترین علماء ٹوٹ ٹوٹ کر امیر المسلمین کے پاس آ گئے اؤر انکا دربار ایسا ھوگیا جیساکہ عین عروج سلطنت کے زمانے مین بنو عباس کا تھا ۔ انکے اؤر انکے بیٹے کے ھان ایسے ایسے زبردست مصنف اؤر فصیح و بلیغ اشخاص جمع ھوگئے تھے کہ شاید کبھي کسي زمانے مین ایسا اتفاق نہ ھوا ھوگا ۔ چنانچہ امیر المسلمین کے کتّاب مین سے ایک صاحب ابوبکر المعروف بہ ابن القصیرہ تھے ' جو المعتمد علي اللہ ابوبکر کے کاتب تھے ۔ وہ فصحاء مین سے تھے اؤر میدان بلاغت مین دیگر فضلاء پر سبقت رکھتے تھے ۔ وہ قدیم کاتبون کے طریقے

کے مطابق اختصار الفاظ اؤر صحت معاني کا لحاظ رکھتے تھے ' مگر اسجاع (جن کو متاخرين نے شروع کيا تھا) کي طرف کبھي التفات نہين کرتے تھے • البتہ چند ايک رسائل ايسے ہين ' جو انہون نے بغير استدعاء کے لکھے ہين اؤر جن مين سجع موجود ہي • ورنہ باقي رسائل' جو المعتمد کي طرف سے لکھے گئے ہين اؤر مين نے ديکھے ہين ' ان مين وہ صفت موجود ہي جس کي مين تعريف کر رہا ھون • مگر اس وقت مجھے ان مين سے کچھ بھي ياد نہين ہي کہ درج کرون *

پھر ان ابوبکر کے بعد يوسف يا انکے بيٹے کے ھان وزير اجل ابو محمد عبد المجيد ابن عبدون کاتب ھوئے • ان کا ذکر پہلے ھو چکا ہي ' اؤر اس قدر ھو چکا ہي کہ اب اس کے اعادہ و تکرار کي ضرورت باقي نہين ہي • ان دونون کاتبون سے بھي قبل سير بن ابي بکر بن تاشفين امير کے کاتب تھے • وہ اشبيليہ مين المعتمد علي اللہ کے پاس گئے تھے ' اؤر اس وقت تک ان ہي کے ہان عہدۂ کتابت پر رھے کہ جب امير المسلمين کي استدعاء پر ان کے ھان گئے • امير المسلمين کے نام ان کا ايک خط ہي ' جس مين وہ ان کو شہر شنترين (اعادھا اللہ) کي فتح کي خبر ديتے ہين • سير شہر مذکور کي فتح کے وقت وھان موجود تھے • اسي کا ذکر کرتے ھوے ابو محمد نے يہ خط لکھا ہي :—

" اللہ امير المسلمين و ناصر الدين ابو الحسن علي بن يوسف بن تاشفين کے امر کو ہميشہ قائم رکھے ' اس کے عَلم ہميشہ دين کي مدد مين لہراتے اؤر اس کے قلمون کے تحرير کردہ احکام اقاليم سبعہ مين جاري رھين !

" از اندرون شہر شنترين —— جس کو خدائي تعالي نے آپ کي حسن سيرت اؤر يُمن طبيعت سے اہل اسلام کے لئے فتح کرديا ہي •

" تمام ترين حمد اللہ ہي کے لئے ہي : ايسي حمد ' جس کے معاني تمام الفاظ شارحہ پر حاوي ہين ؛ جس کي قريب ترين نگاہ بھي

بلند ترین نغموں پر سبقت لے جاتي ہي؛ جس کے چہرے کو بد دلي نہیں پہیر سکتي؛ جسکي کنہ کو کوئي تخصیص محدود نہیں کرسکتي؛ جس کو کسي مثال یا اندازہ کا قبض و بسطہ احاطہ نہیں کرسکتا؛ جسے نہ کسي خط کے ذریعے محصور کرسکتے ہیں، نہ چپ و راست سے محدود؛ نہ کوئي زمانہ اس قدر وسیع ہي کہ اس پر حاوي ہو، نہ ابد میں اتني قوت ہي کہ اس کو پورا کرسکے، اور نہ عدد اس کا حساب کرسکتا ہي؛ اور ایسي حمد کہ جب اس کے پیش روندگان سبقت لے جاتے ہیں تو پس آیندگان آگے آکر مل جاتے ہیں. صلاۃ و سلام ہو محمد پر، جو اس کے بندے، اس کي وحي کے امانت دار، اس کے اوامر و نواہي کے سرانجام دینے والے، امت کے نظام، ائمہ کے امام، سر اولاد آدم، اور فخر دنیا و ما فیہا ہیں - صلاۃ تامہ، جسکو ہم پورا کرتے ہیں، اور تحیۂ عامہ جس کو ہم ادا کرتے ہیں، جو ایک پہول کي طرح شگوفہ میں سے کہل کر نکلتي اور مشک کي طرح اپنے پردے میں سے پہوٹتي ہي. انہوں نے اپني توحید کا اظہار کیا ہي؛ وعدہ و وعید پر لوگوں کو جمع کیا ہي؛ حق کو واضح کیا ہي، اسے جلا دي ہي؛ خلق خدا سے ہمدردي کي ہي اور اس کو ہدایت دي ہي: البتہ وہ لوگ اس سے مستثني ہیں، جن کے لئے کلمۂ عذاب واجب ہو گیا ہي اور سب سے پہلے ام الکتاب ہي میں ان کي بد بختي کا ذکر ہو گیا ہي!

"خدائے غالب نے (عزت اسماءہ و جلت کبریاوہ) اپنے مذہب کو تمام مذاہب پر، صلیبیوں کے زعم اور بتوں کے وہم پر فوقیت دي ہي. اسنے اپنا وعدہ ہم سے پورا کیا اور ہم کو اپنے رسول صلي اللہ علیہ و سلم کے ساتھ، اور ان کے بعد فتح مند کیا. اس نے اس جزیرہ نما میں اسلام کي شکست و برید کے بعد پھر ہماري پریشانیوں کو اطمینان کي صورت میں جمع کیا ہي، مشرکین کے مکر و خدع کو با وجود اس کے انتظام اور قوت کے قطع کردیا ہي، اہل کتاب میں سے کافر ہو جانے والوں کو

ہمارے سامنے ان کے قلعون مین سے اتار دیا ہي اور ہم ان کے پاؤن اور پیشانیان پکڑتے ہین۔

" قلعۂ شفتریں (خدا امیر المسلمین کو ہمیشہ سلامت رکھے) مشرکین کي نہایت محفوظ جا ھائے پناہ مین سے تھا اور مسلمانون کے خلاف نہایت مضبوط مقام تھا۔ آپ کي سعي کے طفیل سے، جسکي ہم پیروي کرتے تھے، اور آپ کي ہدایت کي برکت سے، جس کو ہم کافي سمجھتے تھے، ہم ہمیشہ انکے کانٹون کو کاتتے اور ان کي جڑون کو اکھاڑتے ہي رھے۔ ہم ان کو یکے بعد دیگرے حاصل کرتے اور وقتاً فوقتاً ان مین ایزاد کرتے جاتے تھے۔ گھڑي گھڑي بھر کے بعد ہم ان کے سردارون کو قتل کرتے اور بار بار ان کے بہادر سپاہیون کے پہلوؤن مین دھنس جاتے تھے۔ ہم انکي جنگ کے غارون مین گھس جاتے اور انکي مخالفت کے سمندرون مین کود پڑتے تھے: یہان تک کہ ان کے موھوم جسمون کو پھیلا دیتے اور ان کي ارواح قبض کرلیتے تھے۔ ہم ان کو نیزون کي طرف لے جاتے تھے اور ان کے سینون کو ان کے سرون سے بیندھ دیتے تھے۔ ہم ان کو آگ کي طرف ڈھکیلتے تھے، جس کے شعلے ان کے سانس ہوتے تھے۔ ہم انھین یمني تلوارون کے ذریعے بھڑکتي ہوئي آگ کي جانب بھیجتے تھے، اپني سعي و استعداد سے ان کے خفیہ مکر کے پردے کو اٹھا دیتے تھے، اور خدائے قدیم و قدیر سے طلب خیر کرکے ان کي طاقت و قوت کي چٹانون کو گرا دیتے تھے۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ قلعۂ شریفہ، جو تمام قلعون مین سب سے زیادہ مناسب اور تمام بقاع سلطنت مین بلند ترین ہي مگر اس کي دوا دشوار ہي اور مرض بالکل عاجز کن ہوگیا ہي، تو ہم نے اس بلندي پر غالب آنے کے لئے اللہ تعالي سے طلب خیر کیا اور اس قصد کي تسہیل کے لئے اس کے سامنے گریہ و زاري کي۔ ہم نے اس سے سوال کیا کہ وہ ہمین ہمارے نفوس کے حوالے نہ کردے، گو کہ یہ امر اس کي صیانت و دیانت مین

مبذول اور بذات خود پسندیدہ و نا پسندیدہ پر محمول ہو۔ پھر ہم اس کی طرف چلے ' اور موت کی طرح یکبارگی اس پر جا پڑے ۔ ہم ایسے وقت میں وہاں پہنچے کہ جب تمام راستوں کے دروازے بند ہو چکے تھے ' اور خدا کی مدد سے تمام حیلوں نے اس قلعہ کے اہالی کو عاجز و درماندہ کردیا تھا ۔ زمانے نے اپنا منہہ کھول کر دانتوں کی کنجی دکھادی تھی ' اور جو لوگ کہ دلدلوں اور سیلابوں میں تھے ثابت قدمی کے ساتھہ جمے ہوئے تھے ۔

" الغرض ہم قوم کے میدان میں اترے ' اور اس دن ان کی صبح نہایت بری صبح ہوئی ۔ ہم برابر ان پر محتسب اور مؤتجر کی طرح حملے کرتے رہے ' اور ایسے شخص کی طرح ان کو تالتے رہے ' جو امر الہی کا منتظر اور مرتقب ہوتا ہی ۔ ہم ہر چہار طرف سے ان کو غارت و برباد کر رہے تھے ۔ چنانچہ جب ہمارے لشکران کی طرف جاتے تھے ' تو بالکل ہلکے پھلکے ہوتے تھے ؛ مگر وہاں سے لدے پھندے آتے تھے ۔ اس سے اعداء کے دل خوف ہراس سے معمور ہوگئے ' اور ہمارے ہمراہیوں کے ہاتھہ مال و اسباب سے ۔ ہم نے حکم دیا کہ ان کے قیدیوں اور اموال کا ایک بازار قائم کیا جائے ' تا کہ ان کے مرد اور عورت سب اسے دیکھیں ۔ اس سے ان کی ہوا بالکل رک گئی ' اور ان کی آگ بجھہ گئی ۔ اور جب محاصرہ کی تنگی نے ان کو گھیر لیا ' اور ہلاکت کی مرجیں ہر جانب سے ان پر آ پڑیں ' بلا ان پر محیط ہوگئی اور موت خدائے جبار کے غضب کے ساتھہ ان پر توت پڑی ' جب انکے خوف و ہراس کی رات کے لئے کوئی ایسی صبح باقی نہ رہی جس کی امید کی جاتی اور ان کی مصیبت کے ورود کے لئے کوئی جائے صدور ایسی نہ رہی جس پر تکیہ کیا جا سکتا ' تو انہوں نے ذلت و خواری کو موت پر ترجیح دی ' عبودیت کے لئے خود سپردگی اور اپنے اہل و عیال کے لئے قبول اسلام پر راضی ہوگئے : تا کہ اس طرح ان کو کفن کے مدارج اور قبور کے تھکانوں

سے نجات مل جائے ؛ گو کہ وہ نجات ایسے وقت میں نصیب هوئي کہ وہ جان بلب هو چکے تھے ۔

" جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ' ان کے بڑے بڑے سردار اور عمدہ شہسوار قتل هو چکے تھے ' اس لئے صرف ایک ذرا سا گروہ اور ایک ذلیل سي جماعت باقي رہ گئي تھي ۔ نہ تو انکي حیات سے کسي مؤحد کو ضرر پہنچ سکتا تھا اور نہ ان کي نجات سے کوئي ملحد خوش هو سکتا تھا ۔ ہم نے ان کو موت کے داھنے هاتھ سے ذلت کے بائیں هاتھ کي جانب ' اور درد ناک محاصرہ سے سخت قید کي طرف منتقل کردیا ۔ انہون نے ہم سے رحم کي درخواست کي تھي ؛ مگر ہم نے اس وقت تک ان کو جواب نہین دیا ' جب تک کہ انہون نے اپنے راز گویندگان کے سامنے عاجزي اور بیچارگي کا صدقہ ادا نہ کرلیا ' اور ہم نے ان میں سے ایک کو دوسرے کے حوالے کردیا ۔ ہم نے ان کو معاف کرکے اورون کے لئے بھي یہ راستہ کھول دیا ؛ خصوصاً ان لوگون کے لئے جنہون نے ان کي طرح دوسرے دن (جب کہ ہم نے خدا کے حکم سے انکا محاصرہ کیا) یہ نیک کام کیا ۔

" یہ قلعہ ' جس کے قرارگاہ کي طرف ہم نے کوچ کیا اور اس کے حصون پر غالب هوگئے ' وسعت میں تمام شہرون سے زیادہ وسیع اور سر سبز ہي ۔ نہ وهان سے فراخ سالي اور بسیار باراني کبھي دور هوتي اور ہٹتي ہي ' اور نہ کبھي خشک سالي اور قحط اس کي طرف رخ کرتا ہي نہ وهان تھیرتا ہي ۔ اس کي شاخیں ثریا سے بھي بلند تر ہیں ' اور اس کي جڑین تحت الثري کے نیچے مضبوطي کے ساتھ جاگزین ہین ۔ آسمان کے ستارے اس کے شگوفون سے مفاخرہ ' اور اس کے اسرار سے جوزا کے کان سر گوشي کرتے ہین ۔ اسکے سواء ہر جگہ باران کے مواقع غبار آلودہ و کف آلودہ ہین ؛ حالانکہ وہ سر سبز اور تر و تازہ رهتا ہي ۔ انوار کے مطالع اس کے سواء باقي ہر جگہ غیر متیقن اور تاریک ہین '

مگر وہ ایک ایسي آنکھ ہي جس کي روشني صاف و شفاف ہي • زمانۂ گزشتہ مین اس نے بڑے بڑے قیصرون کو عاجز کردیا تھا' جنھون نے بارش کے قطرون سے بھي زیادہ تعداد کے لشکرون سے اس پر حملے کئے تھے' اور سمندر سے بھي زیادہ وسیع و وقیع مدد کے ساتھ اس کو گھیرا تھا • مگر اس نے ان کي اطاعت سے قطعي انکار کردیا تھا' اور ان کي اطاعت طلبي کے جواب مین پوري نا فرماني اور سرکشي کي تھي • اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس کي چوٹي تک پہنچنے کي طاقت عطا فرمائي' اور اس کے سوارون کو اس پر سے اتار دیا •"

اُن کے رسائل " الاخوانیّات " مین ایک خط ہي' جو انھون نے ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال کے نام لکھا ہي' جس مین ان کي محبت و مروت سے خطاب کیا ہي' اور پھر برادرانہ سلوک کي تجدید کي استدعاء کي ہي :—

" مین اپنے عماد اعظم — خدا اس کے علو کو ہمیشہ قائم رکھے ! — کے ساتھ ایک مسافر کے مانند ہون' جس کو جد و جہد گرسنہ کردیتي ہي اور تہامہ مین ایک زمین پست اسے چھپا لیتي ہي ؛ جس کي باد بے ابر اور تڑپانے والي گرمي سے اسے کچھ نفع نہین ہوتا : پھر اس کا غرق کردینے والا سراب اور جھلس دینے والي شراب اسے ایک حمام مین پھینک دیتي ہي' اور وہان اس دوزخ اور آگ کي بھڑک سے محض خدائے رحیم کي مدد سے' جو اسے موت سے بچاتا ہي' بلند ہوکر محفوظ رہتا ہي : پھر وہ ایک ٹیلے کي طرف پناہ کے لئے بھاگتا ہي اور کوہ فاران سے صبا کا سوال کرتا ہي' تا کہ وہ نجد کي وساطت سے اس صبا کے جھونکون سے کچھ خنکي حاصل کرے ؛ وہ اپني نمناک ٹھنڈي ہوا اور نرم و نازک نسیم کے ذریعے اس مین جان ڈال دیتي ہي' گویا کہ وہ في الحقیقت بیمار ہوکر تندرست ہوا ہي •

"میں نے جو کچھ کہ آپ سے خطاب کیا ہے، اس میں میرا یہ ارادہ نہیں ہے کہ آپ پر فضیلت ابتدا حاصل کروں؛ بلکہ میں تو راہ اقتدا کا سالک اور ہدایت طلبی کی دلیل کا پیرو ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے انوار سے نور حاصل کروں، اور آپ کے آسمان کے ستاروں کو برانگیختہ کروں کہ وہ تاریکیوں میں میری راہبری کریں یا اس کے رجوم کو ابھاروں کہ سرقۂ کلام سے مجھے باز رکھیں۔ پس اگر جناب نے اس کے جواب سے مجھ پر کرم فرمایا، تو مجھ کو جو کچھ جناب سے حاصل ہوگا اسپر مغالطہ ہوگا، اور میرے پاس قمری اپنا راگ، انصار اپنا حسان، زمانہ اپنی بہار، بنوطی اپنے ولید و حبیب، بنو سعد اپنے خالد و شبیب کو لیکر آئینگے۔ اس نے مجھے جو کچھ فخر و راحت عاریت دیا تھا، میں اس سب سے ناواقف ہو گیا اور میں نے ابو العتاهیہ کے لئے ثقیلۂ مُغرب اور خفیفۂ مُطرب میں کوئی چیز نہ چھوڑی؛ بلکہ اپنے پہلو کو عبید کے نغموں سے لپیٹ لیا، اور لبید کے اشعار سے روگردانی کی۔ میں نے بلغاء عصر سے جمل مصر کی ضرب المثل کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اس پشتے پر تیر اندازی کرو اور اس کو دو نیم کردو، اور اس غایت کی طرف جاؤ یا اسکو چھپادو: اگرچہ اس کے چمکتے ہوئے موتی میری ڈبیہ میں نہ رکھے گئے ہوں، اور اسکے درخشندہ ستارے میرے برج میں نہ آئے ہوں۔ میرا ہاتھ اسکے پھلوں کے چننے سے خالی ہے اور میری آنکھ اس کے اقمار کی روشنی سے خشک و بے نور۔ میں اس کے سمندر کے موتی اور اس کے دم سحر کی بازداشت کی وجہ سے دو طرح کے گمانوں میں مبتلا ہوں، جن کی حقیقت کا نشان اور اصلیت کا پتہ مجھے نہیں ملتا۔ ایک تو یہ ہے کہ میں نے یہ کہا کہ اُس نے میرے نام کو اپنے دل میں جاری کیا ہے، مگر اُس نے مجھے نہ تو اپنے دوستوں میں پایا نہ اپنے شہر میں، اور کہنے لگا کہ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے وہ تو مغرب

كي طرف كا باشندہ هي' گو كه وہ اپنے زعم صميم مين خود كو اهل عرب سے سمجهتا هي؛ اۇر باقي رها مغرب' سو وہ ممالک مين ايسا هي هي كه جيسے سطرون كے لئے مابين السطور. اۇر دوسرا گمان يه هي كه وہ اكثر اوقات ايسي باتين كها كرتا هي كه اسے عقلاين تسليم نهين كرتين • مين فلان شخص كي طرف سے زرقاء اليمامه سے بهي زيادہ تيز نظري كے ساتهہ نگاہ اتهاكر ايسے شخص كي طرف ديكهتا هون' جو عنقا سے بهي زيادہ مرتبه ركهتا هي • پهر وہ ابو العلاء بن سليمان شاعر معرة النعمان كا يه قول پڑهتا هي كه :-

" اري العنقاء تكبر ان تصادا "

مجهے قسم هي پر باران موسم بهار اۇر اس كے اوقات كے ائتلاف كي' شگوفه آور بقيع اۇر اس كے مختلف الوان كي' شباب اۇر اسكي گردش كي' مضراب اۇر اس كي صولت كي' مجهے قسم هي ترانون كي جب وہ گائے جائين' قسم هي شيشون كي اۇر اس كي جو اسكے اندر هوتي هي - اۇر اگر مين ان مين سے بعض كي قسم كهاؤن' تو نه ان كو داهني طرف پاونگا نه بائين _ كه ميرا نام بڑے بڑے بليغ و فهيم لوگون مين ايسا هي هي جيسے كه عنقا كا نام اۇر نامون مين؛ يعني ايسا نام هي كه جس كے لئے كوئي مسمي هي نهين' اۇر ايسا لفظ هي جو كسي معني پر دلالت هي نهين كرتا • پس آپ كے ارادے كو مين كهان سے پا سكتا هون • ميرا خط ميري تعريف يا سرزنش كے مابين گويا ايک قاصد هي' جو ميرے گمانون كي سرزمين كو گراتا اۇر ميرے جنون كے تعويذون كو توڑتا هي • جواب كے بارے مين رائے عالي اسي (آقا و ممدوح) كي هي' با وجود اس خطا يا صواب كے جس پر مين اپنے گمان كي وجه سے قائم تها . ان شاء الله عز و جل • ميرے عماد اعظم اۇر امام پر ميرا عمدہ ترين اۇر كامل ترين سلام هو! والسلام الاتم الاعم عليه و رحمة الله و بركاته •"

وزیر ابو عبد الله نے اس کے جواب میں ایک خط لکھا تھا ' جسکا مثل کبھي نہیں لکھا گیا اور جو بہ درجۂ غایت بدیع تھا ؛ اگرچہ اس میں کسي قدر تکلف بھي تھا ۔ اس کا نام " الرسالة الحولیه " هي ۔ مگر اس کا طول اس کے اس تحریر میں درج کرنے سے مانع هي ۔

ابو محمد عبد المجید مذکور الصدر کے اس قدر احسانات ہیں که وہ ملک میں ضرب الامثال کي طرح مشہور ہیں ' اور ان کا ذکر اس میں باد هائے جنوبي و شمالي کي طرح جاري و ساري هي ۔

جیسا که ہم نے ذکر کیا هي ' امیر المسلمین کا حال اسي طرح ایثار غزوات ' قلع و قمع ملوک روم اور جزیرہ نمائي اندلس کي حرص و طمع پر جاري رہا ' یہاں تک که انہوں نے سنه ۴۹۳ کے دوران میں وفات پائي ۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادے علي بن یوسف بن تاشفین قیام امر کے لئے قائم ہوگئے ۔ انہوں نے بھي اپنے والد کي طرح " امیر المسلمین " هي کا لقب اختیار کیا اور اپنے ہمراهیوں کو " المرابطون " کے نام سے موسوم کیا ۔ انہوں نے بھي ایثار جہاد ' تخویف غنیم اور حمایت بلاد کے بارے میں اپنے والد کے طریقوں پر چلنا شروع کیا ۔ وہ نیک سیرت ' خوش مزاج ' پاک نفس اور ظلم سے کنارہ کش تھے : حتي که ان کي یه حالت تھي که بجائے اس کے که ان کو بادشاهوں اور غلبه حاصل کرنے والوں میں شمار کیا جائے یه زیادہ قرین مصلحت هي که ان کو زهاد اور گوشه نشینوں میں گنا جائے ۔ انہوں نے نہایت شد و مد سے اہل فقه اور اہل دین کو ترجیح دیني شروع کي ۔ وہ فقہاء سے مشورہ کئے بغیر مملکت کا کوئي کام نه کرتے تھے ۔ چنانچه جب وہ اپنے قضات میں سے کسي کو والي مقرر کرتے ' تو کسي امر کا یا کسي اور چھوٹے یا بڑے معامله کا فیصله نہیں کرتے تھے جب تک که چار فقہاء کا محضر پیش نه هو ۔ اس وجه سے ان کے زمانے میں فقہاء ایسے زبردست رتبے پر پہنچ گئے تھے که فتح اندلس کے زمانۂ اولین میں بھي نه تھے ۔ وہ

جب تک زندہ رهے ' فقہاء کے رسوخ و قدرت کي يہي حالت رهي اور مسلمانون کے تمام امور اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے احکام ان ہي کي طرف راجع اور ان ہي پر منحصر رهے ۔ اس طرح ' جيسا کہ ہم نے کہا ہي ' فقہاء کو بڑي عظمت حاصل هو گئي اور لوگون کا رخ بھي ان ہي کي جانب هو گيا ۔ اس سے ان کے اموال بکثرت بڑھ گئے اور ان کے مکاسب وسيع هو گئے ۔ اسي امر کے متعلق ابو جعفر احمد بن محمد المعروف به ابن البني ' جو جزيرہ نمائي اندلس کے شہر جيان کا باشندہ تھا ' کہتا ہي :—

۱ اهلَ الرياء کسبتموا ناموسکم ۔ کالذئب أولج في الظلام العاتم

فملکتموا الدنيا بمذهب مالك ۔ و قسمتموا الاموال بابن القاسم

و رکبتموا شهب الدواب باشهب ۔ و باصبغ صبغت لکم في العالم

ان ابيات مين ابو جعفر مذکور نے قاضي ابو عبد الله محمد بن حمدين قاضي قرطبه کي طرف تعريض کي ہي ' اور ان سے مقصود بھي وهي تھے ۔ اس کے بعد شاعر مذکور نے صريح طور پر ان کي ہجو کہي ' جس کے شروع کے ابيات يه ہين :—

ادجّال هذا اوان الخروج ۔ و يا شمس لوحي من المغرب

يريد ابن حمدين ان يُعتفي ۔ و جدواه أنأيَ من الکوکب

اذا سُئل العرف حك استه ۔ ليثبت دعواه في تغلب

اسي قسم کے اور اشعار بھي تھے ۔ قاضي ابو عبد الله بن حمدين خود کو وائل کي بيٹي تغلب کي طرف منسوب کيا کرتے تھے ۔

---

۱ ترجمه :- اى اصحاب ريا ! تم نے اس بھيڑيے کی طرح عزت و ناموس کمائی هى جو سخت تاريکيون مين گھومتا پھرتا هى . اس طرح تم نے امام مالک کے مذهب کے ذريعے دنيا پر قبضه کرليا هى اور اموال کو ابن قاسم کی وساطت سے تقسيم کيا هى . تم مردان رسا و ذهين کے طفيل سے سفيد سفيد سواريون پر سوار هوئے ' اور اپنے خاص خاص رنگون مين رنگے گئے . (مترجم)

امیر المسلمین کے هان سواء ایسے شخص کے جس نے علم فروع یعني امام مالک کے فروع مذهب کو حاصل کیا هو کبهي کسي کو قرب حاصل نهین هوتا تها ' اور نه کوئي ان کا منظور نظر هوتا تها ۔ اس زمانے مین اس مذهب کي تمام کتب ختم کي جاتي تهین ' اور ان هي کے مقتضا پر عمل کیا جاتا تها ۔ ان کے سواء باقي اور جو کچهه تها برباد کردیا گیا ۔ اس بات کي اس قدر کثرت هوگئي که کتاب الله اور حدیث نبوي (صلي الله علیه و سلم) پر غور و خوض کرنا بهي بهلا دیا گیا ؛ اور اس زمانے کے مشاهیر علماء مین سے کوئي بهي ان دونون کي طرف اعتنا نهین کرتا تها ۔ اگر کوئي شخص علوم کلام مین ذرا بهي غور و خوض کرتا ' تو وه تکفیر سے ڈرتا تها ؛ کیونکه فقهاء نے امیر المسلمین کے دماغ مین علم کلام اور سلف کے عیوب کي تقبیح کو پوري طرح بٹها دیا تها اور سمجها دیا تها که سلف مین اگر کسي شخص سے اس قسم کي کوئي بات صادر هوتي تهي تو اس سے تعلقات ترک کر دئے جاتے تهے ' اور یه که یه امر بدعت في الدین هے اور ایسے ایسے اقوال سے اکثر عقائد مین اختلال واقع هو جاتا هے ۔ اس کا یه اثر هوا که امیر المسلمین کے دل مین علم کلام اور اهل علم کلام کي طرف سے پوري طرح بغض بیٹهه گیا ' اور وه هر وقت نهایت شدت کے ساتهه مختلف بلاد کي طرف ایسي باتون مین غور و خوض کے انسداد کے لئے احکام جاري کیا کرتے تهے ' اور جن لوگون کے پاس ایسي کوئي کتاب نکلے ان کو وعید کرتے تهے ۔ جب ابو حامد الغزالي (رحمه الله) کي کتابین المغرب مین پهنچین ' تو امیر المسلمین نے ان کے جلا دینے کا حکم دیا ' اور اعلان کردیا که جس کے پاس ایسي کوئي چیز پائي جائیگي اس سے خونریزي اور استیصال مال و اسباب کے ساتهه سلوک کیا جائیگا ۔ یه امر نهایت شدید هو گیا ۔

امیر المسلمین نے اپني امارت کے آغاز ہي سے جزیرہ نمائي اندلس کے بڑے بڑے مصنفین کو اپنے ھان بلانا اوٗر ان پر عنایات کو مبذول کرنا شروع کردیا تھا ؛ یہان تک کہ ان کے پاس ایسے ایسے آدمي جمع ھو گئے تھے کہ جو کبھي کسي اوٗر بادشـاہ کے ھان نہ ھوئے تھے : مثلاً ابو القاسم بن الجدّ المعروف بہ احدب ' جو اصحاب بلاغت مین سے تھے ؛ ابو بکر محمد بن محمد المعروف بہ ابن قبطرنہ ؛ ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال ' انکے بھائي ابو مروان ؛ اوٗر ابو محمد عبد المجید ابن عبدون ' جن کا ابھي ذکر ھو چکا ہي • غرض یہ ایک جماعت کي جماعت تھي جنکا ذکر بہت طویل ہي • ان سب مین جو امیر المسلمین کي نگاہ مین نہایت بلند اوٗر رتبہ مین نہایت رفیع تھے ' وہ ابو عبد اللہ محمد بن ابي الخصال تھے ؛ اوٗر ان کا حق بھي تھا ' کیونکہ وہ کُتّاب سـلطنت مین سے واحد اوٗر آخري شخص تھے جن پر علم ادب ختم ھو گیا • اس کے علاوہ ان کو علم القرآن ' علم الحدیث والاثر اوٗر اس کے متعلقات مین کمال اوٗر یدطولي حاصل تھا • ان کي (رحمہ اللہ) تحریرون مین سے مین نے جو کچھ انتخاب کیا ہي وہ ان کے اس خط کا کچھ حصہ ہي ' جو انھون نے اپنے کسي بھائي کے ایک خط کے جواب مین لکھا ہي ' جس مین ان کے بھائي نے ان سے ان کا کچھ کلام طلب کیا تھا • ان کے بھائي کا نام ابو الحسن علي بن بسّام ہي ' جو "کتاب الذخیرہ" کے مصنف ہین • وہ انتخاب خط یہ ہي :—

"مجھ کو غلامي مین قبول کرنے والے آقا اوٗر مجھ پر استحقاق رکھنے والے مالک کے پاس سے (خدا اس پر انعام فرمائے ' جس طرح کہ اس نے فضیلت کو اس پر موقوف کردیا ہي) اس کا بلیغ و پر لطف خط وصول ھوا • اگر اس کا چقماق صرف چٹک کر نہ رہ جاتا ' اس کے افتتاح کي آنکھ نہ سو جاتي ' اسکے انبساط کا ھاتھ منقبض نہ ھو جاتا ' اوٗر اس کي خوشي کا سودا نقصان دہ نہ ھوتا ' تو مین اپني قدر کے مرکز

کو اُسي کے ساتھ لازم و ملزوم کردیتا اور اپنے سینے کے اسرار کو محفوظ رکھتا ۔ لیکن اس کے دمھائے سحر آگین سے بھرے سننے لگتے ھین ' ھاتھون کے نشان مٹ جاتے ھین ' دشوار کام آسان ھو جاتے ھین ' اور چٹانون مین سے دودھ نکالا جاتا ھي ۔ پس جب اس کا آغاز مجھ سے یکایک صادر ھونے لگا ' اور اسکي آواز میرے کان مین پڑي ' تو مین خالي الذہن ھوکر فکر مین لگ گیا اور میرا دل امن اور خوف مین متذبذب ھو گیا ۔ مین نے اپنے فقرون کے ذریعے جنگلون مین بھاگ جانے اور گرد مین غائب ھو جانے والے خیالات کا تعاقب کیا ' حالانکه وہ اپنے ھانکنے والے پر گرد اڑاتے تھے اور اپنا تعاقب کرنے اور پکڑنے والون کي طرف توجه نہین کرتے تھے ۔ مین سمجھ گیا که یه چیخ پکار ' خوف و ہراس ' اور درستي و غلطي کے معاملے ھین ؛ تا آنکه دلون نے مجھ کو مایوس کردیا ' اور تیز رو گھوڑون نے مجھ کو پیچھے چھوڑدیا ۔ البته ایک ھلکا سا بادل تھا ' جو ایک شریف گھوڑے کا تعاقب کررھا تھا ' اور زر غیر خالص تھا که جو انتقاد کا متحمل نہین ھو سکتا ؛ اور مجھ جیسے شخص سے ' جس کا دل خوف زدہ اور بضاعت قلیل ھي ' براعت خطاب اور فصاحت تحریر کیسے پیدا ھو سکتي ھي ۔ اگر بیان کے نشانات کا مٹ جانا اور اس حالت پر نیستي کا غلبه نه ھوتا ' تو اس مین مجھ سے شخص کو کبھي کامیابي نه ھوتي اور نه اس بازار مین کبھي نفع حاصل ھوتا ۔ مگر وہ ایک خالي فضا اور جہلاء کا میدان ھي ۔ یه خدا کي حکمت ھي اس کي خلق کے لئے ' اور اس کے تقسیم رزق کي ایک شان ھي ۔

"مین نے (خدا آپ کو عزت دے) اس آخري مقدار قلیل مین سے به قدر ایک ذخیرے کے محفوظ رکھ لیا ھي ' اور مین دیکھتا ھون که وہ اپنے انتہا کو پہنچ گیا ھي اور اپني خصوصیات کو پورا کر چکا ھي ' مجھے اندیشه ھي که اس کا قدح و اِخلال آپ کے اختیار مین ھي ۔

یہي وجه ہي كه خدا كي قسم ميري عادت نہين كه جو كچھ مين لكھون اسكو كسي كتاب يا تحرير مين ثبت كردون كه وهان سے وہ نقل كيا جا سكے ' اؤر نه وضع مراتب مين ہمارے پاس كوئي مخاطب ہي جس كے هان ہم جائين اؤر ملين . اصل يه ہي كه يه عفو فكر اؤر ذكر حقير ہي . عذر يه ہي كه (خدا آپ كو عزت دے) مين نے جو كچھ بهي لكها ہي ايسي حالت مين لكها ہي كه نيند گويا مجھے توم رهي تهي ' سردي نازل هو رهي تهي ' اؤر ہوا كي يه حالت تهي كه وہ چراغ سے چھيڑ چھاڑ اؤر الحجاج كي طرح حمله كرتي تهي : كبهي اسے نيزے كي طرح سيدها كرديتي ' كبهي زبان كي طرح ہلاتي ' كبهي (۱) حُبابه كي طرح لپيت ديتي ' كبهي گيسوؤن كي مانند پهيلا ديتي ' كبهي اس شعله كي سوئي بناكر سيدها كهڑا كرديتي اؤر پهر بدل كر طلائي دانهٔ گندم يا نيش عقرب بنا ديتي ' كبهي اسے كسي معشوقهٔ نازنين كي ابرو كي طرح قوسي كرديتي ' كبهي اسكو اپني بتي پر مسلط كرديتي اؤر كبهي روغن سے دور كرديتي ' كبهي اسے ستارون كا سا خلعت پہناديتي اؤر ايك چنگاري كي طرح بڑها ديتي ' كبهي اس كي روح كو اس كي بتي مين سے نكال ليتي اؤر دوبارہ بحال كر ديتي كبهي اس كي لو كسي شريف النسب گهوڑے كے كان كي سي اؤر اس كي نوك تِتّي كي آنكھ كي سي هو جاتي ' اس كا وجود ايسا تها جيسے باريك كاغذ پر حروف ' كبهي وہ اپني روشني سے اپنے قنديل كو بوسه ديتي اؤر اپني منديل كو اس كے پہلو مين ركھ ديتي . غرض كه نه تو اس سے آنكھ كو كچھ فائده تها ' اؤر نه اس كے ذريعے هاتهون كو كاغذ پر كسي طرح كي ہدايت هوتي تهي . اؤر رات كي يه كيفيت تهي كه وہ زنگي كي طرح سياہ تهي ' جس كو ستارون نے چمكا ركها تها . اس كي آبنوسي سياہي ہم پر حاوي اؤر اس كي موجين ہم پر محيط

---

(۱) حبابه ايك چهوٹے سے آبي جانور كا نام هي . (مترجم)

تھین ۔ نہ تو دیکھنے کی مجال تھی ' نہ بولنے کا یارا ۔ اگر کوئی تیز نگاہ عورت اس کو دیکھتی تو اس کے سرمہ لگ جاتا ' اور اگر اس سے سفید بالون پر خضاب کیا جاتا تو اس کا رنگ نہ اترتا ۔ کتے کی ناک اسکی دم سے جا ملی تھی ' اور وہ خیمے اور اسکی طنابون کو نہین پہچانتا تھا ۔ اس پر کُہرے کے چابک پڑ رہے تھے ' جس سے اسکا سانس اکھڑا جاتا تھا ۔ ایسی حالت مین اس کی حفاظت جائز تھی ۔ نہ وہ بھونکتا تھا نہ غراتا تھا ۔ آگ ایسی تھی جیسے شراب یا کوئی عزیز دوست ۔ وہ دونون عنقاء مُغرب یا نجم مغرب کی طرح مفقود تھے ۔ اس سے دونون کے فرق مین استوا ھو گیا ۔ اور آپ کے لئے تمام فضائل ہین ۔ والسلام ۔''

ان ہی ابو عبد اللہ کا ایک دیوان رسائل بھی ہی ' جو ادبائی اندلس کے ھاتھون مین رھتا ہی اور جس کو انہون نے بطور ایک مثال اور امام کے قائم کرلیا ہی جس کی وہ نقل اور پیروی کرتے ہین ۔ اس دیوان مین سے مین ضرور کچھ نقل کرتا ؛ مگر اس کی بے جا طوالت اور زیادتی کے خوف سے چھوڑدیا ۔ یہ ابو عبد اللہ اور ان کے بھائی دونون امیر المسلمین کے کاتب رھے ' یہان تک کہ امیر المسلمین نے ابو مروان کو عہدۂ کتابت سے علیحدہ کر دیا ؛ کیونکہ امیر المسلمین ان سے ناراض ھو گئے تھے ۔ اس نا رضا مندی کی وجہ یہ تھی کہ انہون نے انکو اور ان کے بھائی کو حکم دیا تھا کہ وہ دونون بلنسیہ کے لشکر کو خط لکھین جب کہ وہ لوگ بالکل سست اور ضعیف و کمزور ھوگئے تھے ۔ اسکا انجام یہ ھوا کہ ابن رُذمیر (لعنہ اللہ) نے انکو سخت ہزیمت دی اور اکثر کو قتل کردیا ۔ ابو عبد اللہ نے وہ مشہور و معروف خط لکھا ' جس کو تمام اہل اندلس اور سب چیزون سے بڑھ کر حفاظت سے رکھتے تھے ۔ مگر اس کا طول اس کی نقل سے مانع ہی ۔ اسی طرح ابو مروان نے بھی اسی غرض سے ایک خط لکھا ' جس مین انہون نے المرابطون کو ضرورت سے زیادہ

سخت سست کہا اوٗر برے الفاظ میین یاد کیا ۔ چنانچہ اسي خط میین
یہ بهي ہي :—

" اي بد بختون کے بچو اوٗر اي ہزیمت کے گدھو! پرکھنے والا تم کو
کب تک غیر خالص ٹھہرائیگا اوٗر ایک واحد سوار تمہیین لوٹاتا رهیگا ؟
کاش کہ تمہارے گھوڑے باندھنے کے ساتھ ساتھ تمہارے پاس بھیڑ بکریان
هوتیین اوٗر انکے دوھنے والے هوتے ! اب وہ وقت آ پہنچا ہي کہ ہم تم کو
سزا دیین اوٗر تم چہرون کو نقاب میین نہ لپیٹو ۔ وقت آ گیا ہي کہ ہم
تم کو تمہارے صحراء کي طرف واپس کردیین اوٗر جزیرہ نما کو تمہارے
وجودون سے پاک کردیین ۔" اوٗر اسي قبیل کي اوٗر باتیین تهیین ۔ اس سے
امیر المسلمیین خفا هو گئے ۔ انہون نے ان کو کتابت سے علیحدہ کردیا '
اوٗر ان کے بهائي ابو عبد اللہ سے کہا کہ " ابو مروان کو المرابطون سے جو
بغض ہي ہم کو اب تک اس میین شک ہي تها ' مگر اب یقین هوگیا ۔"
جب أبو عبد اللہ نے یہ دیکھا تو انہون نے استعفا دے دیا ۔ امیر المسلمیین نے
ان کو خدمت سے الگ کردیا ' اوٗر جب ان کے بهائي ابو مروان نے
مراکش میین انتقال کیا تو وہ قرطبہ کو واپس چلے گئے اوٗر المرابطون کے
پہلے فتنے میین اپنے ہي مکان میین شہید هو جانے تک وهیین مقیم رهے ۔

سنہ ۵۰۰ کے بعد امیر المسلمیین کے حالات میین اختلال شدید
واقع ہوگیا ' اوٗر ان کے ملک میین بہت سي خرابیان پیدا هوگئیین '
جس کا سبب المرابطون کے اکابر کا استیلاء اوٗر دعوئ استبداد تها ۔ اس
کي انتہائي نوبت تصریح تک پہنچ گئي : یعني ان میین سے ہر شخص
یہ دعوئ کرتا تها کہ میین امیر المسلمیین سے بہتر اوٗر ان سے زیادہ حق دار
هون ۔ عورتون نے بهي حالات پر غلبہ حاصل کرلیا اوٗر امور ان کي طرف
مبذول هونے لگے ۔ چنانچہ لمتونہ اوٗر مسوفہ کي ہر عورت تمام فسادیون '
شریرون ' راهزنون ' شرابیون اوٗر کنجر خانون پر حاوي هوگئي ۔ امیر المسلمیین

یہ سب حالات دیکھتے تھے؛ مگر ان کي غفلت میں زیادتي هوتي جاتي تھي، زعف بڑھتا جاتا تھا اور وہ صرف امیر المسلمین کے نام اور خراج کي آمدني پر قابض تھے۔ ہر وقت عبادت اور گوشہ نشیني میں رهتے تھے: چنانچہ تمام رات نماز پڑھتے اور دن بھر روزہ رکھتے تھے۔ ان کي یہ حالت مشہور تھي۔ انہوں نے امور رعیت کو غایت درجہ اہمال کے ساتھ چھوڑ رکھا تھا۔ اس سبب سے بلاد اندلس میں سے اکثر خلل پذیر هوگئے، اور قریب تھا کہ وہ پھر اپنے پہلے ہي حال پر آجائیں، بالخصوص اس وقت کہ جب ابن تومرت نے سوس میں دعوت شروع کردي تھي۔

ذکر قیام محمد ابن تومرت المتسمي به المهدي

سنه ٥١٥ مین سوس مین محمد بن عبد الله بن تومرت آمر بالمعروف و ناہي عن المنکر بن کر ظاہر ہوے • یه محمد اہل سوس مین سے تھے • ان کي ولادت وھین ایک گاؤن مین ہوئي تھي ' جس کا نام ایجلي آن وارغن تھا • ان کے قبیله کا نام ھرغه تھا ' جو ایسر غلیفن نام کي قوم مین سے تھا ' جس کے معني المصامده کي زبان مین " شرفاء " کے ھوتے ہین • محمد بن تومرت کا نسب حسن بن حسن بن علي بن ابي طالب (رضي الله عنہم) سے ملتا ہي ' جیسا که انکي تحریر سے پایا جاتا ہي • وہ طلب علم کي غرض سے سنه ٥٠١ کے دوران مین مشرق کو گئے تھے • وھان سے بغداد گئے ' اؤر ابوبکر شاشي سے اصول فقه اؤر اصول دین اخذ کئے ' اؤر المبارک بن عبد الجبار اؤر ان جیسے دیگر محدثین سے حدیث پڑھي • بیان کیا جاتا ہي که وہ ابو حامد غزالي سے ان کے تزھد کے زمانے مین ملے تھے *

کہا جاتا ہي که امام غزالي سے بیان کیا گیا که ان کي جو کتابین المغرب مین پہنچي تھین ان کے ساتھ امیر المسلمین نے ایسا اؤر ایسا سلوک کیا ' اؤر ان کو جلا دیا اؤر برباد کردیا • ابن تومرت اس مجلس مین موجود تھے • جب امام غزالي کو یه خبر ملي ' تو انہون نے کہا که " اس کا جو تھوڑا بہت ملک باقي رہ گیا ہي وہ بھي اس کے ھاتھ سے نکل جائیگا اؤر اس کا بیٹا قتل ھوگا ؛ اؤر مین نہین سمجھتا که اس کام کو سواء اس شخص کے اؤر کوئي کریگا جو اس وقت ہماري مجلس مین موجود ہي ". ابن تومرت ان پر حمله کرنے کے متعلق دل ہي دل مین طرح طرح کي باتین سوچا کرتے تھے • انکي طمع بڑھ گئي • وھان سے واپس ھوکر وہ اسکندریه پہنچے ' جہان اپنے قیام کے دوران مین کبھي کبھي فقیه ابوبکر طرطوشي کي مجلس مین شامل ھوا کرتے تھے •

امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کے متعلق انکے ساتھ وھان کئي واقعات پیش آئے • نتیجہ یہ ھوا کہ متولي اسکندریہ نے ان کو ان بلاد سے خارج کردیا ' اور وہ سمندر مین سفر کرنے لگے • مجھے معلوم ھوا ہي کہ انہون نے جہاز مین بھي اپني امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کي عادت جاري رکھي ' اور آخرکار جہاز والون نے بھي ان کو سمندر مین پھینک دیا • وہ نصف یوم سے زیادہ سمندر مین پڑے رھے ' مگر انھین کسي طرح کا گزند نہین پہنچا • جہاز والون نے یہ کیفیت دیکھ کر ایک شخص کو پاني مین اتارا ' جو ان کو جہاز مین لے آیا • اس واقعہ سے اہل جہاز کے دلون مین ان کي بہت کچھ عظمت بیٹھ گئي ' اور وہ برابر ان کي تعظیم کرتے رھے ' تا آنکہ وہ بلاد مغرب مین پہنچ کر بجایہ مین اترے • وھان بھي انہون نے تعلیم و تدریس اور وعظ و نصیحت کا کام شروع کردیا • آدمي جمع ھونے لگے ' اور ان کے قلوب انکي طرف مائل ھو گئے • جب صاحب بجایہ کو ان کے افعال سے خوف ھوا ' تو اس نے ان کو وھان سے نکل جانے کا حکم دیا • چنانچہ وہ وھان سے نکل کر مغرب کي طرف روانہ ھوئے ' اور ملالہ نام کے ایک گاؤن مین اترے ' جو بجایہ سے ایک فرسنگ کے فاصلے پر واقع تھا • وھان ان کي ملاقات عبد المومن بن علي سے ھوئي ' جو اس وقت طلب علم کے لئے مشرق کي طرف جا رھے تھے • ابن تومرت نے ان کو دیکھتے ہي ان علامات کے ذریعے ' جو ان کو معلوم تھین ' پہچان لیا • یہ ابن تومرت علم خط الرمل مین اپنے زمانے کے وحید روزگار شخص تھے • اس کے علاوہ مشرق مین ان کو منجمون کا بنایا ھوا ایک کپڑا مل گیا تھا ' اور انہون نے وھین خلفاء بنو عباس کے خزانون کے چند کوئین بھي پائے تھے • ان اشیاء کو انہون نے بڑي محنت کے بعد حاصل کیا تھا ' اور وہ اپنے دل مین برابر ایسي ہي باتین سوچتے رھتے تھے • مجھے صحیح طریقون سے یہ معلوم ھوا ہي کہ جب وہ ملالہ گاؤن مین (جس کا ذکر ھو چکا ہي) پہنچے ' تو وہ

بار بار لفظ ملاله کو اپني زبان سے دهراتے تهے اؤر اس کے حروف پر غور کرتے تهے ۔ اس کي وجه يه تهي که انهون نے رمل کے ذريعے سے يه معلوم کيا تها که انکا امر ايسے مقام سے شروع هوگا' جس کے نام کا سر حروف ميم هي اؤر جس مين حرف لام دو مرتبه آتا هي ۔ الغرض' جيسا که هم نے ابهي کہا هي' وه اس نام کو بار بار دهراتے تهے؛ مگر بار بار يهي کهتے تهے که "نهين يه وه جگه نهين هي"۔ وه وهان کئي ماه تک مقيم رهے : چنانچه ان کے نام سے آج تک ايک مسجد وهان باقي هي ۔ مجهے معلوم نهين که وه ان هي کے عهد مين بنائي گئي تهي يا ان کے بعد بني هي ۔ انهون نے عبد المومن کو طلب کيا' اؤر خلوت مين ان سے ان کے اؤر ان کے والد کا نام' ان کے نسب' اؤر ان کے مقصد کے متعلق سوالات کئے ۔ انهون نے سب کچهه بتايا اؤر کها که "مين طلب علم کے لئے مشرق جا رها هون"۔ ابن تومرت نے کها که "اچها اگر مين تم کو اس سے اچهي بات بتاؤن تو کيسا؟"

عبد المؤمن :— وه کيا هي؟

ابن تومرت :— دنيا اؤر آخرت کا شرف' بشرطيکه تم ميرے همراه رهو اؤر امور منکر کي بربادي' احياء علم اؤر غارت بدعت کے لئے مين جو جو کچهه کرنا چاهتا هون' اس مين ميري مدد کرو"۔

عبد المؤمن نے ان هي کے ارادے کے مطابق ان کو جواب ديا ۔ بعد ازان ابن تومرت ملاله مين چند ماه ٹهير کر وهان سے روانه هوگئے ۔ ان هي کے خاندان کا ايک شخص مسمي عبد الواحد ان کے همراه تها' جسے المصامده عبد الواحد مشرقي کهتے هين ۔ عبد المومن کے بعد وه پهلا شخص تها' جو ان کے همراه هوا ۔ مختصر يه که ابن تومرت وهان سے مغرب کي طرف چلے *

ايک بيان يه بهي هي که عبد المومن انکو اس مقام مين ملے تهے جس کو فنزاره کهتے هين اؤر جو بلاد متيجه مين سے هي' اؤر يه که وه

اسي گاؤن کے لڑکون کو پڑھایا کرتے تھے ۔ جب ابن تومرت انکو علامتون سے پہچان گئے (جیسا کہ اوپر ذکر ھوا) تو ان سے صحبت ' حصول تعلیم اؤر اعانت کا سوال کیا ۔ اس قریہ مین ان کے قیام کے متعلق ایک عجیب و غریب قصہ بیان کیا جاتا ہي ۔ وہ یہ ہي کہ جس زمانے مین وہ وھان تھے ' انھون نے خواب مین دیکھا کہ وہ امیر المسلمین علي بن یوسف کے ہمراہ ایک ہي پیالہ مین کھانا کھا رھے ہین ۔ ان ہي کا بیان ہي کہ "مین علي سے زیادہ دیر تک کھاتا رھا ' اؤر مین نے محسوس کیا کہ میرا نفس کھانے کي طمع کرتا ہي ۔ کھاتے کھاتے مین نے وہ پیالہ اس کے سامنے سے اچک لیا اؤر اس مین سے اکیلا ہي کھانے لگا"۔ جاگنے کے بعد انھون نے ایک شخص کو ' جس سے وہ پڑھا کرتے تھے ' یہ خواب سنایا ۔ (اس شخص کا نام عبد المنعم بن عشیر اؤر کنیت ابو محمد تھي) ۔ جب وہ خواب کے آخري حصے تک پہنچے ' تو اسنے کہا کہ "بیٹا عبد المومن! ضروري ہي کہ خواب تمہارے لئے ہي ھو؛ کیونکہ یہ ایک ایسے شخص کے حق مین ہي ' جو حملہ آور ھو اؤر امیر المسلمین پر دھاوا کرکے ان کے ملک کے کچھ حصے مین ان کا شریک ھو جائے ' اؤر بعد مین اس تمام ملک پر غلبہ حاصل کرکے اکیلا ہي اسکا مالک ھوجائے"۔ اسي طرح ان کو وھان اؤر بھي عجیب عجیب اتفاقات سے سابقہ ھوا ' جو ایسے امور مین شامل ہین جن مین الفاظ عین مقدر کے مطابق منھ سے نکلتے ہین : مثلاً یہ کہ الملک العزیز ابن منصور صنھاجي ' صاحب بجایہ و قلعہ ' کے امراء مین ایک شخص تھا ' جس سے بادشاہ موصوف ناراض ھو گئے ۔ وہ خوف زدہ ھوکر وھان سے بھاگا اؤر اسي قریۂ مذکور مین پہنچا ' جس مین عبد المومن تھے ۔ وھان پہنچ کر وہ بھي ان کے ساتھ مل کر لڑکون کو پڑھانے لگا ۔ رفتہ رفتہ اس شخص کي حالت افلاس تک پہنچ گئي ۔ بعد مین اتفاق سے اسکا آقا اس سے راضي ھوگیا ' اؤر جب اس امر کي خبر اس شخص

کو ملي تو وہ بجایہ جاکر بادشاہ کي خدمت مین حاضر ھوا ۰ اس نے پوچھا کہ " تم اس تمام زمانے مین کہان رھے ؟ " اس شخص نے اپنا قصہ سنایا اور یہ بھي بتا دیا کہ کس طرح وھان کے لڑکون نے اسے ٹکڑے دے دے کر زندہ رکھا ہي ۰ یہ سن کر بادشاہ ہنس پڑا اور کہا کہ " اچھا وہ گاؤن اور جو کچھ اس مین ہي سب تمہارا ہي " ۰ پھر حکم دیا کہ اسے مال اور سواري اور کپڑے بھي دئے جائین ۰ وہ شخص وھان سے نکل کر مع اپنے خیل و رجال کے اس گاؤن مین پہنچا ۰ وھان کے باشندے اس سے ملنے کے لئے گاؤن سے باہر آئے ۰ لڑکے عبد المومن کے پاس گئے ۰ اس وقت وہ مسجد کے صحن مین بیٹھے ھوئے تھے : لڑکون نے ان سے پوچھا کہ آپ پہچانتے ہین یہ کون صاحب ہین ' جن کي آمد کي خوشي مین یہان کي زمین بھي جھومي جاتي ہي ؟ "

عبد المومن :— نہین ۰

لڑکے :— یہ فلان صاحب ہین جو آپ کے ساتھ ہم کو پڑھایا کرتے تھے ۰

عبد المومن :— اگر اس شخص کي حالت اس حد کو پہنچ سکتي ہي ' تو کچھ بعید نہین کہ مین بھي ایک دن امیر المومنین ھو جاون *

چنانچہ جیسا انہون نے کہا تھا ویسا ہي ھوا ؛ اور ان کے الفاظ عین مقدر کے مطابق ثابت ھوئے *

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہي ' ابن تومرت مغرب کي جانب روانہ ھوئے ' اور سفر کرتے کرتے شہر تلمسان پہنچے ' جہان اپني عادت کے موافق شہر کے باہر ایک مسجد مین قیام پذیر ھوئے ' جس کو مسجد عبّاد کہتے تھے ۰ کچھ قدرتي بات تھي کہ نفوس کو ان سے ہیبت ھوتي تھي ' اور ان کي عظمت دلون مین بیٹھ جاتي تھي ۰ چنانچہ جو شخص ان کو دیکھ لیتا تھا خوف زدہ ھو جاتا تھا ۰ اسي طرح ان کا امر روز بروز ترقي پذیر رہا ۰ وہ نہایت درجہ خاموش اور منقبض مزاج آدمي تھے : جب مجلس سے اٹھتے تھے تو معلوم ھوتا تھا کہ اب

ایک لفظ بھي نه بولینگے ۔ مجھ سے تلمسان کے ایک شیخ نے کہا ہي که " ایک مرد صالح میرے ساتھ مسجد عبّاد میں معتکف تھا ۔ ایک مرتبه رات کے وقت وہ عشا کي نماز سے فارغ ہوکر ہم سے ملنے کو آیا ۔ اس نے پہلے ہمیں غور سے دیکھا ' پھر ایک شخص سے ' جو اسکے ہمراہ تھا ' یه سوال کیا که فلان شخص کہاں ہي ؟ کہا گیا که وہ قید میں ہي ۔ یه سنکر وہ اسي وقت اُتھا اور ہم میں سے ایک شخص سے کہا که " میرے آگے چلو " ۔ وہ اسے ساتھ لیکر سیدھا شہر پناہ پر پہنچا ' اور بڑے زور سے دروازہ کھٹکھٹاکر دربان کو دروازہ کھولنے کا حکم دیا ۔ دربان نے فوراً بلا درنگ و سستي اتھ کر دروازہ کھول دیا ۔ اگر امیر شہر بھي ہوتا تو شاید وہ کھولنے میں کچھ عذر کرتا ؛ مگر اس شخص سے کچھ نه کیا ۔ غرض که دروازے میں داخل ہوکر وہ اندر گیا اور سیدھا قید خانے کي طرف چلا ۔ وہاں کے منتظمین اور حراس اس کي طرف دوڑے ۔ اس نے پکارکر کہا که " اي فلان ! " اس نے جواب دیا " ہاں " ۔ اس نے کہا که " نکل آؤ " ۔ وہ شخص نکلا ' اور منتظمین حبس کي یه کیفیت تھي که وہ خاموش دم بخود کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے ' گویا ان پر کسي نے گرم گرم پاني ڈال دیا تھا ۔ وہ اپنے اس ہمراہي کو ساتھ لیکر وہاں سے مسجد عباد کو آ گیا ۔ " اصل یه ہي که وہ جو کچھ کرنا چاہتے تھے اس میں ان کي یہي عادت تھي ۔ ان کو کسي مراد یا مقصد کے حاصل کرنے میں نه کبھي کوئي رکاوٹ پیش آئي نه کسي تکلیف کا سامنا ہوا ۔ رعیت کو تو انہوں نے گویا تسخیر ہي کرلیا تھا ۔ بڑے بڑے جبابرہ انکے مطیع و منقاد تھے ۔ وہ جب تک تلمسان میں رہے ' امیر سے لیکر مامور تک وہاں کے سب باشندے ان کي تعظیم کرتے رہے ۔ جب وہ وہاں کے سرداروں کو اپني طرف مائل اور انکے قلوب کو اپنے قبضے میں لا چکے ' تو شہر فاس کو روانه ہوئے ۔ وہاں پہنچکر انہوں نے پھر اپنے علمي خیالات کا اظہار اور اسي موضوع پر تقریر و گفتگو

شروع کي • وہ ہر امر مین لوگون کو عقائد اشعریہ کي پیروي کرنے کي دعوت دیتے تھے • مگر ' جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي ' ان ہي علوم سے اہل مغرب کو نفرت تھي اؤر جو شخص اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا تھا اس کے دشمن ہو جاتے تھے • یہ معلوم کرکے والي شہر نے فقہاء کو بلایا اؤر ان کو بھي دعوت دي • چنانچہ مناظرہ شروع ہوا ' جس مین غلبہ اؤر کثرت و فوقیت ان ہي کے ہاتھہ رہي ؛ کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ ان کے مناظرین بمنزلہ ایک خالي خولي چٹیل میدان کے ہین ' تمام علوم نظریہ سے عاري ہین اؤر سوا علم الفروع کے اؤر کچھہ نہین جانتے • جب فقہاء نے انکي گفتگو سني ' تو والي شہر سے ان کو اس بناء پر خارج البلد کردینے کا اشارہ کیا کہ مبادا عوام الناس کي عقلون مین فتور و فساد واقع ہو • چنانچہ والي شہر نے ان کو شہر بدر ہو جانے کا حکم دیا ' اؤر وہ وہان سے مراکش کے جانب روانہ ہوئے • أدہر امیرالمسلمین علي بن یوسف کو ان کے حال سے اطلاع دي گئي • وہ شہر مین داخل ہوئے ' تو ان کو امیر المسلمین کے سامنے پیش کیا گیا ' اؤر فقہاء کو ان سے مناظرہ کرنے کے لئے طلب کیا گیا • مگر ان سب مین سے ایک بھي تو ان کا مطلب نہ سمجھہ سکا ' اؤر سمجھا تو صرف ایک شخص ' جو اندلس کا باشندہ تھا • اس کا نام مالک بن وہیب تھا ' اؤر وہ تمام علوم مین ان کا شریک و سہیم تھا • مگر وہ بھي کبھي سوا ان خیالات کے جو اس زمانے مین رائج تھے کسي اؤر خیال کا اظہار نہ کرتا تھا ' حالانکہ اسے متعدد علوم و فنون مین دسترس تھا • چنانچہ مین نے اسکي ایک کتاب " قراضۃ الذہب في ذکر لئام العرب " دیکھي ہي ' جس مین زمانہائے جاہلیت و اسلام کے لئام عرب کے حالات درج ہین اؤر جو دیگر آداب وغیرہ اس کے متعلق ہین وہ بھي اسي مین شامل و منضم ہین • مختصر یہ کہ وہ ایک بے نظیر کتاب ہي ' اؤر مین نے اسے بنو عبد المومن کے ذخیرۂ کتب مین دیکھا ہي • اسي مالک بن وہیب

کو بعض اجزاء فلسفه مین زبردست تحقیق حاصل ہي • مین نے خود اسي کے هاتهہ کي لکهي هوئي اس کي تصانیف "کتاب الثمرة لبطلمیوس في الاحکام" اور "کتاب المجسطي في علم الهیئته" دیکهي ہین • موخرالذکر پر ان کے حواشي اور تقییدات بهي تحریر ہین ' جو اس زمانے کي ہین جب وه اسے ایک اہل قرطبه موسوم به حمد الذہبي کو پڑهایا کرتے تهے • الغرض جب مالک نے محمد بن تومرت کا یه کلام سنا ' ان کي حدت نفس کي کثرت ' ذکاوت خاطر اور وسعت عبارت کو بخوبي سمجهہ گیا اور امیرالمسلمین سے انکے قتل کے لئے کہا اور کہا که "یه شخص فسادي ہي • اس کے مکر و فریب سے بے خوف نه رهنا چاهئے • جو شخص اسکا کلام سنیگا ضرور اسکي طرف مائل هو جائیگا • اگر المصامده کے ملک کي یه حالت هوگئي ' تو ان کے هان سے ایک شر کثیر ہم پر یکبارگي توت پڑیگا • " مگر امیرالمسلمین نے ان کے قتل کا حکم دینے مین توقف کیا ' کیونکه ان کا مذہب ان کو ایسا کرنے سے مانع تها • گو که وه ایک صالح ' مستجاب الدعوات ' قائم اللیل اور صائم النهار شخص تهے ' مگر خرابي یه تهي که وه خود بهي ضعیف تهے اور دوسرون کو بهي ضعیف خیال کرتے تهے • یهي وجه تهي که ان کے آخري زمانے مین ملک مین بہت سي خرابیان پیدا هوگئین ' اور چونکه عورتون نے حالات حاضره پر استیلاء پا لیا تها اور امور مین استبداد اور خود رائي سے کام کرتي تهین ' اس لئے فواحش شنیعه کا بهي ظهور هوا : حتي که ہر ایک بد معاش ' چور اور رهزن کسي نه کسي عورت کي طرف منسوب کیا جاتا تها جسے اس نے اپنا ملجا و ماوا بنا رکها تها • یه سب کچهہ ہم پہلے ہي بیان کرچکے ہین • غرضیکه جب مالک قتل ابن تومرت کے ارادے کے پورے هونے سے مایوس هوگیا ' تو اس نے امیرالمسلمین سے کہا که "اسے موت کے وقت تک کے لئے قید کردیا جائے • " مگر امیرالمسلمین نے کہا که "ہم کسي مسلمان آدمي کو بلا ایسي وجه

کے ' جسکي ہم نے تعیین بھي نہین کي ہي ' کس طرح قید کر سکتے ہین ? اور اصل تو یہ ہي کہ قید موت کي بہن ہي . لیکن خیر ' ہم یہ حکم دئے دیتے ہین کہ وہ ہمارے شہر سے نکل جائے اور جہان اس کا جي چاہے چلا جائے . " چنانچہ ابن تومرت اور ان کے ہمراہي وہان سے نکل کر سوس کو چلے . وہان پہنچکر تینملل نام کے ایک مقام مین فروکش ہوئے . وہین سے ان کي دعوت کا آغاز ہوا ' اور وہین ان کي قبر بھي ہي . ان لوگون کے وہان نازل ہوتے ہي المصامدہ کے سردار وہان جمع ہو گئے . انہون نے تعلیم و تدریس اور دعوت الي الخیر شروع کردي ' مگر اپنا اصلي امر ظاہر نہین کیا ؛ اور نہ بادشاہ نے ان کو طلب کیا . انہون نے وہین کي زبان مین ' جس مین وہ اپنے زمانے کے فصیح ترین شخص تھے ' اپنا عقیدہ سمجھایا ؛ اور جب وہ لوگ اس عقیدے کے مطالب و معاني کو سمجھ گئے ' تو انہون نے ان کي بہت تعظیم و تکریم کي ' اور ان کي محبت ان کے قلوب اور اطاعت انکے جسمون مین جاگزین ہو گئي . جب ابن تومرت کو ان پر پورا پورا اعتماد ہو گیا ' تو انکو اپنے ساتھ قیام کي دعوت دي اور شروع شروع مین اس دعوت قیام کو صرف امر بالمعروف اور نہي عن المنکر تک محدود رکھا اور ان لوگون کو سختي کے ساتھ خونریزي کرنے سے منع کردیا . عرصے تک وہ یہي کرتے رہے . بعد ازان انہون نے چند اشخاص کو ' جن کي عقلین صلاحیت پذیر ہوچکي تھین ' آغاز دعوت اور رؤساء قبائل کي استمالت قلوب کرنے کا حکم دیا . پھر انہون نے یہ کرنا شروع کیا کہ وہ ان لوگون کے سامنے امام مہدي علیہ السلام کا ذکر کرتے ' ان کو شوق دلاتے ' اور امام مہدي کے متعلق جسقدر احادیث وارد ہوئي ہین ان کو سناتے . جب امام مہدي کي فضیلت اور ان کے نسب و تعریف نے ان لوگون کے دلون مین اچھي طرح گھر کرلیا ' تو ابن تومرت نے خود مہدي ہونے کا دعوی کیا اور کہا کہ " مین محمد بن عبد اللہ ہون . " اپنے نسب

کو حضور نبي کريم صلي الله عليه و سلم سے ملا ديا ' اور خود اپنے ہي لئے دعوت عصمت کي تصريح کرکے کہا کہ "ميں ہي مہدي معصوم ہون ؛" بلکه اس دعوت کے ثبوت کے لئے بہت سي احاديث بھي بيان کين ۔ آخر ان لوگون کو يقين ہو گيا کہ ابن تومرت ضرور مہدي ہين ۔ انہون نے اپنا ہاتھ پھيلا ديا ' اور سب لوگون نے ان سے بيعت کرلي ۔ انہون نے کہا کہ "مين اسي چيز پر بيعت ليتا ہون جس پر رسول الله صلي الله عليه و سلم کے اصحاب نے رسول الله صلي الله عليه و سلم سے بيعت کي تھي ۔" پھر انکے لئے مختلف علوم کي کئي کتابين تصنيف کين ' جن مين سے ايک کتاب کا نام "اعز مايطلب" تھا ۔ اسيطرح چند کتب اصول دين اور عقائد پر بھي تصنيف کين ۔ وہ اکثر مسائل مين ابو الحسن اشعري کے مذہب کے پيرو تھے ؛ مگر مسئلۂ اثبات صفات کي نفي اور چند ديگر مسائل مين معتزله کے موافق تھے ۔ علي هذا القياس وہ تشيع کو بھي کسي قدر چھپائے رکھتے تھے ' صرف فرق يه تھا کہ وہ عوام الناس کے سامنے اس کا اظہار نہين کرتے تھے ۔ انہون نے اپنے پيروان کو طبقات مين تقسيم کيا ' اور ان کي دس مختلف جماعتين قائم کين ' جن مين سے اولين جماعت مہاجرين کي تھي جنہون نے ان کي دعوت کو سرعت کے ساتھ قبول کيا تھا ۔ انکو وہ " الجماعت " کہا کرتے تھے ۔ پھر انکي جماعت مين " الخمسين " تھے ' جو طبقۂ دوم مين تھے ۔ يه تمام طبقات کسي ايک ہي قبيلے مين سے نه تھے ' بلکه مختلف قبائل کے افراد پر مشتمل تھے ۔ ان سب کو وہ "مؤمنين" کہا کرتے تھے ' اور ان سے کہتے تھے کہ "تمام روئے زمين پر کوئي شخص تم لوگون کا سا سچا اور حقيقي ايمان نہين رکھتا ۔ تم ہي وہ جماعت ہو جو آن حضرت عليه السلام کے اس قول مبارک مين معين ہو چکي ہي کہ "سرزمين مغرب مين ايک جماعت حق کي حمايت مين برابر ظاہر ہوتي رہيگي ' اور انہين

کوئي شخص جو ان سے جدا هو جائے ضرر نہ پہنچا سکیگا ' یہان تک کہ امر خداوندي آپہنچے ." تم ہي وہ جماعت هو ' جسکے ذریعے سے الله فارس اۋر روم کو فتح اۋر دجال کو قتل کرائیگا . تم ہي مین سے وہ امیر بھي ہي ' جو حضرت عیسيٰ بن مریم علیہ السلام کي نماز ادا کرتا ہي . تا قیام قیامت یہ امر تم ہي مین رهیگا ." مزید بر آن وہ ان کو اۋر جزئیات کي بھي خبر دیا کرتے تہے ' جن مین سے اکثر واقع بھي هوئین . وہ کہا کرتے تھے کہ " اگر مین چاهون تو تمھارے تمام خلفاء کے نام بھي ایک ایک کرکے بتا دون ." اس وجہ سے یہ فتنہ اۋر بھي زیادہ هوگیا ' اۋر ان لوگون نے بیش از پیش اظہار اطاعت کیا . اس تمام امر کي تخلید کے متعلق ہم نے جو کچھ ابن تومرت کے قول کے مطابق بیان کیا ہي ' اسے ایک شخص نے نظم مین ادا کیا ہي ' جو اہل الجزائر مین سے تھا اۋر اعمال بجایہ کے ایک شہر کا باشندہ تھا . وہ تینملل مین امیر المؤمنین ابو یعقوب کے پاس گیا تھا ' اۋر وهان الموحدون کي ایک جماعت کے ساتھ ابن تومرت کي قبر پر کھڑے هوکر اس نے ایک قصیدہ پڑھا تھا ' جس کے شروع کے اشعار یہ ہین :—

(۱) سلام علي قبر الامام الممجّد سلالة خیر العالمین محمد

(۲) و مشبهه في خلقه ثم في اسمه و في اسم ابیه والقضاء المسدد

(۳) و محیي علوم الدین بعد مماتها و مظهر اسرار الکتاب المسدد

(۴) أتبنا به البشري بان یملا الدنا بقسط و عدل في الانام مخلد

(۵) و یفتح الامصار شرقا و مغربا و یملک عُربا من مُغیر و مُنجد

ترجمہ :-

(۱) سلام هو اس صاحب مجد امام کی قبر پر. جو دونون جہان کے بہترین فرد محمد (صلی الله علیہ و سلم) کی اولاد مین سے هی !

(۲) و (۳) اور اپنے اخلاق ' اپنے اور باپ کے نام مین اور اپنی قضاء محکم مین اس سے مشابہ هی ؛ جو علوم دین کی موت کے بعد ان کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور کتاب محکم کے اسرار کو ظاهر کرنے والا هی !

(۴) و (۵) هم کو اس سے یہ خوشخبری ملی هی کہ وہ مخلوق مین اپنے عدل و انصاف پایندہ سے دنیا کو پُر کردیگا ' وہ مشرق و مغرب مین هر طرف کے شہرون کو فتح کریگا اور عرب کے تمام نشیب و فراز کے باشندون کا مالکہ هوگا .

(٦) فمن وصفه اقفي و اجلي و انه — علاماته خمس تبين لمهتدي
(٧) زمان و اسم و المكان و نسبة — و فعل له في عصمة و تايد
(٨) و يلبث سبعا او فتسعا يعيشها — كذا جاء في نص من النقل مسند
(٩) فقد عاش تسعا مثل قول نبيّنا — فذالكم المهدي بالله يهتدي
(١٠) و تتبعه للنصر طائفة الهدي — فاكرم بهم اخوان ذي الصدق احمد
(١١) هي الثلة المذكور في الذكر امرها — و طائفة المهدي بالحق تهتدي
(١٢) و يقدمها المنصور والناصر الذي — له النصر حزب اذ يروح و يغتدي
(١٣) هو المنتقي من قيس عيلان مفخرا — و من مُرة اهل الجلال الموطّد
(١٤) خليفة مهدي الاله و سيفه — و من قد غدا بالعلم والحلم مرتدي
(١٥) بهم يقمع الله الجبارة الالي — يصدون عن حكم من الحق مرشد

ترجمه :-

(٦) وہ کہ جس کی توصیف نہایت صاف و واضح ہی ؛ اسکی پانچ علامتین هین ، جو ایک هدایت طلب کے لئے ظاهر هین :-

(٧) زمانہ ، نام ، مکان ، نسب ، اور اس کا وہ فعل جو گناہ سے مبرا اور خدا کی مدد سے بہرہ ور هی .

(٨) معتبر نقل کی نص میں یہ لکھا هی کہ وہ سات یا نو سال زندہ رهیگا .

(٩) چنانچہ وہ همارے نبی (صلی اللہ علیہ و سلم) کے فرمان کے مطابق نو سال زندہ رها . یہی هی تمهارا وہ مہدی جو اللہ کی طرف سے هدایت یافتہ تها .

(١٠) اس کی مدد کے لئے ایک هدایت یافتہ جماعت اس کی پیروی کرتی هی . وہ صاحبان صدق کس قدر کریم و قابل ستائش هین !

(١١) یہی هی وہ جماعت جس کے امر کا قرآن شریف میں ذکر هی . یہی هی مہدی کا وہ گروہ جو حق سے هدایت کرتا هی ،

(١٢) اور جس کا امام وہ منصور و ناصر شخص هی کہ فتح و نصرت شام و پگاہ پرا باندهے اس کے همراہ رهتی هی .

(١٣) ازروئے فخر وہ بنو قیس عیلان اور صاحب جلال بنو مرہ میں ایک برگزیدہ شخص هی .

(١٤) وہ خدا کے مہدی کا خلیفہ اور اس کی تلوار هی . وہ وہ هی جس نے علم و حلم کی چادر اوڑھ لی هی .

(١٥) ان هی کے ذریعے سے خدا ان جابرون کا قلع قمع کریگا ، جو ایک برحق اور هدایت دهندہ حکم سے روگردانی کرتے هین ،

(۱۶) و يقطع ايام الجبابرة التي اباد ت من الاسلام كل مشيّد

(۱۷) فيغزون اعراب الجزيرة عنوة ويعرون منها فارساً ......

(۱۸) و يفتتحون الروم فتح غنيمة و يقتسمون المال بالترس عن يد

(۱۹) و يغدون للدجال يغزونه ضحا يذيقونه حد الحسام المهند

(۲۰) و يقتله في باب لدّ و تنجلي شكوك امالت قلب من لم يوحد

(۲۱) و ينزل عيسي فيهم و اميرهم امام فيدعوهم لمحراب مسجد

(۲۲) يصلي بهم ذاك الامير صلاتهم بتقديم عيسي المصطفي عن تعمد

(۲۳) فيمسح بالكفين منه وجوههم و يخبرهم حقا بغر محدد

(۲۴) وما ان يزال الامر فيه و فيهم الي آخر الدهر الطويل المسرمد

ترجمه :-

(۱۶) اور ان ظالمون کے زمانے کا خاتمه کریگا ، جنهون نے اسلام کے هر مضبوط و محکم امر کو برباد کیا هی .

(۱۷) وه الجزیره کے اعراب پر سختی سے حمله کرینگے اور ...

(۱۸) وه روم کو فتح غنیمت کے طور پر فتح کرینگے ' اور ڈهال کے ذریعے اپنے هاتهون سے مال تقسیم کرینگے .

(۱۹) وه دجال کے مقابلے مین دن دهاڑے جنگ کرینگے اور اس کو هندی تلوار کی دهار کا مزا چکهائینگے .

(۲۰) وه اسے مخاصمت کے باب مین قتل کریگا ' اور ان غیر موحد لوگون کے وه شکوک مٹ جائینگے جنهون نے ان کے دلون کو اپنی طرف مائل کر رکها هی .

(۲۱) حضرت عیسیٰ ان مین نازل هونگے ' اور ان کا امیر و امام ان کو مسجد کی محراب کی طرف بلائیگا .

(۲۲) ان کا وه امیر حضرت عیسیٰ کی تقدیم کے ساتھ ان کو نماز پڑهائیگا .

(۲۳) وه اپنے دونون هاتهون سے ان کی چهرون پر مسح کریگا اور ان کو حق کے ساتھ شمشیر تیز کی خبر دیگا .

(۲۴) اور یه امر اس مین اور ان مین همیشه همیشه باقی رهیگا .

* قلمی نسخے مین جو الفاظ کاتب نے پهلے لکهے تهے مٹا دئے گئے هین ' اور میری سمجھ مین نهین آتا که ان کی جگه اس نے کیا الفاظ رکهے هین . معلوم ایسا هوتا هی که اس نے وکان قد لکها هی . مگر کان کے نون کے اوپر ایک ٥ بنی هوئی هی . (دوزی)

(۲۵) فابلغ امیر المؤمنین تحیّة علي النائي مني والوداد المؤکد

(۲٦) علیه سلام الله ما ذر شارق وما صدر الوراد عن ورد مُورد

کہتے ہیں کہ اس قصیدہ کا انشا کرنے والا خود اس قبر پر حاضر نہ تھا اور اس نے خود یہ قصیدہ نہیں پڑھا' کیونکہ کبر سنی اور بعد مقام اس کو ایسا کرنے سے مانع تھا؛ بلکہ اس نے یہ قصیدہ بھیج دیا تھا' اور اسے امام کي قبر پر پڑھ دیا گیا تھا۔ اس وقت عبد المومن زندہ تھے۔ واللہ اعلم *

یہ ایک طویل قصیدہ ہي۔ میں نے جو کچھ یہاں نقل کیا ہي' یہ صرف اس کا انتخاب ہي؛ اور میں نے ان آشعار کو یہاں اس وجہ سے نقل نہیں کیا ہي کہ وہ اشعار عمدہ ہیں' بلکہ اس خیال سے کہ ان سے پہلے جو بیان ہي یہ اس سے متعلق ہیں *

المصامدہ اسي طرح روز افزون کیفیت کے ساتھ ابن تومرت کے مطیع ہوتے رہے۔ انکا فتنہ ابن تومرت کے بل پر زیادہ شدید اور انکا ادب و احترام ان کے قلوب میں زیادہ راسخ و مضبوط ہوتا گیا' اور رفتہ رفتہ اس حد کو پہنچ گیا کہ اگر وہ ان میں سے کسي کو اسکے باپ' بھائي یا بیٹے کو بھي قتل کرنے کا حکم دیتے تو وہ فوراً بلا درنگ ایسا کرتا۔ اصل یہ ہي کہ چونکہ وہ لوگ خونریزي کو ایک نہایت معمولي بات سمجھتے تھے اس لئے ان کي ایسي طبیعت بھي ان کو اس کام میں مدد دیتي اور اسے آسان کردیتي تھي۔ بلکہ یوں کہنا چاهئے کہ یہ کام ان کي فطرت و جبلت ہي میں تھا اور ان کے ملک کے جائے وقوع کا

ترجمہ :-

(۲۵) امیرالمومنین کو باوجود میری دوری کے میری پختہ دوستی کا سلام پہنچا دو۔

(۲٦) اللہ کا اس پر سلام ہو' جب تک آفتاب روشن ھی اور جب تک کہ کسی چشمے پر اس کے متلاشی وارد ھوتے ھیں۔ (مترجم)

بھي يہي اقتضا تھا ۔ ابو عبيد بکري اندلسي قرطبي اپني کتاب " المسالك والممالك " مين ايک شخص کي زباني يه حکايت بيان کرتا ہي که " بلاد مغرب مين کسي جگه سکندر کے پاس ايک گھوڑا پيش کيا گيا ' جس سے زيادہ بھاگنے اور سبقت لے جانے والا کوئي گھوڑا پيدا نہين ہوا تھا ۔ اس مين سوا اس کے که اس کو کبھي ہنہناتے ہوے نہين سنا گيا اور کوئي عيب نه تھا ۔ جب سکندر دورہ کرتا ہوا کوہ ھاے درن مين پہنچا ' جو بلاد مصامدہ مين واقع تھا ' تو اس کا وہ گھوڑا اس زور سے ہنہنايا که پہاڑ تک ہل گيا ۔ سکندر نے اپنے حکيم کو لکھکر اس کا سبب دريافت کيا ۔ اس نے جواب مين لکھا که " وہ شر و فساد اور سختي و درشتي کا ملک ہي ۔ وہان سے جلد نکل آو ۔ " غرض که انکے ملک کا يه حال ہي ۔ باقي رہا يه امر که وہ خونريزي کو ايک معمولي سي بات جانتے تھے ' اس کي کيفيت مين نے خود اس زمانے مين ديکھي جب مين سوس مين تھا ؛ اور وہ بھي عجيب قصه ہي *

سنه ۵۱۷ مين انہون نے تينملل کے تمام مصامدہ اور ان لوگون کا ' جو سوس سے آکر ان کے ساتھ شامل ہو گئے تھے ' ايک لشکر جرار تيار کيا اور ان سے کہا که " ان کافرون اور مذہب کو بدلنے والون کي طرف جاو ' جنکو المرابطون کہتے ہين ۔ ان کو بد افعالي کي غارت گري ' عمل نيک کے احياء ' ازالهٔ بدعت اور امام مہدي معصوم کے اقرار کي دعوت دو ۔ اگر وہ تمہاري دعوت کو قبول کرلين ' تو وہ تمہارے بھائي ہونگے اور تمہارا اور ان کا ماله و ما عليه ايک ہي ہو جائيگا ۔ ليکن اگر وہ ايسا نه کرين تو ان سے لڑو ۔ سنت نبوي (صلي الله عليه و سلم) نے ان سے جنگ آزمائي تمہارے لئے حلال کردي ہي " ۔ انہون نے عبد المومن کو امير لشکر بناکر کہا که " تم لوگ مومنين ہو اور يه تمہارے امير ہين " ۔ اس دن سے عبد المومن کو امير المومنين کے نام کا استحقاق حاصل ہوگيا ۔ وہ لوگ مراکش کي طرف روانه ہوئے ' اور ابھي اس کے قريب

ہي پہنچے تھے کہ ان کو بحیرہ نام ایک مقام پر المرابطون کا ایک لشکر ضخیم ملا ' جس مین لمتونہ کے سردار شامل تھے اؤر زبیر بن علي بن یوسف بن تاشفین ان کا سپہ سالار تھا ۔ جب دونون جماعتین ایک دوسرے کے مقابل ہوئین ' تو المصامدہ نے ابن تومرت کے حکم کے مطابق تمام مذکورہ بالا امور کي دعوت کے لئے ان لوگون کے پاس پیغام بھیجا ۔ مگر انہون نے اسے نہایت بري طرح رد کردیا ۔ عبد المومن نے امیر المسلمین علي بن یوسف کو ایک خط لکھا ' جس مین وہ تمام باتین شامل تھین جو محمد ابن تومرت نے ان سے کہي تھین ۔ امیر المومنین نے اس کے جواب مین ان کو تفرقۂ جماعت سے خوف دلایا ۔ اؤر خونریزي اؤر فتنہ انگیزي کے بارے مین خدا یاد دلایا ۔ مگر عبد المومن نے اسکي کچھہ پرواہ نہ کي ؛ بلکہ وہ المرابطون کے اؤر بھي زیادہ حریص ہوگئے اؤرانہین انکے ضعف کا یقین ہوگیا ۔ فریقین ایک دوسرے کے مقابل ہوئے ۔ جنگ مین المصامدہ کو ہزیمت ہوئي ' اؤر ان کے بہت سے آدمي بھي کام آئے ۔ مگر عبد المومن اؤر چند اؤر آدمي بچ گئے ۔ جب ابن تومرت کو یہ خبر ملي ' تو انہون نے پوچھا "کیا عبد المومن بھي نہین بچے ؟" کہا گیا "ہان بچ گئے ۔ ابن تومرت نے کہا "تب تو گویا کوئي بھي ضائع نہین ہوا !" جب فوج کے باقي ماندہ افراد ان کے پاس پہنچے ' تو انہون نے انکي پسپائي کو محض معمولي واقعہ کرکے دکھایا ' اؤر انکے دل مین یہ بات بٹھا دي کہ ان کے مقتولین شہید ہوے ' کیونکہ وہ دین الٰہي کو خرابي سے بچانے والے اؤر سنت نبوي (صلي اللہ علیہ و سلم) کے مظہر تھے ۔ اس سے ان لوگون کي اپنے امر مین بصیرت اؤر بھي بڑھ گئي ' اؤر وہ اپنے دشمن سے جنگ و قتال کرنے کے لئے پہلے سے بھي زیادہ آمادہ و تیار ہوگئے ۔ اسي وقت سے المصامدہ نے نواحي مراکش کو تاخت و تاراج کرنا ' وہان کے سامان معیشت و آسائش کو منقطع کرنا شروع کردیا ۔ وہ قتل اؤر قید کرتے تھے ' اؤر جس جس شخص پر ان کا

قابو چلتا تھا اس پر کبھي رحم نه کرتے تھے ۔ اس طرح ان کي اطاعت مین داخل هونے اور اورون سے توت کر انکي طرف آنے والون کي تعداد مین کثرت هوتي گئي ؛ اور اس تمام عرصے مین ابن تومرت نے زهد ورزي اور قلت دنیا داري کو اور بھي چمکا دیا تھا ' اور خود کو صلحاء سے مشابه کرنے اور سنت أولیا کي طرح حدود شرعي کي نگراني مین تشدد کرنے پر تلے هوئے تھے ۔

مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا هے که وہ لوگون کو شراب خواري پر کھجور کي چھال اور رسي ' اور پاپوشون سے سزا دیا کرتے تھے ' جیسا که صحابۂ کرام کیا کرتے تھے ۔ ایک شخص ' جو موقعه پر موجود تھا ' مجھ سے بیان کرتا هے که ایک مرتبه ایک آدمي حالت سکر مین ان کے پاس لایا گیا ۔ انھون نے اسے سزا کا حکم دیا ۔ اسپر اسکے ایک ذي مرتبه همراهي ' یوسف بن سلیمان ' نے کہا که " اگر هم اس پر اس وقت تک برابر سختي کئے جائین جب تک که وہ یه نه بتائے که اسنے کہان سے شراب پي هے ' تو یقین هے که اس علت کي بیخ کني هو جائیگي " ۔ مگر ابن تومرت نے منھه پھیرلیا ۔ یوسف نے پھر یهي کہا ' اور ابن تومرت نے پھر روگرداني کي ۔ جب اسنے تیسري مرتبه ایسا هي کہا ' تو انھون نے جواب دیا که " اگر ملزم نے یه کہا که ' مین نے یوسف بن سلیمان هي کے گھر مین شراب پي هے ' تو هم کیا کرینگے ؟ " اس سے یوسف بن سلیمان شرمنده هوکر ساکت هو گیا ۔ بعد مین اس امر کا یون انکشاف هوا که یوسف هي کے نوکرون نے اسے شراب پلائي تھي ۔ اور یه واقعه بھي منجمله ان واقعات کے هو گیا ' جس سے یه فتنه اور بھي ترقي پذیر هو گیا ؛ اور ابن تومرت کو جو خبرین ملتي تھین اور لفظ به لفظ صحیح هوتي تھین ' ان کي وجه سے ان کي تعظیم و تکریم مین اور بھي زیادتي هو گئي ۔

یه باتین یون هي هوتي رهین ؛ ابن تومرت کے احوال برابر نیکي کے ساتھه جاري رهے ' ان کے اصحاب غلبه یاب هوتے رهے ' اور المرابطون کے

حالات مین اختلال بڑھتا گیا اوٗر ان کي دولت و سلطنت ٹوٹتي چلي گئي — تا آنکه ابن تومرت نے سنه ۵۲۴ھ کے دوران مین وفات پائي ۰ اس وقت تک وه تاسيس امور اوٗر احکام تدبير کر چکے تھے ' اوٗر اپنے ساتھيون کو اچھي طرح بتا چکے تھے که انکو کيا کيا کرنا چاهئے .

ذکر ولايت عبد المومن

ابن تومرت کے بعد عبد المومن بن علي نے قيام امر کيا ۰ المصامده نے ان سے بيعت کرلي ' اوٗر الجماعت نے بھي ان کي تقديم و امارت کو قبول کرليا ۰ جن لوگون نے ان کي تقديم کے لئے سعي کي اوٗر ان کو اس پر فائز کرايا وه " الجماعت " کے تين افراد تھے :—

(۱) عمر بن عبد الله صنهاجي ' جو انکے هان عمر ازناج کهلاتے تھے ۰

(۲) عمر بن وُمزال ' جن کا نام اس وقت سے قبل فصکه تھا مگر ابن تومرت نے عمر نام رکھا اوٗر عمر اينتي کهنے لگے تھے ؛ اوٗر

(۳) عبدالله بن سليمان ' جو تينملل کے باشنده اوٗر قبيلهٔ مسکاله مين سے تھے ۰

تمام اهل الجماعت ' اهل خمسين اوٗر باقي کے تمام الموحدون نے ان سے اس امر مين اتفاق کيا ' جس کي وجه يه تھي که ابن تومرت نے اپني وفات سے کچھ عرصه پهلے ان لوگون کو جو " الجماعت " کے نام سے موسوم تھے اوٗر اهل خمسين کو اپنے پاس بلايا ۰ (اوٗر هم پهلے هي ذکر کرچکے هين که يه لوگ متفرق قبائل کے افراد تھے اوٗر ان مين کوئي چيز سوا ان کے نام " المصامده " کے مشترک نه تھي ۰) جب وه آئے تو ابن تومرت تکيه لگائے بيٹھے تھے ۰ ان کو ديکھ کر کھڑے هوگئے ' اوٗر الله کے شايان شان حمد و ثنا ' اس کے نبي محمد صلي الله عليه و سلم

پر صلات و سلام اور خلفائے راشدون کے لئے طلب رضائے الهي کرنے کے بعد ان کے ثبات دین اور عزم امر کا ذکر کیا اور بتایا که ان حضرات مین سے کوئي بھي خدا کي طاعت اور رضا جوئي مین کسی ملامت گر کي ملامت کي پرواہ نه کرتے تھے ۔ پھر وہ واقعه بیان کیا که حضرت عمر رضي الله عنه نے اپنے صاحبزادے کو شراب خواري کي سزا دي تھي' اور حق پر کس قدر سختي اور پختگي سے قائم تھے ۔ بعد ازان اسي قسم کي اور باتین بیان کین اور کہا که "وہ جماعت گزر گئي —— خدا ان کے چہرون کو تر و تازہ رکھے ؛ ان کے مساعي کا اجردے ؛ اور امت نبوي کي طرف سے ان کو جزائے خیر عطا کرے! —— اور لوگون کو ایک فتنه نے مخبوط الحواس کردیا' جس نے حلیم الطبع آدمي کو حیران اور عالم کو متجاہل و متذاہل کردیا ۔ علماء نے اپنے علم سے کوئي فائدہ نہین اٹھایا' بلکه بادشاہون کے ھان پہنچے اور اس علم کے ذریعے سے دنیا حاصل کي' لوگون کو اپني طرف مائل کیا' اور اسي قسم کي باتین کرتے رہے ۔ یه سب یون ہي ھوتا رہا ۔ پھر اي لوگو! تم پر خدائے سبحانه و تعالیٰ نے (اور اسي کے لئے تمام تعریف ہي) یه احسان فرمایا که تمہاري تائید کي اور اس زمانے والون مین اپني حقیقت توحید کے لئے تم ہي کو مخصوص فرما دیا ؛ حالانکه اس نے تم مین سے ہزارون کے لئے گمراہي مقدر مین لکھ دي تھي ۔ تم کسي کي ہدایت کو تسلیم نہین کرتے تھے ۔ تم اندھے تھے اور کچھ دیکھ نه سکتے تھے ۔ نه تم نیکي کو نیکي سمجھتے اور نه بدي کو بدي جانتے تھے ۔ تم مین بدعتین پھیل گئي تھین ۔ بیہودہ اور باطل باتون نے تم کو اپنا گرویدہ کرلیا تھا ۔ شیطان نے تمہارے لئے گمراہي کو مزین کردیا تھا ۔ اور اسي قسم کي نامعقول اور خرافات باتین تھین' جن کے ذکر سے مین اپنے نطق کو بے لوث اور الفاظ کو دور ہي رکھتا ھون ۔ غرض که الله نے تم کو گمراہي کے بعد ہدایت اور کوري کے بعد بینائي عطا فرمائي ؛ تم کو متفرق ھوجانے کے

بعد مجتمع کیا ؛ ذلت کے بعد عزت دي ؛ تم پر سے ان نا مسلمان مسلمانون کا غلبه اتها لیا ؛ اۋر عنقریب تم کو ان کي زمین اۋر ان کے ملک کا وارث بنائیگا . یه سب کچهه اسي کے سبب سے ہي ' جو کچهه که انکے هاتهون نے کمایا اۋر ان کے دلون نے چهپایا ' وما ربك بظلام للعبید . لهذا اب تم الله سبحانه کے لئے اپني نیتون کي تجدید کرو ؛ اۋر اپنے قول و فعل سے اس طرح اس کا شکر ادا کروکه اس سے تمهارے مساعي کا تزکیه هو ' تمهارے اعمال قابل قبول هون ' اۋر تمهارا امر پهیل جائے . نا اتفاقي ' اختلاف قول اۋر پریشاني رائے سے ڈرو اۋر اپنے دشمن کے لئے بمنزله ایک دست واحد کے هو جاؤ ؛ کیونکه اگر تم نے ایسا کیا ' تو لوگ تم سے هیبت کرینگے ' تمهاري اطاعت قبول کرنے مین جلدي کرینگے ' تمهارے پیروان کي تعداد مین اضافه هو جائیگا ' اۋر خداء تعالی حق کو تمهارے هاتهه سے ظاهر فرمائیگا . اۋر اگر تم نے ایسا نه کیا ' تو ذلت تم کو پریشان کردیگي ' خواري تمهارے لئے عام هو جائیگي ' عوام الناس تم کو حقیر جانینگے ' اۋر خاصان قوم تم کو بد حواس کردینگے . اپنے تمام امور مین رحم کو درشتي سے اۋر نرمي کو سختي سے ملادو ' اۋر یه بهي خوب سمجهه رکهو که اس قوم کا انجام کار صرف اسي بناء پر درست هوگا جس پر اس کا آغاز امر درست تها . هم نے تمهارے لئے ایک شخص کو انتخاب کیا ہي اۋر اس کو تم پر امیر بنا دیا ہي . اۋر یه بهي هم نے اس وقت کیا ہي که جب هم نے اس کے تمام احوال ' اس کے لیل و نهار اۋر اس کي آمد و شد کو آزما لیا ہي ' اسکے باطني و ظاهري حالات و کوائف کو جانچ لیا ہي ' اۋر ان تمام باتون سے معلوم کرلیا ہي که وه اپنے مذهب پر ثابت قدم اۋر اپنے امر مین متبصر ہي مجهے امید ہي که اس کے بارے مین کبهي اختلاف کا خیال نه پید هوگا . وه مشار الیه عبد المومن هین . جب تک که وه اپنے پروردگار کے مطیع و منقاد هین ' تم بهي به سمع و طاعت ان کي فرمانبرداري

کرو ۔ اگر وہ بدل جائیں، یا پھر جائیں، یا اپنے امر میں شک کریں، تو خدا کے فضل سے الموحدون میں ــــ خدا ان کو عزت دے! ـــ برکت اور خیر کثیر موجود ہے؛ اور امر امر الٰہی ہے، وہ جس کو چاہے اس سے سرفراز فرمائے"۔

بعد ازاں سب لوگوں نے عبد المؤمن سے بیعت کی ۔ ابن تومرت نے ان کے لئے دعا کی اور ہر ہر فرد کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرا ۔ یہ ہی سبب عبد المومن کے امیر المومنین ہوجانے کا ۔ اس کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ابن تومرت نے وفات پائی، اور المصامدہ کا امر بالاجتماع عبد المومن پر وارد ہوا ۔

فصل

عبد المومن مذکور کا نام عبد المومن بن علی بن علوی الکومی ہے ۔ ان کی والدہ بھی کومیہ اور ایک شریف و آزاد خاتون تھیں ۔ ان کی قوم بنو مجبر کہلاتی تھی ۔ عبد المومن کی ولادت اعمال شہر تلمسان کے ایک موضع میں ہوئی جس کو تاجرا کہتے تھے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ان کے سامنے کمیہ کا ذکر ہوتا تھا تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ "میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں ۔ بلکہ ہم لوگ قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان میں سے ہیں ۔ کُمیہ کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم ان کے ہاں پیدا ہوئے اور بڑے ہوئے، اور اس لحاظ سے وہ ہمارے اخوال ہیں ۔ علیٰ ہذا القیاس میں انکی اولاد اور اولاد کی اولاد میں سے بھی جن جن سے ملا ہوں انہوں نے بھی خود کو قیس عیلان بن مضر ہی سے منسوب کیا ۔ اس وجہ سے خطباء نے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے کہ جب کبھی وہ ابن تومرت کے بعد ان کا ذکر کرتے ہیں، تو ان کو شرافت نسب میں ان کا ہمسر بتاتے ہیں ۔ ان کی پیدایش یوسف بن تاشفین کے زمانے میں سنہ ۴۸۷ کے آخر میں ہوئی، اور وفات

سنه ۵۵۸ کے ماہ جمادي الاخر مين • جس وقت سے که امير المسلمين علي بن يوسف کے انتقال يعني سنه ۵۳۷ سے ان کے امر کو استحکام اؤر مضبوطي حاصل هوئي ' تب سے ان کي وفات کي تاريخ مذکوره تک علي التحقيق ان کي ولايت کا زمانه اکيس سال کا هوا • ان کا رنگ سفيد ' بدن دهرا اؤر تيز سرخ رنگ کا تها ؛ بال سياه ' قد معتدل ' چهره روشن اؤر آواز بلند تهي • وه فصيح اللفظ اؤر بسيار گو تهے • لوگون مين عموماً پسند کئے جاتے تهے • کوئي شخص ايسا نه تها که ان کو ديکهلے اؤر از خود رفته هوکر ان سے محبت نه کرنے لگے • مجهے معلوم هوا هي که ابن تومرت ' جب کبهي ان کو ديکهتے تهے ' يه اشعار پڑها کرتے تهے :—

تکاملت فيك اخلاق خُصصت بها فکلنا بك مسرور و مُغتبط

فالسن ضاحکة والکف مانحة والصدر منشرح والوجه منبسط

[يعني :— تجه مين تمام اخلاق ' جو تيرے هي لئے مخصوص هين ' کمال کو پهونچ گئے هين ' اؤر هم سب تجه سے خوش هين اؤر تجه پر رشک کرتے هين • تيرے دانت خندان هين ' هاته سخي هين ' سينه کُشاده ' اؤر چهره پُر از انبساط هي • (مترجم)]

ان کي اولاد

ان کي اولاد مين سوله (۱۶) لڑکے تهے ' جن کے نام يه هين :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑا اؤر ولي عهد تها • اس سے خلع کرايا گيا •

(۲) علي ؛ (۳) عمر ؛ (۴) يوسف ؛ (۵) عثمان ؛ (۶) سليمان ؛ (۷) يحيىٰ ؛ (۸) اسماعيل ؛ (۹) حسن ؛ (۱۰) حسين ؛ (۱۱) عبد الله ؛ (۱۲) عبد الرحمان ؛ (۱۳) عيسيٰ ؛ (۱۴) موسيٰ ؛ (۱۵) ابراهيم ؛ اؤر (۱۶) يعقوب •

ان کے وزراء

عبد المومن کے آغاز امر سے لے کر ان کے استمرار و استقلال تک ابو حفص عمر ازناج وزیر رهے ۔ اس کے بعد ان کو معزول کردیا گیا ' کیونکه انکو ان سے زیادہ رتبے کے آدمي مل سکتے تھے ۔ چنانچه ابو حفص کي جگه ابو جعفر احمد بن عطیه کو وزیر بنا دیا ۔ وہ وزیر بھي تھے اور کاتب بھي ۔ اسي وجه سے ان کا شمار کتاب اور وزراء دونون مین هوتا ہي ۔ عبد المومن نے بجایه کي فتح تک یه دونون عہدے ان ہي کے پاس رهنے دئے ۔ بعد مین اپنے ہي خاندان مین سے ایک زبردست کاتب کو کتابت کا عہدہ دیا ۔ اس کا نام ابو القاسم قالمي تھا ۔ اس کا ذکر عبد المومن کے کتاب کي فصل مین آئیگا ۔ ابو جعفر کي وزارت اس وقت تک قائم رهي که جب عبد المومن نے انهین سنه ۵۳ کے دوران مین قتل کرا دیا ' اور ان کا مال و اسباب ضبط کرلیا ۔ ان کے بعد عبد السلام کُومي وزیر هوا ۔ چونکه عبد المومن کے هان اسے بہت کچھ قرب حاصل تھا ' اس لئے اسے " المقرب " کہتے تھے ۔ اس کي وزارت اس وقت تک جاري رهي که جب عبد المومن نے سنه ۵۵ کے دوران مین ایک آدمي بھیج کر اس کا گلا گھٹواکر مروا ڈالا ۔ اس کے بعد خود ان کا بیٹا عمر وزیر هوا ' اور ان کي وفات تک وزیر رها ۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو جعفر احمد بن عطیه :—

ان کا ابھي وزراء مین ذکر هو چکا ہي ۔ عبد المومن کے دربار مین پہنچنے سے قبل وہ دولت لمتونیه مین علي بن یوسف کے هان ان کے آخري ایام مین عہدۂ کتابت پر رہ چکے تھے ' اور بعد مین تاشفین بن علي بن یوسف کے بھي کاتب رهے تھے ۔ جب ان لوگون کي حکومت کا خاتمه هوگیا تو وہ وهان سے بھاگے ' اور اپني هیئت بدل کر ایک

لشکري کا بھیس بدلا۔ وہ تیر اندازي اچھي جانتے تھے ' اور اس لشکر مین شامل تھے جو سوس کي طرف اس حملہ آور سے جنگ آزمائي کے لئے گیا تھا جو وھان پیدا ھوگیا تھا۔ اس لشکر کے سپہ سالار ابو حفص عمر اینتي (جن کا پہلے ذکر ھوچکا ھي) تھے اور اہل "الجماعت" کو اپنے ہمراہ لئے ھوئے تھے۔ جب اس حملہ آور کے ہمراہیون کو ہزیمت ھوئي اور وہ جماعتین برباد ھوگئین ' تو ابو حفص کو ایک ایسے شخص کي ضرورت ھوئي جو اس تمام واقعہ کي خبر بذریعۂ تحریر مراکش کے الموحدون کو پہنچادے۔ لوگون نے ابو جعفر کا نام لیا اور انکي عظمت قدر کي تعریف کي۔ ابو حفص نے ان کو بلایا ' اور ابو جعفر نے انکي جانب سے الموحدون کو ایک خط لکھا جس مین انہون تمام حال کي شرح کي اور اس کا بیشتر حصہ نہایت خوبي سے لکھا۔ مگر اس خط کا طول اس کے یہان نقل کرنے سے مانع ھي۔ جب وہ خط عبد المومن کے پاس پہنچا ' تو انہون نے بہت تعریف کي اور ابو جعفر کو بلاکر پہلے کتابت کا عہدہ دیا ' اور جب انہون نے ان کي شجاعت قلب اور کمال عقل کو دیکھا تو اس پر عہدۂ وزارت کي ایزاد کي۔ جیساکہ ہم نے ابھي ذکر کیا ھي ' وہ اس تاریخ تک وزیر رھے جب عبد المومن نے ان کو قتل کرا دیا۔ انکے قتل کا سبب ' جیسا کہ مجھے معلوم ھوا ھي ' یہ تھا کہ ان کے پاس ابوبکر بن یوسف بن تاشفین کي بیٹي تھي جس کو بنت الصحراویہ کہا کرتے تھے ' جس کا بھائي یحیی المرابطون کا ایک مشہور شہسوار تھا۔ وہ بھي یحیی بن الصحراویہ کہلاتا تھا۔ اس یحیی نے الموحدون کے ھان رہ کر خوب ترقي کي تھي ' اور ان کي جانب سے لمتونہ کے موحدین کا سردار بنا دیا گیا تھا۔ وہ الموحدون کے ھان ہمیشہ وجیہ و عزیز رھا۔ اس کے افعال و اقوال کے متعلق چند باتین عبد المومن تک پہنچ گئین ' جن کي وجہ سے وہ اس سے ناراض ھوگئے۔ عبد المومن نے ان مین سے چند باتین اپني مجلس مین بیان کین اور بعض اوقات یحیی کو گرفتار کرلینے کا

بهي ارادہ کیا ۔ مگر ابو جعفر کو یہ خیال آیا کہ دونون مصالح یعني امیر المومنین کي خیر خواہي اوٌر اپنے برادر زن کي تحذیر کو جمع کردیا جائے ۔ چنانچہ انہون نے اپني زوجہ' یعني یحیی کي ہمشیرہ' سے کہا کہ "تم اپنے بہائي سے کہو کہ وہ اپني حفاظت کا سامان کرلین ۔ جب ہم کل انکو طلب کرین' تو ان کو چاہئے کہ علالت کا بہانہ اوٌر مریض ہونے کا اظہار کرین ۔ اوٌر اگر فرار کرنے پر قادر ہون اوٌر جزیرہ میرقہ کو جا سکین تو ضرور ایسا ہي کرین" ۔ چنانچہ یحیی کي بہن نے اسے اس بات کي اطلاع دے دي؛ اوٌر اس نصیحت کے مطابق یحیی نے مریض ہونے کا بہانہ کیا اوٌر ظاہر کیا کہ اسے کفتہ پائي کي شکایت ہي ۔ اس کے چند عزیز دوست اس سے ملنے کو گئے اوٌر اس سے مرض کا حال دریافت کیا ۔ اس نے ان مین جس جس کو نہایت قابل اعتماد دوست سمجہا اس سے وہ تمام ماجرا کہہ دیا' جس کي خبر اسے وزیر سے ملي تہي ۔ ان احباب مین سے ایک شخص اٹہ کر عبد المومن کي اولاد مین سے ایک شخص کے پاس پہنچا اوٌر اسے پورا پورا واقعہ سنا دیا ۔ ابو جعفر مذکور کے قتل کا سب سے بڑا سبب یہي تہا ۔ امیر المومنین عبد المومن نے یحیی کي گرفتاري کا حکم دیا' اوٌر قید کردیا ۔ چنانچہ وہ اپني موت تک برابر قید ہي مین پڑا رہا *

(۲) ابو جعفر کے بعد ابو القاسم عبد الرحمان قالمي کاتب ہوا ۔ وہ قالم نام کے ایک موضع کا باشندہ تہا' جو شہر بجایہ کے اعمال مین سے تہا *

(۳) قالمي کے ساتہ دوسرا کاتب ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش بہي تہا' جو اہل قرطبہ مین سے تہا *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد عبد اللہ بن جبل' جو اعمال تلمسان کے شہر وہران کے رہنے والے تہے *

(۲) عبد الله بن عبد الرحمن المعروف به مالقي ۔ یه عبد المومن کي وفات کے بعد بهي ابو یعقوب کي خلافت کے ابتدائي زمانے تک قاضي رهے *

عبد المومن اهل علم کو عزیز رکهتے تهے ' ان سے محبت اور ان پر احسانات کرتے تهے ؛ انهین دیگر ممالک سے بلا بلاکر اپنے هان رکهتے اور اپنے دربار مین قرب دیتے تهے ؛ ان کے لئے بڑي بڑي تنخواهین مقرر کرتے اور بهت قدر و منزلت اور عزت کرتے تهے ۔ انهون نے طلبه کو دو جماعتون مین تقسیم کر رکها تها —

(۱) طلبة الموحدین ' اور (۲) طلبة الحضر

یه اس وقت عمل مین آیا تها جب ابن تومرت نے المصامده کو "الموحدون" کے نام سے موسوم کیا ' کیونکه ان لوگون کے سوا اس زمانے مین اور کوئي فرد بشر کبهي علم الاعتقاد مین غور و خوض نهین کرتا تها *

عبد المومن بذات خود قوي همت ' پاک نفس ' اور سخت گیر تهے ؛ گویا که یه بات انهون نے اپنے بزرگون سے یکے بعد دیگرے ورثه مین پائي تهي ۔ وه معالي امور کے سوا اور کسي بات کے لئے راضي نه هوتے تهے ۔ مجهے فقیه متفنن وزیر ابو القاسم عبد الرحمان بن محمد بن ابي جعفر نے اپنے والد کي زباني یه واقعه سنایا که ان کے دادا یعني وزیر ابو جعفر بیان کرتے تهے که "مین ایک مرتبه عبد المومن کے پاس گیا ۔ اس وقت وه اپنے باغ مین بیٹهے هوئے تهے ۔ باغ کے پهل پخته اور شگوفے شگفته تهے ۔ پرندے درختون کي شاخون پر پهدکتے پهرتے تهے ۔ غرضیکه هر جهت سے وه باغ اپنے کمال حسن پر تها ؛ اور وه اس مین ایک بلند گنبد مین بیٹهے هوئے تهے ۔ مین سلام کرکے بیٹه گیا ' اور اس باغ کے حسن سے متعجب هوکر مین اس کے سعد و نحس پر غور کرنے لگا ۔ انهون نے مجه سے کہا که "ابو جعفر! مین دیکهتا هون که تم اس باغ کو بڑے غور سے

دیکھ رہے ہو"۔ مین نے عرض کیا کہ "خدا امیر المومنین کو بقاء طویل عطا فرمائے۔ بخدا یہ منظر نہایت عمدہ ہی"۔

عبد المومن :— کیا واقعي یہ نظارہ نفیس ہی ؟

مین :— جي ہان *

پہر وہ خاموش ہو گئے' اور مجھے کچھ جواب نہین دیا۔ اس واقعہ کے دو یا تین دن بعد حکم دیا کہ افواج کو معاینہ کے لئے پیش کیا جائے اور سب سپاہي ہتھیار لگائے ہوئے ہون۔ چنانچہ وہ خود ایک بلند مقام پر بیٹھ گئے' اور فوج ایک ایک قبیلہ اور دستہ دستہ ہوکر ان کے سامنے سے گزرنے لگي۔ کوئي دستہ ایسا نہ گزرتا تہا' جو اسلحہ کي خوبي' گہوڑون کي فربہي اور ظہور قوت مین سابق دستہ کي بہ نسبت بہتر نہ ہو۔ یہ دیکھ کر انہون نے میري طرف ملتفت ہوکر کہا کہ "ابو جعفر! دیکھو یہ منظر عمدہ ہي نہ کہ وہ تمہارے اثمار و اشجار!"

ابن تومرت کے انتقال کے بعد عبد المومن مختلف ممالک کو ایک ایک کرکے فتح اور بلاد کو تاخت تاراج کرتے رہے' تا آنکہ بلاد ان کے سامنے عاجز ہو گئے اور لوگون نے اطاعت قبول کرلي۔ المرابطون کا آخري شہر' جس پر وہ قابض ہوئے' شہر مراکش تہا' جو امیر المسلمین ناصر دین یعني علي بن یوسف بن تاشفین کا دار السلطنت تہا۔ یہ واقعہ امیر المسلمین مذکور کے سنہ ۵۳۷ کے دوران مین طبعي طور پر وفات پانے کے بعد ہوا۔ وہ اپني حیات ہي مین اپنے بیٹے تاشفین کو ولي عہد مقرر کر چکے تہے۔ مگر اس فتنے نے ان کے تمام امور کو روک دیا' اور ان کو اپنے بیٹے تاشفین کو مستقل طور پر تخت نشین کرنے وغیرہ کي جو امیدین تہین' ان مین سے ایک بہي نہ پوري ہوئي۔ تاشفین اپنے باپ کي موت کے بعد تلمسان گیا؛ مگر وہان کے باشندون سے وہ جو کچھ چاہتا تہا کچھ بہي نہ ہو سکا۔ بعد ازان وہ شہر وہران کو گیا' جو تلمسان سے تین منزلون کے فاصلے پر واقع ہي۔ وہان الموحدون نے

اس کا محاصرہ کرلیا ؛ اور جب محاصرہ اس پر سخت گزرنے لگا ' تو وہ مع اپنے اسلحہ کے ایک سفید گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگا اور سمندر میں کود کر ہلاک ہو گیا ۔ کہتے ہیں کہ الموحدون نے اس کو سمندر میں سے نکال کر پہلے پھانسی دی اور پھر جلا دیا ۔ واللہ اعلم یہ کہاں تک درست ہے ۔ اس تاشفین کی ولایت اپنے باپ کی موت کے دن سے اپنی موت کے دن تک (جو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے مطابق شہر وہران میں واقع ہوئی) دو ماہ کم تین سال کی ہوئی ۔ اسکی موت سنہ ۵۴۰ میں ہوئی ۔ اس ولایت و حکومت کے تمام عرصے میں نہ اسے کبھی قرار نصیب ہوا ' اور نہ کبھی خود اس کی حالت کو استقامت ہوئی ۔ آئے دن کوئی نہ کوئی شہر حکومت میں سے نکل جاتا تھا ' اور لوگ روز بروز اس سے زیادہ متنفر ہوتے جاتے تھے ۔ اس کی یہی حالت رہی ' بلکہ انجام کار وہ نوبت پہنچی جو ہم بیان کر چکے ہیں ۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) کے دخول مراکش کے بعد امیر المسلمین کی قبر کو تلاش کیا گیا ' اور خود انہوں نے بھی بہت کوشش کی کہ مل جائے ۔ مگر خدا نے جس طرح انھیں ان کی زندگی میں چھپائے رکھا ' اسی طرح موت کے بعد بھی پوشیدہ ہی رکھا ؛ اور خدائے تعالیٰ صالحین و مصلحین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتا ہے ۔ امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کی موت سے المغرب میں بنو عباس کی دعوت و سلطنت کا خاتمہ ہوگیا ۔ اس دن سے آج تک ان کا نام کسی منبر پر سے نہیں لیا گیا ۔ البتہ افریقیہ میں چند سال تک ان کی سلطنت رہی ؛ کیونکہ یحییٰ بن غانیہ نے جزیرۂ میرقہ سے اس پر حملہ کرکے قبضہ کرلیا تھا ' جس کا بیان عنقریب آگے آئیگا ۔ المرابطون کے دخول مراکش ' اور امیر المسلمین اور ان کے بیٹے کی موت پر ان کی دولت کے یکبارگی خاتمہ تک ' المرابطون کا کل زمانۂ حکومت چھہتر (۷۶) سال کا ہوا ۔

جب مغرب اقصی کے تمام ممالک، جن پر ہمارے مذکورہ بالا بیان کے مطابق المرابطون قابض تھے، عبد المومن کے قبضے مین آ گئے اؤر ان کے باشندے بھی ان کے مطیع ہو گئے، تو انہون نے ایک لشکر عظیم تیار کیا، اؤر مراکش سے نکل کر یحییٰ بن عزیز بن منصور بن منتصر صنہاجی کی مملکت کی طرف روانہ ہوئے، جس نے بجایہ اؤر اس کے اعمال پر موضع سیؤ سیرات سے قبضہ جما رکھا تھا۔ یہی مقام اس کے اؤر لمتونہ کے مابین سرحد تھا۔ تو جیسا کہ ہمنے کہا، عبد المومن نے سنہ ٥٤٠ مین اس کا رخ کیا اؤر بجایہ کا محاصرہ کرلیا؛ اؤر نہایت درجہ سختیان کرنی شروع کین۔ جب یحیی بن عزیز نے دیکھا کہ اس مین تاب مدافعت نہین رہی اؤر وہ لوگ اسکے روکے نہین رک سکتے، تو وہ سمندر کی راہ سے فرار کرکے شہر بونہ پہنچا، جو بلاد افریقیہ کی پہلی حد ہی۔ پھر وہان سے نکلکر قسطنطینۃ المغرب کو گیا۔ عبد المومن (رحمہ اللہ) نے اس کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کئے، جو اسے ان کے پاس پکڑ لائے۔ اس سے پہلے عبد المؤمن نے وعدہ کرلیا تھا کہ یحیی اؤر اس کے اہل و عیال کو امان دی جائیگی۔ عبد المومن نے بجایہ مین داخل ہوکر اسپر قبضہ کرلیا، اؤر ساتھ ہی قلعۂ بنو حمّاد پر بھی تصرف کرلیا، جو صنہاجہ کا زبردست قلعہ اؤر نہایت محفوظ مامن تھا۔ اسی مین انکی سلطنت کا نشو و نما ہوا تھا، اؤر وہین سے انکا امر پھیلا تھا۔ یہ یحیی، اس کا باپ عزیز، اس کے دادا منصور اؤر منتصر، اؤر اس کا جد اکبر حمّاد، سب کے سب بنو عبید کی جماعت مین سے تھے، ان ہی کے پیرو تھے اؤر ان ہی کی دعوت کو لیکر اٹھے تھے۔ ان ہی صنہاجہ کے بلاد سے بنو عبید کی دعوت کا آغاز ہوا تھا، اؤر انہون نے ہی ان کو ظاہر کیا، پھیلایا اؤر مدد دی۔ بنو حماد کی حکومت مستمر و قائم رہی، ان کا امر نافذ رہا، اؤر کوئی شخص انکے مقبوضات کے بارے مین ان سے تنازع نہین کرتا تھا، حتی کہ ابو محمد عبد المومن بن

علي نے تاریخ مذکورہ بالا مین ان کا تمام ملک لے لیا اور اپنے مقبوضات مین منضم کرلیا *

جب عبد المومن بجایه ' قلعه ' اور ان کے دونون کے اعمال پر قابض هو گئے ' تو انہون نے الموحدون کي ایک جماعت اس غرض سے تیار کي که وہ ان بلاد کي حمایت و حفاظت اور اس سے غنیم کي مدافعت کرے ؛ اور اپنے بیٹے عبد الله کو اس پر حاکم مقرر کرکے خود ' اپنے لشکر ' یحیی بن عزیز بادشاہ صنهاجه ' اور اس کے اعیان دولت کو همراہ لیکر مراکش کو واپس چلے گئے ۔ وهان پہنچکر انہون نے ان لوگون کے لئے وسیع مکانات ' عمدہ سواریان ' لباس هائے فاخرہ اور اموال وافرہ مہیا کرنے کا حکم دیا ؛ اور یحیی کے لئے اس سے بهي زیادہ ' بیش قیمت اور نفیس اشیاء مخصوص کردین ۔ یحیی نے ان کے هان رتبۂ عالیه اور زبردست قدر و جاہ حاصل کي ' اور عبد المومن نے اس پر اس قدر عنایات کین جن سے زیادہ هونا ممکن نه تها ۔ مجهے متعدد ذرائع سے معلوم هوا هے که ایک دن یحیی ' عبد المومن کي مجلس مین بیٹها هوا تها که خرچ کي تنگي کا ذکر آیا ۔ یحیی نے کہا که " مجهے اس وجه سے کلفت شدید کا سامنا کرنا پڑتا هے ۔ میرے غلام آئے دن ان هي تکالیف کا ذکر کرتے رهتے هین ' اور کہتے هین که ان کے اکثر حوائج قلت زر کي وجه سے پورے نہین هوتے ۔ وجه یه هے که بلاد مغرب مین عادت هے که وہ لوگ درهم کے نصف اور چوتهائي اور آٹهوین حصے کے سکے اور خراریب بهي بناتے هین ' جن سے لوگون کو آرام ملتا هے ۔ وہ سکے ان کے هاته مین رهتے هین ' اور وہ بہت سي چیز خرید سکتے هین ۔ " جب یحیی بن عزیز اس مجلس سے اٹهکر چلا گیا ' تو عبد المومن نے اس کے پیچهے پیچهے تین تهیلیان بهیجین ' اور قاصد سے کہا که " اس سے کہه دینا که جب تک تم همارے پاس رهوگے انشاءالله تم کو خرچ کي کبهي تکلیف نه هوگي " ۔

بعد ازان عبد المومن مراکش مین مقیم رهکر امور مملکت کي ترتیب و تدبیر مین مصروف رهے : مثلاً مکان بنوائے ' محل تیار کرائے ' فوج مین اضافه کیا ' مجرمون کو سزائین دین ' راستون مین امن و امان قائم کیا ' اۋر رعایا کے ساتھ نیکیان کین *

فصل

جزیره نمائے اندلس کے حالات

امیر المسلمین ابو الحسن علي بن یوسف کے عهد کے آخري حصے مین جزیره نمائے اندلس کے حالات مین سخت خلل واقع هو گیا تها ' جس کي وجه یه تهي که المرابطون ضعف و سستي کا شکار هو گئے ' ناز و نعمت کي طرف مائل هوکر آرام و آسائش مین پڑ گئے اۋر عورتون کي اطاعت کرنے لگے ' اهل جزیره نما ان کو بے عزت سمجهنے لگے ' وه ان کي نگاهون مین حقیر و ذلیل هو گئے ' دشمن ان کے خلاف جرات کرنے لگے ' اۋر نصاري کو ان کے قرب و جوار کے اکثر بلاد پر استیلاء حاصل هو گیا . علي هذا القیاس ان کے اختلال کے اسباب مین ایک امر یه بهي شامل تها که ابن تومرت ' سوس مین نمودار هوئے ' اۋر علي بن یوسف ' بجائے اس کے که ملک کي حالت پر اعتنا کرتے ' ابن تومرت کے کوائف کے مطالعه مین لگ گئے . جب جزیره نما کے مختلف بلاد کے اعیان و سرداران نے المرابطون کا یه ضعف دیکها ' تو انکے والي هر طرف سے نکل نکلکر ان کے شهرون پر قابض هو گئے اۋر استبداد کرنے لگے . قریب تها که اندلس پهر اپني اسي پهلي حالت پر پهنچ جائے ' جو بنو امیه کے انقطاع دولت کے وقت تهي *

بلاد افراغه کے حالات

بلاد افراغه پر بادشاه ارغن (لعنه الله) غالب آگیا ' اۋر ان کے ساتھ هي وه سرقسطه (اعادها للمسلمین) اۋر اس علاقے کے کئي اعمال پر بهي قابض هو گیا *

بلنسیه و مرسیه کے حالات

بلنسیه٬ مرسیه٬ اور تمام مشرقي اندلس کے باشندون نے بالاتفاق فوج کے ایک سردار کو اپنا حاکم مقرر کرلیا٬ جس کا نام عبد الرحمان بن عیاض تها۔ یه عبد الرحمان امت محمدي (صلي الله علیه و سلم) کے صلحاء اور بهترین افراد میں سے تهے۔ مجهے ان کے کئي احباب سے معلوم هوا هے که وه ایک مستجاب الدعوات بزرگ تهے۔ ان کے متعلق ایک نهایت عجیب بات یه هے که وه نهایت درجه رقیق القلب آدمي تهے٬ اور بهت جلد آبدیده هو جاتے تهے۔ لیکن جب وه سوار هوکر هتهیار اٹهاتے تهے٬ تو کوئي شخص ان کے سامنے ٹهیر نهین سکتا تها٬ اور نه کسي بهادر شخص کي یه تاب تهي که ان سے مقابله کرے۔ نصاري کا یه حال تها که وه لوگ صرف ان اکیلے کو ایک سو شهسوارون کے برابر شمار کرتے تهے۔ جب کبهي وه ان کا جهنڈا دیکه پاتے تهے٬ تو چیخ اٹهتے تهے که "اي لو! ابن عیاض آگیا۔ اي لو! ایک سو سوار آ پهنچے!!" اس صالح بزرگ کي برکت سے خدائے تعالي نے ان اطراف کو محفوظ رکها٬ اس کے ذریعے سے دشمنون کو دفع کیا٬ اور اس کي هیبت نصاري کے قلوب میں اس طرح قائم فرمادي که اسي هیبت نے ان کو وهان سے نکال باهر کیا۔ ابن عیاض اندلس کے مشرقي حصے میں مقیم ره کر اس کي حفاظت کرتے اور دشمنون کو بهگاتے رهے٬ یهان تک که انهون نے وفات پائي۔ الله ان پر رحم فرمائے٬ ان کے چهرے کو تر و تازه رکهے٬ اور انهین ان کي سعي کا اجر عطا کرے۔ مجهے ان کي وفات کي تاریخ تحقیقي طور سے معلوم نهین هے۔

ان کے بعد ان اطراف ملک کے انتظام کے لئے محمد بن سعد نام ایک شخص اٹها٬ جو ان لوگون کے هان ابن مردنیش کے نام سے مشهور تها۔ وه ابن عیاض کا خادم اور اسلحه بردار تها۔ جب ابن عیاض کي وفات کا وقت آ پهنچا٬ تو فوج ان کے گرد جمع هو گئي اور دریافت

کیا کہ انتظام امور کس کے سپرد کیا جائے؟ لوگون نے انکے بیٹے کي طرف اشارہ کیا ۔ مگر انہون نے کہا کہ "وہ اس قابل نہین ہي ؛ کیونکہ مین سنتا هون کہ وہ شراب پیتا اۋر نماز سے غافل رهتا ہي ۔ اگر آپ لوگ ضروري خیال کرین ' اۋر ضروري ہي بهي ' تو اس شخص کو اپنا سردار بنا لیجئے (اۋر انہون نے محمد بن سعد کي طرف اشارہ کیا) کیونکہ وہ صریحاً بہادر اۋر غني النفس شخص ہي ۔ ممکن ہي کہ الله اس سے مسلمانون کو کچھ فائدہ پہنچائے ۔ چنانچہ یہي ابن سعد ان بلاد کي ولایت پر اس وقت تک مامور رها کہ اس نے سنہ ٥٦٨ کے کسي مہینے مین انتقال کیا *

مریہ کے حالات

اہل مریہ نے یہ کیا کہ انہون نے اپنے هان سے تمام المرابطون کو خارج کردیا ۔ مگر اس بارے مین انکے آپس مین اختلاف پیدا هوگیا کہ کس شخص کو حاکم بنایا جائے ۔ انہون نے ملکر سپہ سالار ابو عبد الله بن میمون کو حکومت کے لئے دعوت دي ۔ وہ شخص ان مین سے نہ تها ' بلکہ شہر دانیہ کا باشندہ تها ۔ مگر اس نے انکار کیا اۋر کہا کہ "مین بهي تم مین سے ہي هون ۔ مگر مجهے ہمیشہ سے سمندر مین رهنے کي عادت ہي اۋر اسي وجہ سے مشہور هون ۔ اگر کوئي شخص سمندر کي جانب سے تم پر حملہ آور هوگا ' تو مین اسے سمجھ لونگا ۔ لہذا تم میرے سوا کسي اۋر شخص کو اپنا حاکم بنالو ۔" اسلئے انہون نے ایک شخص عبد الله بن محمد المعروف بہ ابن رمیمي کو حاکم بنا لیا ۔ اسي کي حکومت کے دوران مین نصاریٰ نے خشکي اۋر تري سے اہل مریہ پر حملہ کیا ' ان کے اہل و عیال کو قتل کیا ' انکي عورتون اۋر بچون کو قید کیا ' اۋر مال و اسباب کو لوٹ لیا ۔ اس قتل و غارت وغیرہ کا بیان طویل ہي *

جیان کے حالات

جیان ' حصن شقورہ تک اس کے تمام اعمال ' اور اس کے قرب و جوار کي حدود پر ایک شخص قابض ہوا ' جس کا نام عبد اللہ تھا • میں اس کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں • البتہ اتنا جانتا ہوں کہ وہ ان کے ہاں ابن ہمشک کرکے مشہور تھا • یہي عبد اللہ بعض اوقات چند ایام کے لئے قرطبہ پر بھي قابض رہا ہي *

اغرناطہ اور اشبیلیہ کے حالات

یہ دونوں شہر بدستور المرابطون ہي کے طاعت پذیر رہے *

یہہ حالات ہیں اندلس کے ' المرابطون کي حکومت کے آخري زمانے میں • اس ضمن میں دیگر حصون و قلاع اور اور چھوٹے چھوٹے شہرون کے جزئي حالات بھي ہیں • مگر میں نے طول کے خرف سے انکو ترک کردیا ہي ؛ کیونکہ وہ حالات عام ہیں اور اُن کو خاص کردینا تطویل لا طائل ہي *

مغرب اندلس کے حالات

مغرب اندلس میں فتنون کے داعي اور ضلالات کے سردار پیدا ہوئے ' جنھون نے جہلاء کي عقلون کو گڑبڑا دیا اور عوام الناس کے دلون کو اپني طرف مائل کرلیا • ان میں احمد بن قسي نام ایک شخص تھا • اپنے ابتداء امر میں وہ ولي اللہ ہونے کا دعوی کرتا تھا ' اور ایک مکار اور شعبدہ باز شخص تھا • مزید بران وہ صنعت بیان اور طریق بلاغت کي پیروي کرتا تھا • اس کے بعد اس نے ہادي ہونے کا دعوی کیا • مجھے اُس کے متعلق یہہ خبرین صحیح طریقون سے ملي ہیں • مگر جو کچھہ وہ چاہتا تھا کبھي پورا نہ ہوا ' اور اُس کے ساتھیون میں اختلاف پیدا ہوگیا • اُسکا قیام حصن مارتلہ سے ہوا تھا • اس قلعہ کا نام اس سے پہلے دولت عبّادیہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہي •

تو، جیسا که ہم نے کہا، اس کے ہمراہیون نے اس کا ساتھ چھوڑ دیا، اۋر اس کے بارے مین اختلاف کرنے لگے۔ انہون نے خفیه طور پر ایک شخص سے سازش کرکے اسے اس حصن سے خارج کرا دیا اۋر الموحدون نے اُس کو سختی سے قابو کرلیا۔ وہ لوگ اسے وهان سے سرحد کو لے گئے، اۋر عبد المومن (رحمه الله) کے سامنے پیش کردیا۔ انہون نے اس سے کہا کہ "مین نے سنا ہی که تم نے هادی هونے کا دعوی کیا ہی"۔ اُسنے جواب مین یہہ کہا کہ "کیا صبح دو قسم کی نہین هوتی، صبح کاذب اۋر صبح صادق؟ ۔ تو مین صبح کاذب تها"۔ عبد المومن ہنس پڑے اۋر اسے معاف کردیا۔ وہ ان ہی کے پاس رہا؛ حتی که اسی کے ایک ہمراہی نے، جو اس کے ساتھ اندلس مین تھا، اسے قتل کردیا۔ اس ابن قسی کے حالات نہایت قبیح ہین، جن مین الله سبحانه کے مقابلے مین اس کی جرأت، اۋر ولی الله هونے کو ایک معمولی امر سمجھنا، وغیرہ وغیرہ، باتین شامل ہین۔ اس سے زیادہ اہم امور کا ذکر مجھے ان کے بیان سے مانع ہی *

جب، جیسا کہ ہم نے بیان کیا، مغرب اقصی مین المصامدہ کی دعوت پھیل گئی، تو اندلس مغربی کے اعیان انکی طرف رغبت سے دیکھنے لگے، ان کے وفود آئے دن ان کے هان جانے لگے، اۋر روز بروز ان لوگون کا المصامدہ کے هان جانے کا شوق ترقی پذیر هوتا گیا۔ اسطرح جزیرہ نما کے اکثر حصص کے لوگ ان کے هان جا پہنچے: مثلاً جزیرۂ خضراء، رندہ، اشبیلیه، قرطبه اۋر اغرناطه۔ جس شخص نے ان بلاد کو فتح کیا تها وہ ابو حفص عمر اینتی تها، جسکا ذکر اہل "الجماعت" مین گزر چکا ہی۔ مغربی اندلس کے تمام باشندے ان ہی کی اطاعت مین جمع هو گئے *

عبد المومن نے یه حالت دیکھی، تو انہون نے چند ایک بڑی بڑی جماعتین تیار کین اۋر جزیرہ نمائے اندلس کے ارادے سے چل نکلے۔ پہلے

شهر سبتہ گئے ۔ وهان سے سمندر کو عبور کرکے جبل طارق پہنچے اؤر اس کا نام جبل الفتح رکھا ۔ انہون نے وهان کئي ماہ تک قیام کیا ۔ اس دوران مین کئي محل تعمیر کئے ' اؤر ایک شہر بهي آباد کیا جو آج تک باقي ہي ۔ وهان ان کے پاس اندلس کے مختلف شہرون ' مثل مالقہ ' اغرناطہ ' رندہ ' قرطبہ ' اشبیلیہ ' اؤر ان کے گرد و نواح کے اعیان بیعت کے لئے حاضر هوئے ۔ اس پہاڑ مین انہون نے ایک مرتبہ ایسا عظیم الشان جشن قائم کیا ' جس مین سرحد اؤر اندلس کے مختلف شہرون سے اس قدر رؤسا ' اعیان ' اؤر ملوک شامل هوئے کہ کبهي کسي اؤر بادشاہ کے هان جمع نہ هوئے تهے ۔ وهي پہلا دن تها کہ انہون نے شعراء کو خود بلایا ۔ اس سے پہلے یہ هوا کرتا تها کہ شعراء ان سے اجازت طلب کرکے اندر داخل هوا کرتے تهے ؛ حالانکہ ان کے در پر ہمیشہ شعراء کي ایک جماعت رها کرتي تهي ' جن مین سے اکثر خوش گو هوتے تهے ۔ الغرض جب شعراء آ چکے ' تو سب سے پہلے ابو عبد اللہ محمد بن حبوس نے قصیدہ پڑها ۔ وہ اهل فاس مین سے تهے ۔ ان کي شاعري کا رنگ محمد بن هاني اندلسي سے مشابہ تها ۔ اسي کي طرح ان کے اشعار بهي چست بندشون اؤر دل ہلا دینے والے مگر رنگین الفاظ سے پُر هوتے تهے ' اؤر کلام بہت گہرا هوتا تها ۔ ان دونون مین فرق یہ تها کہ محمد بن هاني کي طبیعت مین جودت اؤر کلام مین حلاوت بہ نسبت ابن حبوس کے زیادہ تهي ۔ مختصر یہ کہ ابن حبوس نے اس روز جو قصیدہ پڑها ' اس کي زبان اؤر اس کا بیان دونون نفیس تهے ۔ اس مین سے یہ دو اشعار قابل تعریف هین :—

بلغ الزمان بهديكم ما أمّلا   و تعلمت ايامه ان تعدلا

و بحسبه أن كان شيا قابلا   وجد الهداية صورة فتشكلا

مجهے ان دو اشعار سے زیادہ کچهہ یاد نہین رها کہ لکهون ۔ ابن حبوس کے قصائد کثیر التعداد هین ۔ وہ عبد المومن کے منظور نظر لوگون

مین تھے ' اور ان کے اور ان کے بیٹے ابو یعقوب کے عہد مین انکو بہت ثروت حاصل ہوئي • علي هذا القياس وہ دولت لمتونہ مین بھي اول درجہ کے شعراء مین شمار ہوتے تھے • مگر ان کي چند بیہودہ اور حماقت آمیز باتین ان لوگون کو معلوم ہو گئین تھین • اس وجہ سے وہ فرار کرکے اندلس پہنچے ' اور عرصے تک ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے اور چھپتے ہوئے پھرتے رہے ' تا آنکہ دولت مرابطیہ مین انقلاب واقع ہو گیا • ان کے بیٹے عبد اللہ نے ان ہي کي تحریرون مین سے مجھے یہ حکایت سنائي ان کا بیان ہي کہ :—

" جس دن مین بلاد اندلس کے شہر شلب مین داخل ہوا ہون ' اس دن میري یہ حالت تھي کہ مین نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا • مین نے لوگون سے دریافت کیا کہ کس کے پاس جاؤن • انہون نے مجھے وہان کے ایک شخص ابن الملح کا پتہ دیا • مین ایک کتب فروش کے پاس گیا ' اور اس سے کچھ کاغذ اور دوات لیکر ابن الملح کي شان مین ایک قصیدہ نظم کیا اور ان کے مکان کي طرف چلا • وہان پہنچ کر مین نے دیکھا کہ وہ باہر بر آمدے ہي مین بیٹھے ہوئے ہین • مین نے ان کو سلام کیا • انہون نے نہایت خوبي سے مرحبا کہا اور نہایت خندہ پیشاني سے ملے • انہون نے کہا کہ " مین سمجھتا ہون کہ آپ مسافر ہین ؟ " مین نے کہا " جي ہان • " پوچھا کہ " آپ کس طبقے کے آدمیون مین سے ہین ؟ " مین نے بتایا کہ مین اہل ادب مین سے ہون اور شاعر ہون • یہ کہہ کر مین نے وہ اشعار پڑھے ' جو ان کي شان مین نظم کئے تھے • وہ ان سے بہت متاثر ہوئے ' اور مجھے اپنے مکان مین داخل کرلیا • پھر میرے لئے کھانا منگایا اور مجھ سے باتین کرنے لگے • مین نے ان سے بڑھ کر حاضر طبیعت اور خوش کلام کسي کو نہین دیکھا • جب میري روانگي کا وقت آیا ' تو وہ اٹھ کر کہین چلے گئے ' اور واپس آئے تو دو غلام ایک صندوق لئے ہوئے ان کے ہمراہ تھے • انہون نے

وہ صندوق میرے سامنے رکھ کر کھولا ' اس مین سے سات سؤ مرابطیه دینار نکال کر میرے حوالے کئے ' اؤر کہا که " یه آپ کے لئے ہي ۔ " پھر مجھے ایک تھیلي دي ' جس مین چالیس مثقال سونا تھا ۔ وہ بھي مجھے دیکر کہا که " لیجئے یه میري طرف سے ہي ۔ " مجھے انکے اس قول سے تعجب ہوا ' اؤر مین کچھ نه سمجھ سکا که یه سب کیا ہو رہا ہي ۔ آخر مین نے ان سے سوال کیا که " یه سب کس کي طرف سے تھا ؟ " کہنے لگے که " بات یه ہي که مین نے اپنے مال مین سے کچھ زمین صرف شعراء کے لئے وقف کردي ہي ' جس سے مجھے ایک سؤ دینار سالانه کي آمدني ہي ۔ مگر ان فتنون کي وجه سے ' جنہون نے ملک پر آفت ڈھا رکھي ہي ' سات سال کا عرصه ہوتا ہي که میرے ہان کوئي شاعر نہین آیا ' اؤر یه سب مال و زر یون ہي جمع ہوتا رہا ۔ آخر آپ آ گئے ۔ اس لئے یه آپ کو دیا گیا ہي ۔ اؤر یه جو چالیس دینار ہین ' یه خود میرے مال مین سے ہین " ۔ اس طرح مین ان کے ہان بھوکا اؤر فقیر ہوکر داخل ہوا تھا ' مگر سیر اؤر غني ہوکر واپس ہوا ۔ "

اسي دن عبد المومن کے حضور مین ایک اؤر شخص نے قصیدہ پڑھا جو شریف طلیق مرواني کي اولاد مین سے تھا ' اؤر اپني ماں کي طرف سے شریف تھا ۔ اس نے پڑھا که :—

ما للعدي جنة اوقي من الهرب

عبد المومن نے به آواز بلند کہا " الي آين ؟ الي آين ؟ (یعني " کدھر کو ؟ کس طرف کو ؟ ") ۔ شاعر نے کہا :—

این المفر و خیل الله في الطلب

و این یذهب من في رأس شاهقة　　و قد رمته سماء الله بالشهب

حدّث عن الروم في اقطار اندلس　　والبحر قد ملا العبرین بالعرب

جب وہ قصید کو پورا کرچکا تو عبد المومن نے کہا که " خلفاء کي مدح اسي طرح ہوا کرتي ہي " ۔ آپ دیکھتے ہین که انھون نے خود کو

خلیفه کے نام سے موسوم کیا ۔ اس شاعر کا دادا شریف طلیق "طلیق النعامه" تها ۔ اس کي وجه تسمیه یه هي که وہ ابو عامر محمد بن ابي عامر الملقب به منصور کے هان قید تها' جو هشام المؤید کي دعوت لیکر اتها تها ۔ وہ کئي سال تک قید مین رها ۔ ایک دن ابو عامر کو اس نے ایک خط لکها' جس مین اپنا تمام حال قلمبند کیا اور قید کي سختي اور خسته حالي کي شکایت کي ۔ وہ خط ابو عامر کے پاس پهنچایا گیا ۔ وہ اس کو دوسرے رقعون کے ساتهه رکهه کر گهر مین چلے گئے ۔ اتنے مین ایک شتر مرغ' جو وهان پلا هوا تها' آیا اور اس نے سب رقعون کو منتشر کرنا اور یکے بعد دیگرے نگلنا شروع کیا ۔ ان رقعات مین شریف مذکور کا رقعه بهي گرا ۔ ابو عامر نے اس وقت تک وہ رقعه پڑها نهین تها ۔ شتر مرغ نے وہ رقعه اتها لیا اور گهومنے لگا ۔ پهر اسے ابو عامر کي گود مین ڈال دیا ۔ انهون نے اتهاکر پهر شتر مرغ کي طرف پهینک دیا ۔ وہ اسے لیکر پهر تمام مکان مین گهوما' اور پهر لاکر ان هي کي گود مین ڈال دیا ۔ ابو عامر نے تیسري مرتبه پهر ایسا هي کیا' اور شتر مرغ نے بهي اسے پهر اسي طرح لاکر ان کي گود مین رکهه دیا ۔ ابو عامر اس واقعه سے نهایت متعجب هوئے' اس رقعه کو پڑها' اور شریف مذکور کو آزاد کر دیا ۔ اس سبب سے اسکا نام طلیق النعامه (یعني آزاد کردۂ شتر مرغ) پڑ گیا *

اسي دن عبد المومن کے سامنے ایک اور شخص نے بهي قصیده پڑها' جو ابن سعید کے عرف سے معروف اور لص (یعني چور) کے لقب سے ملقب تها ۔ قصیده کے دو اشعار یه هین :—

غمّض عن الشمس واستقصر مدي زحل وانظر الي الجبل الراسي علي جبل

آنّي استقر به آنّي استقل به آنّي راي شخصه العالي فلم یزل

عبد المومن نے کها "اي شخص! تو نے بڑي ثقالت سے کام لیا هي" ۔ پهر ان کے حکم سے وہ شخص بٹها دیا گیا ۔ ان کي مدح مین

جس قدر قصائد لکھے گئے ہیں، یہ ان سب سے بہتر ہي، بشرطیکہ شاعر اس کي پاکیزگي کو اس قسم کے آغاز سے مکدر نہ کر دیتا ۔

اس دن وزیر و کاتب ابو عبد اللہ محمد ابن غالب بلنسي المعروف بہ رصافي نے بھي قصیدہ پڑھا ۔ انہوں نے شہر مالقہ کو اپنا وطن بنا لیا تھا ۔ وہ قصیدہ یہ ہي :—

لوجئت نار الهدي من جانب الطور / قبست ما شئت من علم ومن نور
من كُل زهراء لم ترفع ذوائبها / ليلا لسارٍ ولم تشبب لمقرور
فيضية القدح من نور النبوة او / نور الهداية تجلو ظلمة الزور
ما زال يقدحها التقوي بموقدها / صوام هاجرة قوام ديجور
حتي اضاءت من الايمان عن قبس / قد كان تحت رماد الكفر مكفور
نور طوي الله زند الكون منه علي / سقط الي زمن المهدي مدخور
و آية كآيات الشمس بين يدي / عرو (?) علي الملك القيسيّ منذور
يا دار دار امير المؤمنين بسفح الطود / طود الهدي بُوركت في الدور
ذات العمادين من عز و مملكة / علي الاساسين من قدس و تطهير
ما كان بانيك بالواني الكرامة عن / قصر علي مجمع البحرين مقصور
مواطئ من نبي طال ما وُصلت / فيها الخُطي بين تسبيح و تكبير
حيث استقلت به نعلاه بوركتا / فطيّبت كل موطوء و معبور
و حيث قامت قناة الدين ترفل في / لواء نصر علي البرّين منشور
في كف منشمر البردين ذي ورع / علي التقي و صفاء النفس مفطور
يلقاك في حال غيب من سريرته / بعالم القدس مشهود و محضور
تسنّم الفُلك من سخط الصرار و قد / تُؤدين يا خير افلاك العلي شيري
فسرن يحملن امر الله من ملك / بالله مستنصر في الله منصور
يومي له بسجود كل محركة / منها و يوليه حمدا كل تصوير

لما تسابقن في بحر الزقاق به   تركن شطّيه في شكّ و تحبير
كانه سالك منه علي وشل   في الارض من مُهج الاسياف مقطور
اهتز من مرجه اثناء مسرور   ام خاض من لجّه احساء مذعور
من السيوف التي ذابت لسطوته   وقد رمي نار هيجاها بتسعير
ذو المنشآت الجواري في اجرّتها   شكل الغدائر في سدل و تضفير
اعدي المياه و انفاس الرياح لها   ما في سجاياه من لين و تعطير
من كل عذراء حُبلي في ترائبها   ردعان من عنبر ورد و كافور
نجالها بين ايد من مجاذفها   يغرقن في مثل ماء الورد من جور
و ربما خاضت التيّار طائرة   بمثل اجنحة الفتخ الكواسير
كانما عبرت تختال عائمة   في زاخر من يدي يمناه معصور
حتي رمت جبل الفتحين من كثب   بساطع من سناه غير مبهور
لله ما جبل الفتحين من جبل   معظم القدر في الاجبال مذكور
من شامخ الانف في سحنائه طلس   له من الغيم جبيب غير مزرور
معبرا بذراه عن ذري ملك   مستمطر الكف والاكناف ممطور
تمشي النجوم علي اكليل مفرقه   في الجوّ حائمة مثل الدنانير
و رُبّما مسحته من ذوائبها   بكل فضل علي فوديه مجرور
و أدرد من ثناياه بما اخذت   منه مقاحم اعواد الدهارير
محنّك حلب الايام أشطرها   و ساقها سوق حادي العير للعير
مقيّد الخطو جوّال الخواطر في   عجيب امريه من ماض و منظور
قد واصل الصمت والاطراق مفتكرا   بادي السكينة مغبر الاسارير
كانه مُكمد مما تعبّده   خوف الوعيدين من دك و تسيير
اخلق به و جبال الارض راجفة   ان تطمئن غدا من كل محذور
كفاه فضلا أن انتابت مواطئه   نعلا مليك كريم السعي مشكور

مستنشداً بهما ريع الشفاعة من ... ثري امام باقصي الغرب مقبور
ما انفك آمل امر منه بين يدي ... يوم القيامة محتوم و مقدور
حتي تصدي من الدنيا علي رمق ... يستنجز الوعد قبل النفخ في الصور
مُستقبل الجانب الغربي مُرتقبا ... كانه باهت في جوّ اسمير
لبارق من حُسام سلّه قدر ... بالغرب من افق البيض المشاهير
اذا تالق قيستيا اهاب به ... الي شفي من مضاع الدين موثر
ملك اتي عظما فوق الزمان فما ... يمر فيه بشيئ غير محقور
ما عنّ في الدين والدنيا له ارب ... الا تاتّي له من غير تعذير
ولا رمي من امانيه الي غرض ... الا هدي سهمه نجح المقادير
حتي كانّ له في كل آونة ... سلطان رق علي الدنيا و تسخير
مميز الجيش ملتفا مواكبه ... من كل مثلول عرش الملك مقهور
من الاولي خضعوا قسرا له و عنوا ... لامره بين منهي و مامور
من بعد ما عاندوا امرا فما تركو ... اذا امكن العفو ميسور المعسور
بقية الحرب فاتوها وما بهم ... في الضرب والطعن سيماء لتقصير
الا يذكر القوم مما في اكفهم ... بيض مفاليل او سمر مكاسير
اذا صدعتَ بامر الله مجتهدا ... ضربت وحدك آعناق الجماهير
لا يذهلن لتقليل اخو سبب ... من الامور ولا يركن لتكثير
فالبحر قد عاد من ضرب العصي يبسا ... والارض قد غرقت من فور تنور
و انما هو سيف الله قلّده ... اقوي الهداة يداً في دفع محذور
فان يكن بيدي المهدي قائمه ... فموضع الحد منه حد مشهور
والشمس ان ذكرت موسي فما نسيت ... فتاه يوشع قماع الجبابير

رصافي نے جس دن یہ قصیدہ پڑھا ہے، اس دن تک ان کی عمر بیس سال کی بھی نہ ہوئی تھی؛ حالانکہ وہ اس وقت کے جید شعراء

میں سے تھے ۔ بالخصوص مقطعات، مثل خمسۂ ابیات وغیرہ، میں ان کو کمال حاصل تھا۔ جن لوگوں سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا ہے، انہوں نے ان کے اشعار مجھے سنائے ہیں، جن کو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ یہاں درج کردوں، تاکہ جو کچھ میں نے ان کی توصیف میں کہا ہے بطریق مدلل ثابت ہو جائے ۔ مثلاً وہ دریائے اشبیلیہ (جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں ہے) کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں :—

و مهدّل الشطين تحسب انه | متسايل من درة لصفائه
فاءت عليه مع الهجيرة سرحة | صدئت لفيئتها صفيحة مائه
فتراه ازرق في غلالة سمرة | كالدارع استلقي لظل لوائه

ایک مرتبہ وہ اور ان کے چند بھائی بند موسی بن رزق نامی ایک شخص کے باغ میں جمع ہوئے تھے ۔ اس موقعہ پر انہوں نے یہ اشعار پڑھے :—

ما مثل موضعك ابن رزق موضع | روض يرفّ وجدول يتدفع
فكانما هو من محاجر عادة | فالحسن ينبت في ثراه و ينبع
و عشيّة لبست رداء شحوبها | والجو بالغيم الرقيق مقنع
بلغت بنا امد السرور تالفا | والليل نحو فراقنا يتطلع
فابلل بها رمق الغبوق فقد أتي | من دون قرص الشمس ما يتوقع
سقطت فلم يملك نديمك ردها | فوددت يا موسي لو انك يوشع

اسی موسی بن رزق ہی کے مکان میں ایک مرتبہ انہوں نے وقت شام کی تعریف میں کہا تھا کہ :—

محل ابن رزق جرّ فيه ذيوله | من المزن ساقي يحسن الجو والسقيا
ذكرت غشيّاً فيك لا ذُمّ عهده | و ان نحن لم نهتع ببهجته لقيا
ولم يعتلق بي منك عنك افتراقنا | سوي عبق من مسك فتيتك الليا

و كنت اراني في الكرى و كانني — أناول كالدينار من ذهب الدنيا
فلمّا انطوى ذاك الاصيل و حسنه — على ساعة من انسنا صحت الرؤيا

ایک رهٹ کی تعریف میں کہتے ہیں کہ :—

١ و ذي حنين يكاد شوقا — يختلس الانفس اختلاسا
لما غدا للرياض جارا — قال للمحل لا مساسا
يبتسم الروض حين يبكي — بادمع ما رأين باسا
من كل جفن يسل سيفا — صار له غمده رياسا

ایک دن انہوں نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ لعاب دہن کو آنکھوں پر لگا لگا کے رونی شکل بنا رہا تھا ۔ اس پر یہ اشعار کہے :—

٢ عذيري من جذلان يبدي كآبة — و اضلعه مما يحاوله صفر
اميلد مياس اذا قاده الصبي — الى ملح الادلال ايّده السحر
يبلّ مآقي زهرتيه بريقه — و يحكي البكا عمدا كما ابتسم الزهر
و يوهم ان الدمع بل جفونه — وهل عصرت يوما من النرجس الخمر

ایک شخص سو رہا تھا ' اور اس کے رخساروں پر اس کا پسینہ چھوٹے چھوٹے قطروں کی صورت میں نمودار تھا ۔ اس کے متعلق کہتے ہیں :—

---

١ ترجمہ :- ایک آرزومند نالہ کرنے والا ہے کہ جو قریب ہے کہ اپنے شوق و محبت سے اوروں کی جانوں پر بھی حملہ کرے ۔

جب وہ باغوں کا ہمسایہ ہوگیا ' تو اس نے خشک سالی سے کہہ دیا کہ " خبردار ! اب اسے نہ چھونا ! "

جب وہ روتا ہے ' تو باغ مسکراتا ہے ؛ مگر اس کے آنسو ایسے ہیں کہ انہوں نے کبھی خوف نہیں دیکھا ' اور ایسی پلکوں سے روتا ہے کہ ہر ایک میں سے ایک تلوار نمودار ہوتی ہے ' جس کے لئے سر بھی نیام بن جاتے ہیں ۔ (مترجم)

٢ ترجمہ :- وہ اپنی خوبصورت آنکھوں کے گوشوں کو اپنے لعاب دہن سے نمناک کرتا ہے ' اور دانستہ طور پر شگوفوں کی ہنسی کی طرح رونے کی شکل بناتا ہے ۔

وہ سمجھتا ہے کہ آنسوؤں نے ہے اس کی پلکوں کو تر کر رکھا ہے ۔ کیا کبھی نرگس میں سے بھی شراب نکالی گئی ہے ؟ (مترجم) ۔

۱ و مهفهف کالغصن الا انه سلب ... النوم عن ...
اضحي ینام و قد تحبب خده عرقا فقلت الورد رش بمائه

یه رصافي ادبیات کے کئي فنون مین کمال مہارت رکھتے تھے ۔ وہ صاحب روزي حلال اؤر پاک نفس آدمي تھے ؛ اؤر باوصفیکہ ان کے اشعار نہایت عمدہ ہوتے تھے ' وہ شہرت و جاہ کے طالب نہ تھے *

عبد المومن جبل الفتح مین مقیم رھکر برابر تدبیر امور اؤر انتظام مملکت مین مصروف رھے ۔ مختلف مقامات کے اعیان و سردار بھي وفد لے کر آتے رھے ۔ آخر عبد المومن نے جو جو کچھ اصلاح کرني چاہي تھي ' سب پوري ھو گئي ۔ پھر انھون نے اپنے بیٹے یوسف کو اشبیلیہ اؤر اس کے اعمال کا والي بنا دیا ؛ اؤر ' جیسا کہ آگے چلکر ذکر ھوگا ' عبد المومن کے بعد اسي نے سلطنت کي ۔ یوسف کے لئے صلاح و مشورہ حاصل کرنے اؤر اہتمام امور اؤر مہمات مین رجوع لانے کے لئے الموحدون کے بڑے بڑے صاحب رائے اؤر صاحب عقل آدمیون کو بھي وھین چھوڑ دیا ۔ بعد ازان ابو حفص عمر اینتي کو قرطبہ اؤر اس کے اعمال کا ' اؤر اپنے بیٹے عثمان کو اغرناطہ اؤر اس کے اعمال کا والي بنادیا ۔ عثمان کي کنیت ابو سعید تھي ۔ ان کي تمام اولاد مین وہ سب سے زیادہ نبیہ و نجیب اؤر پختہ کار شخص تھے ۔ وہ ادبیات کے شائق اؤر اھل ادب کے قدردان تھے ۔ اشعار سن کر بہت خوش ھوتے تھے ' اؤر انپر انعام دیا کرتے تھے ۔ ان کے ھان ایسے ایسے زبردست شعراء اؤر با کمال کتّاب کي جماعت رھتي تھي کہ مین نہین سمجھتا کہ ان کے بعد ان کے خاندان کے کسي اؤر بادشاہ کے ھان ویسے جمع ھوئے ھونگے *

جب عبد المومن جزیرہ نمائے اندلس کي حدود مین اپنے تمام علاقہ جات کو المصامدہ اؤر عرب وغیرہ کے سوارون اؤر پیادون سے

---

۱ ترجمہ :- وہ ایک شاخ کی طرح نرم و نازک ھی ۔
وہ سو رہا ھی ' اور اس کی پیشانی عرق عرق ھو رھی ھی ۔ مجھے ایسا معلوم ھوا کہ جیسے گلاب پر عرق نمودار ھی ۔ (مترجم)

پُر کر چکے ' تو مراکش کي طرف مراجعت کي ۔ جب انہون نے (اس سے قبل) اندلس جانے کا ارادہ کیا تھا ' تو اکثر اہل المغرب نے ان کے ہمراہ جانا چاہا تھا ۔ ان ہي لوگون مین وہ عرب بھي شامل تھے ' جو یحییی بن عزیز کے ملک مین تھے ۔ وہ ہلال بن عامر کے قبائل مین سے تھے ' اور جب بنو عبید نے ان کو چھوڑ دیا تھا تو وہ جاکر المغرب مین آباد ہوگئے تھے اور قیروان مین اس بے دردي سے قتل و غارت کا بازار گرم کیا تھا کہ وہ آج تک ویران پڑا ہي ۔ انہون نے معز بن بادیس کي موت کے بعد بنو زیري بن مناد کے ملک کو بھي تاخت و تاراج کیا ۔ آخر بنو تمیم وہان سے مہدیہ کو چلے گئے ' اور یہ عرب ہوتے ہوتے منصور بن منتصر پر حملہ آور ہوئے اور اسے بہ مجبوري ان سے اس شرط پر صلح کرني پڑي تھي کہ انہین اپني سلطنت کے خرما و گندم کي نصف آمدني وغیرہ وغیرہ دي جایا کریگي ۔ اس لئے وہ اس کے اور اس کے بیٹے ' الملقب بہ العزیز ' اور پھر یحییی کے زمانون تک وہین رہے ' تا آنکہ ابو محمد عبد المومن نے ان سے وہ ملک چھین لیا اور اس پر قابض ہو گئے ۔ عبد المومن نے ان کو اپني فوج مین داخل کرلیا ' اور ان کے رؤسا سے اس ملک کا کچھ حصہ لیکر انہین جزیرہ نمائے اندلس مین جنگ آزمائي کي دعوت کے لئے ایک خط لکھا ' اور حکم دیا کہ اس خط کے آخر مین ان ہي کے مندرجۂ ذیل اشعار بھي درج کردئے جائین :—

اقیموا الي العلیاء هوج الرواحل	و قودوا الي الهیجاء جرد الصواهل
و قومو لنصر الدین قومة ثائر	و شدوا علي الاعداء شدة صائل
فما العز الا ظهر اجرد سابح	بموت الظبي في شدة المتواصل
و ابیض مأثور كأن فرنده	علي الماء منسوج و لیس بسایل
بني العم من علیا هلال بن عامر	وما جمعت من باسل و ابن باسل
تعالوا فقد شدت الي الغزو نیة	عواقبها منصورة بالاوائل

هي الغزوة الغراء والموعد الذي ۱ ...... من بعد المدي المتطاول
بها يفتح الدنيا بها يبلغ المني بها ينصف التحقيق من كل باطل
أهبنا بكم للخير والله حسبنا و حسبكم والله اعدل عادل
فما همنا الا صلاح جميعكم و تسريحكم في ظل اخضر هاطل
و تسويغكم نعمي ترف طلالها عليكم بخير عاجل غير آجل
فلا تتوانوا فالبدار غنيمة و للمدلج الساري صفاء المناهل ۲

ان كي ایک بڑي تعداد نے اس دعوت جنگ آزمائي کو قبول کیا. جب عبد المومن نے جزیرہ نما سے واپسي کا ارادہ کیا، تو ان

۱ یہان کے الفاظ اصلی قلمی نسخے مین صاف نہین پڑھے گئے. (مترجم بحوالۂ دوزی)

۲ ترجمہ :- تیز رو اونٹنیون کو بزرگی اور شرافت پر جاکر ٹھیراو' اور شریف النسل گھوڑون کو جنگ کی طرف لے جاو.

ایک خشمگین آدمی کی طرح دین کی مدد کے لئے اٹھو' اور اعداء پر ایک حملہ آور شخص کی طرح شدت کرو.

ایک شریف النسل اور تیز رفتار گھوڑے پر سوار ھوکر متواتر تلوارون کی دھارون مین گھس جانے کا نام ھی عزت ھی؛ اور وہ تلوار بھی ایسی کہ سفید ھو اور مشہور ھو اور ایسا معلوم ھوتا ھو کہ اسکا جوھر پانی ھی کا بنا ھوا ھی' حالانکہ وہ مائع نہین ھی.

ھلال بن عامر کے بزرگ خاندان کے برادران عم زاد اور بہادرون کے بچے بہادرون کے جمع آوردہ لوگو! آو کہ نیت ایک جنگ کے لئے تیار ھی' جس کے انجام اسکے آغازون سے ملے ھوئے ھین.

یہ ایک مشہور جنگ ھی اور ایک ایسی جائے وعدہ ھی' جو ...... ایک طویل زمانے کے بعد سے ......

اسی سے دنیا فتح کی جاتی ھی. اسی سے مرادین حاصل کی جاتی ھین. اسی کے ذریعے سے ھر ایک باطل چیز سے حقیقی چیز کی تمیز کی جاتی ھی.

ھم نے تم کو خیر کے لئے تیار کیا ھی. الله ھمارے اور تمھارے لئے کافی مددگار ھی؛ وہ بہترین عادل ھی.

ھمارا خیال صرف تم سب کی بہتری اور تم کو سبز رنگ گران بار مینھ کے سایہ مین چلانے' اور ایسی نعمتون سے مالا مال کردینے کا ھی جس کی پھارین تم پر فوری نیکیون کو برساتی رھتی ھین.

سستی نہ کرو اور سرعت کو غنیمت جانو: رات کے سفر کرنے والے کو چشمے صاف ملا کرتے ھین. (مترجم)

لوگون مین سے چند کو نواحي قرطبه اۇر بعض کو نواح اشبيليه کے ان علاقون مین چهوڑ دیا ' جو شریش اۇر اس کے اعمال سے ملحق هین چنانچه وه لوگ آج همارے زمانے (یعني سنه ٦٢١) مین بهي وهان موجود هین . اس طرح ان مقامات مین ان کي نسل سے ایک خلق کثیر پهیل گئي . پهر ان کي تعداد مین ابو یعقوب اۇر ابو یوسف نے اۇر بهي ایزاد کي اۇر وه لوگ اۇر بهي زیاده هو گئے . چنانچه آج کل وهان زغبه ' ریاح اۇر جشم بن بکر وغیره قبائل عرب کي اولاد مین سے علاوه پیاده آدمیون کے تقریباً پانچ هزار سوار آباد هین . عبد المومن سمندر کو عبور کرکے جبل الفتح پر سنه ٥٤٨ مین اترے تهے . پهر ' جیسا که هم نے بیان کیا ' وه مراکش کي طرف مراجع هوئے ؛ اۇر مجهے ایک سے زائد معتبر اشخاص سے معلوم هوا هي که وه شهر سلي مین جاکر فروکش هوئے ' جو بحر اعظم پر واقع هي جس مین ایک بڑا دریا آکر گرتا هي . انهون نے دریا کو عبور کیا اۇر ساحل دریا پر ان کے لئے خیمه نصب کیا گیا . پهر فوج بهي قبیله به قبیله هوکر گزرنے لگي . وه فوج کي کثرت تعداد اۇر پهیلاو کو دیکهکر سجدے مین گر پڑے اۇر جب سر اٹهایا تو دیکها گیا که ان کي داڑهي پسینے مین ڈوبي هوئي تهي . انهون نے اپنے آس پاس کے آدمیون کي طرف دیکهکر کها که "مین تین آدمیون کو جانتا هون ' جو اس شهر مین آئے . ان کے پاس سوا ایک روٹي کے اۇر کچهه نه تها . انهون نے اس دریا کو عبور کرنا چاها اۇر کشتي والے سے کها که "یه روٹي هم سے لیلو اۇر عبور کرادو" . اس نے جواب دیا که "مین صرف دو آدمیون کو لے جاونگا" . اس پر ان مین سے ایک نے جو نهایت قوي دل جوان تها اپنے دونون همراهیون سے کها که "تم میرے کپڑے لیکر چلو ' مین ویسے هي تیرکر عبور کرلونگا" . ان دونون نے اسکے کپڑے لے لئے اۇر کشتي مین سوار هو گئے . وه جوان تیرنے لگا ' اۇر جب تهک جاتا تو آکر کشتي پکڑ لیتا اۇر تهوڑي دیر دم لیکر پهر تیرنے لگتا . ایک

مرتبه جب اس نے اسي طرح كشتي كا سہارا ليا، تو اس كے ہمراہي كے هاتهہ سے اس كے ايك چپو لگ گيا، جس سے اُسے تكليف هوئي ۔ مگر وہ سخت مشقت كے بعد كنارے پر پہنچ ہي گيا ۔" اس قصے كو سنكر سامعين اس نتيجہ پر پہنچے كہ تيركر عبور كرنے والے شخص سے وہ خود كو مراد ليتے ہيں، اور باقي دونوں رفيق ابن تومرت اور عبد الواحد شرقي ہيں ۔

وهاں سے روانہ هوكر وہ مراكش پہنچے، اور عمارات كي تعمير، محل و قصور كي ترتيب اور باغ لگانے ميں مشغول هو گئے ۔ مگر ان كاموں كي وجہ سے تدبير امور، بسط عدل و انصاف، رعايا كي محبت اور دشمنوں اور بد خواهوں وغيرہ كے قلوب ميں رعب اندازي وغيرہ سياسي امور ميں كسي نوع كا خلل نہيں واقع هوا *

مجهہ سے ابو زكريا يحيي ابن امام امير المومنين ابو يعقوب بن امام امير المومنين ابو محمد عبد المومن بن علي نے، كہ بہ لحاظ حقيقت سيد اور بہ لحاظ خلق و مروّت ايك صاحب مجد بزرگ ہيں، بيان كيا كہ "ميں نے كتاب الحماسہ كي پشت پر خليفہ عبد المومن كے هاتهہ كے لكهے هوئے يہ دو اشعار ديكهے ہيں ؛ مگر مجهے يہ معلوم نہيں كہ يہ خود ان ہي كے ہيں يا كسي اور كے :—

و حكم السيف لا تعبا بعاقبة　　و خلّها سيرة تبقي علي الحقب

فما تُنال بغير السيف منزلة　　ولا ترد صدور الخيل بالكتب

جيسا كہ پہلے بيان هو چكا ہے، عبد المومن نے بجايہ سے روانگي كے وقت اپنے بيٹے عبد الله كو اس پر والي مقرر كيا تها اور يہ عہد ليا تها كہ وہ افريقيہ كے نواح پر حملے كيا كريگا اور تونس پر اس طرح نرغہ كريگا كہ اس كے باشندگان كے تمام راستے اور مواقع آب بند هو جائيں ۔ عبد الله نے ايسا ہي كيا ۔ وہ المصامدہ اور عرب وغيرہ كي ايك فوج تيار كركے تونس پر حملہ آور هوا ۔ شہر تونس افريقيہ كے ساحل كے قريب

قیروان کے بعد واقع ہی ' افریقیہ کا کُرسي مملکت اؤر مقر تدبیر ہي ' اؤر والي افریقیہ وھین رھتا ہي . یہ شہر ہمارے زمانے ' یعني سنہ ۶۲۱ تک ' ایک مشہور و معروف مقام ہي . غرض کہ عبد اللہ مذکور نے اسکا محاصرہ کرکے اسکے درختون کو کاٹنا اؤر مواقع آب کو سکھانا شروع کردیا . اس وقت وھان کا بادشاہ لوجار بن لوجار رومي تھا ' جو ابن الدوقہ کے نام سے مشہور اؤر صقلیہ کا بادشاہ تھا (لعنہ اللہ) . ان دنون اس نے تونس پر ایک مسلمان شخص کو حاکم بنا رکھا تھا ' جسکا نام عبد اللہ اؤر عرف ابن خراسان تھا . وہ اس وقت تک وھان کا حاکم رھا کہ جب الموحدون نے اسے وھان سے اس تاریخ مین خارج کردیا جس کا ذکر آگے آئیگا . جب ابن خراسان پر محاصرہ گران گزرنے لگا ' تو اپني اؤر اہل شہر اؤر بالخصوص اہل فوج کي رائے کے مطابق اس نے المصامدہ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا . چنانچہ اس قرارداد کے مطابق وہ لوگ ایک زبردست جماعت بنکر نکلے . ان کا اؤر عبد اللہ ابن عبد المومن کي فوج کا مقابلہ ھوا ' جس مین عبد اللہ کے ہمراہیون کو شکست ھوئي ' ان مین سے ایک بڑي تعداد شہید ھوئي ' اؤر عبد اللہ باقي ماندہ آدمیون کو لیکر بجایہ کو واپس چلا گیا اؤر وھان پہنچکر اپنے والد کو اس تمام واقعہ سے اطلاع دي . سنہ ۵۵۳ کے آخر مین عبد المومن نے افریقیہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے نقل و حرکت شروع کي ' اؤر المصامدہ اؤر اہل مغرب وغیرہ کو ملاکر ایک لشکر عظیم تیار کرکے جو روانہ ھوئے تو سیدھے تونس پر جاکر ٹھیرے اؤر اسے فتح کرلیا . اس کے بعد وہ بنو عبید کے شہر مہدیہ کي طرف گئے ' جہان ابن الدوقہ کے رومي ہمراہي تھے ' جن کے ہمراہ یحیی ابن حسن بن تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیري بن مناد صنہاجي بھي تھا . عبد المومن نے وھان رک کر اس کا نہایت سختي سے محاصرہ کیا . وہ شہر المغرب کے نہایت زبردست اؤر مضبوط حصون مین سے ہي . مجھے معلوم ھوا ہي

کہ اس کی فصیل کا عرض اس قدر ہی کہ اس پر چھہ سوار ایک ہی صف بناکر چل سکتے ہیں ۔ خشکی کی طرف سے اس کا راستہ صرف ایک دروازے سے ہی ' اور سمندر ان لوگون کے قبضے مین رہتا ہی جو شہر کے اندر ہون ۔ بلکہ یہی سبب تھا کہ رومی لوگ اس محاصرہ کو برداشت کرتے رہے ' کیونکہ انہین صقلیہ سے ہر وقت مدد ملتی رہتی تھی ۔ عبد المومن اور ان کے ہمراہیون نے کچھہ دن کم سات ماہ تک برابر محاصرہ جاری رکھا ۔ پھر انہین گرانی اجناس وغیرہ کی وجہ سے بڑی بڑی سختیون کا سامنا پڑا ۔ چنانچہ مجھہ سے کئی آدمیون نے کہا ہی کہ ان دنون ان کے لشکر مین باقلا کے سات دانے ایک مؤمنی درہم کو (جو نصاب زکات کے نصف درہم کے برابر تھا) ملتے تھے ۔ تا ہم عبد المومن (رحمہ اللہ) اور ان کے ہمراہیون نے اسے فتح کرکے ہی چھوڑا ' اور محصورین کو اس شرط پر امان دی کہ وہ سب لوگ صقلیہ جاکر اپنے بادشاہ کے ماتحت رہینگے ۔ پھر عبد المومن اور ان کے ہمراہیون نے مہدیہ مین داخل ہوکر اس پر قبضہ جمالیا ۔ بعد ازان انہون نے چند آدمیون کو قابس کی طرف روانہ کیا ' جنہون نے اسے فتح کرلیا ؛ گو کہ اس مین بھی رومی موجود تھے ۔ پھر انہون نے طرابلس الغرب اور اس کے بعد شہر توزر ' قفصہ ' نفطہ ' حامہ اور ان کے گرد و نواح کے دیگر شہرون کو بھی فتح کیا ' اہل فرنگ کو وہان سے نکال باہر کیا ' اور ان کا الحاق اپنے مقبوضات سے کردیا ۔ اس طرح خدائے تعالی نے افریقیہ مین کفر کو مٹا دیا اور دشمن کی طمع کو منقطع کردیا ۔ دین گویا خواب سے بیدار ہوگیا ' کوکب ایمان زوال و غروب کے بعد پھر طلوع ہوا ؛ اور عبد المومن کے ہاتھہ سے مملکت غرب تک تمام ملک فتح ہوگیا ۔ وہ اپنی حیات مین طرابلس الغرب سے المصامدہ کے آخری شہر یعنی سوس تک ' جزیرہ نمائے اندلس کے اکثر حصے ' اور اس ملک پر قابض ہو چکے تھے ۔ مین نہین سمجھتا کہ ان سے قبل کوئی شخص اس قدر وسیع ملک

کا مالک ہوا ہو' خصوصاً جب سے کہ دولت بنو امیہ میں اختلال واقع ہوا *

جب عبد المومن بلاد افریقیہ پر غلبہ حاصل کر چکے اور وہان کے باشندے انکے مطیع و منقاد ہو چکے' تو وہان سے واپس ہوئے ۔ الموحدون کے چند ذي علم اور معتبر شیوخ نے مجھہ سے بیان کیا ہي کہ عبد المومن افریقیہ سے واپس آتے ہوئے شہر بجایہ مین داخل ہوئے' اور سیر کرتے ہوئے تاطنت نامي دروازے کے قریب ایک بازار مین سے گزرے ۔ ایک جگہ وہ اور انکے چند اعیان مملکت ٹھہر گئے ۔ انہون نے وہان کے ایک سوداگر کا نام لیکر اس کي خیر و عافیت دریافت کي ۔ ان سے کہا گیا کہ وہ انتقال کر چکا ہي ۔ انہون نے پوچھا کہ "اس نے کوئي اولاد بھي چھوڑي ہي کہ نہین ؟" لوگون نے کہا "ہان چھوڑي ہي ۔" انہون نے حکم دیا کہ "اس بازار کي تمام دکانون کو خریدکر مرحوم مذکور کي اولاد کے لئے وقف کردي جائین ۔" اس کے علاوہ ان کو بہت سا مال و زر بھي دیا ۔ پھر اپنے بعض خواص کي طرف دیکھکر کہا کہ "مین اُس سوداگر کے پاس ایسي حالت مین آیا تھا کہ مین اور امام (یعني ابن تومرت) اور ہمارے چند طلبہ ہمارے ساتھہ تھے ۔ ہم لوگون پر کئي دن ایسے گزرے تھے کہ ہم نے کچھہ بھي نہ چکھا تھا ۔ میرے پاس اس وقت سوا ایک قلم تراش چاقو کے اور کچھہ نہ تھا ۔ مین نے اس سے روٹي اور سالن لیا' اور ان کے معاوضے مین وہ چاقو اس کے سامنے رکھہ دیا ۔ اس نے لینے سے انکار کیا اور کہا کہ "مین تم مین نیکي کي علامات دیکھتا ہون ۔ تمہین جب کبھي کسي چیز کي ضرورت ہوا کرے' اسي دکان پر آجایا کرو ۔ یہ ہر وقت تمہارے لئے اور تمہارے حکم کے مطابق چلنے پر تیار ہي ۔" لہذا اس مرحوم کا حق اس سے بھي زیادہ ہي ۔"

اسي روز بجایہ کے سفر کے دوران مین انہون نے یحیي بن عزیز کي طرف دیکھا' جو ان کے آگے پیدل چل رہا تھا اور اس کا تمام جسم

غبار آلودہ تھا ۔ اسے دیکھکر ان کي آنکھون مین آنسو بھر آئے ۔ اسے بلایا اؤر کہا کہ " تمہین وہ دن یاد ہي جب تم سیر کو جا رہے تھے ؟ مجھے یاد ہي کہ ہم تم اسي دروازے مین سے گزر رہے تھے ۔ تمھارے گھوڑے نے میرا پاؤن کچل دیا تھا ' اؤر جب مین نے تم کو دیکھا تھا تو تم نے اپنے ایک غلام سے مجھے اتنا پٹوایا تھا کہ قریب تھا کہ مین گر پڑون اؤر لوگون کے ہجوم مین پس کر رہ جاؤن ۔ " یحیی یہ سنکر شرمندہ ہوا ' اس کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا ' اؤر وہ گھبرا کے کہنے لگا " اللہ اللہ یا مولائي ! " کیونکہ اسے یہ خیال ہوا کہ شاید اس واقعہ کا یاد آجانا اس کے حق مین مضر ہي ۔ عبد المومن نے اس کي یہ حالت دیکھکر کہا کہ " مین نے وہ کیفیت تمہین اس لئے یاد دلائي ہي کہ تمکو اپني حالت پر عبرت ہو ۔ اؤر ابھي کیا ہي ' ابھي تو تم اؤر یاد کروگے اؤر دیکھوگے کہ زمانہ کیونکر بدلتا ہي ۔ " یہہ کہہ کر انہون نے اسکے لئے ایک ایسا حکم دیا ' جس سے اس کا خوف جاتا رہا *

اسي سفر کے اثناء راہ مین وہ بطحاء اؤر تلمسان کے مابین ایک ایسے مقام سے گزرے ' جہان ایک بڑا سا بیر کا درخت تھا ' جس کي شاخین ایک دوسري پر لپٹي ہوئي تھین ' اؤر ان مین سے ایک اس طرح زمین پر رکھي ہوئي تھي کہ اس کے درمیان مین خاصي کشادہ جگہ رہ گئي تھي ۔ انہون نے وہین خیمہ زني کا حکم دیا ؛ حالانکہ وہ کچھہ مشہور و معروف منزل نہ تھي ۔ جب خیمے وغیرہ نصب ہو چکے ' تو انہون نے اپنے چند خواص سے کہا کہ " تم جانتے ہو مین یہان کیون اترا ہون ؟ "

خواص :- ہم نہین جانتے ۔

عبد المومن :- اس کي وجہ یہ ہي کہ ایک مرتبہ رات کے وقت مین یہان سے گزر رہا تھا ' اؤر سخت بھوکا تھا ۔ رات بھر بارش ہوتي رہي ' اؤر صبح تک یہي درخت میرا مامن رہا ۔ اب مین اس موجودہ

حالت مین یہان اس لئے فروکش ہوا ہون کہ اپني ان دونون حالتون اور راتون کے فرق عظیم پر خدائے تعالی کا شکر ادا کرون *

یہ کہکر وہ اٹھے ' اور وضو کرکے شکرانہ کي دو رکعت نماز ادا کي ۔ یہ قصہ مین نے عبد المومن کے ایک پوتے سے سنا ہي ' جسکا نام موسی بن یوسف بن عبد المومن ہي *

اسي سفر کے دوران مین ان کو خیال آیا کہ قریۂ تاجرا مین سے (جو ' حسب ذکر بالا ' ان کي جائے پیدائش تھي) ہوکر چلین ' تا کہ اپني والدہ کي قبر پر فاتحہ پڑھنے کا بھي موقعہ مل جائے اور رشتہ دارون سے صلۂ رحم بھي کرسکین ۔ جب وہ وہان تھیرے اور ان کي فوج بھي پھیل گئي ' تو ان کے سر پر تین سو سے زائد جھنڈے لہرا رہے تھے ' اور ان کے بڑے بڑے طبل اس زور شور سے بج رہے تھے کہ سامعین کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا انکي آواز سے زمین مین ایک زلزلہ آگیا ہي اور قریب ہي کہ وہ شق ہو جائے ۔ یہ کیفیت دیکھہ سنکر اہل قریہ ان کي ملاقات اور ان کي خلافت کو تسلیم کرنے کي غرض سے آئے ۔ ان مین ایک پراني بڑھیا بھي تھي ' جو عبد المومن کي والدہ کي سہیلیون مین سے تھي ۔ اس نے نہایت بلند آواز سے کہا کہ " دیکھا ! مسافر آدمي اپنے شہر کو اس طرح واپس آیا کرتے ہین ! "

امر حکومت کے باب مین عبد المومن اور ابن تومرت کے چند قرابت دارون کے مابین ' جو ایت ومغار (جس کا عربي ترجمہ بنو ابن الشیخ ہي) کہلاتے تھے ' کچھہ نزاع ہوگیا ۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت پہنچي کہ ان لوگون نے آپس مین اس رائے پر اتفاق کیا کہ کسي دن عبد المومن کے خیمے مین داخل ہوکر ان کو قتل کردیا جائے ۔ ان کو یہ خیال ہوا کہ یہ سازش ظاہر نہ ہونے پائیگي ' اور جب عبد المومن گم ہو جائینگے اور قاتل کا پتہ نہ چلیگا تو امر سلطنت کا کل اختیار خود ان ہي کے ہاتھون مین آجائیگا ؛ کیونکہ امام ابن تومرت کے اہل بیت اور قرابت دار

ہونے کي حيثيت سے وهي سب سے زيادہ حق دار ہونگے۔ مگر اصحاب ابن تومرت مين سے ایک شخص نے' جس کا نام اسماعيل بن يحيى ہزرجي تها' عبد المومن کو اس طرح اس واقعہ سے مطلع کردیا کہ وہ ان کے پاس گيا اؤر ان سے کہا کہ "امير المومنين! مين کچھ حاجت ليکر حاضر ہوا ہون"۔

عبد المومن :- ابو ابراہيم! وہ کون سي حاجت ہي؟ ہم نے تو تمہاري تمام حاجتين پوري کردي ہين؟

اسماعيل :- وہ يہ ہي کہ آپ اس خيمے سے باہر تشريف ليجائين' اؤر مجھے اس مين شب باشي کرنے دين *

اس نے صرف اسي قدر کہا' اؤر ان لوگون کے ارادے سے خبر نہ دي۔ عبد المومن سمجھے کہ وہ ان سے خيمہ اس لئے مانگتا ہي کہ شايد اسے پسند آگيا ہي۔ وہ باہر چلے گئے' اؤر خيمہ اسکے لئے چهوڑديا۔ اسماعيل نے وهان شب باشي کي۔ رات کو وہ لوگ اندر داخل ہوئے' اؤر اس کو تلوارون سے ايسي بري طرح کونچا کہ وہ وهين ٹهنڈا ہوکر رہ گيا۔ جب صبح ہوئي اؤر انہون نے ديکها کہ وہ عبد المومن کا بال تک بيکا نہين کرسکے' تو وہ لوگ وهان سے فرار کرکے مراکش پہنچے اؤر وهان قيام کرنے کے ارادے سے شاہي قصرون کے دربانون کے پاس جاکر ان سے کنجيان طلب کرنے لگے۔ انہون نے دينے سے انکار کيا۔ اس پر انہون نے ایک دربان کي گردن ماردي۔ باقي دربان يہ حالت ديکهہ کر بهاگ گئے۔ قريب تها کہ وہ لوگ قصرون پر غلبہ پاليتے' کہ اتنے مين لشکر اؤر غلامان خاصّہ مين سے چند آدمي آ پہنچے' اؤر طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک سخت جنگ ہوئي۔ غلام ان پر غالب آ گئے۔ پهر اؤر لوگ بهي ان پر اس کثرت سے ٹوٹ پڑے کہ آخر ان کو قطعي طور پر اپنے قابو مين کرليا' اؤر گرفتار کرکے قيد خانے مين ڈال ديا۔ بعد مين ابو محمد عبد المومن (رحمہ اللہ) بهي مراکش پہنچ گئے' ان سب

کو ایک ایک کرکے قتل کر دیا ' اور اُن کے ساتھ ہي شہر ھرغہ کے اعیان کي ایک جماعت کو بھي قتل کر دیا ؛ کیونکہ انہین یہ خبر ملي تھي کہ وہ لوگ سلطنت مین رخنہ اندازي کرتے تھے اور ان کي موت کے منتظر تھے ۔ اُدہر یہ ھوا کہ جب صبح کو ابو ابراہیم اسماعیل کو خیمے مین مقتول پایا گیا ' تو عبد المومن کو نہایت درجہ صدمہ ھوا ' اور اس قدر رنج ھوا کہ دل کو قابو مین نہ رکھہ سکے اور بے اختیار جزع و فزع کرنے لگے ۔ انہون نے ابو ابراہیم کے غسل و تکفین کا حکم دیا ' اور خود بہ نفس نفیس اس کے جنازے کي نماز پڑھائي ۔ پھر اسے دفن کر دیا گیا ۔ اسماعیل نے یحیی نام صرف ایک ہي لڑکا چھوڑا تھا ' جو بڑا ھوکر ابو یعقوب کے عہد مین صاحب جاہ و رتبۂ عالیہ ھوا ۔ اسي طرح ابو عبد اللہ کے زمانے مین بھي اکثر امور سلطنت مین اس سے مشورہ کیا جاتا تھا ۔ اس نے تمام عمر اسي رتبہ و منزلت مین بسر کرکے سنہ ۶۰۲ مین انتقال کیا ' اور ایک لڑکي چھوڑي ' جس سے امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے نکاح کر لیا ۔ اس کا نام فاطمہ تھا ۔ مگر امیر المومنین مذکور کي اس سے کوئي اولاد نہین ھوئي ۔ خدا اس خاتون کي عمر دراز کرے : جب مین سنہ ۶۱۱ کے دوران مین مراکش سے چلا ھون ' وہ بہ قید حیات تھي ۔

اسي اسماعیل کا ابن تومرت کے ساتھہ بھي ایک واقعہ گزرا ہي ' جو واقعۂ مذکورہ سے بہت کچھ مشابہ ہي ' اور جس مین اس نے اپني خیر خواہي اور تحذیر کا نہایت لطیف پیرایہ مین اظہار کیا تھا ۔ وہ واقعہ یہ ہي کہ جب امیر المسلمین نے ابن تومرت کو مراکش سے خارج کر دیا ' اور وہ اس بري حالت مین وھان سے نکلے جس کا ہم ذکر کر چکے ہین ' تو ایک موضع مین جاکر مقیم ھوئے جہان ابو ابراہیم اسماعیل تھا ۔ وہ ایک مسجد مین داخل ھوئے ' تو وھان کے باشندون کے ٹھٹ کے ٹھٹ مسجد کے دروازے پر جمع ھونے اور ان کي طرف

دیکھہ دیکھہ کر آپس مین ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ "دیکھو یہي شخص ہي جسے امیر المسلمین نے شہر بدر کردیا ہي' کیونکہ وہ لوگون کي عقلون مین فساد ڈالتا تہا" وغیرہ وغیرہ ۔ بلکہ ان لوگون نے امیر المسلمین کے ہان تقرب حاصل کرنے کي نیت سے یہان تک ارادہ کیا کہ ابن تومرت کو قتل کردیا جائے ۔ ابو ابراہیم ان لوگون کي یہ حالت دیکھہ کر ابن تومرت کے پاس گیا' اؤر ان سے اس آیت کے اعراب دریافت کرنے لگا کہ " ان الملا یاتمرون بك لیقتلوك فاخرج إني لك من الناصحین " (یعني "لوگ تمہارے اردگرد جمع ہو رہے ہین' تا کہ تم کو قتل کردین ۔ لہذا تم یہان سے چلے جاؤ ۔ مین تمہارے خیر خواہون مین سے ہون ") ۔ ابن تومرت اس کا مطلب سمجہہ گئے' اؤر اس مقام سے چلے گئے ۔ اس واقعہ سے ابو ابراہیم کي خیر خواہي ان کے دل پر نقش ہوگئي ۔ جب تینملل مین ابن تومرت کا امر مشہور ہوگیا' تو ابو ابراہیم وہان انسے ملا' اؤر " اہل الجماعت " مین شمار ہونے لگا *

جب عبد المومن ان لوگون کو قتل کر چکے' جن کا ہم ذکر کرچکے ہین' تو المصامدہ اؤر تمام اہل دولت ان سے ہیبت زدہ ہوگئے' اؤر ان کے دلون مین ان کي عظمت و جبروت نے اؤر بہي زیادہ گہر کرلیا *

عبد المومن سنہ ۵۵ کے باقي حصے اؤر سنہ ٦ اؤر سنہ ۷ مین مراکش مین اقامت پذیر رہے ۔ پہر سنہ ۵۸ کے آغاز مین انہون نے کافۃ الناس کو جزیرہ نمائے اندلس کے بلاد رومي پر جنگ آزمائي کا حکم دیا' اؤر اپني جانب سے تمام جہات کے باشندون کي طرف جنگ مین شامل ہونے اؤر ان کو جہاد پر تحریص و ترغیب دلانے کے خطوط بہیجے ۔ اس سے ان کے پاس ایک نہایت زبردست جماعت تیار ہوگئي ۔ انکو ہمراہ لیکر وہ جزیرہ نمائے اندلس پر حملہ کرنے' ثواب حاصل کرنے' اؤر متقدم الذکر محمد بن سعد کے ہاتہہ مین جس قدر ملک باقي رہ گیا تہا اسے فتح کرنے کے ارادے سے روانہ ہوکر شہر سلا مین فوج کو پورا

کرنے کي نيت سے تهيرے • مگر وهان ان کو مرض الموت نے آليا' اۋر انهون نے انتقال کيا • الله ان پر رحم فرمائے ! جيسا که هم کهه چکے هين' ان کي وفات اسي سال يعني سنه ۵۵۸ مين ۲۷ جمادي الاخر کو هوئي • انهون نے اپني حيات مين اپنے سب سے بڑے بيٹے محمد کو ولي عهد مقرر کر ديا تها • لوگون نے اس سے بيعت کرلي تهي' اۋر اس غرض سے تمام بلاد کو خطوط بهي لکهه دئے گئے تهے • مگر شراب نوشي کي مداومت' اختلال رائے' کثرت غصه' اۋر حماقت نفس ايسي باتين هين جن سے خلافت نهين چل سکتي' اۋر ان هي امور کي موجودگي نے اسے خليفه نه هونے ديا • اۋر يهه بهي کها جاتا هي که ان سب باتون کے علاوه اس مين جذام کي علت بهي موجود تهي • والله اعلم *

عبد المومن کي وفات کے بعد محمد مذکور کي حالت پريشان هي رهي • لوگون مين اس کے بارے مين سخت اختلاف پهيل گيا ؛ چنانچه اس کي خلع کے وقت تک اسکي خلافت کا کل زمانه ۴۵ دن کا هوا • اسي سال شعبان کے مهينے مين اسے تخت سے اتار دينے کا بالاتفاق فيصله هو گيا تها • علاوه ان باتون کي موجودگي کے جن کا هم اوپر ذکر کر آئے هين اۋر جن کي بناء پر اس کا تخت سے عليحده کيا جانا بر حق تها' اس مين اس کے دو بهائي يوسف اۋر عمر' بهي ساعي تهے *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن کي ولايت اور اس کے متعلقات کا ذکر

جب تاريخ مذکور کو اعيان دولت کے اتفاق رائے سے محمد سے خلع کرا ليا گيا' تو امر سلطنت عبد المومن کے دو بيٹون' عمر اۋر يوسف' پر آکر تهيرا ؛ کيونکه ان کے بيٹون مين سب سے زياده نبيه ونجيب' صاحب الرائي اۋر غني النفس يهي دونون تهے • ليکن عمر نے انکار کيا' اۋر اپنے بهائي ابو يعقوب کي فرط عقل' اس کے ايثار دين

اؤر مسلمانون کي بهتري کے خيال سے تمام اختيار اسي کو دے ديا ' اؤر اس سے بيعت کرلي • اس کے علاوہ عمر بخوبي سمجهتا تها کہ " مجهه مين بعض باتين ايسي هين ' جو تدبير مملکت اؤر ضبط امور رعيت کے لئے مناسب حال نهين هين ". الغرض باتفاق آراء ابو يعقوب يوسف کا انتخاب هوا ' اؤر ان کے کسي اؤر بهائي نے بهي اختلاف نهين کيا • يہ سب کچهہ ابو حفص عمر بن عبد المومن کي حسن سعي ' شدت تلطف اؤر جودت رائے سے هوا • مختصر يہ کہ ابو يعقوب يوسف کا امر مستقل اؤر تاريخ مذکور کو ان کي بيعت مکمل هوگئي ؛ اؤر جو کچهہ هوا وہ ان کے چچا ابو حفص عمر کي بدولت هوا *

ابو يعقوب يوسف بن عبد المومن بن علي اؤر انکے بهائي ابو حفص کي والدہ ايک شريف و آزاد خاتون تهين ' جن کا نام زينب بنت موسي الضرير تها • يہ موسي اهل تينملل کے اعيان مين سے تهے ' اؤر جب عبد المومن مراکش سے روانہ هوئے تهے تو ان کو وهان کا حاکم بناکر چهوڑ آئے تهے • پهر ابن تومرت کي رائے سے انهون نے اپنے قيام تينملل کے زمانے مين ان کي بيٹي زينب سے نکاح کرليا تها • موسي کي اولاد مين تين لڑکے ' ابراهيم ' علي اؤر محمد ' اؤر چند لڑکيان تهين *

ابو يعقوب کا حليہ اور ديگر صفات

ان کا رنگ سرخي مائل سفيد تها ' بال سياہ تهے ' چهرہ گول ' دهانہ بڑا ' آنکهين بڑي اؤر لمبي ' اؤر آواز باريک مگر بلند تهي • وہ زيادہ گو ' شيرين سخن ' خوش کلام اؤر پاکيزہ صحبت آدمي تهے • اپنے وقت مين کلام عرب کے بهترين واقف ' اؤر زمانۂ جاهليت اؤر اسلام کے ايام عرب اؤر آثار و تواريخ سے بخوبي ماهر تهے • يہ کمال انهون نے اس وقت حاصل کيا تها جب وہ اپنے والد کے وقت مين حاکم اشبيليہ تهے • وهان ان کو کئي ايسے علماء سے ملنے کا اتفاق هوا تها جو

علوم لغت ' نحو ' اور قرآن میں ید طولی رکھتے تھے : مثلاً الاستاد اللغوي ابو اسحاق ابراہیم بن عبد الملک المعروف بہ ابن ملکون ۔ غرض کہ انہوں نے ان حضرات سے یہ تمام علوم اخذ کئے ' اور اکثر میں کمال حاصل کیا ۔ ابو زکریا ' ابو عبد اللہ ' ابو ابراہیم اسحاق وغیرہ ' انکی اولاد میں سے جن جن سے میں ملا ہوں اور بالمشافہ گفتگو کی ہی ' انہوں نے مجھ کو بتایا ہی کہ ابو یعقوب یوسف اداء الفاظ قرآن میں بہترین شخص تھے ۔ وہ نحو کے غوامض مسائل کو نہایت جلد اخذ کرلیتے تھے ' لغات عربیہ کے نہایت جید حافظ تھے ' اور بہ غایت عالی حوصلہ ' فیاض اور سخی تھے ۔ ان کے عہد میں لوگ بہ کثرت غنی اور مالدار ہوگئے ۔ ان سب امور کے باوصف ' وہ علم کے نہایت شائق اور اس کے پیاسے تھے ۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہی کہ وہ صحیحین میں سے ایک کو حفظ کررہے تھے ؛ مگر اس میں شک ہی کہ وہ صحیح بخاری تھی یا صحیح مسلم : اغلب خیال یہ ہی کہ وہ مقدم الذکر تھی اور اپنے والد کی حیات ہی میں قرآن شریف ختم کرنے کے بعد حفظ کی تھی ۔ مزید برآن وہ علم فقہ سے بھی واقف تھے ' اور علم ادب اور حفظ لغات میں ایک باکمال اور علم نحو میں ایک عالم متبحر تھے ۔ بعد میں ان کے شرف نفس اور علو ہمت نے ان کو فلسفہ پڑھنے پر آمادہ کیا ۔ چنانچہ انہوں نے اس علم کے متعلق بہت سی کتب جمع کیں ' علم طب سے مطالعہ کا آغاز کیا ' اور مشہور و معروف کتاب الملکي کے عملی حصے کو چھوڑکر اکثر نظری حصے پڑھے ۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ اس سے زیادہ بلند علوم فلسفہ کی طرف متوجہ ہوئے ' اور پھر کتب جمع کرنے کا حکم دیا ؛ اور اس طرح اتنی کتابیں جمع ہوگئیں جتنی الحکم المستنصر باللہ اموی کے کتب خانے میں تھیں ۔ ابو محمد عبد الملک شذونی نے ' جو علم طب اور علم احکام نجوم کے ایک محقق ہیں ' مجھ سے بیان کیا کہ " میں اپنی جوانی کے زمانے میں ایک

شخص سے علم احکام النجوم کي کتابين مستعار ليا کرتا تھا ۔ وہ شخص اشبيليہ مين رھتا تھا ۔ اس کا نام يوسف ' کنيت ابوالحجاج اؤر عرف المراني (بہ تخفيف راء) تھا ۔ اسکے پاس ان کتب کا عمدہ ذخيرہ تھا ' جو فتنۂ اندلس کے زمانے مين اس کے باپ کے ھاتھ لگ گيا تھا ۔ خير ' تو مين اس سے کتابين مستعار ليتا تھا ۔ اؤر کتابين بھي اس کثرت سے تھين کہ وہ مجھے بورون مين بھر بھر کے ديتا تھا ۔ مين ايک بورا اسے واپس دے ديتا اؤر ايک اپنے گھر لے جاتا ۔ ايک دن اس نے مجھ سے کہا کہ اس کي وہ تمام کتابين جاتي رھين ۔ مين نے سبب دريافت کيا ' تو اس نے آھستہ سے مجھ سے کہا کہ "ميري کتابون کي خبر امير المومنين کو مل گئي ۔ انھون نے ايک آدمي ميرے گھر بھيجا ۔ اس وقت مين ديوان مين تھا ۔ مجھے کچھ خبر نہ تھي کہ کيا ھو رھا ھي ۔ انھون نے اپنے خادم کافور خصي کو اپنے غلامان خاصہ کے ساتھ بھيجا ' اؤر حکم ديا کہ اھل خانہ مين سے کسي شخص کو ڈرايا دھمکايا نہ جائے اؤر سوا ميري کتابون کے اؤر کوئي چيز نہ لي جائے ۔ بلکہ انھون نے اسکو اؤر اس کے ھمراھيون کو يہ دھمکي دي کہ اگر اھل خانہ کي ايک سوئي بھي ضائع ھوئي تو تم کو سزا دي جائيگي ۔ غرض کہ مين اس وقت ديوان مين تھا ۔ مجھے اطلاع کي گئي ۔ مجھے يہ خيال ھوا کہ شايد وہ ميرا تمام مال قرق کرنا چاھتے ھين ۔ ميرے ھوش حواس غائب ھو گئے ۔ خير کسي طرح سوار ھوکر گھر پھنچا ۔ ديکھتا کيا ھون کہ ان کا دربان کافور خصي ميرے مکان کے دروازے پر کھڑا ھوا ھي ' اؤر کتابين نکال نکال کر اس کے پاس پھينکي جا رھي ھين ۔ جب اس نے مجھے ديکھا اؤر سمجھ گيا کہ مين خوف زدہ ھون ' تو کھنے لگا کہ " آپ کسي طرح کا خوف نہ کيجئے ۔ امير المومنين نے آپ کو سلام کہا ھي ' اؤر اچھي طرح ياد فرمايا ھي "۔ وہ تو يہ کہہ رھا تھا اؤر ميرا دم فنا ھو رھا تھا کہ آخر يہ ماجرا کيا ھي ۔ پھر اس نے کہا کہ "اچھا آپ اپنے اھل

خانه سے دریافت کیجئے که کسي نے ان کو کچھ ڈرایا دھمکایا ہي ' یا انکا کچھ نقصان کیا ہي ؟ " چنانچه مین نے اہل خانه سے پوچھا ' تو انہون نے کہا که " نہین ہمین کسي نے بھي نہین ڈرایا ' نه ہماري کسي چیز کا نقصان ہوا ہي • ابو المسک نے ہمارے پاس آکر تین مرتبه اجازت طلب کي • ہم نے اسے اجازت دي • وہ کتب خانه مین داخل ہوا ' اور اسے باہر نکالنے کا حکم دیا " • جب مین نے ان سے یه سن لیا تب میرے ہوش ٹھکانے ہوئے " • امیر المومنین نے اس سے وہ سب کتابین لیکر ایک زبردست جاگیر عطا کي ' جس کا وہ اکثر ذکر کیا کرتا تھا " •

القصه ابو یعقوب یوسف اندلس اور المغرب کے علاقون سے برابر کتب جمع کرتے اور علماء ' اور بالخصوص اہل علم النظر ' سے مباحثات علمي کرتے رہے ' یہان تک که انہون نے اس قدر علم و فضل حاصل کر لیا که ان سے پہلے المغرب کے کسي بادشاہ نے نه کیا تھا • ان کي صحبت مین جو علماء اور متفننین رہتے تھے ' ان مین سے ایک ابو بکر محمد بن طفیل تھے ' جو فلاسفۂ اسلام مین سے ایک ہین • وہ فلسفه کے تمام اجزاء کے محقق تھے ' اور ابو بکر بن صائغ المعروف به ابن باجه اور ان جیسے دیگر محققین فلاسفه کے علم فلسفه اخذ کئے ہوئے تھے • مین نے ابن طفیل کي فلسفۂ طبیعیات اور فلسفۂ الہیات وغیرہ پر کئي تصانیف دیکھي ہین • چنانچه ان کے رسائل طبیعیات مین سے " حي بن یقظان " نام کا ایک رساله ہي ' جس مین انہون نے نوع انسان کے مبداء کا ذکر کیا ہي • یه رساله گو جسامت مین چھوٹا سا ہي ؛ مگر اس فن کے لئے نہایت فائدہ مند ہي • ان کے رسائل الہیات مین سے ایک رساله مین نے خود ان ہي کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہي (رحمه الله) • انہون نے اپني آخري عمر علم الہیات کے مطالعه مین صرف کي • وہ شریعت اور حکمت کے یکجا جمع کرنے کے بہت شوقین تھے • تمام انبیاء کي ظاہر و باطن طور پر بہت تعظیم کرتے تھے • مزید بر آن انکو

علوم اسلامیه میں بھي نہایت وسیع معلومات حاصل تھیں ۔ مجھے معلوم ھوا ہي کہ وہ الجامکیه کے اطباء ' مہندسین ' کتاب ' شعراء ' تیر انداز اؤر لشکریون وغیرہ کے خدام کي طرح سمجھتے تھے ' اؤر کہا کرتے تھے کہ " اگر علم موسیقي نے ان پر غلبه حاصل کرلیا ' تو میں مفلس ھوجاونگا " ۔ امیر المومنین ابو یعقوب یوسف کو ان سے غایت درجے کي محبت تھي ' نہیں بلکہ شغف تھا ۔ چنانچہ مجھے معلوم ھوا ہي کہ وہ کئي کئي دن رات تک ان ہي کے ہمراہ قصر میں رھا کرتے تھے اؤر باہر نہیں نکلتے تھے ۔ یه ابو بکر ابن طفیل حسنات دہر میں سے تھے ۔ ان کے بیٹے یحیی نے مراکش میں سنه ۶۳ میں ان کے یه اشعار سنائے تھے :—

الممتْ و قد نام المُشیع و هوما — وأسرتْ الي وادي العقیق من الحما
و جرت علي ترب المحصب ذیلها — فما زال ذاك الترب نهباً مقسّما
تناوله ایدي التجار لطیمة — و یحمله الداريّ ایان یمّما
و لما رات الا ظلام یجنها — و ان سُراها فیه لن یتکتّما
نضت عذبات الریط من حر وجهها — فابدت مُحیّا یدهش المتوسما
فکان تجلّیها حجاب جمالها — کشمس الضحي یعشي بها الطرف کلما
و لما التقینا بعد طول تهاجر — و قد کاد حبل الود ان یتصرما
جلت عن ثنایاها و اومض بارق — فلم ادر من شقّ الدجنة منهما
و ساعدني جفن الغمام علي البکا — فلم ادر دمعاً ایّنا کان اسجما
فقالت و قد رق الحدیث و ابصرت — قرائنَ احوال اذعن المکتما
نشدتُك لایذهب بك الشوق مذهبا — یهوّن صعبا اویر خص ما ثما
فامسکت لا مستغنیا عن نوالها — ولکن رایت الصبر اوفي و اکرما

اسي دن ان کے بیٹے نے ' ان ہي کے تحریر کردہ ' زھد کے متعلق یہہ اشعار سنائے :—

یا باکیا فرقة الاحباب عن شحط　　هل لا بکیت فراق الروح للبدن
نور تردد في طین الي اجل　　فانحاز علواً و خلّي الطین للکفن
یا شر ما افترقا من بعد ما اعتلقا　　اظنها هدنة کانت علي دخن
ان لم یکن في رضي الله اجتماعهما　　فیالها صفقة تمت علي غبن

میرے ایک دوست نے، جو انکے کُتاب مین سے تھے، ان (رحمه الله) کے یه اشعار مجھے سنائے :—

ما کل من شمّ نال رائحة　　للناس في ذا تباین عجب
قوم لهم فکرة تجول بهم　　بین المعاني اولئك النجب
و فرقة في القشور قد وقفوا　　و لیس یدرون لُبَّ ما طلبوا
لا غایة تنجلي لناظرهم　　منه ولا ینقضي لهم ارب
لا یتعدي امرء جبلته　　قد قُسِمَتْ في الطبیعة الرتب

ابوبکر محمد ابن طفیل برابر اسي طرح امیر المومنین کو ہر طرف سے علماء کے جمع کرنے پر تحریص و ترغیب دلاتے اور آنے والے علماء کي کماحقه قدر و منزلت کراتے رهے ۔ اسي ضمن مین انهون نے امیر المومنین کو ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد کا نام بهي بتایا ۔ اسي وقت سے وهان ان کا نام مشهور هوا، اور ان لوگون نے ان کے اصلي رتبے کو پهچانا ۔ مجهه سے ان کے ایک شاگرد، فقیه و استاذ ابوبکر بُندود بن یحییٰ قرطبي، نے بیان کیا که "مین نے حکیم ابو الولید کو کئي مرتبه یه کهتے هوئے سنا هي که "جب مین امیر المومنین کے هان پهنچا، تو مین نے دیکها که وه اور ابوبکر آپس مین باتین کر رهے هین، اور ان کے سوا وهان اور کوئي نهین هي ۔ ابوبکر میري تعریفین کرتے تهے، اور میرے خاندان اور آسلاف کا ذکر کرتے هوئے ایسي خوبیون کو میري طرف منسوب کر رهے تهے که جن تک مین هرگز نهین پهنچتا ۔ امیر المومنین نے میرا اور میرے والد کا نام اور میرا نسب دریافت کرنے کے بعد سب سے پهلي بات جو مجهه سے کهي وه یه تهي که مجهه سے یه سوال کیا که

" آسمان کے بارے مین فلاسفہ کي کيا رائے ہي؟ وہ اسے قديم بتاتے ہين يا حادث ؟" اس سوال سے مجھے شرم بھي آئي اؤر خوف بھي ہوا ۔ اسي بناء پر مين نے علم فلسفہ سے عدم واقفيت اؤر اس مين اپنے عدم اشتغال کا بہانہ کيا ۔ اتنے مين نہ معلوم ابن طفيل نے امير المومنين سے کيا کہہ ديا کہ وہ ميري شرم و حيا اؤر خوف کو تاڑ گئے ' اؤر ابن طفيل کي طرف متوجہ ہوکر اسي مسئلے پر ان سے گفتگو کرنے لگے ' جس کے متعلق مجھ سے سوال کيا تھا ۔ وہ اس مسئلے کے بارے مين پہلے ارسطاطاليس ' افلاطون اؤر ديگر فلاسفہ کے اقوال نقل کرتے تھے ' اؤر پھر ان پر اہل اسلام نے جو اعتراض و احتجاج کيا ہي اسکو بيان کرتے تھے ۔ مين نے ديکھا کہ ان کا حافظہ ايسا عمدہ ہي کہ مين نہين سمجھتا کہ ويسا فلسفے کے کسي اؤر مشتغل و متفرغ شخص کا ہوگا ۔ غرض کہ وہ اسي طرح اس مضمون پر بحث کرتے رہے ' تا آنکہ آخر کار مجھے بھي بولنے کي ہمت ہوئي ' اؤر جہان تک مجھے اس مسئلے کے متعلق علم تھا ان پر واضح ہوگيا ۔ جب مين واپس آنے لگا ' تو مجھے مال و اسباب ' ايک خلعت فاخرہ اؤر ايک گھوڑا عطا کيا ۔ ""

ابن رشد کے اسي مذکور الصدر شاگرد نے مجھے خود ان ہي کي زباني يہ واقعہ سنايا کہ " ايک دن ابوبکر ابن طفيل نے مجھے بلايا اؤر کہا کہ " آج مين نے امير المومنين سے ارسطاطاليس ' يا يہ کہو کہ اس سے ترجمہ کرنے والون ' کي عبارت کي دقت کي شکايت کي اؤر ان عبارات کے غموض اغراض بيان کرکے کہا کہ " کاش کوئي ايسا شخص مل جائے کہ ان کي تلخيص کردے اؤر ان مطالب کو بہ خوبي سمجھ کر انکو اس طرح صاف کردے کہ لوگ آساني سے سمجھ لين " ۔ تو اگر آپ مين ايسا کرنے کي لياقت اؤر ہمت ہو تو کرديجئے ؛ کيونکہ امير المومنين آپ کي جودت ذہن ' صفائي طبع اؤر قوت نزوع سے بخوبي واقف ہين ۔ آپ جانتے ہين کہ ميري کبر سني اؤر شغل خدمت ايسے کام

مین مانع ہین ' ورنه مین کردیتا ۔ اؤر پهر میرے پاس اؤر کئي کام ایسے موجود ہین جو اس سے زیادہ ضروري اؤر اہم ہین "۔ یه وجه هوئي که مین نے حکیم ارسطاطالیس کي کتابون کي تلخیص کي "۔ مین نے ان ابو الولید کي ایک کتاب دیکهي ہي ' جس مین انہون نے ایک ہي جلد مین حکیم موصوف کي کتابون کي تلخیص کي ہي ۔ وہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر حادي ہي ۔ اس کا نام " کتاب الجوامع " ہي ۔ اس مین انہون نے " سمع الکیان " ۔ "کتاب السماء والعالم " ۔ " رسالة الکون والفساد "۔ " کتاب آثار العلویه " اؤر " کتاب الحس والمحسوس " شامل کي ہین ۔ اس کے بعد انہون نے چار اجزاء کي ایک مبسوط کتاب مین ان کي تلخیص اؤر ان کے اغراض کي تشریح کي ہي *

خلاصه یه ہي که عبد المومن کي اولاد مین ' کیا شروع مین اؤر کیا بعد مین ' سوا ابو یعقوب یوسف کے کوئي ایسا شخص نہین پیدا هوا که حقیقي معني مین بادشاہ هو *

ان کے وزراء

(۱) چند ایام تک ان کے بهائي عمر نے وزارت کي ۔ مگر چونکه انہون نے اس عہدے کو ان کي لیاقت سے بالا تر پایا ' اس لئے ان کو علیحدہ کردیا *

(۲) پهر ابو العلاء ادریس بن ابراہیم بن جامع وزیر بنائے گئے ۔ مگر سنه ۵۷۷ کے دوران مین ان کو گرفتار کرکے ان کا تمام مال و اسباب قرق کیا گیا ۔

(۳) ان کے بعد خود انکے بیٹے ' اؤر ولي عہد ' ابو یوسف وزیر هوئے ' جو ان کي تاریخ موت یعني سنه ۵۸۰ تک وزیر رهے ۔ ان کي بیعت سے ان کے ملک روم مین شہید هونے تک انکي حکومت کا کل زمانه چند ماہ کم بائیس سال کا هوتا ہي (رحمه الله) ۔

ان کے کُتّاب

(۱) ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش، جو ان کے والد کے کاتب تھے •

(۲) ابو القاسم، المعروف بہ قالمي

(۳) ابو الفضل جعفر بن احمد، المعروف بہ ابن محشوہ، جو شہر بجایہ کے رھنے والے تھے *

ابو القاسم قالمي اپني وفات تک کتابت کے عہدے پر رھے • ان کے انتقال پر یہ لوگ مقرر ھوئے تھے • ان کے علاوہ :—

(٤) ابو الحسین ھوزني اشبیلي، اؤر

(٥) ابو عبد الرحمان طَوْسي، فوج کے کُتّاب تھے

ان کے حاجب

ان کا حاجب کافور تھا، جو ان کا خصي غلام تھا • اس کے رنگت کي سفیدي کي وجہ سے اسے کافور کہا کرتے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین اٹھارہ لڑکے تھے، جن کے نام یہ ھین :—

(۱) عمر • (۲) یعقوب، جو ولي عہد تھے • (۳) ابوبکر • (٤) عبد اللہ • (٥) احمد • (٦) یحیی • یہ یحیی (خدا ان پر رحم فرمائے) میرے دوست تھے، اؤر ان ہي سے مجھے اس خاندان کے اکثر حالات و کوائف معلوم ھوئے ھین • ان جیسا شخص نہ مین نے کبھي شاھي خاندان مین دیکھا نہ بازاریون مین (رحمۃ اللہ علیہ) • اصل مین مجھے لفظ "خادم" اختیار کرنا چاھئے تھا • مگر مین نے "دوست" اس لئے کہا کہ وہ مجھے خطوط مین کبھي "اخي و صدیقي" اؤر کبھي "ولیّ" لکھا کرتے تھے • میرے پاس انکے بہت سے خطوط موجود ھین،

جنهون نے مجھے فضیلت کي خلعت پہنادي ہي اۋر ایسي صفات سے آراستہ کیا ہي، جن کا میں مستحق نہ تھا •

(۷) موسيٰ • (۸) ابراهیم • (۹) ادریس • (۱۰) عبد العزیز •
(۱۱) طلحہ • (۱۲) اسحاق • (۱۳) محمد • (۱۴) عبد الواحد •
(۱۵) عثمان • (۱۶) عبد الحق • (۱۷) عبد الرحمن • (۱۸) اسماعیل •
ان بیٹون کے علاوہ چند بیٹیان بھي تھین •

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو محمد مالقي، جن کا پہلے ذکر ہوچکا ہي • ان کے معزول ہونے کے بعد :—

(۲) عیسيٰ بن عمران تازي وزیر ہوئے، جو اعمال شہر فاس کے تازا نامي رباط کے باشندے اۋر اہل بربر کے قبیلۂ تَسُول سے تھے، جو خود کو زناتہ سے منسوب کرتے تھے *

یہ عیسيٰ اہل مغرب کے فضلاء و نبہاء میں سے تھے • نہایت بلند آواز خطیب، فصیح و بلیغ مقرر، اۋر ایک باکمال شاعر تھے، اۋر اکثر علوم میں دسترس رکھتے تھے • ابو یعقوب کے زمانے میں وہ مرتبۂ بلند اۋر پایگاہ عالي پر پہنچ گئے تھے، وفود کي طرف سے کلام کیا کرتے تھے، اہم واقعات کے موقعون پر لوگون کو مخاطب کرتے تھے، اۋر عجیب و غریب پیرایون میں تقریر کرتے تھے • مروت ان میں حد کمال کو پہنچ گئي تھي، اۋر جو لوگ اۋرون سے ٹوٹ کر اۋر جدا ہوکر ان سے آ ملتے تھے، وہ انکي مدد اۋر نیابت کا پورا حق ادا کرتے تھے • ان کے بیٹے ابو عمران نے، جو آج کل ہمارے ہان قاضي الجماعت ہین، مجھ سے بیان کیا کہ "میں نے اپنے والد کو ایسے لوگون کا ذکر کرتے سنا ہي — اۋر بعض لوگ ایسے بھي موجود ہین جو ان کے زیر سایہ پرورش پا چکے ہین، مگر اب ان کو اس پر ملامت کرتے ہین — کہ جنهون نے پہلے

کوئي کار نمایان نه کیا تھا اؤر محض بے قدر آدمي تھے؛ مگر انھون نے ان کو پستي کے گڑھے سے نکال کر صاحب جاہ ' اؤر گمنامي سے نکال کر صاحب شہرت و نباہت بنا دیا تھا . یه تو کچھ تعجب کي بات نہین ہي که ان کے پاس نبیه القدر آدمي آئے ہون اؤر صاحب مراتب ہوگئے ہون؛ بلکه تعجب ایسے لوگون سے ہي ' جن کو انھون نے مرده سے زنده ' گمنام سے مشہور ' اؤر پست و ناکاره سے رفیع القدر کر دیا " . انکے افراط تعصب و حمایت کا یه حال تھا که وه ایک دن کہه رہے تھے که " حمایت اس کو نہین کہتے که تم اپنے دوست کي حمایت کرو؛ کیونکه اس کا حق ہي ' اؤر حق اس امر سے بالا تر اؤر غالب تر ہي که اس کي حمایت کي جائے . نہین بلکه حمایت یه ہي که تم اس دوست کي حمایت کرو ' حالانکه تم کو معلوم ہي که وه حق پر نہین ہي " . اؤر اؤر اسي قسم کي باتین ہین جو ان سے منقول ہین *

انکے لڑکون مین سے کوئي شخص ایسا نہین گزرا ' جو کہین نه کہین کا قاضي نه ہوا ہو . ان مین سے ایک علي تھے ' جو ایک مرد صالح تھے اؤر اپنے والد کے حین حیات ہي شہر بجایه کے قاضي ہو گئے تھے . پھر وہان سے معزول ہوکر تلمسان کي قضا پر مامور ہوئے تھے . وه ہمارے ایسے آدمیون مین مشہور ہین ' جو اپنے مذہب مین گوشه نشین تھے ' اؤر حق کے بارے مین کبھي سستي اؤر مداہنت سے کام نہین لیتے تھے . دوسرے بیٹے طلحه تھے ' جو تلمسان کے قاضي تھے ' تیسرے یوسف جنکو مین شہر فاس مین قاضي کے عہدے پر چھوڑکر آیا تھا ' مگر مین سنه ۶۲۰ مین مکه مین تھا که ان کي وفات کي خبر ملي . چوتھے کا نام ابو عمران ہي ' اؤر وه آج کل ہمارے ہان قاضي " الجماعت " ہین . ان شاء الله ان کا ذکر اصلي موقعه پر آئیگا *

(۳) ابو موسي مذکور کے بعد حجاج بن ابراہیم تجیبي قاضي ہوئے . وه شہر مراکش کے اعمال مین سے شہر اغمات کے رہنے والے تھے . ایسے

مرد صالح و پارسا تھے که انکا شمار زهاد مین هوتا ہي ۔ علم فقه و اصول فقه کے عالم متبحر اؤر علم حدیث کے فاضل اجل تھے ۔ پاک نفس و پاک دل بزرگ تھے ۔ حق پر سختي سے جمے رهتے تھے؛ بلکه اسي وجه سے اکثر اعیان سلطنت نے ان سے تنگ آکر امیر المومنین ابو یعقوب سے انکي شکایتین کرني شروع کردي تھین ۔ مگر لطف یه ہي که ان شکایات سے بادشاہ کے دل مین ان کي محبت اؤر بھي زیادہ جاگزین هوتي جاتي تھي ۔ انهون نے ابو یعقوب کي زندگي ہي مین وفات پائي ۔ انکي رقت قلب اؤر سرعت اشک کا یه عالم تھا که ایک دن وہ ایسي حالت مین امیر المومنین کے پاس گئے که ان کي داڑھي اؤر رداء آنسوؤن مین تر تھي ۔ امیر المومنین کے سامنے پہنچ کر اؤر بھي زیادہ اشکباري کرنے لگے ۔ امیر المومنین نے سوال کیا که " آپ کیون روتے ہین ؟ "

حجاج :- امیر المومنین ! مین آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا هون ۔ کیا آپ مجھے خدمت سے معاف نهین کرینگے ؟

امیر المومنین :- پهلے آپ یه بتائیے که آپ کي اس گریه و زاري کا سبب کیا ہي ؟

حجاج :- مین مجلس حُکم مین بیٹھا هوا تھا که ایک بوڑھا شراب خوار میرے پاس لایا گیا ؛ جس کو مین کئي مرتبه سزا دے چکا هون ۔ مین نے اس سے پوچھا که " اي بڈھے ! قیامت کے دن تیرا حشر کس حالت مین هوگا ؟ " اس کے جواب مین اس نے دونون هاتھ کھول کر کہا که " اس طرح " ۔ قسم به خدا که جس وقت سے مین نے اسکے اس قول کا مطلب سمجھا ہي ؛ آنسو میرے قابو مین نهین ہین که روک لون ۔ اصل مین اس نے میرے سامنے رسول خدا صلي الله علیه و سلم یه قول مبارک کنایةً بیان کیا ہي که " قیامت کے دن قاضي کا حشر اس طرح هوگا که اس کے دونون هاتھ اس کي گردن سے بندھے هوئے هونگے ۔ پھر یا تو اس کا عدل اسے آزاد کرائیگا یا اس کا جور اسے

خوار کریگا" • یہي اس حدیث کا مطلب ہي • میں آپ سے خدا کے لئے سوال کرتا ہون کہ اب آپ مجھے خدمت سے معاف رکھین •

امیر المومنین نے ایسا کرنے کا وعدہ کیا' تو انہون نے کہا کہ "ممکن ہي کہ میري جگہ کوئي –"

امیر المومنین (بات کاٹ کر) :— مگر جب تک آپ کي جگہ کے لئے کوئي شخص نہ مل جائیگا میں ایسا نہ کرونگا • اس واقعہ کے بعد وہ چند دن ہي زندہ رہ کر انتقال کر گئے • رحمہ اللہ *

(۴) ان کے بعد ابو جعفر احمد بن مضاء قاضي ہوئے • وہ اہل قرطبہ میں سے تھے' اور امیر المومنین ابو یعقوب کي وفات کے بعد بھي ابو یوسف المنصور کي خلافت کے شروع کے حصے میں قاضي رہے *

فصل

جب ابو یعقوب کا امر حکومت مستقل طور پر قائم ہو گیا' تو وہ سنہ ٥٦٧ تک مراکش ہي میں اقامت پذیر رہے • پھر ظاہرا صرف رومیون سے جنگ آزمائي کرنے' مگر باطناً تمام جزیرہ نمائے اندلس پر قبضہ کرنے اور اعمال مرسیہ سے لے کر اس مقام تک کہ جہان آج مشرق اندلس میں مسلمانون کي حکومت ہي (جس کا مختصر ذکر پہلے ہو چکا ہي) اور جو محمد بن سعد المعروف بہ ابن مرذنیش کے قبضے میں تھا اسے فتح کرنے کي نیت سے' روانگي کا خیال کیا • اس غرض سے انہون نے الموحدون کے قبائل وغیرہ میں سے ایک زبردست لشکر تیار کیا' اور کوچ کرکے شہر سبتہ پہنچ کر قیام کیا' جہان انکے لئے ایک عمارت تیار کي گئي' جو آج تک باقي ہي • جب ان کا لشکر پورا ہو گیا' اور وہ افواج بھي ان سے آملین جو پیچھے آ رہي تھین' تو

سمندر کو عبور کیا اوٗر اشبیلیه مین خیمه زن هوکر محمد بن سعد کے مقابلے کے لئے فوج روانه کي ۔ ابو یعقوب کے بهائي ' عثمان ابن عبد المومن ' شهر اغرناطه کے والي تهے ؛ ان کو لکها که فوجین همراه لے کر محمد بن سعد کے پایهٔ تخت مرسیه پر حمله کرو ۔ چنانچه عثمان فوج لے کر چلے اوٗر مرسیه کے قریب الجلّاب نام ایک موضع مین قیام پذیر هوئے اُدهر سے محمد بن سعد بهي ایک لشکر عظیم لے کر نکلا ' جس مین اکثر فرنگي بهي شامل تهے ؛ کیونکه وه اپني جنگون مین ان سے مدد لیا کرتا تها ' اوٗر انکو اپني فوجون مین بهرتي کرکے جنگ مین کام لیتا تها ۔ وجه یه تهي که اسے بخوبي معلوم تها که اس کي فوج کے اکثر قائدین اوٗر رعیت کے اکثر افراد اس سے خلاف و عناد رکهتے تهے ۔ اوٗر اسي بناء پر اس نے اپنے اکثر قائدین پر مختلف تهمتین قائم کرکے انهین طرح طرح سے قتل کرڈالا تها ' جس کي ایک مثال یه هي که مجهے معلوم هوا هي که اس نے اپنے سپه سالار کو دیوار مین چن دیا اوٗر وه بیچاره اسي حالت مین بهوک پیاس سے مرگیا ۔ اسي طرح اسے قتل کرنے کے اوٗر بهي کئي ڈهنگ یاد تهے اوٗر ان سے کام لیتا تها ۔ مختصر یه که ان تمام قائدین کو قتل و غارت کرکے نصاريٰ کو مقرر کیا ' اوٗر حسب سابق مختلف افواج ان کے ماتحت کردین ۔ ان مین سے اکثر مرسیه هي کے باشندے تهے ۔ الغرض وه اپني افواج اوٗر نصاريٰ کو همراه لے کر نکلا ' اوٗر مرسیه سے چار میل کے فاصلے پر الجلاب کے مقام پر دونون فوجون مین مقابله هوا ۔ محمد بن سعد کي فوج نے سخت هزیمت کهائي ۔ اعیان روم مین سے چند آدمي قتل هوئے ' اوٗر محمد بن سعد محصور هو جانے کے ارادے سے مرسیه مین داخل هوا ۔ الموٗحدون نے نهایت سختي سے محاصره کیا ' اوٗر جب تک که محمد بن سعد نے دم نه توڑ دیا انهون نے محاصره کو برابر جاري رکها ۔ مگر اس کي موت کو پوشیده رکها گیا آخر کار اس کا بهائي ' یوسف بن سعد الملقب به الرئیس ' بلنسیه سے

آ پہنچا، جہان وہ اپنے بھائي محمد کي طرف سے حاکم تھا۔ انجام کار اس نے اور محمد بن سعد کے بیٹون وغیرہ نے ہر طرح کے غور و خوض کے بعد یہ رائے قائم کي کہ سب مل کر امیر المومنین ابو یعقوب کے سامنے ہتھیار ڈال دین اور ملک کو بھي ان کے ہي سپرد کردین۔ چنانچہ انہون نے ایسا ہي کیا۔ کہتے ہین کہ جب ابو عبد اللہ محمد بن سعد کي موت کا وقت قریب آیا، تو اس نے اپنے سب بیٹون (جن کي تعداد، جہان تک مجھے علم ہي، آٹھ تھي) یعني ہلال المکني بہ ابو القمر (جو سب سے بڑا تھا اور اسي سے اس نے وصیت بھي کي تھي)، غانم، زبیر، عزیز، نصیر، بدر، ارقم، عسکر (اور ان کے علاوہ اور چھوٹے لڑکے بھي تھے، جن کے نامون سے مین واقف نہین ہون) اور اپني بیٹیون کو (جن مین سے ایک نے امیر المومنین ابو یعقوب سے اور دوسري نے امیر المومنین ابو یوسف یعقوب ابن یوسف سے نکاح کر لیا تھا) اپنے پاس بلاکر یون وصیت کي کہ "اي میرے بچو! مین دیکھتا ہون کہ ان لوگون کا امر پھیل چکا ہي، انکے پیروان کي تعداد بہت بڑھ چکي ہي، اور مختلف ملک ان کي اطاعت مین داخل ہو چکے ہین۔ میرا خیال ہي کہ اب تم لوگ ان کا مقابلہ نہین کر سکتے۔ لہذا اب تم اپنے اختیار سے امر ان کے سپرد کردو، تا کہ قبل اس کے کہ ان لوگون کے ہاتھون جو مصیبتین اورون پر پڑي ہین تم پر بھي پڑین تم ان کے ہان منظور نظر بن سکو۔ یہ تو تم سن ہي چکے ہو کہ جن بلاد مین یہ لوگ داخل ہوتے ہین ان سے کس قدر سختي کے ساتھ اپني تمام باتین منوا لیتے ہین"۔ واللہ اعلم ان دونون باتون مین کون سي درست ہي *

امیر المومنین نے اشبیلیہ سے روانہ ہوکر ادفنش (لعنہ اللہ) کے ملک کا قصد کیا، اور وہان کے ایک بڑے شہر وَبْذ مین پہنچ کر دم لیا۔ کیونکہ انہین خبر ملي تھي کہ ادفنش کے اعیان دولت اور سرداران لشکر وہین موجود ہین۔ انہون نے کئي ماہ تک نہایت سختي

سے ان کا محاصرہ کئے رکھا ۔ آخر یہہ نوبت پہنچي کہ انہوں نے شہر سپرد کر دینے کا ارادہ کرلیا ۔ مجھہ سے بہت سے اہل امر شیوخ نے یہ بات بیان کي ہي کہ جب محصورین کو پیاس نے ستانا شروع کیا ' تو انہوں نے امیر المومنین کے پاس اس شرط پر طلب امان کے لئے درخواست کي کہ وہ سب لوگ شہر چھوڑکر چلے جانے کو تیار ہین ؛ مگر امیر المومنین نے انکار کیا ' اور چونکہ وہ ان لوگون کي پیاس کي شدت اور اموات کي کثرت کا حال سن رہے تھے اس لئے انکو حصار کا شوق اور بھي زیادہ دامنگیر رہا ۔ جب وہ لوگ امیر المومنین کے جواب سے مایوس ہو گئے ' تو ایک رات شہر کے اندر سے سخت شور و غل سنائي دیا ' جس کي وجہ یہ تھي کہ انہوں نے اپني انجیلین نکال لي تھین ' اور ان کے قسیس اور رہبان پاني کے لئے دعائین مانگ رہے تھے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پاني اس طرح برسنا شروع ہوا کہ گویا مشکیزون کے دہانے کھول دئے گئے ہین ۔ انہوں نے اپنے تمام حوض و مغاک اس سے بھر لئے ' خوب پیٹ بھر کے پاني پیا ' اور سیراب ہوکر پھر مسلمانون کا مقابلہ کرنے کو مضبوط ہوگئے ۔ آخر جب ادفنش (لعنہ اللہ) نے سات سال کے لئے عارضي صلح کرلي ' تو امیر المومنین اسے چھوڑکر اشبیلیہ کو واپس گئے ۔ وہ سنہ ۷ اور ۱ مین اندلس ہي مین رہے اور سنہ ۵۶۹ کے اواخر مین مراکش کو واپس گئے ۔ اسوقت تک وہ تمام جزیرہ نمائے اندلس کے مالک ہو چکے تھے ' پورا ملک انکا مطیع و منقاد ہو چکا تھا ' اور اس کا کوئي حصہ ان کي اطاعت سے باہر نہ تھا *

سنہ ۷۱ مین وہ اس غرض سے سوس گئے کہ وہان مقام دَرَن کے قبائل مین کچھہ اختلاف ہو گیا تھا اسے رفع کیا جائے ۔ چنانچہ انہوں نے جاکر فتنے کو برباد کیا ' اتفاق و اتحاد قائم کیا ' اور بغض و حسد کي آگ بجھائي *

سنه ۵۸۳ کے صدر میں غمارہ نامي قبیلے کے بعض افراد نے جماعت سے علیحدگي اختیار کرنے اور اطاعت و فرمان برداري کو خیرباد کہنے کا ارادہ کیا ۔ جو کچھ وہ لوگ کرنا چاہتے تھے اور کرتے تھے ان سب کاموں میں سبع بن حیان نامي ایک شخص ان کو صلاح و مشورہ اور مدد دیا کرتا تھا ؛ اور ان شرارتوں میں اس کا بھائي مرزدغ بھي شامل تھا ۔ انھوں نے لوگوں کو فتنہ برپا کرنے کي دعوت دي ۔ چنانچہ ایک خلق کثیر اور قبیلۂ مذکورہ ان کے گرد جمع ہوگیا ' اور یہ سب ملکر اس قدر زبردست جماعت بن گئي تھي کہ اس کا حصر و عدد مشکل ہے ۔ ان کے مقامات عمل کا طول و عرض قریب بارہ مراحل کے تھا ۔ امیرالمومنین بہ نفس نفیس ان کي سرزنش کے لئے گئے ۔ ان سب نے مل کر اپنے دونوں سرکردگان کو ان کے حوالے کردیا ۔ سب حوالي موالي ان کو چھوڑ چھاڑ کے بھاگ گئے ' اور وہ دونوں پکڑے گئے

سنه ۵۸۰ کے آغاز میں ابو یعقوب مراکش سے نکل کر بلاد افریقیہ کے قصد سے روانہ ہوئے ' اور سب سے پہلے شہر قفصہ کو گئے ' جہاں ایک شخص علي ' المعروف بہ ابن الرند ' رہا کرتا تھا ' اور اپنے آپ کو " الناصر لدین النبي " کے لقب سے ملقب کرتا تھا ۔ ابو یعقوب اور انکے الموحدون نے اس کا محاصرہ کرلیا ' اور خلاف و فساد کي بیخ کني کرکے مراکش کو واپس چلے گئے *

اسي سفر کے دوران میں بادشاہ صقلیہ نے ان سے صلح کرلي ' اور خوف شدید کي وجہ سے کچھ خراج بھي بھیجا ۔ امیرالمومنین نے قبول کرلیا ' اور اس شرط پر صلح کي کہ ہر سال ان کو مال و زر کي وہ مقدار دي جایا کرے ' جس پر فریقین آپس میں متفق ہوں ۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسي ذریعے سے ان کے پاس ایسے ایسے ذخائر جمع ہوگئے تھے کہ کسي اور بادشاہ کے پاس نہ ہونگے ۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ان ذخائر میں ایک یاقوت تھا ' جسے " الحافر " کہتے تھے ۔

انہون نے اس سے ایک مصحف شریف کو مزین کیا تھا ' جس مین اور بھي طرح طرح کے جواہرات جڑے ہوئے تھے ۔ یہ یاقوت انمول اور گھوڑے کے سم کي برابر تھا ۔ وہ آج تک مع اور قیمتي پتھرون کے اسي مصحف مین جڑا ہوا موجود ہي ۔ یہ مصحف شریف حضرت عثمان رضي الله عنہ کا تھا ' اور بنو امیہ کے خزائن مین سے انکے ہاتھ آیا تھا ۔ وہ لوگ جہان کہین جاتے تھے اس کو اپنے ہمراہ رکھتے تھے ۔ جلوس کي ترتیب یہ ہوتي تھي کہ ایک سرخ اونٹني پر یہ مصحف رکھا جاتا تھا ' اور وہ اونٹني نہایت قیمتي دیباج کے فاخرہ کپڑے اور نفیس نفیس زیورات سے آراستہ و پیراستہ ہوتي تھي ۔ اسي طرح ان کپڑون کے نیچے سبز دیباج کا نمگیرہ ہوتا تھا ۔ پھر انکے چپ و راست دو دو بانس ہوتے تھے ' جن پر سبز جھنڈے لگے ہوتے تھے ' اور سنان کے مقام پر سیب کي شکل کي زرین مٹھین ہوتي تھین ۔ اونٹني کے پیچھے بھي اسي طرح ایک مزین خچر ہوتا تھا ' اور اس پر بھي ایک مصحف رکھا جاتا تھا ۔ کہتے ہین کہ وہ ابن تومرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا ۔ وہ مصحف عثماني سے ضخامت مین چھوٹا تھا ۔ اس مین چاندي جڑي ہوئي تھي اور سونے سے مطلا تھا ۔ یہ تمام ساز و سامان خلیفہ کے آگے آگے چلتا تھا ۔ الغرض جب تمام مغرب مین کوئي شخص ان کا مخالف یا معاند باقي نہ رہا ' اور کل جزیرہ نمائے اندلس ان کا مطیع ہو گیا ' تو مراکش کو واپس چلے گئے ۔ ان کے عہد مین مال و زر مین کثرت اور خراج مین وسعت ہو گئي تھي *

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہي ' وہ ایک سخي اور فیاض آدمي تھے ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ انہون نے مذکور الصدر ہلال بن محمد بن سعد ' صاحب شرق اندلس ' کو صرف ایک ہي دن مین بارہ ہزار دینار دئے تھے ۔ اس ہلال بن محمد کي امیرالمومنین سے تقریب ' ان کے اس پر احسانات اور محبت کے عجیب و غریب قصے ہین ۔ چنانچہ

ہلال کا ایک بیٹا مجھ سے کہتا تھا کہ "میرے والد یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ "میں نے ایک مرتبہ رات کو یہ خواب دیکھا کہ امیرالمومنین ابو یعقوب نے مجھے ایک کنجی دي ہي ۔ صبح ہوئي تو کیا دیکھتا ہون کہ ان کا قاصد مجھے بلانے آیا ہي ۔ مین سوار ہوکر قصر کو گیا، اوْر امیرالمومنین کي خدمت مین پہنچ کر ان کو سلام کیا ۔ انہون نے مجھ کو اپنے قریب بلایا، اوْر مین اسقدر قریب ہوکر بیٹھا کہ میرے کپڑے ان کے لباس سے مس کرتے تھے ۔ پھر انہون نے اپني کلاہ دراز مین سے ایک ویسي ہي کنجي نکال کر مجھے دي جیسي مین نے رات کو خواب مین دیکھي تھي ۔ اوْر کہا کہ "لو یہ اپنے پاس رکھو"۔ مجھے اس کنجي کي کیفیت دریافت کرتے ہوئے کچھ خوف سا ہوا ۔ مگر انہون نے خود ہي بولنا شروع کیا، اوْر کہا کہ "ابو القمر! عامل مرسیہ نے ہمارے پاس جو کچھ مال و اسباب وغیرہ بھیجا تھا، اس مین ایک صندوق بھي تھا، جو اس نے تمھارے کسي خزانے مین پایا تھا ۔ مگر اسے یہ خبر نہ تھي کہ اس مین کیا ہي ۔ یہ کنجي اسي صندوق کي ہي، اوْر ہم بھي نہین جانتے کہ اس مین کیا کیا ہي"۔

مین :— کیا امیرالمومنین نے اسے اپنے سامنے کھولنے کا حکم نہین دیا ؟

امیرالمومنین :— اگر ہمین اپنے سامنے ہي کھلوانا ہوتا، تو ہم یہ کنجي تمھین کیون دیتے ؟

یہ کہہ کر صندوق منگایا اوْر میرے پاس رکھہ دیا ۔ مین نے جو اسے کھولا تو دیکھتا ہون کہ اس مین میرے والد کے زیورات اوْر ذخائر بھرے ہوئے ہین، جن کي قیمت چالیس ہزار دینا سے بھي زائد تھي"۔

اسي طرح کا ایک اوْر قصہ ہي ۔ جب امیرالمومنین نے رومیون پر حملہ کرنے کا قصد کیا، تو علماء کو حکم دیا کہ جہاد کے متعلق تمام احادیث جمع کرین، تاکہ الموحدون کو پڑھادي جائین ۔ چنانچہ

الموحدون کي يه عادت اب تک جاري هي • انکے حکم کے مطابق تمام علماء احاديث جمع کرکے اميرالمومنين کے پاس لائے ' اۋر وه هر روز خود تمام الموحدون کو لکھوايا کرتے تھے • هر موحد اۋر سردار ايک تختي اپنے همراه لاتا تها ' جس پر وه احاديث لکھ ليتا تها • ايک دن هلال مذکور بھي آيا ؛ مگر اسکے پاس کوئي تختي نه تهي • جب اميرالمومنين لکھوانے لگے ' تو اۋر سب نے اپني اپني تختيان نکالين ' مگر هلال کے پاس تو تهي هي نهين وه نکالتا کيا • وزيرنے اس سے کها که " ابو القمر! تمهاري تختي کهان هي؟" اسنے شرمنده هوکر بهانے بنانے شروع کئے • اميرالمومنين نے اپني عبا کے نيچے سے ايک تختي نکال کر هلال کو دي اۋر کها که " هلال کي تختي يه هي" • جب وه دوسرے دن آيا ' تو اس کے پاس کوئي اۋر تختي تهي • اميرالمومنين نے نئي تختي ديکھ کر اس سے سوال کيا که " ابو القمر! تمهاري وه کل والي تختي کهان گئي ؟" اس نے جواب ديا که " مين نے اسے احتياط سے ايک جگه رکھ ديا هي اۋر وصيت کردي هي که جب مين مرون تو وه تختي ميري جلد بدن اۋر کفن کے درميان رکھ کر ميرے همراه دفن کردي جائے" • اۋر يه کهه کر اس نے اس طرح آنسوؤن کي جھڑي لگائي که مجلس کے بعض لوگ بھي رونے لگے • اميرالمومنين نے يه کيفيت ديکھ کر کها که " محب صادق ايسے هوتے هين" اۋر حکم ديا که اسے اۋر اس کے بيٹون کو گھوڑے ' مال و زر اۋر خلعتين دي جائين *

بخشش مال و دولت ان کے لئے ايک آسان سي بات تهي ؛ کيونکه زياده خرچ کرنا ان کي طبيعت هي مين تها • ان کے هان مختلف طريقون سے آمدني هوتي تهي • ان مين سے مختلف مقامات کے خراج بھي تھے ' جو ان کو وصول هوتے تھے • صرف افريقيه هي سے اتنا خراج وصول هوتا تها که جو هر سال ڈيڑھ سو خچرون پر لادا جاتا تها • علاوه اس کے مفصلۂ ذيل مقامات سے بھي خراج آتا تها :—

(۱) جایه اۋر اس کے اعمال ۔ (۲) تلمسان اۋر اس کے اعمال ۔ (۳) المغرب ۔ اس نام سے ان کے هان وہ ملک موسوم تها جو رباط تازا نامي شهر سے شهر مکناسة الزيتون تک پهيلا هوا تها ۔ اسکا طول و عرض تقریباً سات مراحل کے برابر تها ۔ جهان تک مجهے علم هي ' یه ملک روئے زمین کے باقي تمام ممالک سے زیادہ سر سبز و شاداب ' اۋر به لحاظ انهار و اشجار اۋر بقول و رياحين کے بهترین هي ۔ (٤) شهر سلا اۋر اس کے اعمال ۔ (٥) شهر سبته اۋر اس کے اعمال ۔ یه اعمال به درجۀ غایت وسیع و ضخیم هین ؛ کیونکه تمام بلاد غمارہ اسي مین شامل هین ' اۋر جیسا که هم کهه چکے هین ' وہ طول و عرض مین تقریباً بارہ مراحل هي ۔ (٦) تمام جزیرہ نمائے اندلس ' جس کا آغاز بلاد مسلمین کي انتهاء هي ' جو رومیون کي سر زمین سے جا ملتا هي ۔ دوسري طرف اسکي آخري سرحد بهي رومیون کے ملک سے ملحق هي جهان اعمال شلب واقع هین ۔ اس کا طول و عرض تقریباً چوبیس مراحل هي ۔ اس تمام سر زمین مین کوئي شخص ان سے تنازع نهین کرتا ' اۋر نه کسي مین یه طاقت هي که وهان سے ایک درم بهي مراکش اۋر اس کے اعمال تک پهنچنے سے روک سکے ۔ اعمال مراکش مین بهي نهایت فراخ حالي میسر هي ' کیونکه اس کے قریب بڑے بڑے قبائل اۋر شهر آباد هین ۔ المغرب کے کسي بادشاہ کے پاس اس قدر مال و زر نهین پهنچتا تها جسقدر ابو یعقوب کے هان آتا تها ۔ میرے ایک دوست ' جو بیوت الاموال کے متولي تهے ' سنه ٦١١ کے آغاز مین مجهه سے بیان کرتے تهے که "مین نے ایسے بے شمار سر بمهر خریطے دیکهے هین جو امیر المومنین ابو یعقوب کے پاس جا رهے تهے ۔"

ابو یعقوب کے زمانے مین سنه ٥٧٤ کے اواخر مین پهلي مرتبه * غُزّ آئے ' اۋر ابو یوسف کے آخري زمانے تک ان کي جماعت کي تعداد برابر ترقي پذیر رهي ۔

* غُزّ ترکون کے ایک قبیلے کا نام هی ۔ (مترجم)

ابو یعقوب کا تمام زمانه گویا عید اوڔ شادي کا زمانه تها۔ تر و تازگي' امن و آسائش' کثرت رزق اوڔ وسعت معیشت عام باتین تهین۔ اہل المغرب نے ایسے دن کبهي نهین دیکهے۔ ابو یوسف کي امارت کے شروع زمانے مین بهي خوش عیشي' خوش باشي اوڔ مرفة الحالي کي یهي حالت تهي *

سنه ۷۹ مین ابو یعقوب نے پهر جنگ کي تیاري کي۔ تمام میدانون اوڔ پہاڑون کے المصامده اوڔ عرب وغیره کو دعوت جنگ دي' اوڔ ایک فوج تیار کرکے جزیره نمائے اندلس کے قصد سے روانه هوئے۔ سمندر کو عبور کرکے حسب عادت شهر اشبیلیه پهنچے' جو ان کي اوڔ ان کے امراء و اولاد کي فرود گاه تهي۔ جب اچهي طرح سستا چکے اوڔ تمام سامان سے لیس هوگئے' تو شهر شنترین (اعادها الله للمسلمین) کي طرف روانه هوئے۔ شهر شنترین اندلس کے مغرب مین واقع ہے' اوڔ نهایت مضبوط و مصئون شهر ہے۔ اس کا ذکر اس سے قبل دولت لمتونیه کے باب مین آچکا ہے۔ آج کل اس پر اوڔ اسکے ساتھ اوڔ کئي شهرون پر ایک عیسائي بادشاه ابن الریق نام حکمران ہے (لعنه الله)۔ غرضیکه امیر المومنین اپني افواج کو ہمراه لئے هوئے وهان جاکر قیام پذیر هوئے' اوڔ اسکے درختون کي قطع و برید اوڔ زروع کي تخریب کرکے نهایت شد و مد سے تاخت و تاراج شروع کي۔ جب ابن الریق (لعنه الله) کو معلوم هوا که ابو یعقوب اس پر حمله آور هونے والے ہین' اوڔ یقین هو گیا که وه عنقریب پهنچا ہي چاهتے ہین' مگر اتني تاب و طاقت بهي نه تهي که ان کا مدافعه کرتا یا ان کے مقابلے کے لئے نکلتا' اس لئے اس سے یهي بن پڑا که اپنے اعیان دولت' سرداران لشکر اوڔ تمام حوالي موالي کو جمع کرکے شنترین مین داخل هوا۔ پهر شهر مین ہر طرح کا سامان خور و نوش مهیا کیا' اسلحه تیار کئے' اوڔ جو جو کچهه درکار تها بهر لیا۔ بعد ازان ڈهالین' کمانین اوڔ دیگر آلات حرب بهم پهنچاکر

ہلال کا ایک بیٹا مجھ سے کہتا تھا کہ " میرے والد یہ واقعہ بیان کرتے تھے کہ " میں نے ایک مرتبہ رات کو یہ خواب دیکھا کہ امیرالمومنین ابو یعقوب نے مجھے ایک کنجی دی ہے ۔ صبح ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ان کا قاصد مجھے بلانے آیا ہے ۔ میں سوار ہوکر قصر کو گیا ' اور امیرالمومنین کی خدمت میں پہنچ کر ان کو سلام کیا ۔ انہوں نے مجھ کو اپنے قریب بلایا ' اور میں اسقدر قریب ہوکر بیٹھا کہ میرے کپڑے ان کے لباس سے مس کرتے تھے ۔ پھر انہوں نے اپنی کلاہ دراز میں سے ایک ویسی ہی کنجی نکال کر مجھے دی جیسی میں نے رات کو خواب میں دیکھی تھی ' اور کہا کہ " لو یہ اپنے پاس رکھو " ۔ مجھے اس کنجی کی کیفیت دریافت کرتے ہوئے کچھ خوف سا ہوا ۔ مگر انہوں نے خود ہی بولنا شروع کیا ' اور کہا کہ " ابو القمر ! عامل مرسیہ نے ہمارے پاس جو کچھ مال و اسباب وغیرہ بھیجا تھا ' اس میں ایک صندوق بھی تھا ' جو اس نے تمھارے کسی خزانے میں پایا تھا ۔ مگر اسے یہ خبر نہ تھی کہ اس میں کیا ہے ۔ یہ کنجی اسی صندوق کی ہے ' اور ہم بھی نہیں جانتے کہ اس میں کیا کیا ہے " ۔

میں :- کیا امیرالمومنین نے اسے اپنے سامنے کھولنے کا حکم نہیں دیا ؟

امیرالمومنین :- اگر ہمیں اپنے سامنے ہی کھلوانا ہوتا ' تو ہم یہ کنجی تمھیں کیوں دیتے ؟

یہ کہہ کر صندوق منگایا اور میرے پاس رکھ دیا ۔ میں نے جو اسے کھولا تو دیکھتا ہوں کہ اس میں میرے والد کے زیورات اور ذخائر بھرے ہوئے ہیں ' جن کی قیمت چالیس ہزار دینا سے بھی زائد تھی " ۔

اسی طرح کا ایک اور قصہ ہے ۔ جب امیرالمومنین نے رومیوں پر حملہ کرنے کا قصد کیا ' تو علماء کو حکم دیا کہ جہاد کے متعلق تمام احادیث جمع کریں ' تاکہ الموحدون کو پڑھادی جائیں ۔ چنانچہ

الموحدون کي يه عادت اب تک جاري ہي ۔ انکے حکم کے مطابق تمام علماء احاديث جمع کرکے اميرالمومنين کے پاس لائے ' اور وہ ہر روز خود تمام الموحدون کو لکھوايا کرتے تھے ۔ ہر موحد اور سردار ايک تختي اپنے ہمراہ لاتا تھا ' جس پر وہ احاديث لکھ ليتا تھا ۔ ايک دن ہلال مذکور بھي آيا ؛ مگر اسکے پاس کوئي تختي نه تھي ۔ جب اميرالمومنين لکھوانے لگے ' تو اور سب نے اپني اپني تختيان نکالين ' مگر ہلال کے پاس تو تھي ہي نہين وہ نکالتا کيا ۔ وزيرنے اس سے کہا که " ابو القمر! تمہاري تختي کہان ہي؟" اسنے شرمندہ ہوکر بہانے بنانے شروع کئے ۔ اميرالمومنين نے اپني عبا کے نيچے سے ايک تختي نکال کر ہلال کو دي اور کہا که " ہلال کي تختي يه ہي " ۔ جب وہ دوسرے دن آيا ' تو اس کے پاس کوئي اور تختي تھي ۔ اميرالمومنين نے نئي تختي ديکھ کر اس سے سوال کيا که " ابو القمر! تمہاري وہ کل والي تختي کہان گئي ؟ " اس نے جواب ديا که " مين نے اسے احتياط سے ايک جگه رکھ ديا ہي اور وصيت کردي ہي که جب مين مرون تو وہ تختي ميري جلد بدن اور کفن کے درميان رکھ کر ميرے ہمراہ دفن کردي جائے " ۔ اور يه کہہ کر اس نے اس طرح آنسوؤن کي جھڑي لگائي که مجلس کے بعض لوگ بھي رونے لگے ۔ اميرالمومنين نے يه کيفيت ديکھ کر کہا که " محب صادق ايسے ہوتے ہين " اور حکم ديا که اسے اور اس کے بيٹون کو گھوڑے ' مال و زر اور خلعتين دي جائين *

بخشش مال و دولت ان کے لئے ايک آسان سي بات تھي ؛ کيونکه زيادہ خرچ کرنا ان کي طبيعت ہي مين تھا ۔ ان کے ہان مختلف طريقون سے آمدني ہوتي تھي ۔ ان مين سے مختلف مقامات کے خراج بھي تھے ' جو ان کو وصول ہوتے تھے ۔ صرف افريقيه ہي سے اتنا خراج وصول ہوتا تھا که جو ہر سال ڈيڑھ سو خچرون پر لادا جاتا تھا ۔ علاوہ اس کے مفصلۂ ذيل مقامات سے بھي خراج آتا تھا :-

(۱) بجایه اور اس کے اعمال ۔ (۲) تلمسان اور اس کے اعمال ۔ (۳) المغرب ۔ اس نام سے ان کے هان وہ ملک موسوم تھا جو رباط تازا نامي شهر سے شهر مکناسة الزیتون تک پهیلا هوا تها ۔ اسکا طول و عرض تقریباً سات مراحل کے برابر تھا ۔ جہان تک مجھے علم هي ' یه ملک روئے زمین کے باقي تمام ممالک سے زیادہ سرسبز و شاداب ' اور به لحاظ انهار و اشجار اور بقول و ریاحین کے بهترین هي ۔ (۴) شهر سلا اور اس کے اعمال ۔ (۵) شهر سبته اور اس کے اعمال ۔ یه اعمال به درجهٔ غایت وسیع و ضخیم هین ؛ کیونکه تمام بلاد غمارہ اسي مین شامل هین ' اور جیسا که هم کهه چکے هین ' وہ طول و عرض مین تقریباً بارہ مراحل هي ۔ (۶) تمام جزیرہ نمائے اندلس ' جس کا آغاز بلاد مسلمین کي انتهاء هي ' جو رومیون کي سرزمین سے جا ملتا هي ۔ دوسري طرف اسکي آخري سرحد بهي رومیون کے ملک سے ملحق هي جهان اعمال شلب واقع هین ۔ اس کا طول و عرض تقریباً چوبیس مراحل هي ۔ اس تمام سرزمین مین کوئي شخص ان سے تنازع نهین کرتا ' اور نه کسي مین یه طاقت هي که وهان سے ایک درم بهي مراکش اور اس کے اعمال تک پهنچنے سے روک سکے ۔ اعمال مراکش مین بهي نهایت فراخ حالي میسر هي ' کیونکه اس کے قریب بڑے بڑے قبائل اور شهر آباد هین ۔ المغرب کے کسي بادشاہ کے پاس اس قدر مال و زر نهین پهنچتا تها جسقدر ابو یعقوب کے هان آتا تها ۔ میرے ایک دوست ' جو بیوت الاموال کے متولي تهے ' سنه ۶۱۱ کے آغاز مین مجهه سے بیان کرتے تهے که "مین نے ایسے بے شمار سر بمهر خریطے دیکھے هین جو امیر المومنین ابو یعقوب کے پاس جا رهے تهے ۔"

ابو یعقوب کے زمانے مین سنه ۵۷۴ کے اواخر مین پهلي مرتبه * غُزّ آئے ' اور ابو یوسف کے آخري زمانے تک ان کي جماعت کي تعداد برابر ترقي پذیر رهي ۔

---

* غُزّ ترکون کے ایک قبیلے کا نام هی ۔ (مترجم)

ابو یعقوب کا تمام زمانہ گویا عید اور شادی کا زمانہ تھا ۔ تر و تازگی' امن و آسائش' کثرت رزق اور وسعت معیشت عام باتین تھین ۔ اہل المغرب نے ایسے دن کبھی نہین دیکھے ۔ ابو یوسف کی امارت کے شروع زمانے مین بھی خوش عیشی' خوش باشی اور مرفہ الحالی کی یہی حالت تھی *

سنہ ۷۹ مین ابو یعقوب نے پھر جنگ کی تیاری کی ۔ تمام میدانون اور پہاڑون کے المصامدہ اور عرب وغیرہ کو دعوت جنگ دی' اور ایک فوج تیار کرکے جزیرہ نمائے اندلس کے قصد سے روانہ ہوئے ۔ سمندر کو عبور کرکے حسب عادت شہر اشبیلیہ پہنچے' جو ان کی اور ان کے امراء و اولاد کی فرود گاہ تھی ۔ جب اچھی طرح سستا چکے اور تمام سامان سے لیس ہوگئے' تو شہر شنترین (اعادھا اللہ للمسلمین) کی طرف روانہ ہوئے ۔ شہر شنترین اندلس کے مغرب مین واقع ہی' اور نہایت مضبوط و مصئون شہر ہی ۔ اس کا ذکر اس سے قبل دولت لمتونیہ کے باب مین آچکا ہی ۔ آج کل اس پر اور اسکے ساتھ اور کئی شہرون پر ایک عیسائی بادشاہ ابن الریق نام حکمران ہی (لعنہ اللہ) ۔ غرضیکہ امیر المومنین اپنی افواج کو ہمراہ لئے ہوئے وہان جاکر قیام پذیر ہوئے' اور اسکے درختون کی قطع و برید اور زروع کی تخریب کرکے نہایت شد و مد سے تاخت و تاراج شروع کی ۔ جب ابن الریق (لعنہ اللہ) کو معلوم ہوا کہ ابو یعقوب اس پر حملہ آور ہونے والے ہین' اور یقین ہوگیا کہ وہ عنقریب پہنچا ہی چاہتے ہین' مگر اتنی تاب و طاقت بھی نہ تھی کہ ان کا مدافعہ کرتا یا ان کے مقابلے کے لئے نکلتا' اس لئے اس سے یہی بن پڑا کہ اپنے اعیان دولت' سرداران لشکر اور تمام حوالی موالی کو جمع کرکے شنترین مین داخل ہوا ۔ پھر شہر مین ہر طرح کا سامان خور و نوش مہیا کیا' اسلحہ تیار کئے' اور جو جو کچھ درکار تھا بھر لیا ۔ بعد ازان ڈھالین' کمانین اور دیگر آلات حرب بہم پہنچاکر

شہر کي فصيلون پر سامان حرب چڑھايا اؤر اس امر کا يقين کر ليا که شہر پوري طرح مدافعت کے لئے تيار ہي ۔ چنانچه جب ابو يعقوب وهان پہنچے تو انہون نے شہر کو اسي حالت مين پايا ۔ اس شہر کي بغل مين اندلس کا مشہور دريا تاجُوا بہتا ہي ۔ جيسا که ہم بيان کر چکے ہين ' ابو يعقوب نے سختيان ڈهانے اؤر شہر کو خوراک سے محروم کرنے مين کوئي دقيقه نه اٹها رکها ۔ جہان تک ہو سکا ہر قسم کا سامان اؤر ذرائع مدد بالکل منقطع کر دئے ۔ مگر اہل شہر بيش از پيش مضبوط ' طاقتور اؤر دلير ہوتے چلے گئے ۔ اُدهر مسلمانون کو ايک تو يه خوف تها که شدت کي سردي شروع ہونے والي ہي (کيونکه يه تمام واقعه فصل خريف کے آخر مين پيش آ رها تها) ' اؤر يه بهي ڈر تها که کہين دريا اؤر زياده نه بڑھ جائے اؤر اسے عبور کرنا اؤر مدد حاصل کرنا مشکل ہو جائے ۔ سب نے امير المومنين کو اشبيليه واپس جانے کا مشوره ديا اؤر کہا که جب زمانه پهر موافق ہوگا تو دوباره آجائينگے ۔ انہون نے کچھ اس طرح کي باتين کين که امير المومنين کو تقريباً يقين دلا ديا که شنترين گويا ان ہي کے هاتھ مين ہي اؤر کوئي اسے واپس نہين لے سکتا ۔ انہون نے اس رائے کو قبول کر ليا ' اؤر ان سے موافقت کرتے ہوئے کہا که " اچها ہم انشاء الله کل يہان سے واپس روانه ہو جائينگے " ۔ انکا يه قول ابهي زياده مشہور نه ہونے پايا تها ' کيونکه انہون نے صرف خاص خاص لوگون کي جماعت سے ايسا کہا تها ۔ مگر سب سے پہلے ابو الحسن علي بن عبد الله بن عبد الرحمان ' المعروف به مالقي ' نے خيمون کو اکهاڑنا اؤر کوچ کا سامان کرنا شروع کيا ۔ اس شخص کے باپ کا ذکر عبد المومن کے قضاة مين ہو چکا ہي ۔ يه الموحدون کے هان معتبر شخص خيال کيا جاتا تها ' اؤر خطيب ہونے کي حيثيت سے " خطيب الخلافت " کہلاتا تها ۔ اسے علوم فقه ' حديث ' شعر اؤر کتابت مين مہارت تامّه حاصل تهي ۔ غرض جب اؤر لوگون نے ديکها که ابو الحسن اپنا خيمه اکهاڑ رها ہي تو '

چونکه وہ جانتے تھے کہ ابو الحسن بڑے رتبے کا شخص ہي اؤر حالات سے خوب واقف رھتا ہي ' انہوں نے بھي اپنے خيمے اکھاڑنے شروع کردئے ۔ نتيجہ يہ ھوا کہ لوگون نے کچھ تو اس خيال سے کہ ھجوم ھو جائيگا ' اؤر کچھ اس نيت سے کہ قيام کے لئے بہترين جگہ مل جائے ' جلد جلد خيمے اکھاڑے اؤر لاد لاد کے چل دئے ۔ اسي طرح فوج کا اکثر حصہ دريا کو عبور کر گيا ' اؤر صرف وہ لوگ باقي رہ گئے جو اميرالمومنين کے خيمون کے قريب رھتے تھے ۔ وہ لوگ رات بھر وھين رھے ' اؤر اميرالمومنين کو بھي مطلق علم نہ ھوا کہ فوج مين کيا کچھ ھو رھا ہي ۔ أدھر جب روميون نے ديکھا کہ لشکر اسلام دريا کو عبور کرکے واپس جا رھا ہي ' اؤر يقين کرليا کہ ابو يعقوب اؤر ان کے مسلمان ہمراہي کوچ کر رھے ہين ' تو ان کے انتشار و افتراق کو ديکھ کر موقع کو غنيمت جانا اؤر يکبارگي مسلمانون پر ٹوٹ پڑے ۔ اپنے قريب کے مسلمانون کو شکست ديتے ھوئے وہ اميرالمومنين کے خيمون تک پہنچ گئے ۔ دروازون پر جو سرداران لشکر تعينات تھے ' وہ اؤر اکثر اعيان اندلس جو وھان موجود تھے سب شہيد ھوئے اؤر ابو يعقوب اکيلے رہ گئے ۔ ان پر حملہ کيا گيا ۔ غنيم کے ايک شخص نے ان کي ناف کے نيچے ايک نيزہ مارا ' جس سے وہ چند ايام کے بعد فوت ھو گئے ۔ آخر مسلمانون نے مقابلہ شروع کيا ' اؤر روميون کو ہزيمت کھاکر مجبوراً اپنے شہر کي طرف بھاگنا پڑا ۔ ادھر مسلمانون نے اميرالمومنين کو اسي طرح زخم کي حالت مين ہمراہ ليکر دريا کو عبور کيا ' اؤر ان کو ايک محافے مين لٹاکر سفر کرنے لگے ۔ اميرالمومنين نے لوگون کي اس نقل بيجا کا سبب دريافت کيا ' جس کي وجہ سے ان کو يہ روز بد ديکھنا پڑا تھا ۔ چنانچہ جو کچھ ابو الحسن مالقي نے کيا تھا ان کو بتايا گيا ۔ اس کے جواب مين انہون نے صرف يہ تہديدي فقرہ کہا کہ " انشاء اللہ وہ اس کا پھل پائيگا " ۔ ابو الحسن کو اميرالمومنين کے اس فقرے کي اطلاع ھوئي تو وہ بھاگ کھڑا ھوا '

اور سیدھا شنتریں جاکر وھاں کے بادشاہ ابن الربق کے ھاں پناہ گزین ھوگیا ۔ اس نے ابو الحسن کی ہر طرح خاطر و مدارات اور عزت افزائی کی اور رزق وسیع مہیا کردیا ۔ وہ مدت تک وھاں اسی طرح عزت و آبرو کے ساتھ رھا ۔ اس عرصے میں پھر شیطان نے انگلی دکھائی ' اور اس نے الموحدون کو ایک خط لکھا ' جس میں ان سے رحم کی درخواست کی ' اور جن اعیان سلطنت سے وہ واقف تھا ان سے سفارش چاہی ۔ اسی ضمن میں اس نے شہر شنتریں کے ضعف کا بھی ذکر کیا اور لکھا کہ " اگر تم اب کے پھر ایک رات کے لئے بھی آکر محاصرہ کرلو تو ضرور فتح پاؤ "۔ اسکے علاوہ وھاں کی چند اور خفیہ باتیں بھی تحریر کیں ' جن سے وہ اس وقت تک آگاہ نہ تھے ۔ یہ سب کچھ لکھ لکھا کر وہ ابن الربق کے پاس گیا ' اور کہا کہ " میرا ارادہ ہے کہ اپنے اہل و عیال کو ایک خط لکھوں ' جس میں ان کو اپنی صحت و سلامت اور اس عزت و مکرمت اور احسان کی خبر دوں جو آپ مجھ پر فرما رھے ہیں : تا کہ ان لوگوں کو میری خیر و عافیت وغیرہ کی طرف سے اطمینان ھو جائے ۔ اور میں چاھتا ھوں کہ آپ ایک شخص میرے ہمراہ کردیں جو اس خط کو بلاد مسلمین کی ابتداء حد تک لیجائے " ۔ ابن الربق نے منظور کرلیا ' اور ابو الحسن نے اپنا خط تیار کرلیا ۔ ایک کافر شخص ' جو ابو الحسن کی خدمت اور تہیۂ ما یحتاج کے لئے مقرر کیا گیا تھا ' عربی زبان جانتا تھا ؛ مگر اس نے اس میں کبھی گفتگو نہ کی تھی ' البتہ عربی تحریر پڑھ سکتا تھا ۔ ایک مرتبہ ابو الحسن اپنے کسی ضروری کام کے لئے کہیں گیا ؛ مگر اس خط کو اسی طرح کھلا ھوا چھوڑ گیا اور اسے مطلق خیال نہ آیا کہ یہ کافر عربی جانتا ہے ' ممکن ہے کہ وہ خط پڑھ لے ۔ وہ تو اُدھر گیا ' اِدھر اس کافر نے وہ خط دیکھا اور اس میں وہ عبارت پڑھی جس پر خط کا اصل مقصود موقوف تھا ۔ جب وہ خط کی اصلی غرض سے واقف ھوگیا ' تو وھاں سے سیدھا

بادشاہ کے پاس گیا اور کچا چٹھا کہہ سنایا ۔ اس اثناء مین وہان ابو الحسن نے خط بند کرکے مہر لگائي اور اپنے ایک غلام کو دیا کہ لے جائے ۔ وہ غلام خط لے کر روانہ ہوا ؛ مگر ابھي ایک منزل بھي طئ نہ کرنے پایا تھا کہ اسے وہین رک جانے کا حکم ہوا اور خط اس سے لے لیا گیا ۔ جب وہ خط بادشاہ کے پاس پہنچا ' تو اس نے شہر کے مسلمانون کو جمع کرکے ان کو دکھایا اور کہا کہ پڑھو اس مین کیا لکھا ہي ۔ ابو الحسن بھي پیش کیا گیا ' اور بادشاہ نے اپنے ترجمان سے کہا کہ " اس سے پوچھو کہ تم نے میرے انعام و اکرام اور جود و احسان کے بدلے جو کچھ میرے ساتھ کیا ہي اس کے بارے مین تم کیا کہتے ہو ؟" ابو الحسن نے جواب دیا کہ " تیرا احسان و اکرام مجھے اس بات سے مانع نہین ہي کہ مین اپنے اہل دین کي خیر خواہي کرون اور جو کچھ ان کے لئے مصلحتاً بہتر ہو اس سے ان کو آگاہ کرون " ۔ انہون نے کہا کہ " بہتر ہي کہ اسے جلوا دیا جائے " ۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے جلوا دیا *

اُدھر امیر المومنین یعقوب کا یہ ہوا کہ اہل فوج ان کو حالت زخم ہي مین لے کر روانہ ہوئے ۔ زخم کي تکلیف برابر رو بہ شدت تھي ۔ ابھي دو یا تین شبانہ روز ہي سفر کرنے پائے تھے کہ انہون نے انتقال کیا : رحمہ اللہ ۔ ایک شخص نے ' جو سفر مین ان کے ہمراہ تھا ' مجھ سے بیان کیا ہي کہ مغرب اور عشا کے مابین لشکر مین یہ آواز سني گئي کہ " الصلاۃ علي الجنازۃ ! جنازۃ رجل ! " سب نے نماز جنازہ ادا کي ؛ مگر خواص دولت کے سوا کسي کو علم نہ تھا کہ کس پر نماز پڑھي جا رہي ہي ۔ پھر ان کو اشبیلیہ لے گئے ' اور حصول صبر کے بعد ان کو ایک تابوت مین رکھ کر ان کے غلام کافور کے ہمراہ تینملل کو بھیج دیا ' جہان وہ اپنے والد عبد المومن اور ابن تومرت کے قریب مدفون ہوئے ۔ ان کي وفات غروب آفتاب سے کچھ پہلے ہي ساتوین رجب سنہ ۵۸۰ مین بروز شنبہ واقع ہوئي ۔ مجھے انکے بیٹے ابو زکریا یحییٰ (رحمہ اللہ)

سے معلوم ہوا کہ وہ اپني وفات کے چند ماہ پیشتر سے اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے :—

طوي الجديدان ما قد كنت انشره
و انكرتني ذوات الاعين النُجُل

ذکر ولایت ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن

ان کا نام یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي ' اور کنیت ابو یوسف تھي ۔ ان کي والدہ ایک رومیہ خاتون تھیں ' جن کا نام ساحِرْ تھا ۔ ان کے والد کي حین حیات اور ان ہي کے حکم سے ان سے بیعت کي گئي تھي ۔ جس وقت امر حکومت ان کے سپرد ہوا ہي اس وقت ان کي عمر بتیس سال کي تھي ۔ ان کے والد کي وفات سے لیکر خود ان کي وفات (ماہ صفر سنہ ٥٩٥) تک ' ان کي حکومت کا زمانہ سولہ سال ' آٹھہ ماہ اور چند ایام کا ہوا ۔ اُس وقت ان کي عمر اڑتالیس سال کي تھي ' اور کبر سني انکے خط و خال پر اپنا رنگ جما چکي تھي

ان کي صفات

ان کا چہرہ نہایت صفائي کے ساتھہ گندم گون اور کسي قدر طول لئے ہوئے خوبصورت تھا ۔ چشم و دہن فراخ تھے ' جسم کا رنگ کھلا ہوا سرخ تھا ' آنکھیں شدید سرمگین تھیں ' داڑھي گول ' اور اعضا ضخیم و مضبوط تھے ۔ وہ بلند آواز ' بسیار گفتار ' صحیح اللہجہ اور حسین الکلام آدمي تھے ۔ ان کا ذہن صحت امور کي طرف اس طرح منتقل ہوتا تھا کہ کسي امر کے متعلق ان کو جو کچھہ خیال ہوتا تھا انجام کار وہي صحیح ثابت ہوتا تھا ۔ وہ تمام معاملات میں وسیع تجربہ رکھتے تھے اور شر و خیر کے اصول و فروع کو بخوبي سمجھتے تھے ۔ اپنے والد کے زمانے

مین اس عمدگي سے وزارت کرتے تھے که امور سلطنت مین شافي و کافي طور پر بحث کرتے تھے • عُمال ' ولاۃ ' قضاۃ اوٗر دیگر تمام اہم ملازمین کے احوال کا مطالعه نہایت حسن لیاقت سے کرتے تھے ' اوٗر ان سے جو جو تجربے حاصل ہوتے تھے ان کي بناء پر کمال حسن تدبیر سے کام لیتے تھے • اوٗر یہي وجه تھي که ان کي وزارت کے دوران مین تمام امور مملکت اقتضاء زمانه کے مطابق راست و مستقیم اوٗر اقتضاء ملک کے موافق چست و درست ہوگئے تھے *

ان کي اولاد

ان کي اولاد مین محمد (جو ولي عہد تھے اوٗر جن کي ولادت اوٗر وفات وغیرہ کا ذکر بعد مین ہوگا) ' ابراہیم ' عبد الله ' عبد العزیز ' ابوبکر ' زکریا ' ادریس ' عیسيٰ ' موسيٰ ' صالح ' عثمان ' یونس ' سعد ' مساعد ' حسن ' اوٗر حسین ایسے تھے جو ان کي وفات کے بعد تک زندہ تھے • مگر ان کي حیات ہي مین چند لڑکے انتقال کرگئے تھے • ان کے علاوہ لڑکیان بھي بکثرت تھین •

ان کے وزراء

(۱) ابو حفص عمر بن ابي زید ہنتاتي • یه اپني موت تک وزیر رہے • ان کے بعد

(۲) ابو بکر بن عبد الله بن ابي حفص عمر اینتي وزیر ہوئے • یه اس وقت تک وزیر رہے که جب انہون نے بلاد روم مین جام شہادت نوش کیا ' جس واقعه کا ذکر بعد مین ہوگا *

ان کي موت کے بعد امر وزارت کچھ متذبذب حالت مین رہا ' اوٗر آخرالامر

(۳) ابوعبدالله محمد بن ابو بکر بن الشیخ ابو حفص کا انتخاب عمل مین آیا • ان کو اُن کے ہان عموماً " الفیل " (ہاتھي) کے لقب

سے یاد کیا جاتا تھا٬ اؤر یہ وزیر شہید مذکور کے چچیرے بھائي تھے •
انھون نے چند ایام وزارت کرنے کے بعد اپنے ہي اختیار سے عھدے کو ترک
کرکے نواحي اشبیلیہ کا راستہ لیا٬ اؤر اپنا عام لباس اتارکر ایک عباہ
پہن لي اؤر زھد اختیار کرلیا • ایک شخص کو ان کي تلاش مین روانہ
کیا گیا٬ جو ان کو واپس تو لے آیا؛ مگر پھر عہدۂ وزارت ان کے سپرد
نہین ھوا بلکہ

(۴) ابو زید عبد الرحمان ابن موسی ابن یُوجّان ھنتاتي کو دید
گیا٬ جو امیر المومنین ابو یوسف کي وفات کے بعد انکے بیٹے ابو عبد اللہ
کے عہد مین کچھ عرصہ تک وزیر رہنے کے بعد معزول کئے گئے *

ان کے حاجب

(۱) ان کا غلام٬ عنبر خصي؛ پھر (۲) ریحان خصي • یہ بھي
ان کا غلام ہي تھا اؤر اپني موت تک حاجب رھا • اس کے بعد
امیر المومنین نے (۳) اپنے بیٹے عبد اللہ کو حاجب بنایا٬ اؤر وہ
آخر وقت تک حاجب رھا *

ان کے کُتاب

(۱) جیسا کہ پہلے ذکر ھو چکا ہي٬ ابوالفضل جعفر المعروف بہ
ابن محشوہ ان کے والد کے ھان کاتب تھے • وہ براعت تحریر٬ وسعت
روایت٬ غزارت حافظہ اؤر ذکاوت نفس کي صفات کے جامع تھے٬
اؤر اپني موت تک کاتب کے عہدے پر رھے • ان کے بعد

(۲) ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمان بن عیاش کاتب ھوئے٬
جو بلاد اندلس مین اعمال مریہ کے شہر برشالہ کے رھنے والے تھے •
الموحدون کے قیام امر کے زمانے سے اس وقت تک کوئي کاتب ایسا
نہین ھوا جو ابو عبد اللہ بن عیاش کي طرح اپنے بادشاھون کے طریقون
سے واقف ھو٬ جو کچھ ان کے دل مین ھو وھي ادا کرے اؤر ان کے اصلي

رویه کے مطابق چلے؛ کیونکه ان بادشاهون کے طریقے کچهه اس نوعیت کے تھے که کاتبون کے طریقون کے خلاف پڑتے تھے۔ ابن عیاش کے بعد جس قدر کاتب آئے، چونکه وہ ان کے طریق کو به خوبي سمجهه گئے تھے اس لئے، انهون نے بهي وهي مسلک اختیار کیا۔ ابو عبد الله ابن عیاش نے نه صرف ابو یوسف یعقوب کے هان کتابت کي، بلکه ان کے بیٹے محمد اور ان کے پوتے یوسف کے زمانے مین بهي یهي خدمت انجام دي۔ جب مین سنه ٦١۴ مین ان مقامات سے روانه هوا هون تو وہ زنده تھے۔ بعد مین سنه ٦١١ مین مجهے ان کے انتقال کي خبر معلوم هوئي، جب که مین ملک مصر مین تها *

یه دونون کاتب صرف کاتب انشاء تھے۔ کُتاب جیش مین سے ایک شخص تها، جو الکباشي کهلاتا تها۔ مین اس کا نام بهولتا هون۔ اور اس سے پهلے ابو الحسن بن مُغن کاتب تها۔ الکباشي امیر المومنین ابو یوسف کي وفات تک کاتب الجیش رها *

ان کے قضاۃ

(۱) ابو جعفر احمد بن مُضاء، جن کا ذکر پهلے هوچکا هي، تا دم مرگ قاضي رهے۔ ان کے بعد

(۲) ابو القاسم احمد بن محمد قاضي هوئے، جو فقیه و محدث بقي بن مخلد کي اولاد مین سے تھے، جو امام احمد بن حنبل سے روایت کرتے تھے۔ ان کا ذکر دولت اموي کے بیان مین امیر محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن هشام بن عبد الرحمان بن معاویه کے عهد حکومت مین هو چکا هي۔ یه ابو القاسم امیر المومنین ابو یوسف کي وفات تک، اور بعد ازان ان کے بیٹے محمد کے عهد مین بهي کچهه زمانے تک قاضي رهے *

ان کي بیعت کے حالات کا خلاصه

جیسا که ہم کہہ چکے ہیں٬ امیر المومنین ابو یعقوب نے شہر شنتریں سے چند مراحل کے فاصلے پر وفات پائي تھي ۔ مگر انکي وفات کو اشبیلیه پہنچنے تک پوشیدہ رکھا گیا تھا ۔ ایک سواري پر امیر المومنین کا محافه رکھا ھوا تھا٬ اوٗر محافه پر ایک سبز پردہ لٹکا ھوا تھا ۔ ان کے ہمراہي برابر اس محافه کے ساتھہ ساتھہ چلتے رہے٬ اوٗر حسب عادت کبھي پیدل چلتے اوٗر کبھي سوار ھو جاتے ۔ اشبیلیه پہنچکر انھوں نے امیر المومنین ابو یعقوب کي جانب سے یه اعلان کیا که انکے صاحبزادے ابو یوسف سے تجدید بیعت کي جائے ۔ چنانچه المصامدہ اوٗر کل اصناف مختلفه کے آدمیوں نے ان سے بیعت کي ۔ لوگوں کو بیعت کے لئے رغبت دلانے اوٗر اس کے سرانجام دینے میں تمامتر سعي ان کے برادر عم زاد ابو زید عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن ہي کي تھي ۔ مگر سب نے یه سمجھه کر بیعت کي که امیر المومنین ابو یوسف کے والد کا حکم ہي ۔ جب ابو زید اپنے ارادے کي تکمیل سے فارغ ھو چکے٬ تو خواص دولت سے امیر المومنین ابو یعقوب کي وفات کا اظہار کیا ۔ اس کے بعد ان کي عادت ھوگئي که وہ لوگ اپنے خلفاء کي موت کو خفیه رکھتے تھے ۔ اوٗر بالخصوص اس وقت اخفاء وفات میں یه مصلحت تھي که ابو یوسف کے بھائي اوٗر چچا حکومت چاھتے تھے٬ اوٗر اس بناء پر ان کو امارت کے لئے اہل نہیں سمجھتے تھے که ان کے بچپن کا زمانه بري طرح گزرا تھا ۔ چنانچه٬ جیسا که آگے چل کر معلوم ھوگا٬ انھیں ان لوگوں کے ھاتھوں طرح طرح کي تکالیف سے سابقه پڑا ۔ یه بیعت عامه سنه ۵۸۰ میں ھوئي *

جب ان کي امارت بالاستقلال قائم ھوگئي٬ تو وہ اپنے لشکر کو لیکر عبور بحر کے قصد سے روانه ھوئے اوٗر شہر سلا میں فروکش ھوئے ۔

وهان پهنچ کر ان کي بيعت کا اتمام هوا ' اور ان کے چچاؤن مين سے جنهون نے بيعت مين پس و پيش کيا تها انهون نے بهي بيعت قبول کي ' جس کي اصل وجه يه تهي که ان کو بهت سا مال و زر اور وسيع جائدادين دي گئي تهين • اس کے بعد انهون نے ساحل بحر پر ' اس بلند مقام پر جو مراکش کے قريب هي ' ايک بڑا شـهر آباد کرنا شـروع کيا • ابو يعقوب رحمة الله عليه اس کي داغ بيل ڈال چکے تهے • اور اس کي حدود مقرر کرکے عمارت کا کام بهي شروع کرديا تها • مگر قضاء مبرم نے ان کو اس کے اتمام سے روک ديا • اس لئے ابو يوسف نے اسے آباد کرنا شـروع کيا • اس کي فصيل تيار کي ؛ اس مين ايک ايسي وسيع ' اور زبردست صحن کي مسجد بنائي که اس جيسي مين نے المغرب مين کهين نهين ديکهي • اس مين انهون نے اسکندريه کے مينار کي طرح ايک بلند مادنه بنايا ' جس پر بغير درجون کے چڑھ سکتے تهے • اس پر جانور ' مٹي ' اينٹ ' چونه ' گچ ' اور جس جس چيز کي ضرورت هوتي تهي ' اوپر ليکر جاتے تهے • مگر وه مسجد آج تک مکمل نه هوسکي ؛ کيونکه ابو يوسف کي وفات کي وجه سے اس پر مدد بند کردي گئي ' اور ان کے بعد محمد اور يوسف نے اس مين کچهه بهي اضافه نهين کيا • البته وه شهر ابويوسف کي زندگي مين پورا هوگيا • اس کي فصيل اور شهر پناهين مکمل هوگئين ' اور اکثر حصه شهر آباد بهي هوگيا • يه شهر اتنا بڑا هي که اس کا طول ايک فرسنگ هي ' مگر عرض کم هي • پهر اس شهر کے مختلف اشغال کو پورا کرکے ' اور المصامده کے چند آدميون کو اس کے خرچ اور ديگر ضروريات کے لئے امين مقرر کرکے ' وه وهان سے مراکش کو چلے گئے • مگر شهر کي آبادي اور مسجد مذکور کي تعمير کا کام برابر جاري رها *

اسي سال ' يعني سنه ٥٨٠ مين ' بنو ابن غانيه اپنے جزيره ميرقه سے نکلکر بجايه پهنچے ' اور اس پر قابض هوکر وهان کے تمام الموحدون کو

خارج کردیا ۔ یہ سال مذکور کي چھٹي شعبان کا واقعہ ہي ۔ یہ پہلا اختلال ہي جو المصامدہ میں واقع ہوا ' اور اسکا اثر آج یعني سنہ ٦٢١ تک باقي ہي *

اس قوم ' یعني بنو غانیہ ' کي مختصر تاریخ یہ ہي کہ امیرالمسلمین علي بن یوسف بن تاشفین نے دو آدمیون کو اندلس بھیجا تھا ۔ ایک کا نام یحییٰ اور دوسرے کا محمد تھا ۔ دونون قبیلۂ مسوفہ کے علي نامي ایک شخص کے بیٹے تھے اور ' چونکہ ان کي مان کا نام غانیہ تھا اس لئے ' بنو غانیہ کہلاتے تھے ۔ یحیی ' جو ان دونون میں سے بڑا تھا ۔ ایسي ایسي نیک صفات کا جامع تھا جو کسي فرد واحد میں بمشکل جمع ہوسکتي ہیں ۔ وہ ایک مرد صالح تھا ' خدائے عز و جل سے ہر وقت ترسان اور اس کي عظمت و جبروت سے ہیبت زدہ رہتا تھا ' اور صلحاء کا بہت احترام کرتا تھا ۔ بہ لحاظ علم و فضل وہ علم فقہ کا ایک عالي درجہ عالم تھا ' اور روایت حدیث میں نظر وسیع رکھتا تھا ۔ مزید برآن وہ ایک بہادر شہسوار بھي تھا ' اور جب سوار ہوتا تھا تو بمنزلہ پانچ سو آدمیون کے خیال کیا جاتا تھا ۔ علي بن یوسف اس سے عظائم امور اور مہمات مملکت میں کام لیتے تھے ۔ اسکي بدولت خدائے تعالیٰ نے جزیرہ نمائے اندلس کو بہت کچھ بہتري و بہبودي عطا فرمائي ' اور کئي مرتبہ اسکے ذریعے سے مسلمانون پر نازل شدہ مصائب کو رفع فرمایا ۔ امیرالمسلمین نے اسے بلنسیہ کا والي مقرر کردیا تھا پھر وہان سے معزول کرکے قرطبہ کي ولایت پر مامور کیا تھا ۔ چنانچہ وہ اپنے انتقال کے وقت تک وہان کا والي رہا ۔ اور وہ وہ زمانہ تھا کہ جب المرابطون کے خلاف فتنہ کا آغاز ہي ہوا تھا ۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس کے اولاد تھي یا نہیں ۔ اس کا بھائي محمد اسي کي جانب سے قرطبہ کے چند اعمال کا والي تھا ۔ جب اس کا انتقال ہوگیا ' تو محمد کے حالات میں اضطراب واقع ہوا ' اور وہ بلاد اندلس میں اِدھر اُدھر

پهرتا رها ۔ اسي اثناء مين المرابطون کے خلاف فتنه روز افزون بڑھ رها تها ؛ اور المصامدہ کي دعوت پهيل رهي تهي ۔ جب محمد کو زيادہ خوف دامنگير هوا ؛ تو وہ شهر دانيه پهنچا اور سمندر عبور کرکے جزيرۂ ميرقه مين اپنے احباب اور اهل و عيال سے جاملا ۔ اس نے اپنے جزيرے پر اور اس کے ساتھ هي قريب کے دونون جزائر ؛ منرقه اور يابسه پر بهي اپنا تسلط جما ليا ۔ ايک بيان يه بهي هے که امير المسلمين علي بن يوسف نے اسے بطور قيد کے اس جزيرے مين جلا وطن کرديا تها ۔ والله اعلم *

ديگر تمام جزائر کے مقابلے مين جزيرۂ ميرقه کي زمين نهايت سرسبز ؛ آب و هوا نهايت معتدل ؛ اور آسمان نهايت صاف هے ۔ اس کا طول و عرض تقريباً تيس فرسنگ هے ۔ وهان کے باشندے اس امر پر متفق القول هين که جب سے وہ جزيرہ آباد هوا هے ؛ انهون نے اس مين نه کبهي سانپ بچهو جيسے موذي حشرات الارض ديکهے اور نه درندے کي قسم سے بهيڑيا يا کوئي اور جانور ديکها ؛ جس سے کسي طرح کے ضرر يا نقصان کا انديشه هوتا ۔ ميرقه کے قريب اور جزائر هين ؛ جن کے نام ؛ جيسا که اوپر ذکر هوا ؛ منرقه اور يابسه هين ۔ وہ بهي سرسبزي و شادابي مين ميرقه کي مانند هين *

محمد نے ان تينون جزائر پر قبضه جماکر اپني مستقل حکومت قائم کرلي ؛ اور لمتونۂ اول کي طرح بنو عباس کے لئے دعوت ديتا رها ۔ اس کي اولاد مين عبد الله ؛ اسحاق ؛ زبير اور طلحه اور چند بيٹيان تهين ۔ اس نے اپني زندگي هي مين اپنے بڑے بيٹے عبد الله کو اپنا ولي عهد بنايا ۔ مگر اسکے بهائي اسحاق کو رشک هوا ؛ اور وہ اپنے لشکر اور غلامون کي ايک جماعت ليکر عبد الله پر چڑھ آيا اور اسے قتل کرديا ۔ بعض کهتے هين که وہ اپنے باپ کے سامنے هي قتل هوا ؛ اور بعض کا خيال هے که بعد مين هوا ۔ بهر کيف ابو ابراهيم نهايت عمدگي کے ساتھ مستقل طور پر ملک پر قابض هوگيا ۔ اس کي حالت دن بدن

بہتر ہوتي گئي ' اور لمتونه کے باقي لوگ بھي وهان آنے اور بادشاہ کي حسب مقدرت احسانات و انعامات کے مورد ہونے لگے ۔ پھر کیا تھا ' ان کو ہر وقت یہي دھن رہتي تھي که جنگ کي جائے ' اور ہر آن اسي کي تیاریان ہوتي تھین ۔ وہ ہر سال دو مرتبه بلاد روم کا سفر کرتا ' ان کے ملک کو لوٹتا ' باشندون کو قید کرتا اور سخت سخت اذیتین پہنچاتا تھا ۔ اس طرح اس نے اپنے ہمراہیون کو خوب مالا مال کردیا ۔ ان ذرائع سے اس کو بہت قوت حاصل ہوگئي ' اور اس نے بادشاہون سے تشبه شروع کردیا ۔ اسکي تمام عمر یہي کیفیت رہي ؛ اور سنه ٧٩ کے اوائل ' یعني ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے اواخر ایام مین ' فوت ہوگیا ۔ وہ الموحدون سے خط و کتابت کیا کرتا تھا ' اور ان کو تحفے تحائف بھیجا کرتا تھا ۔ ان کے ساتھ مصالحانه طور پر رہتا ' اور جو کچھ لوٹ یا قید کرکے لاتا اس مین سے عمدہ اور نفیس مال و اشیاء ان کو بھي بھیجتا تھا ۔ اس ترکیب سے اس نے الموحدون کو اپنے ملک مین دخل دینے یا اس پر غلبه حاصل کرنے سے باز رکھا تھا ۔ اُدھر الموحدون کا یه عالم تھا که وہ اس جزیرہ کو حقیر سمجھ کر اس کي طرف التفات نہین کرتے تھے ۔ مگر سنه ٥٧٨ کے دوران مین الموحدون نے اس کو بار بار خطوط لکھ کر اپني اطاعت کے لئے دعوت دي اور منبرون پر سے اپنے نام کا خطبه پڑھنے کو کہا ؛ بلکه ان امور کے ترک پر سزا کي دھمکي بھي دي ۔ اس نے ان سب باتون کا وعدہ تو کرلیا ' مگر اپنے اصحاب سے مشورہ کیا که کیا کیا جائے ۔ ان مین سے اکثر نے اسے یه مشورہ دیا که "یہین بیٹھے انکے دخل کو روک دو ' اور جن امور کي وہ تم کو دعوت دیتے ہین ان سے باز رہو" ۔ یه اختلاف دیکھ کر اس نے کچھ عرصه حالات و کوائف کا رخ دیکھا ؛ پھر بلاد روم کا راسته لیا ' اور وهین شہید ہوا : رحمه الله ۔ یه بھي کہا جاتا ہے که وهان اس کے حلق مین ایک نیزہ لگا تھا ' جس سے وہ وهین شہید نہین ہوا ' بلکه اسے لے آئے تھے اور

اس نے اپنے قصر میں انتقال کیا ۔ واللہ اعلم ۔ اسکي اولاد میں علي (جو سب سے بڑا تھا' اور اس کے بعد اس کے امور کا منتظم ھوا)' یحییٰ' ابو بکر' سیر' تاشفین' محمد المنصور' اور ابراہیم تھے ۔ ابراہیم نے دمشق میں انتقال کیا' جہاں وہ سلطان الملک العادل سے ملنے کو گیا تھا *

جب ابو ابراہیم اسحاق بن محمد مذکور کا انتقال ہو گیا' تو قیام امر اسکے بڑے بیٹے علي کے سپرد ھوا' جس کو اس نے ولي عہد بنا دیا تھا ۔ علي نے ایک بیڑا تیار کیا' اور سیدھا بجایہ کا قصد کیا ۔ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے بجایہ کے اعیان کي ایک جماعت نے اسے شہر پر قبضہ کرنے کي دعوت دي تھي' کیونکہ اگر ایسا نہ ھوتا تو وہ ہرگز اپنے جزیرہ سے نکلنے کي جرأت نہ کرتا ۔ علاوہ اس کے اسے ان وجوہ سے بھي ایسا کرنے کي ہمت ھوئي کہ اس وقت الموحدون اندلس میں تھے' ابو یعقوب کي وفات کي خبر شائع ھو چکي تھي' اور وہ لوگ ابو یوسف کي بیعت کے اتمام و اکمال میں مشغول تھے ۔ اسے خیال ھوا کہ اس وقت ان لوگون کي حالت پریشان ہي اور ضروري ہي کہ ان کے آپس میں اختلاف پھیلے ۔ یہ وجہ تھي کہ اس نے میورقہ سے نکلنے کي جرأت کي؛ کیونکہ اگر یہ تمام کوائف' جو ہم نے بیان کئے ہیں' موجود نہ ھوتے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرسکتا ۔ غرضیکہ وہ شہر بجایہ میں فروکش ھوا' اور اس کے چند باشندون سے جنگ کرنے کے بعد سنہ مذکور کي چھٹي شعبان کو دوشنبہ کے دن شہر کے اندر داخل ھوا ۔ اس وقت ابو موسيٰ عیسيٰ بن عبد المومن وہان موجود تھا ۔ وہان کا والي وہ نہ تھا' بلکہ ابو الربیع سلیمان بن عبد اللہ بن عبد المومن تھا؛ اور ابو موسيٰ اس وقت افریقیہ سے واپس آتے ھوئے وہان سے صرف دور رہا تھا' کیونکہ وہ اور اس کا بھائي حسن اپنے بھائي ابو یعقوب کي جانب سے افریقیہ کے والي تھے ۔ افریقیہ کے بعض نواحي میں عربون نے فساد مچایا ۔ یہ دونون

بهائي، ابو موسي اور حسن، المصامدہ، عرب اور دوسري افواج کو همراہ لیکر ان مفسد عربون کي سرزنش کے لئے نکلے ۔ مگر افریقیہ کے لشکر نے ان کو شکست دي، اور دونون بهائیون کو گرفتار کرلیا؛ اور ان کو وهین رهنا پڑا ۔ یہ خبر ابو یعقوب تک پہنچي ۔ انہون نے عربون کے پاس پیغام بهیجا ۔ مگر عربون نے نہایت سختي کے ساتھ مال و اسباب کا طول طویل مطالبہ کیا ۔ آخر کار ان کے اور الموحدون کے مابین چهتیس هزار مثقال پر معاملہ تهیرا ۔ لیکن جب اس فیصلے کي خبر ابو یعقوب کو معلوم هوئي، تو انہون نے اس رقم کو بهي زیادہ خیال کیا اور کہا کہ "یہ ایک اور مصیبت هي ۔ اگر هم ان کو اتنا مال و زر دے دینگے تو وہ لوگ اور بهي زیادہ قوي هو جائینگے اور زیادہ فساد مچائینگے"۔ آخر اس امر پر اتفاق رائے هوا کہ ان لوگون کے لئے پیتل کے دینار بناکر ان پر سونے کي قلعي کردي جائے ۔ چنانچہ اسي طرح کے دینار بناکر ان کو بهیج دئے گئے؛ اور انہون نے ابو علي، ابو موسي، اور ان کے تمام حشم و خدم کو رها کردیا ۔ تو یہ وجہ تهي کہ ابو موسي اس وقت بجایہ مین تها ۔ مگر اب وہ عربون کي قید سے رها هوکر میرقیون کے هاتهون مین پهنس گیا ۔ علي بن اسحاق بجایہ مین سات دن تهیرا ۔ اس نے وهین جمعہ کي نماز ادا کي، اور بنو عباس، بالخصوص امام ابو العباس احمد الناصر، کے لئے خطبے مین دعا کي ۔ اس کا خطیب ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمان ازدي اشبیلي فقیہ و محدث تها، جو کتاب "الاحکام" وغیرہ مختلف کتب کا مولف تها ۔ امیر المومنین ابو یوسف یعقوب کو اس کي یہ حرکت سخت ناگوار هوئي، اور انہون نے اس کے قتل کا ارادہ کرلیا ۔ مگر اللہ نے اسے محفوظ رکها، اور وہ بیمار هوکر طبعي موت مر گیا ۔ علي بن اسحاق تاسیس امور کے بعد وهان سے نکلا، اور قلعۂ بنو حماد پر حملہ آور هوکر اس پر اور اس کے تمام نواحي پر قابض هوگیا ۔ امیر المومنین یعقوب کو اس واقعہ کي خبر ملي، تو وہ الموحدون کو

ہمراہ لے کر بجایہ کي طرف روانہ ہوئے ۔ علي بن اسحاق یہ اطلاع پاکر واپس ہوا' اور بلاد الجرید کي طرف چلا ۔ اِدہر امیر المومنین بجایہ کے قریب نازل ہو چکے تھے ۔ وہ اہل بجایہ سے نہایت خندہ پیشاني اور خوش کلامي سے پیش آئے' اور ان سے اس طرح گفتگو کي کہ ان کے دل خوش ہوگئے اور ان کي وحشت انس سے بدل گئي ۔ اہل بجایہ انکے سلوک اور کلام سے نہایت متعجب ہوئے ؛ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ معاملہ اس کے برعکس ہوگا ۔ امیر المومنین نے الموحدون کے ایک شخص' محمد ابن ابو سعید جنفیسي' کو وہان کا عامل مقرر کیا اور وہان سے روانہ ہوکر تونس پہنچے' جہان ایک زبردست فوج تیار کرکے عمر بن عبد المومن کے ایک بیٹے یعقوب کو اس کا سپہ سالار بنایا ۔ اس کي وجہ یہ تھي کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا' جس پر یہ لکھا تھا کہ ان کو یعقوب نام کے ایک شخص کي ہمراہي مین وطا عمرہ نام ایک مقام پر ہزیمت اٹھاني پڑیگي ۔ الغرض یہ یعقوب بن عمر اپني فوج لے کر روانہ ہوا' اور تونس مین فروکش ہوا ۔ وہان جنگ ہوئي' اور حسب تحریر بالا اسي کو ہزیمت ہوئي ۔ سبب یہ ہوا کہ جب یعقوب بن عمر اور علي بن غانیہ کي فوجون مین مدبھیڑ ہوئي تو الموحدون کو سخت ہزیمت ہوئي' اور جب یہ لوگ بھاگتے ہوئے نظر آئے تو عربون اور بربریون نے انکا تعاقب کیا اور جس جس طرح بنا ان کو قتل کرنا شروع کیا ۔ اس طرح الموحدون مین سے اکثر پیاس سے مرگئے' اور جو باقي بچے وہ تونس کو واپس ہوئے' جہان امیر المومنین موجود تھے ۔ مگر انہون نے ان لوگون کو کسي طرح کي زجر و توبیخ نہین کي' بلکہ ان کي بد حالي پر اظہار ہمدردي کیا اور تسکین دي ۔ پھر انہون نے خود بہ نفس نفیس وہان سے نکل کر حامۃ دقیوس پر علي ابن غانیہ کا مقابلہ کیا ۔ ذرا سي دیر ہي مین علي کے ہمراہیون کے قدم اکھڑ گئے ؛ اور چونکہ صرف علي ہي میدان مین رہ گیا تھا اور حملون کي

زد میں تھا، وہ بار بار زخمی ہوتے ہوتے بالکل سست و مضمحل ہوگیا، اور وہاں سے جوں توں بھاگ کے ایک اعرابی بڑھیا کے خیمے میں پناہ گزین ہوا، بلکہ وہیں مرگیا۔ جس وقت وہ میرقہ سے روانہ ہوا ہے، اس کے بھائی عبد اللہ، یحییٰ، سیر اور ابوبکر بھی اسکے ہمراہ تھے۔ مگر اب علی کی موت سے یہ چاروں بھائی بے دست و پا ہوگئے۔ آخر انہوں نے باتفاق رائے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ یحییٰ میں شہامت اور شجاعت نفس کی صفات موجود ہیں لہذا اس کو امیر بنایا جائے۔ بعد ازاں وہ صحرا میں جاکر وہاں کے عربوں کے ہمراہ رہنے سہنے لگے؛ اور امیر المومنین وہاں سے واپس چلے گئے *

اسی سفر کے دوران میں شہر قفصہ نے بھی نقض عہد کیا، اور ان کی اطاعت و فرماں برداری سے آزاد ہوکر میرقیوں کو دعوت دی۔ امیر المومنین نے ان کا شدت کے ساتھ محاصرہ کیا، اور پھر شہر میں داخل ہوکر اس کے باشندوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کیا۔ چنانچہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے اکثر کو ذبح کیا اور شہر کی فصیلوں کو منہدم کرا دیا۔ میرے ایک کاتب دوست ہیں، جن کا نام ابراہیم اور عرف زویلی ہے۔ وہ ایک طویل قصیدے میں امیر المومنین ابو یوسف کی مدح کرتے ہوئے قفصہ اور اس پر منجنیق سے سنگباری ہونے کا یوں ذکر کرتے ہیں :—

سائل بقفصة هل كان الشقي لها بعلا و كانت له حمالة الحطب
تبت يدا كافر بالله الهبها فكان كالكافر الاشقي ابي لهب

اسی قصیدے میں ایک جگہ کہتے ہیں کہ :—

لما زنت وهي تحت الامر محصنة حصبتموها إتباع الشرع بالحصب

خدا ان پر رحم کرے، انہوں نے مجھے یہ قصیدہ شروع سے آخر تک لفظ بہ لفظ سنایا۔ جب وہ اس شعر پر پہنچے کہ "لما زنت .... الخ" تو میرے ذہن میں اس کے کچھ ایسے برے معنی آئے کہ میں

ہنس پڑا اؤر اپنا چہرہ چھپا لیا ۔ انہوں نے کہا " یہ تمہین کیا ہو گیا ؟ "
مگر مجھ سے سوا قہقہے کے اؤر کچھ نہ ہو سکتا تھا ۔ ان کا مزاج متغیر
ہو گیا ' اؤر جب میں نے دیکھا کہ وہ خفا ہوتے جاتے ہیں ' تو جو معنی
میرے ذہن میں آئے تھے میں نے ان سے بیان کردئے ۔ یہ سن کر انہوں نے
مجھے گالیاں دینی شروع کردیں اؤر کہا کہ " تم بھی خاصے بنے بنائے
شیطان ہو ۔ تمہاری طبیعت بہت بری ہے ' اؤر تمہیں ہر وقت
مذاق ہی سوجھتا ہے ۔ " پھر انہوں نے آخر تک قصیدہ سناکر پورا کیا ۔
یہ ابو اسحق زویلی شیوخ کُتاب اؤر ظریف شعراء میں سے تھے ۔ میں
اؤر وہ سید اجل ابو زکریا یحیی بن یوسف بن عبد المومن کی مجالس
میں جمع ہوا کرتے تھے ' اؤر وہاں ان کی ظرافت طبع اؤر بداہت کے
ساتھ پر گوئی کے ایسے ایسے عجیب و غریب نمونے دیکھنے میں آئے کہ
تعجب ہوتا ہے *

القصہ جب ابو یوسف افریقیہ کے کام سے فارغ ہو گئے ' تو وہ المغرب
کی طرف واپس چلے گئے ۔ یحیی بن غادیہ تو اپنے مرحوم بھائی کے
امور کی نگہبانی میں مصروف رہا ' اؤر عبد اللہ جزیرۂ میرقہ کو مراجع
ہوا ۔ وہاں پہنچ کر اس نے یہ حالت دیکھی کہ وہاں کے باشندوں نے ان
سے نقض عہد کرلیا ہے اؤر الموحدون کے لئے دعوت برپا ہے ۔ یہ سب
کچھ اسکے بھائی ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق کا کیا دھرا تھا ۔ جب
عبد اللہ جزیرہ میں پہنچ گیا ' تو ایک عیسائی شخص مسمی نجاح نے '
جو اس کے باپ کا دوست تھا ' اس کا ساتھ دیا ۔ نہ نجاح نے نقض
عہد کیا تھا ' نہ طاعت سے سرتابی کی تھی ؛ بلکہ وہ ایک قلعہ میں
قلعہ گزین تھا ۔ اس کے ساتھ موالی اؤر لشکر کی ایک جماعت تھی
جو اس کی ہم خیال تھی ۔ عبد اللہ کے وہاں پہنچنے پر وہ سب اس
سے ملے ۔ پھر جزیرہ کے بادیہ نشینوں کی بھی جماعتیں کی جماعتیں
اس سے ملنے کو آنے لگیں ' جن میں فلاحین اؤر گذریئے شامل تھے ۔

عبد الله ان سب کو ہمراہ لیکر شہر کو گیا ۔ وھان نہ کسي نے مدافعت کي ' نہ کوئي اندر آنے سے مانع ھوا ۔ ان لوگون نے دروازہ کہول دیا ' اور اس نے اپنے تمام ہمراہیون کي معیت مین اندر داخل ھوکر اپنے بھائي محمد کو گرفتار کیا اور اندلس کي طرف جلاوطن کردیا ۔ محمد نے المصامدہ کے ھان بہت کچھ اقتدار حاصل کیا ۔ چنانچہ وہ ان کي جانب سے شہر دانیہ کا حاکم ھوگیا ' اور تا دم مرگ حاکم رھا ۔ ادھر عبد الله نے میرقہ پر تسلط جمایا ' اور اپنے باپ کي طرح جنگ آزمائي اور تخویف عدو مین مشغول ھو گیا ۔ چنانچہ وہ اس وقت تک ایسا ہي کرتا رھا کہ جب سنہ ٥٩٩ مین الموحدون نے اس پر فوج کشي کي ' جس کا بیان آگے آئیگا ۔ افریقیہ مین یحیی کي حکومت کي یہ کیفیت تھي کہ کبھي تو اسے اقتدار حاصل ھوجاتا ' اور کبھي پھر وہ قعر گمنامي مین جا پڑتا ۔ اس کا تمام قصہ ایک طول طویل سرگزشت ہي ' اور اس کي تفصیل ہمارے مقصد سے باہر *

جن دنون امیر المومنین ابو یوسف وجوہ مذکورہ بالا کي بناء پر غیر حاضر تھے ' انکے بھائي ابو حفص عمر (جو خود کو الرشید کے لقب سے ملقب کیا کرتے تھے) اور ان کے چچا سلیمان بن عبد المومن نے حکومت کي طمع کي ۔ ان مین سے ایک اندلس کے مشرق مین شہر مرسیہ مین تھا اور دوسرا بلاد صنہاجہ کے مقام تادلا مین ۔ ابو الربیع سلیمان کو تو ان کے نفس نے یون دھوکا دیا اور سوء رائے نے یہ سبز باغ دکھائے کہ انہون نے قبائل صنہاجہ کو جمع کرکے اپنے لئے دعوت دینے پر آمادہ کیا اور اس امر کي تصریح بھي کردي ۔ پھر ان کے شیوخ کو بلایا ' اور ان سے اپنے ارادے کا اظہار کیا ۔ مگر اس حرکت سے ان کو اس سے زیادہ اور کوئي فائدہ نہ ھوا کہ ملک ان کے خلاف پراگندہ و پریشان ھو گیا ' اور یہ زشت حرکت عام طور پر مشتہر ھوکر امیر المومنین کے کانون تک پہنچ گئي ۔ رھے عمر ؛ انہون نے یون ابتداء کي کہ علي رؤس الاشہاد '

صاف و صریح طور پر ' امیر المومنین ابو یوسف سے نقض عہد کیا اور اپنے خاص خاص آدمیون کے ذریعے اعیان اندلس تک یہ بات پہنچادي ۔ اور انتہا یہ کي کہ مرسیہ کے قاضي و خطیب ' ابن ابي جمرہ ' کو قتل کردیا ۔ کہتے ہیں کہ انہون نے اپني تلوار کے دستے کو قاضي موصوف کے سینے پر رکھ کر اس بري طرح دبایا کہ چند ایام کے بعد اسي کے صدمے سے ان کا انتقال ہوگیا ۔ یہ خبر بھي امیر المومنین تک پہنچي ' اور وہ نہایت پریشان اور برانگیختہ ہوئے ۔ وہ جس قدر سرعت سے کام لے سکتے تھے ' فوراً صرف سترہ مقامات پر منزل کرتے ہوئے بجایہ سے فاس پہنچے ۔ جب ابو الربیع سلیمان اور عمر نے ان کي آمد کي خبر سني ' تو دونون ان کے مقابلے کے لئے آگے بڑھے ۔ ایک طرف سے عمر سمندر کو عبور کرکے پہنچے ' اور دوسري جانب سے سلیمان اپنے آدمیون کو ہمراہ لیکر تادلا سے آئے ۔ عمر شہر مکناسہ کے قریب امیر المومنین سے ملاقي ہوے ۔ ان کو دیکھ کر حسب عادت سلام کرنے کے لئے گھوڑے سے اتر آئے ۔ مگر جب اور قریب ہوئے تو دونون مین کسي قسم کا کلمہ کلام نہین ہوا؛ بلکہ امیر المومنین کے حکم سے ان کو دست و پا بستہ گرفتار کرکے شہر سلا کو روانہ کردیا گیا ۔ پھر امیر المومنین نے اپنے چچا سلیمان سے ملکر بھي یہي سلوک کیا ۔ انکو اپنے ساتھ لیکر سلا پہنچے ' اور ان دونون پر ایک شخص کو نگہبان مقرر کرنے اور زنجیرون مین جکڑ دینے کے بعد مراکش چلے گئے ۔ وہان پہنچتے ہي ان کے نگران کو یہ حکم لکھا کہ ان دونون کو قتل کرکے باقاعدہ تجہیز و تکفین کي جائے اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردیا جائے ۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق اس نگران نے انکو قتل کرکے دفن کردیا ' اور امیر المومنین کو ایک اطلاعي خط لکھ دیا ۔ مجھے معلوم ہوا ہي کہ اس نے امیر المومنین کو یہ لکھا تھا کہ " مین نے ان کي قبرین سنگ مرمر اور سنگ خارا کي بنائي ہین " : اور ان قبور کي خوبصورتي کي بھي تعریف کي تھي ۔ مگر امیر المومنین نے

یه جواب دیا که "ہم کو ظالمون کے دفن سے کوئي خاص غرض نہین ہی ۔ وہ دونون معمولي مسلمان اشخاص تھے ۔ ان کو اسي طرح دفن کرو جیسے عام مسلمان دفن ہوتے ہین" ۔ ان دونون کے قتل کے بعد امیر المومنین کے تمام قرابت دار ان سے ڈرنے لگے ؛ حالانکه اس واقعے سے پہلے وہ لوگ انکو انکے بچپن کے افعال کي بناء پر حقیر اور معمولي آدمي سمجھتے تھے ۔ ان دونون کا قتل سنه ۵۱۳ مین واقع ہوا *

اس واقعہ کے بعد انہون نے زهد و تقشف اختیار کر لیا ۔ موٹا جھوٹا لباس پہننے اور معمولي کھانا کھانے لگے ۔ صلحاء ' گوشه گیر ' اور علماء حدیث کا آوازہ دن بدن بلند ہونے لگا اور ان کي قدر و منزلت اور عظمت و شان بڑھنے لگي ۔ امیر المومنین برابر اسي طرح متفرق ملکون سے صلحاء کو بلاتے ' ان سے دعا کرواتے ' اور ان کو بڑے بڑے انعام و اکرام دیتے رہے ۔ ان کے عهد مین علم الفروع بالکل منقطع ہو گیا ۔ فقهاء ان سے خائف رہتے تھے ۔ ان کے حکم سے تمام بلاد مین ایسي کتابین آگ کي نذر کردي گئین جن مین حدیث نبوي اور قرآن شریف سے مذہب کو علیحدہ کردیا گیا تھا ۔ چنانچه سحنون کي مدوّنه ' ابن یونس کي کتاب ' ابن ابي زید کي نوادر اور اس کا خلاصه ' البراذعي کي کتاب التهذیب ' ابن حبیب کي واضحة ' اور اسي قسم کي اور تمام کتب جلا کر راکھ کردي گئین ۔ مین ان دنون شہر فاس مین تھا ۔ مین نے دیکھا که کتابون کے پشتارے کے پشتارے چلے آتے ہین ' اور ان کو رکھ کر آگ لگادي جاتي ہي ۔ انہون نے لوگون کو حکم دیا که علم رائے اور اس کے مطالعه کو یک قلم ترک کردین ؛ اور ایسا نه کرنے کي صورت مین سزائے شدید کي دھمکي دي ۔ انکے پاس جو ایک جماعت علماء محدثین کي رہتي تھي ' ان کو حکم دیا که صحیحین ' ترمذي " موطا ' سنن ابي داود ' سنن نسائي ' سنن بزار ' مسند ابن ابي شیبه ' سنن دارقطني ' سنن بیهقي في الصلاة ' اور ایسي ہي دیگر کتب احادیث

سے "طہارت" کے متعلق تمام احادیث کا اسی طرح استخراج کریں
جس طرح ابن تومرت کے زمانے میں کیا گیا تھا ۔ چنانچہ ان لوگوں نے
حکم کے مطابق تمام مطلوبہ احادیث نکال کر یکجا جمع کردیں ۔
امیرالمومنین خود وہ احادیث سب کو لکھواتے اور ان کے حفظ کی
تاکید کرتے تھے ۔ احادیث کا یہ مجموعہ المغرب کے تمام اطراف میں
پھیل گیا ' اور عوام و خواص سب نے حفظ کرلیا ۔ جو لوگ کُل احادیث
کو حفظ کرلیتے تھے ' امیرالمومنین ان کو بیش بہا لباس اور مال و زر
انعام دیتے تھے ۔ اس تمام کام سے ان کا حقیقی مقصد یہ تھا کہ امام
مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو سرزمین مغرب سے یکبارگی ہمیشہ
کے لئے دور کردیا جائے ؛ بلکہ اسے متاکر لوگوں کو قرآن مجید اور حدیث
شریف کے ظاہری معنوں کے اخذ کرنے پر آمادہ کیا جائے ۔ ان کے والد
اور جد بزرگوار کا بھی بعینہ یہی مقصد تھا ؛ مگر انہوں نے اس کو کبھی
ظاہر نہیں کیا ۔ آخر وہ ظاہر ہوا ' اور امیرالمومنین یعقوب کے ہاتھوں
ہوا ۔ میرے خیال میں یہ ان لوگوں کی صداقت قول کی کافی شہادت
ہی جو وقتاً فوقتاً حافظ ابوبکر بن جد سے ملاقی ہوئے تھے ۔ حافظ
موصوف نے ان اشخاص سے یہ بیان کیا تھا کہ " جب میں شروع شروع
میں ابو یعقوب (مرحوم) کے پاس گیا ہوں ' تو میں نے ان کے سامنے
ابن یونس کی کتاب رکھی ہوئی دیکھی تھی ۔ انہوں نے مجھ سے کہا
کہ " ابوبکر! میں اس کتاب میں وہ تمام شاخ در شاخ آراء دیکھ رہا
ہوں ' جو دین خداوندی میں نمودار ہوگئی ہیں ۔ آپ نے کبھی کوئی
ایسا مسئلہ بھی دیکھا ہی جس میں چار ' پانچ یا اس سے بھی زیادہ
اقوال موجود نہ ہوں ؟ آخر ان تمام اقوال میں سے کونسا قول درست ہی
اور مقلد کے لئے کس قول کا اخذ و تسلیم کرنا بجا ہی ؟ " میں نے انکے
اس اشکال کو رفع کرنے کے لئے کچھ کہنا شروع کیا ہی تھا کہ انہوں نے
میری بات کاٹ کر کہا کہ " ابوبکر! آخر جو کچھ بھی ہی ' وہ یا تو

(قرآن شریف کي طرف اشـارہ کرکے) یہ ہي ' یا (اپنے دائین ہاتھہ کي طرف سنن ابي داود کي جانب اشارہ کرتے ہوئے) یہ ہي ' یا (تلوار کي طرف اشارہ کرکے ' جو ان کے بائین ہاتھہ کو رکھي ہوئي تھي) یہ ہي " انجام کار یعقوب کے زمانے مین وہ باتین ظاہر ہوئین ' جو ان کے باپ اؤر دادا کے ایام مین خفیہ تھین "• علم حدیث کے طلبہ کو ان کے ہان اس قدر اقتدار حاصل تھا کہ کبھي ان کے باپ دادا کے دنون مین بھي نہ ہوا تھا • پھر ان کے ساتھہ ان کے حسن سـلوک اؤر قدر داني کي انتہا یہ ہوگئي تھي کہ ایک دن امیر المومنین نے تمام الموحدون کے سـامنے (جو سب کچھہ سن رہے تھے ' اؤر جن کے بارے مین انکو یقین ہو چکا تھا کہ وہ طلبۂ حدیث کي قدر افزائي اؤر تقرب کي وجہ سے ان سے حسد رکھتے ہین) ان سے یہ کہا کہ " اي موحدین ! تم متفرق قبائل کے افراد ہو • جب تم کو کسي طرح کا حادثہ پیش آتا ہي ' تو تم اپنے قبائل کو چلے جاتے ہو • مگر یہ لوگ (یعني طلبۂ علم حدیث) کسي خاص قبیلے کے نہین ہین ' بلکہ میرے ہین • لہذا ان پر جب کبھي کوئي مصیبت آئیگي ' تو مین ہي ان کا ملجا و ماوا ہونگا • وہ میري ہي پناہ مین آئینگے ' اؤر خود کو مجھہ سے ہي منسوب کرینگے "• اس دن سے طلبۂ حدیث کي قدر و منزلت مین اؤر بھي اضافہ ہوگیا ' اؤر الموحدون ان کے احسان و اعزاز مین مبالغہ کرنے لگے *

سنہ ٥٨٥ مین بطرو ابن الریق (لعنہ اللہ) نے جزیرہ نمائے اندلس مین شہر شلب کا قصد کیا ' اؤر اپني فوجین لےکر اس پر جا پڑا • سمندر کي طرف سے اہل فرنگ نے اسے گھوڑون اؤر اونٹون وغیرہ سے مدد بہم پہنچائي • اس سے قبل اس نے اہل فرنگ کو اس غرض سے دعوت دي تھي کہ وہ آکر اہل شہر کو گرفتار کرنے مین مدد دین • چنانچہ انہون نے ایسا ہي کیا کہ خشکي اؤر تري دونون طرف سے شہر پر حملہ آور ہوئے اؤر اس پر قابض ہوکر اہل شـہر کو گرفتار کرلیا • اس طرح ابن الریق

(لعنہ اللہ) شہر کا مالک ہوگیا ۔ اُدھر امیر المومنین نے ایک زبردست فوج تیار کرکے سمندر کو عبور کیا' اور اپني دھن میں سیدھے شلب پہنچے ۔ رومیوں میں مدافعہ کرنے کي طاقت نہ تھي ؛ اس لئے وہ شہر اور اس کے تمام حاصل کردہ اعمال وغیرہ کو چھوڑکر چل دئے ۔ مگر امیر المومنین نے صرف اس کو ہي کافي نہ سمجھا' اور ان کے معرکۃ الآرا قلعہ ' طُرّش ' کو فتح کرکے مراکش کو واپس گئے *

شلب سے واپسي کے بعد وہ اس شدت سے بیمار ہوئے کہ جان کے لالے پڑ گئے ۔ انہوں نے اپنے بھائي ابو یحیی کو مقرر کیا ۔ مگر وہ اس طمع سے پس و پیش میں لگ گیا اور اندلس جانے میں دیر کرتا رہا کہ امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو میں خود امیر بن جاؤں ۔ اور امیر المومنین کا یہ حال تھا کہ ان کو جب کبھي مرض سے ذرا بھي افاقہ ہوتا تو وہ یہي پوچھتے کہ " ابو یحیی عبور بحر کرکے اندلس گئے کہ نہیں ؟ " آخر جب ابو یحیی کو معلوم ہوا کہ امیر المومنین ان کے جلد روانہ ہوجانے کے خواہشمند ہیں' تو وہ جلد جلد سمندر کو عبور کرکے اندلس پہنچا ۔ مگر اسے برابر یہي یقین تھا کہ اسے سب سے پہلے یہي خبر ملیگي کہ امیر المومنین نے وفات پائي ۔ بلکہ اسي خیال سے اس نے اندلس کے شیوخ کي استمالت قلوب کرکے خود اپنے لئے دعوت دي ' اور کہا کہ "میں نے امیر المومنین کو ایسي حالت میں چھوڑا ہے کہ آج موئے اور کل دوسرا دن ۔ اور ان کے پاس سوا میرے اور شخص بھي نہیں ہے جسے وہ اپنے بعد امیر بنائیں ۔" شیوخ اندلس نے اس معاملے کو ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے پر ڈالنا شروع کیا ۔ اسي طرح مختلف شہر بھي یکے بعد دیگرے ڈالتے رہے ؛ حتي کہ مرسیہ کي باري آئي ۔ اہل مرسیہ نے اپني جانوں کے خوف سے یہ کیا کہ امیر المومنین کے نام خطوط لکھے' جن میں اس تمام معاملے کا ذکر کردیا ۔ اتنے میں امیر المومنین اپنے مرض سے شفایاب ہوکر اطباء سے سفر کا مشورہ پا چکے

تھے ۔ چنانچہ وہ ایک محافے مین ' جو دو خچرون پر رکھا ہوا تھا ' بیٹھکر فاس کي طرف روانہ ہوئے ۔ اثناء راہ مین ان کو ابو یحیی مذکور کے کل معاملے کي خبر ملي ' اور اہل اندلس کے خطوط اور محضر بھي ان کے پاس پہنچے ۔ جب ابو یحیی نے ان کے نقل و حرکت کي خبر سني ' تو وہ عذر خواہي کے لئے سمندر کو عبور کرکے شہر سلا مین امیر المومنین کي خدمت مین حاضر ہوا ۔ امیر المومنین نے اسے دیکھتے ہي اپنے قریب کے ہمراہیون سے کہا کہ " دیکھو وہ بد بخت آیا ! " اور ابو یحیی کو گرفتار کرلیا ۔ پھر شیوخ اندلس کو بلایا ۔ انہون نے ابو یحیی کے خلاف شہادتین دین ۔ اس کے بعد ابو یحیی کو بلایا اور کہا کہ " مین رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے اس قول مبارک کے مطابق تم کو قتل کرتا ہون کہ " جب کسي سر زمین مین دو خلفاء سے بیعت کي جائے ' تو ان مین سے دوسرے شخص کو قتل کرڈالو ۔ "" " چنانچہ امیر المومنین کے حکم کے مطابق ابو یحیی کي گردن ماردي گئي ۔ یہ کام ان کے چچا عبد الرحمان بن یوسف نے بہت سے آدمیون کي موجودگي مین سرانجام دیا ۔ پھر امیر المومنین اس کے کفن دفن کا حکم دیکر اپنے قرابت دارون کي طرف متوجہ ہوئے ' اور ان کو خوب سا سخت و سست کہہ کر حکم دیا کہ " ان سب کو برہنہ سر اور برہنہ پا بدترین حال کے ساتھ یہان سے خارج کر دیا جائے " ۔ چنانچہ وہ سب کے سب وہان سے نکل گئے ' اور ہر شخص کو یقین تھا کہ وہ ضرور قتل ہوگا ۔ اس روز سے ان کے قرابت دار بالکل گمنامي اور گم حالي مین پڑگئے ' اور آخر تک اسي حالت مین رھے ؛ حالانکہ اس سے قبل ان مین اور خلیفہ مین سوا نفوذ علامت کے اور کسي طرح کا فرق نہ تھا ۔ اس طرح امیر المومنین یعقوب نے اپنے قرابت دارون مین سے دو بھائیون اور ایک چچا کو قتل کیا *

سنه ۹۰ مین امیر المومنین نے وہ عہد توڑ دیا ' جو انکے اور ادفنش کے مابین تھا ۔ اس کے جواب مین ادفنش کے سواروں نے نکلکر بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا ' اور تمام اندلس مین کثرت سے شر و فساد پھیلایا ۔ امیر المومنین نے ایک سنگین فوج تیار کي ' اور ماہ جماد الاخر سنہ ۵۹۱ مین اسے ہمراہ لیکر اشبیلیہ پہنچے ۔ مگر وہان انہون نے صرف اس قدر قیام کیا کہ لشکر کو پھیلا دیا ' اور اموال تقسیم کئے ۔ پھر وہ بلاد روم کي طرف روانہ ہوگئے ۔ ادفنش نے ان کي آمد کي خبر پاکر ایک ضخیم جماعت تیار کي ' اور مقابلے کے لئے نکلا ۔ فحص الحدید کے مقام پر دونون کا سامنا ہوا ۔ اس مرتبہ ادفنش نے اس قدر کثیر التعداد فوج جمع کي تھي کہ اس سے قبل کبھي نہ کي تھي ۔ مقابلہ کے وقت الموحدون اسقدر زبردست جماعت کو دیکھکر خوف زدہ ہوگئے اور گبھرا گئے ۔ امیر المومنین کي یہ حالت تھي کہ برابر دعا مین مصروف تھے ' اور صلحاء سے طلب خیر کرتے تھے ۔ آخر تیسري شعبان کو چہار شنبہ کے دن مسلمانون اور ان کے اعداء مین مقابلہ ہوا ۔ خدائے تعالی نے الموحدون کي مدد کي ' اور انہین صبر و استقلال اور اہل روم پر غلبہ عطا کیا ۔ ادفنش اور اس کے ہمراہیون پر ایک بلا تھي کہ نازل ہوئي ۔ وہ خود اور اس کے صرف تیس سالاران فوج جان بر ہوئے ' باقي سب فنا ہوگئے ۔ لیکن الموحدون اور ان کے دیگر ہمراہیون کے بھي بہت سے اعیان شہید ہوئے ۔ جن مین ابو یوسف کے وزیر نامور ابو یحیی ابو بکر بن عبد اللہ بن ابي حفص بھي تھے ۔ بعد ازان امیر المومنین وہان سے بہ نفس نفیس قلعۂ ریاح کو گئے ' اور اسے اہل قلعہ سے خالي پاکر اس مین داخل ہوگئے ۔ اور اس کے گرجا کو مسجد بنانے کا حکم دیا ۔ بلکہ مسلمانون نے اس مین نماز بھي ادا کي ۔ اس کے بعد وہ طلیطلہ کے قرب و جوار کے قلعون پر قبضہ کرکے فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ اشبیلیہ کو واپس ہوئے ۔ یہ ہزیمت زلاقہ کي ہزیمت جیسي تھي '

جس کا بیان امیر المرابطین یوسف بن تاشفین کے عہد حکومت مین ہو چکا ہی *

امیر المومنین سنه ۵۹۱ کے بقیه حصے مین اشبیلیه ہي مین مقیم رہے ۔ سنه ۵۹۲ مین اپني افواج کے ساتھ شہر طلیطله پر حمله آور ہوئے' درختون کو کاٹ ڈالا' سامان خور و نوش بند کردیا' مقامہائے آب کو خشک کردیا' اۏر اہل روم کو سخت سخت تکلیفین دین ۔ اسي طرح سال آئنده' یعني سنه ۳' مین بھي کیا' اۏر بلاد روم مین اتني دور تک چلے گئے جہان کوئي مسلمان بادشاه کبھي نه گیا تھا؛ اۏر پھر اشبیلیه کو واپس آگئے ۔ ادفنش (لعنه الله) نے ان کے پاس صلح کا پیغام بھیجا' جس کي بناء پر انہون نے دس سال کے لئے اس سے صلح کرلي ۔ پھر جزیره نمائے اندلس کي نگہباني اۏر ترتیب امور کے لئے ایک شخص کو مقرر کرکے سنه ۵۹۴ مین مراکش چلے گئے ۔ مجھے معلوم ہوا ہي که انہون نے الموحدون سے صریح طور پر مشرق کي طرف حمله آور ہونے کا اراده ظاہر کیا اۏر بلاد مصر کي قبیح باتون اۏر بدعتون کا ذکر کرکے کہنے لگے که " انشاء الله ہم اسے پاک و صاف کردینگے "۔ مگر ان کا یه اراده ان کے دل ہي مین ره گیا' اۏر انہون نے سنه ۵۹۵ کے صدر مین وفات پائي اۏر اپنے آبا و اجداد کے ساتھ تینملل مین دفن ہوئے : رحمه الله ۔ وه اپنے عہد حکومت مین ہمیشه عدل و انصاف کو ترجیح دیتے اۏر حسب طاقت اس پر عمل پیرا ہوتے رہے ۔ انہون نے اپني حکومت کے آغاز مین حسب اقتضاء ملک و ملت یه قصد کیا تھا که خلفاء اولین کے نقش قدم پر چلین : مثلاً وه پانچون وقتون کي نماز مین خود امامت کرتے تھے ۔ وه کئي ماه تک متواتر ایسا ہي کرتے رہے ۔ مگر ایک دن انہون نے نماز عصر کي امامت کے لئے آنے مین اس قدر دیر کي که تقریباً کل وقت ختم ہو گیا' لیکن لوگ ان کا انتظار کرتے رہے ۔ آخر امیر المومنین نے آکر نماز پڑھائي ۔ نماز کے بعد ان کو سخت

ملامت کي اور کہا کہ "مين ديکھتا هون کہ آپ لوگ صرف ہماري خاطر سے نماز پڑھتے ہين • ورنہ بھلا اس مين کيا مضائقہ تھا کہ آپ موجودين مين سے کسي صاحب کو امام بناکر نماز ادا کرليتے ؟ کيا آپ کو ياد نہين کہ ايک مرتبہ رسول خدا صلي اللہ عليہ وسلم کے اصحاب نے حضور کي غير موجودگي مين جب ديکھا کہ نماز کا وقت جا رہا ہي تو عبدالرحمان بن عوف کو امام بناليا تھا ؟ کيا وہ ائمہ اور هاديان دين آپ کے لئے نمونہ نہين ہين ؟" اسي سبب سے انہون نے اس کے بعد سے خود امامت کرنا ترک کرديا تھا • وہ خود بيٹھکر لوگون کي دادرسي کيا کرتے تھے • وہ مجالس عام هوتي تھين ' اور کسي چھوٹے بڑے کو آنے کي ممانعت نہ تھي • ايک مرتبہ دو آدمي ايک نصف درهم کے بارے مين جھگڑتے هوئے آئے • آپ نے اس قضيہ کا فيصلہ کيا ' اور وزير ابويحيى کو حکم ديا کہ "ان دونون کو خفيف سي سزائے جسماني دي جائے تا کہ ان کو تاديب هو" • پھر ان دونون سے مخاطب هوکر کہا "کيا شہر مين اور حاکم ايسے نہ تھے ' جن کے پاس تم ايسي باتون کے فيصلے کے لئے جاتے اور جن کو ايسے ہي قضيون کے لئے مقرر کيا گيا ہي ؟" اس واقعہ کي وجہ سے انکو مجبوراً يہ کرنا پڑا تھا کہ خاص خاص ايام مين ايسے خاص خاص نوعيت کے مسائل کے لئے دربار عدل قائم کرتے تھے ' جن مين ان کے سوا کسي اور حاکم کے احکام جاري نہين هو سکتے تھے • جب انہون نے ابوالقاسم بن بقي کو والي بنايا ' تو ان سے يہ شرط کرالي تھي کہ وہ اس طرح بيٹھا کرينگے کہ تمام قضيون کے متعلق ان کے احکام سنے جا سکين • اس لئے ابوالقاسم ايسي جگہ بيٹھتے تھے کہ ان کے اور امير المومنين کے درميان صرف چند تختون کي آڑ هوتي تھي • امير المومنين کے حکم سے بازارون کے امين اور شہر کے شيوخ ہر ماہ ان کي خدمت مين حاضر هوا کرتے تھے اور وہ ان سے بازارون کي حالت ' نرخ اشياء ' اور حکام کے متعلق سوال کيا کرتے تھے

کہ عمال، قضاۃ اؤر وُلاۃ کا کیا حال ہي؟ اگر وہ ان کي تعریف کرتے، تو امیر المومنین کہتے کہ "یاد رکھو کہ قیامت کے دن تم سے اس شہادت کے متعلق سوال کیا جائیگا! تم کو ہرگز یہ نہیں چاہئے کہ حق کے سوا کچھ اؤر کہو"۔ بعض اوقات مجلسون مین یہ آیت پڑھتے تھے کہ "یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علي انفسکم او الوالدین والاقربین"۔

جب امیر المومنین سنہ ۹۲ مین دوسري جنگ (یعني اس جنگ کے بعد کي جنگ کہ جس مین خدائے تعالی نے ادفنش اؤر اس کي جماعت کو تباہ و غارت کرکے افواج اسلام کو عزت اؤر فتحمندي سے مالا مال کیا تھا) کے لئے روانہ ہونے لگے، تو انہون نے تمام بلاد کو خط لکھکر صلحاء اؤر اخیار کي ایک بڑي جماعت کو بلایا۔ وہ ان کو سفر مین آگے آگے رکھتے، اؤر جب کبھي ان کي طرف دیکھتے تو اپنے قریب کے اصحاب سے کہتے کہ "لشکر یہ ہي نہ کہ (فوج کي طرف اشارہ کرکے) یہ"۔ یہ واقعہ بالکل ایسا ہي ہي جیسا کہ قتیبہ بن مسلم والي خراسان کا بیان کیا جاتا ہي کہ جب وہ ترکون کے مقابلے مین نکلے تو انکے ہمراہ فوج مین ابو عبد اللہ محمد بن واسع بھي تھے۔ وہ بار بار ان کا حال دریافت کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ ابو عبد اللہ معسکر کے ایک گوشے مین اپني کمان پر تکیہ لگائے بیٹھے ہین، اؤر ایک انگلي کو آسمان کي طرف اٹھائے ہوئے بار بار جنبش دے رہے ہین۔ قتیبہ نے کہا "ہان، وہي انگلي مجھے دس ہزار تلوارون سے زیادہ عزیز ہي"۔

جب امیر المومنین اپنے اس سفر سے اپني رعایا کے لئے طرح طرح کے اموال لے کر واپس آئے، تو بعض لوگون نے تو ان کو قبول کیا، اؤر بعض نے رد کر دیا۔ یہ دونون فریق امیر المومنین کے پاس آئے، تو انہون نے کہا کہ "ہر شخص کا ایک مذہب ہوتا ہي۔ نہ تو ان کے رد سے اس مین کچھ زیادتي ہوتي ہي اؤر نہ ان کے قبول سے کچھ کمي واقع ہوتي

ہي "۔ ابو یوسف نہایت کثیر الصدقه بزرگ تھے ۔ چنانچه مین نے سنا ہي که اس جنگ کے لئے روانه ہونے کے قبل' جس مین یه واقعۂ کبري ہوا تھا' انہون نے چالیس ہزار دینار صدقے مین دئے تھے' جن مین سے نصف عوام الناس کو اؤر باقي اپنے قرابت دارون کو دیا تھا ۔ انہون نے شہر مراکش کے چار حصے کرکے ہر ایک مین ایک ایک امین مقرر کردیا تھا' جو پردہ نشین عورتون اؤر خانقاہ گزین لوگون کو خیرات تقسیم کرتا تھا ۔ جب نیا سال شروع ہوتا تھا' امیر المومنین کے حکم سے شہر کے تمام لا وارث یتیمون کے اسماء سے ان کو مطلع کیا جاتا تھا ۔ پھر وہ ان سب کو اپنے قصر کے قریب ایک مقام مین جمع کرکے ان کي ختنه کرواتے اؤر ہر لڑکے کو ایک مثقال' کپڑے' روٹي' اؤر ایک انار دیتے تھے ۔ اؤر بعض مرتبه ایک ایک مثقال کے علاوہ دو جدید درھم بھي دیتے تھے ۔ یه سب کچھ مین نے خود مشاہدہ کیا ہي ؛ کسي اؤر کا بیان نقل نہین کر رہا ہون ۔ امیر المومنین نے مراکش مین ایک بیمارستان بنایا تھا ۔ مین نہین سمجھتا که اسکي مثال تمام دنیا مین بھي کسي جگه ملیگي ۔ انہون نے اس غرض سے شہر کے ایک معتدل مقام مین ایک وسیع میدان منتخب کرکے معمارون کو حکم دیا که اسے بہترین طریق سے آراسته کرین ۔ چنانچه انہون نے اس مین عجیب و غریب نقش و نگار کئے' اؤر ایسي ایسي مضبوط و محکم آرائشین کین جن سے بہتر ایجاد و اختراع ہونا مشکل ہي ۔ پھر حکم دیا که اس مین علاوہ اؤر درختون کے مشمومات و ماکولات کے پودے بھي لگائے جائین ۔ اس قطعۂ زمین مین پاني کي نہرین اس کثرت سے جاري کین که ہر مکان مین پاني پہنچتا تھا ۔ مزید بر آن اسکے وسط مین چار حوض بنائے' جن مین سے ایک سفید سنگ رخام کا تھا ۔ پھر ان کے حکم سے اس مین صدف' کتان' حریر' اؤر چمڑے کے ایسے ایسے نفیس فرش کئے گئے جو حد وصف سے بالا اؤر تعریف سے مستغني ہین ۔ روزانه تیس دینار صرف خوراک ہي کے لئے دیا جاتا تھا ۔

ادویہ کي خرید پر جو روپیہ صرف هوتا تھا' وہ اس کے علاوہ تھا ۔ متفرق اقسام کے شربت' روغن اور سرمے وغیرہ تیار کرنے کے لئے عطار مقرر کئے ۔ مریضون کے لئے موسم هائے گرما و سرما مین دن اور رات کے استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ لباس تیار کئے گئے ۔ جب مریض تندرست هو جاتا' تو اگر وہ مفلس هوتا اسے روانگي کے وقت اس قدر مال و زر دیا جاتا کہ وہ تمام عمر چین سے بسر کرے' اور اگر غني و مالدار هوتا تو اس کا مال اور ترکہ وغیرہ اس کے حوالے کیا جاتا ۔ یہ بیمارستان صرف فقراء اور مفلسین کے لئے هي نہ تھا؛ بلکہ مراکش مین اگر کوئي پردیسي بھي کسي مرض مین مبتلا هو جاتا' تو اسے وهین پہنچا دیتے تھے ۔ اور اس کي تندرستي' یا بصورت دیگر موت' تک اسے وهین رکھتے تھے ۔ هر جمعہ کو نماز سے فارغ هوکر امیر المومنین خود بیمارستان کو جاکر هر مریض کي عیادت کرتے' ان کے گھر والون کي خیریت دریافت کرتے اور پوچھتے کہ "اب تمھارا کیا حال هي' اور تمھاري نگراني کیسي هوتي هي؟" وغیرہ وغیرہ ۔ پھر یہ سب کر کرا کے وهان سے واپس چلے جاتے ۔ وفات کے دن تک ان کي یہ عادت برابر جاري رهي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے !

ابو یوسف کے عہد کے شروع مین سنہ ۵۸۳ یا ۸۲ مین همارے هان مصر سے چند غزّ ترک آئے تھے' جن مین تین اشخاص تھے ۔ ایک کا نام قراقش تھا' جس کے متعلق یہ کہا جاتا هي کہ وہ الملک الناصر کے بھتیجے تقي الدین کا غلام تھا ۔ دوسرے کا نام شعبان تھا' اور کہتے هین کہ وہ امراء غز مین سے تھا ۔ تیسرے صاحب مصري افواج مین سے تھے' اور قاضي عماد الدین کے نام سے مشہور تھے ۔ امیر المومنین نے ان تینون کي نہایت خاطر و مدارات کي' اور ان کي تعظیم و تکریم مین کوئي دقیقہ اٹھا نہ رکھا؛ یہان تک کہ وہ الموحدون سے بھي زیادہ ان کي قدر کرتے تھے ۔ الموحدون سال بھر مین تین مرتبہ' یعني هر چار ماہ کے بعد'

تنخواہ لیتے تھے ؛ مگر غز کي ہمیشہ یہي عادت رھي کہ وہ ماہ بہ ماہ لیتے تھے ' اور اس میں کوئي فرق نہ آتا تھا ۔ امیرالمومنین کہتے تھے کہ " ان میں اور الموحدون میں یہ فرق ہي کہ یہ لوگ مسافر ہیں ۔ یہاں ان کے پاس سوا تنخواہ کے اور کسي قسم کا سامان و اسباب یا جائداد وغیرہ نہیں ہي جس پر گزران کر سکیں ۔ مگر الموحدون کے پاس جائداد اور اموال موجود ہیں "۔ امیرالمومنین نے غز کے اعیان کے لئے بھي الموحدون کي طرح مختلف و متعدد قطعات زمین علیحدہ کر دئے تھے ۔ بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ الموحدون سے بھي زیادہ دیا تھا ۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص احمد الحاجب نامي کو ' جو اہل اربل میں سے تھا ' ایسي ایسي زمینیں دي تھیں کہ خود ان کے قرابت داروں میں سے بھي کسي کے پاس نہ تھیں ۔ اسي طرح شعبان کو بھي انہوں نے اندلس میں اس قدر کثیرالتعداد قریہ جات دئے تھے ' جن کي سالانہ آمدني نو ہزار دینار سے بھي زائد تھي ۔ پھر وہ بڑي بڑي تنخواہیں اس سے علیحدہ تھیں ' جو فوج کے کسي فرد کو بھي نصیب نہ تھیں ۔ غز کي تمام جماعت میں کوئي شخص بھي شعبان کي برابر لطیف الحس ' ذکي النفس ' حاضر جواب اور پاکیزہ خاطر نہ تھا ۔ میں جب کبھي اس سے ملتا تھا ' وہ یا تو مجھ سے کوئي شعر پڑھوا کر سنتا یا خود سناتا تھا ۔ چنانچہ میں نے ایک دن اسے ایک اشبیلي شاعر کے (جو میرے دوست تھے) یہ اشعار سنائے کہ :—

وقائلٍ فیم لم تهجع فقلت له   کیف الهجوع لطرف نافر الوسن
لم تدر ان الكري الممنوع عن بصري   هي السنات التي في مقلتيّ حسن

وہ سن کر ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ " اس شاعر کي مثال ایک ایسے پرندے کي سي ہي جو گردش کرتا اور چکر لگاتا ہوا زمین پر اترتا ہي ' پھر پر پھڑ پھڑا کر اڑتا ہي اور بلند پروازي کرنا چاھتا ہي ' لیکن گر پڑتا ہي ۔

دیکھئے ایک شاعر نے اسي مطلب کو کس قدر اختصار لفظي ' سہولت ماخذ اؤر سلاست کے ساتھ ادا کیا ہي ۔ وہ کہتا ہي کہ :—

اعیدوا صباحي فهو عند الکواعب   و ردوا رقادي فهو لحظ الحبائب"

میں نے کہا کہ " یہ شعر ابو الطیب کا ہي " ۔ کہا " ہان بے شک ؛ بلکہ الطیب ابو الطیب کا " ۔ ایک دن ہم دونون مین صنعت تجنیس لفظي کا ذکر تھا ۔ اس نے مجھے اس پر کئي اشعار سنائے ' اؤر مین نے یہ دو اشعار پڑھے :—

اذا صال ذو ود بود صدیقه   فیا ایها الخل المصاحب لي صُل بي

فإنّيَ مثل الماء لینا لصاحبي   و ناهیک للاعداء من رجل صُلب

اس نے ان اشعار کو بہت پسند کیا ' اؤر ان کو نقل کرکے مجھ سے کہنے لگا کہ " ان دو اشعار کي وجہ سے آپ کو مجھ پر حق حاصل ہو گیا ہي ۔ مین نے نہ صرف اس خاص معني مین ' بلکہ کسي اؤر مطلب و معني مین بھي ' کبھي کوئي ایسا عمدہ شعر نہ سنا ہي نہ دیکھا ہي " ۔ اصل یہ ہي کہ شعبان کو ادبیات سے نہایت درجہ شغف تھا ۔ وہ شعر بھي کہتا تھا ' اؤر بعض اوقات اس کا کلام نہایت عمدہ ہوتا تھا ۔ ایک مرتبہ مین نے اس سے کہا کہ " آپ اپنے چند اشعار مجھے لکھوا دیجئے یا سنا ہي دیجئے " ۔ مگر اس نے قطعي انکار کر دیا ؛ بلکہ قسم بھي کھائي کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا *

امیر المومنین ابو یوسف جب زیارت کي غرض سے تینملل کو روانہ ہوئے ' تو یہ غز بھي انکے ہمراہ تھے ۔ وہ سب وہان پہنچ کر مسجد کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے ۔ یہان یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہي کہ ابن تومرت نے اپنے اصحاب سے کہا تھا کہ " تم مین سے جو جو زندہ رہیگا وہ دیکھ لیگا کہ مصر کے امراء اس درخت کے سایہ مین آکر بیٹھینگے " ۔ جب غز وہان پہنچ کر اس درخت کے نیچے بیٹھ گئے ' تو تینملل کے باشندون کے لئے وہ دن گویا روز عید ہو گیا ۔ ہر طرف

سے تکبیرون کي صدائین آ رهي تهین ۔ عورتین نهایت جوش و خروش سے دف بجاتي هوتي بر آمد هوئین ' اۆر اپني زبان مین کچهہ کهتي تهین ' جس کا مطلب یه تها که " همارے آقا مهدي نے سچ کها تها ۔ هم گواه هین که وه امام برحق تهے " ۔ ایک شخص ' جس کا یه چشم دید واقعه هے ' مجهہ سے کهتا تها که " امیر المومنین ان خوشیون کو دیکهہ دیکهہ کر مسکراتے تهے ۔ وه ان سب باتون کو ان لوگون کي کم عقلي پر محمول کرتے اۆر کهتے تهے که " مجهے تو ان سب باتون مین کچهہ نظر نهین آتا ۔ ایک ذرا سي بات کو یه لوگ کیون اتني اهمیت دے رهے هین ؟ ۔ حق یه هے که امیر المومنین ابو یوسف ابن تومرت کے بارے مین لوگون سے متفق الرائے نه تهے ؛ والله اعلم ۔ ایک مرتبه شیخ صالح ابو العباس احمد بن ابراهیم بن مطرف مُري اۆر مین خانهٔ کعبه مین تهے که انهون نے مجهہ سے بیان کیا که " امیر المومنین ابو یوسف نے ایک مرتبه مجهہ سے کها که " آپ خدائے عز و جل کے سامنے میرے گواه رهئیگا که مین عصمت (یعني عصمت ابن تومرت) کا قائل نهین هون " ۔ اسي طرح مین نے ان سے ایک ایسے کام کي اجازت طلب کي جس مین امام کي ضرورت پڑتي هے ' تو انهون نے کها " کون امام ؟ کیسا امام ؟ " علیٰ هذا القیاس مجهے ایک دفعه مشهور و معروف ابو بکر بن هاني سے ملاقات کا اتفاق هوا ۔ وه اندلس کے شهر جیّان کے باشنده تهے ۔ جس وقت مین ان سے ملا هون ' وه اس وقت ایک سن رسیده بزرگ تهے ۔ وه بیان کرتے تهے که " جب امیر المومنین جنگ ارک (یعني وه که جس مین انهون نے ادفنش اۆر اس کے همراهیون کے دانت کهتے کر دئے تهے) سے واپس آئے تو هم لوگ ان سے ملنے کے لئے گئے ۔ اهل شهر نے امیر المومنین سے کلام کرنے کے لئے مجهے آگے بڑهایا ۔ خیر ' مین ان کے سامنے پهنچا دیا گیا ۔ انهون نے اپني عادت کے موافق مجهہ سے شهر ' قضاة ' ولاة اۆر عمال کے متعلق سوالات کئے ۔ مین سوالات کا جواب

دے چکا' تو مجھ سے میرا مزاج پوچھا ۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اؤر ان کے طول بقاء کي دعا کي ۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ "تم نے کون کون سے علوم حاصل کئے ؟"

میں :— میں نے امام (یعني ابن تومرت) کي تالیفات پڑھي ہیں *

یہ سن کر انہون نے مجھے ایک پر غضب نگاہ سے دیکھا اؤر کہا کہ "طالب علم یون نہین کہا کرتے ۔ تم کو یہ کہنا چاھئے تھا کہ میں نے کتاب اللہ کا مطالعہ کیا ہي اؤر کچھ حدیث پڑھي ہي" ۔ پھر اس کے بعد اؤر جو جو کچھ تم نے پڑھا لکھا هو اس کا ذکر کرو ۔" اسي نوع کي اؤر بھي کئي حکایات ہیں' جنکو یہاں بیان کرنا باعث تطویل ہي *

جب امیر المومنین اپنے اس سفر جنگ سے واپس آئے' جس میں انہون نے شلب کو اہل روم کے هاتھ سے آزاد کرا دیا تھا' تو انہون نے حکم دیا کہ اشبیلیہ کے دریا کے کنارے ان کے لئے ایک قلعہ تیار کیا جائے اؤر اس کے اندر چند محل اؤر قبہ جات بنائے جائیں ۔ وہ تعمیر عمارات کے بہت شائق تھے ۔ نہایت محنت اؤر اہتمام سے عمارتیں بنواتے تھے ۔ وہ اپنے تمام زمانے میں کبھي اس کام سے غافل نہیں هوئے : یا تو کسي نہ کسي قصر میں نئي نئي ترمیمیں کرتے رهتے تھے' یا کوئي نیا شہر آباد کرتے تھے ۔ ان کے عہد میں شہر مراکش میں بہت کچھ ایزادیں هوئیں' جن کي تفصیل بہت طولاني ہي ۔ الغرض وہ نئے محل ان کے حسب ارادہ' بلکہ اس سے مافوق' عمدگي کے ساتھ بن کر تیار هو گئے' اؤر اس قلعہ کا نام "حصن الفرج" رکھا گیا ۔ جب وہ سنہ ۵۹۱ میں اس زبردست جنگ سے واپس آئے' تو ان ہي قبون میں سے ایک میں بیٹھ کر وفود کو باریابي سے سرفراز هونے کي اجازت دي ، وہ لوگ اپنے اپنے طبقات اؤر مراتب کے مطابق اندر داخل هوئے' اؤر شعراء نے اپنے قصائد سنائے ۔ چنانچہ اس روز میرے ایک دوست علي بن حزمون نے' جو اہل مرسیہ میں سے ہیں' بحر خبب میں ایک

قصیدہ پڑھا جسے امیر المومنین اور دیگر تمام حاضرین نے بہت پسند کیا ۔ وہ قصیدہ یون شروع ہوتا ہی :—

١ حيّتك معطرة النفس نفحات الفتح باندلس
قدرَ الكفار و مأتمهم أنّ الاسلام لفي عرس
ا امام الحقّ و ناصره ! طهّرتَ الارض من الدنس
و ملأت قلوب الناس هدى فدنا التوفيق لملتمس
و رفعت منار الدين على عمد شُم و على اسس
و صدعتَ رداء الكفر كما صدع الديجور سنا قبس
لاقيت جموعهم فغدوا فرسا في قبضة مفترس
جاءوك تضيق الارض بهم عددا لم يحص و لم يقس
خرجوا بطراً و رئاء النا س ليختلسوا مع مختلس
و مضيت لامر الله على ثقة بالله و لم تَخِس
فاناخ الموت كلاكله بظباك على بشر رجِس
و تساوي القاع بهامهم المرفض مع الحَدَب الضَرِس

---

١ ترجمہ :- فتح اندلس کی خوشبو دار لپٹین آپ کو مبارکباد دیتی ہین !
کفار کو اب قدر ہوئی ہی ؛ اور ان کا ماتم یہ ہی کہ اسلام خوشی مین ہی ۔
ای حق کے امام اور اس کے ناصر و یاور ! آپ نے زمین کو میل سے پاک کردیا ہی ۔
آپ نے لوگون کے دلون کو ہدایت سے پر کردیا ہی ' اور اب توفیق الہی تلاش کرنے والے کے قریب ہوگئی ہی : آپ نے دین کے مینار کو بلند ستونون اور بنیاد پر قائم کردیا ہی ۔
آپ نے کفر کی چادر کو اسی طرح پھاڑ دیا ہی جسطرح ایک شعلہ کی روشنی سے تاریکی پھٹ جاتی ہی ۔ آپ نے ان کی جماعتون کا مقابلہ کیا ' اور وہ ایسے ہوگئے کہ جیسے گردن توڑنے والے شکاری کے ہاتھ مین شکار ۔
جب وہ آئے تھے تو یہ حالت تھی کہ زمین ان کے لئے تنگ ہوئی جاتی تھی ۔ ان کی تعداد اس قدر تھی کہ جو حساب اور قیاس مین نہین آتی ۔ وہ اکڑتے اور بررتے نکلے تھے ' اور لوگون کو یہ دکھاتے تھے کہ وہ لڑنے مرنے جا رہے ہین ۔
آپ خدا کے امر کے لئے تشریف لے گئے ۔ آپ کو خدا پر بھروسہ تھا ' اور آپ مایوس و غمگین نہ تھے ۔
موت نے اپنے سینون کو آپ کی تلوارون کی دھارون کے ساتھ ایک ناپاک آدمی پر رکھہ دیا ۔
ان کی کھوپڑیان اس میدان مین اور اس فراخ ' سنگلاخ اور گیاہ دار وادی مین پھیل گئین ۔

سقيت بنجيعهم اكم | و طئوا منهن علي دهس
فاولئك حرب الكفر آلا | انّ الكفار لفي نُكَس
اذوي الصلبان و راءكم | خيل الملك الخَبِر الندُس
لو ان البحر تناولها | جرعا و طئته علي يبس
و لو ان الصّم تراجمها | اضحت كحل المقل النُعَس
ملا التوحيد اعنتها | و اغار بها روح القدس
نهضت فمضت فقضت املا | انسي عتب الدنيا فنسي
جاست جنبات الكفر فلم | تترك لهم مالم تجس
لم يبق بها مثوي رجل | الا و عليه شذي فرس
لحقوا بقرون الشّم فلا | سقيا لظلولهم الدُرس
ان كان نجا ادفنشهم | فالي عيش نكد تعِس
نظر الملك الاعلي فراي | مَلَكا مابين قنا و قسي
كالصبح توشح رونقه | كالطور بنور الله كُسي

پشته هائے زمین ان کے خونون سے سیراب هوگئے ' جهان وه نرم زمین پر چل رهے تھے .

وه لوگ کافر دشمن هین . هان ! کفار عاجز هین .

ای صلیبون والو! تمهارے پیچھے ایک هوشیار و زیرک بادشاه کے سوار هین . اگر وه لوگ سمندر کو ایک گھونٹ کرکے پی جاتے ' تو وه اس کو خشک کرکے اس پر چلتے . اگر وه پهاڑ پر سنگباری کرتے ' تو وه خواب آلود آنکھون کا سرمه بن جاتا . ان کی باگون مین توحید بھری هوئی هی ' اور روح القدس ان کو جلدی جلدی چلا رهے هین . وه اٹھے ' چلے ' اور انهون نے امید کو پورا کر دیا . اس نے دنیا کی سختی کو بھلا دیا اور وه بھلا دی گئی . انهون نے کفر کے پهلوون کو اس طرح پا مال کیا ' که ان کے لئے کوئی چیز ایسی باقی هی نهین رهی جو وه پا مال نه کرچکے هون . وهان کسی شخص کا مکان ایسا نه تھا جس پر گھوڑون کی مکھیان نه بھنکتی هون . وه بلند پهاڑون کی چوٹیون مین جا پهنچے ' اور ان کے پرانے اور مٹے هوئے ساؤن مین پانی تک نه چھوڑا .

اگر ان کا ادفنش بچ بھی گیا هی ' تو اسے ایک تنگ اور پر مصیبت زندگی گزارنی پڑیگی .

بادشاه عالی جاه نے نگاه اٹھاکر دیکھا ' تو نیزون اور کمانون کے مابین فرشتون کو پایا . ایسا معلوم هوتا تھا که صبح نے اس کو چمکا دیا هی اور جیسے که کوه طور الله کے نور سے ملبوس هی .

وه وهان سے چلا اور کسی کی طرف مڑکر نه دیکھتا تھا . اس نے زرهون اور ڈھالون پر وار کرنے شروع کئے .

فمضي لم يلو علي احد   و رمي بالدرع و بالترس
لصليل الهند بمفرقه   لا يسمع صلصلة الجرس
سهر الموتور و ارقه   تذكار المنصل والمرس
و بكاء عقائل هاتفة   كالوُرق ينحن مع الغلس
برزت و كانّ ذوائبها   اذناب رواعدة شُمُس
ترنو كظباء الرمل علي   و جل لضراغمة شُرُس
قد كان بها انس فغدت   تحت الرايات بلا انس
ان الايام قد ازدهرت   كالروض بروق لمغترس
و تناسقت الامال لنا   كالثغر تنظم في لَعَس
و تلالأ نور الحق علي   الاثر المهدية فاقتبس
اجزيرة اندلس اعتصمي   بامام الامة و احترسي
ارعاک حراسته ملک   جبريل له احد الحرس
حكمتْ اسيافك سيّدنا   في كل مصرّ الكفر مُسي
و مضت في الروم مضاربها   و كذلك تفعل في الفرس *
لا يخلف ربك موعده   دوّخْ اقطارهم و دس

ادفنش کو اپنے سر پر هندی تلوار کے پڑنے کی وجہ سے گھنٹیون کی آواز نہین سنائی دیتی تھی .

هلاکت رسیدہ کو تیرون کے سوفارون اور رسیون کی یاد نے اور ان شریف عورتون کی گریہ و زاری نے جگائے رکھا ، جو کبوتریون کی طرح آخری شب کی تاریکی مین نوحہ کررهی تھین اور ریگستان کے هرنون کی طرح خونخوار شیرون کی طرف ڈر ڈرکر دیکھ رهی تھین . وہ انس و محبت کی بچھیریان تھین ; مگر جھنڈون کے نیچے ان کا انس جاتا رہا .

ایام اس طرح تر و تازہ اور بار آور هوگئے هین ، جس طرح کوئی باغ اپنے لگانے والے کو اچھا معلوم هوتا هی ، اور امیدین همارے لئے اس طرح منتظم اور آراستہ هوگئی هین ، جس طرح سرخ لبون کے مابین دانت خوبصورتی سے آراستہ هین . نور حق مہدیت کے نشان پر چمک رهہ هی ، اس سے نور حاصل کرلو .

ای جزیرہ نمائے اندلس ! تو امام امت کی پناہ مین آجا اور مضبوط هوجا . ایک ایسا بادشاہ تیرا نگهبان هوتا هی جس کے نگهبانون مین سے حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی هین .

ای همارے آقا ! آپ کی تلوارون نے تمام سخت کافرون اور نعمائے الهی کو بھول جانے والون پر حکم کیا هی . ان کی دھارین روم اور ایران تک پهنچ چکی هین . آپ کا رب اپنے وعدے کے خلاف نهین کریگا . هان انکے ملکون کو تاخت و تاراج اور پائمال کردیجئے . (مترجم)

اگرچه یه قصیده بہت طویل ہي ؛ مگر مین نے صرف اس لئے نقل کیا ہي کہ اس کي بحر عجیب و غریب ہي اور اکثر ابیات نہایت نفیس ہین ۔ مین نے پہلے خود شاعر کي زباني یه قصیده سنا ۔ اس کے بعد شهر مرسیه مین سنه ٦١٤ مین مین نے ان کو پڑھ کر سنایا ۔ علي بن حزمون ادبیات مین اعلی دستگاه رکھتے ہین ۔ اپنے مختلف الانواع اشعار مین اکثر عبد الله ابن حجاج بغدادي کا تتبع کرتے ہین ' اور مجھے ان کے وھي اشعار پسند آتے ہین ۔ جس قدر موشحات ملک مین عوام الناس کي زبان پر جاري هوتے ہین ' ابن حزمون ضرور اسي بحر اور روي مین ایک اور ویسا ہي موشحه نظم کرتے ہین ۔ علاوه اس کے ان کو ہجو مین بھي ید طولی حاصل ہي : البته یه ہي که اپني ہجائیه نظمون مین اکثر فحش گوئي سے کام لیتے ہین ۔ ان کي بہترین ہجائیه نظم مجھے یاد ہي ' جو فحش و بد گوئي سے مبرا ہي ۔ اس مین انہون نے الحطیئه شاعر کي پیروي کرتے هوئے پہلے اپني ہجو کي ہي ' پھر سپه سالاران اندلس کے اعیان مین سے محمد بن عیسی نام ایک شخص کي ہجو کي ہي ۔ محمد بن عیسي دلیري اور شجاعت مین مشہور تھا ۔ وه ابیات یه ہین :—

تاملتُ في المرآة وجهي فخلته   كوجه عجوز قد اشارت الي اللهو

كانّ علي الازرار مني عورة   تنادي الوري عضوا و لا تنظروا نحوي

فلو كنت مما تنبت الارض لم اكن   من الرائق الباهي و لا الطيب الحلو

و اقبح من مرآيَ بطني فانه   يقرقر مثل الرعد قرقر في الجو

و إلا كقلب بين جنبي محمد   سليل بن عيسي حين فرّ و لم يلو

يود بانْ لو كان في بطن امه   حديثا و لم يسمع حديثا عن الغزو

ثقيل ولكن عقله مثل ريشة   تطير بها الارواح في مَهمَه دَو

تميل بشدقيه الي الارض لحية   تظن بها ماءً يفرغ من دلو

و قد حدثوا عنه بكل نقيصة   ولكن مثلي لا يُروّم و لا يَرو

ان کي ايسي ہجائيہ نظمين موجود ہين ' جو اس سے بدرجہا بہتر ہين • مگر ان مين انہون نے فحش و بد کلامي سے کام ليا ہے ' اس لئے مين نے ان کو ان اوراق مين نقل نہين کيا • مين نہين چاہتا کہ اس قسم کا کلام ميرے قلم سے منقول ہو • ابن حزمون کو المغرب کے قضاة اور عمال و ولاة کے ہان نہايت درجہ جاہ و ثروت حاصل تھي ' جس کي اصلي وجہ يہي تھي کہ وہ ان کي زبان سے ڈرتے اور ہجو سے کانپتے رہتے تھے • تمام المغرب مين شايد ہي کوئي ايسا شہر ہو جس کے کسي نہ کسي باشندے کے بارے مين انہون نے ہجو نہ کہي ہو اور لوگ اس سے آشنا نہ ہو گئے ہون • مين خدا سے دعا کرتا ہون کہ ان پر اور تمام مسلمانون پر رحم فرمائے *

القصہ اس روز امير المومنين نے حکم ديا کہ تمام فوج پورے اسلحہ سے مسلح ہوکر ان کے سامنے حاضر ہو • جب ان کے حکم کے مطابق فوج ان کے سامنے پھيل گئي اور انہون نے اس کے حسن ہيئت کو ملاحظہ کيا ' تو فوراً کھڑے ہوکر دو رکعت نماز بطور شکرانہ ادا کي • اتفاق سے جون ہي وہ رکوع و سجود سے فارغ ہوئے بادل کا ايک ٹکڑا نمودار ہوا اور اس قدر بارش ہوئي کہ سب لوگ شرابور ہو گئے • محمد بن عبد ربہ ميرے ايک دوست ہين ' جو ابو الربيع سليمان بن عبد اللہ بن عبد المومن کے ہان کاتب خصوصي کے عہدہ پر ہين اور جزيرۂ خضراء کے رہنے والے ہين • انہون نے اس موقعہ کے مناسب حال يہ اشعار کہے :-

بادي الکرامة بل بادي الکرامات قد شفّع اللہ آيات بآيات

يا ليت شعري ما شيءَ دعوتَ بہ قبل السلام و من بعد التحيات

فيئ تاثر عنہ الجو فاتصلت من السحائب رايات برايات

من کل وطفاء لقاء الرباب همتْ ماءً نقيّا علي زُغْفٍ نقيات

قل کيف لا يفتح اللہ البلاد وقد تفتّحت لك ابواب السماوات

اس دن سے ابو عبد اللہ محمد بن عبد ربہ مشہور ہو گئے ' اور انکي قدر و نباہت مين اضافہ ہوگيا • ان مين مختلف اوصاف حميدہ جمع

ہین • نظم و نثر مین اعلي دستگاہ رکھتے ہین ' اۆر علوم فلسفہ ' تعلیم اۆر منطق مین صاحب تحقیق ہین • انہون نے مجھے اپنے یہ اشعار سنائے تھے :—

قف بالقباب و این ذاك الموقف　　واسئلهم بمامهم ان یعطفوا
وانشد فؤادك إن عرفت مكانه　　بین القباب وما اخالك تعرف
عند التي رمت الجمار غدیة　　و بنانها بدم القلوب مطرف
نفسي الفداء لها و ان لم تبق لي　　نفسا تذكرني بها و تعرّف

یہ قصیدہ بہت طویل ہي ؛ لیکن چونکہ سنے ہوئے زمانہ ہو گیا ہي ' اس لئے جتنا مجھے یاد تھا لکھ دیا گیا • ایک دن ہم دونون دریا کے کنارے قبے مین بیٹھے ہوئے تھے ' اۆر پاني رم جھم برس رہا تھا • اس وقت مین نے ان کو ایک قدیم شاعر کے یہ دو اشعار سنائے :—

حاكت یمین الریاح مُحكمة　　في نهر واضح الاساریر
فكلما ضعفت به حلقا　　قام لها القطر بالمسامیر

انہون نے ان اشعار کو پسند کیا اۆر کہا کہ " آپ نے مجھے میرے اسي معني کے اشعار یاد دلا دئے "• پھر انہون نے اپنے اشعار سنائے • ویسے لطیف اۆر نازک اشعار مین نے پہلے کبھي نہ سنے تھے ؛ حالانکہ شعراء نے اس مضمون کو اس قدر پائمال کیا ہي کہ کثرت تکرار کي وجہ سے وہ لیل و نہار سے بھي زیادہ قدیم اۆر بوسیدہ ہو گیا ہي • البتہ لطیف الحس ' جید الطبع ' اۆر اہل تمییز اصحاب اس سے مبرا ہین • وہ اشعار یہ ہین :—

بین الریاض و بین الجو معترك　　بیض من البرق او سُمر من السَّمُر
ان اوترت قوسها كف السماء رمتْ　　نبلا من الماء في زغف من الغُدر
لاجل ذاك اذاهبّت طلائعها　　تدرَّع النهر و اهتزت قنا الشجر

ان اشعار کي چستئ بندش اۆر نزاکت معني ملاحظہ ہو • قوت تخلص دیکھئے کہ کس حسن الفاظ کے ساتھ تشبیہ قائم کي ہي ' اۆر

سننے اور پڑھنے میں کس قدر سہولت اور لطافت پیدا ہوگئی ہے !
ایک دن وہ اپنی مجلس انس میں تھے کہ میں نے ان سے ملاقات کی اجازت طلب کی ۔ انہوں نے اپنے شغل کو مجھ سے چھپانا کچھ ضروری نہ سمجھا اور خدام سے تمام اشیاء موجودہ اٹھواکر مجھے اندر بلا لیا ' اور نہایت تپاک سے ملنے کے بعد مجھ سے باتیں کرنے لگے ۔ میں تاڑ گیا کہ وہ اس خیال سے شرمندہ ہیں کہ میں نے ان کی ایک بات دیکھ پائی ہے ۔ اس خیال سے میں نے ان کی رفع کلفت کے لئے انکو ایک شاعر کے یہ اشعار سنائے :—

ادِرْها فما التحريم لذاتها ولكن لاسباب تضمّنها السكر
اذا لم يكن سكر يزلّ به الفتي فسيّان ماء في الزجاجة او خمر

[یعنی :— جام شراب دو ' کیونکہ خود اس کی ذات حرام نہیں ہے ' بلکہ وہ اسباب حرام ہیں جن کی وجہ سے نشہ پیدا ہوتا ہے ۔ اگر کسی شخص کو ایسا نشہ نہ ہو کہ اس میں وہ کوئی لغزش کر جائے ' تو مینا میں خالص پانی ہو یا شراب ' دونوں یکساں ہیں ۔ (مترجم)]

اشعار سن کر وہ (نصر اللہ وجہہ) بہت خوش ہوئے ' اور انس و انبساط کی وہی اگلی سی کیفیت ان میں پھر عود کر آئی ۔ وہ کچھ عرصہ خاموش رہے ۔ پھر قلم دوات طلب کرکے اشعار مذکورہ بالا کے ہم معنی اشعار فی البدیہہ لکھے ' اور وہ یہ تھے :—

* ما ضرّت الخمر لولا الشرع يشربها قوم حديثهم همس التسابيح
ليسوا برعشٍ اذا ادّوا فروضهم عند القيام ولا ميلٍ مراجيح
بيمت كبيت و فيه شادن سدن مزج الكؤوس به وقد المصابيح

* ترجمہ :— شراب نوشی میں کوئی نقصان نہیں ہے ۔ کیا شریعت نے اسے حرام نہیں کیا ؟ مگر وہ لوگ بھی تو مے نوشی کرتے ہیں جن کے لئے تسبیح پر ہر وقت من من من من کرتے رہنا ہی بات کرنے کے برابر ہے ۔ کیا وہ لوگ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے وقت اور نماز پڑھتے وقت ہلتے ' جھومتے ' اور اونٹوں کی طرح ادھر ادھر نہیں ڈھلکتے ؟ اصل میں میرا یہ کمرہ ان کے کلبۂ عبادت کی طرح کا ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے کمرے میں ایک آہو منظر خوبصورت سی لڑکی خادم دیر ہے اور یہ کہ جام ہائے شراب میرے چراغ ہیں ۔ (مترجم)

اس کے بعد انہوں نے اسي مجلس مین اپنے چند پرانے اشعار سنائے ' جو ایک قصیدۂ سینیہ مین سے ہین ۔ مین نے ایسے عمدہ اشعار کبھي نہین سنے ۔ ان مین سے صرف آخر کا شعر میرے حافظے مین رہ گیا ' اور وہ یہ ہي :—

ولکن قوما لا یغب نہارهم اذا غربت شمس یدیرونہا شمسا

انہون نے ایک مرتبہ مصر کا سفر کیا تھا ' جس مین وہ بادشاہ ابن سنا سے ملے تھے ' اور وہ پہلے شخص تھے جن سے مین نے اس کا ذکر سنا اور ان ہي کي زباني اس کے اشعار بھي سنے ۔ ابو عبد الله صناعت شعر مین نہایت وسیع القدر آدمي تھے ۔ انہون نے اپنے اکثر اشعار کو سید اجل ابو الربیع سلیمان بن عبد الله بن عبد المومن کے نام سے اسي زمانے سے منسوب کردیا تھا جب وہ ان کے ھان کتابت کے عہدے پر تھے ۔ لیکن اس وقت کے بعد کوئي ایسا شعر نہ تھا جو ابو الربیع کے نام سے مشہور ہوتا ؛ گو کہ ابو عبد الله کے اکثر اشعار کو رواۃ ہمیشہ ابو الربیع کے اشعار ہي بتاتے ہین ۔ مجھے یہ علم و اندازہ اس وقت ھوا کہ جب مین ابو عبد الله سے جدا ھوا ؛ کیونکہ اس کے بعد پھر مجھے ابو الربیع کے اشعار نہین ملے ۔ اور کچھ وجہ یہ بھي تھي کہ مین نے ان دونون بزرگون کے اشعار مین صریح فرق پایا ؛ اور مین نے ابو الربیع کے ایسے اشعار بھي دیکھے ہین جو شعریت کے لحاظ سے نہایت پست ہین ۔ اس سے مین نے یہ اندازہ کیا کہ ان کے وہ پرانے اشعار ' جو انکے نام سے مشہور ہین ' انکے ہرگز نہین ہین ۔ ان ہي ابن عبدربہ نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ "مین ایک مرتبہ سید ابو الربیع کے ھان گیا ۔ اس وقت وہ ایک قبہ مین بیٹھے ھوئے تھے ۔ اندر داخل ھوتے ھوئے مین نے دیکھا کہ چند چھوتے چھوتے طاقچون مین سورج کي کرنین اوپر سے چھن چھن کر اندر آرھي ہین ۔ یہ منظر مجھے بہت ہي اچھا معلوم ھوا ' اور مین نے في البدیہہ یہ اشعار کہے :—

۱ ـ لما رأته الشمس يفعل فعلها   في العالمين مقاسما و مساهما
۲ ـ خافت توالي الجود يفقد ماله   نثرت عليه دنانرا و دراهما

دوسرے شعر میں لفظ " دنانیر " میں سے حرف یا کو حذف کردیا گیا ہے ' اور یہ جائز ہے ؛ جیسا کہ کسي اور قدیم شاعر نے کہا ہے کہ :—

تضلّ به امنا و فيه العصافر "

جن دنون میں اپنے شیخ و استاد ابو جعفر احمد بن محمد بن یحییٰ حمیري رحمه الله سے قرطبه میں پڑھا کرتا تھا ' ان دنون سنه ٦٠٦ میں انہون نے مجھے امیرالمومنین ابو یوسف کے متعلق ایک قصه سنایا ۔ ہوا یه که میں استاد مذکور سے الحماسه میں ابن زیابه تیمي کا وہ مقطعه پڑھ رہا تھا جس کا پہلا شعر یه ہے که :—

یا لهف زیّابة للحارث الـــصابح فالغانم فالآئب ۔

تو جب میں اس شعر پر پہنچا که :—

والله لو لاقيتُه خاليا   لآب سيفانا مع الغالب

تو حضرت استاد نے کہا که " اس شعر کے متعلق میں تم کو ایک قصه سناتا ہون ۔ اور وہ یه ہے که جب امیرالمومنین ابو یوسف ادفنش (لعنه الله) کے مقابلے کے لئے قرطبه سے روانه ہوئے ' تو ان کے جانے کے ایک یا دو روز بعد میرے بیٹے عصام نے مجھ سے کہا که " ابا جان ! میں نے رات خواب میں دیکھا که امیرالمومنین قرطبه میں داخل ہوئے ہیں اور وہان سے اس طرح واپس آئے ہیں که دو تلوارین لگائے ہوئے ہیں "۔ میں نے کہا " بیٹا ! اگر تمہارا یه خواب سچا ہے تو امیرالمومنین نے ادفنش پر ضرور غلبه حاصل کرلیا ہے ۔ اور مجھے یہي شعر یاد آیا که " والله لو لاقيته ...... الخ " ۔ آخر کار وہ خواب اور تعبیر دونون درست ثابت ہوئے "۔

یه ابو جعفر ایک اور بزرگ ہیں ' جن پر اندلس میں علم ادبیات کي انتہا ہوگئي ۔ میں تقریباً دو سال ان کي خدمت میں رہا ' اور

مین نے شعر قدیم و جدید مین کسي راوي یا ادب، امثال، شعر نادرالوجود اوٖر سجع کے متعلق حکایات بیان کرنے والے کو ان سے بڑھکر نہین پایا: رضي الله عنه و جازاه عنا خیرا ۔ انھون نے تمام مشائخ اندلس سے حدیث شریف، قرآن مجید اوٖر آداب کے علوم اخذ کئے ۔ ان کي طول عمر اوٖر علم سے صدق محبت اوٖر افراط شغف نے اس تحصیل مین اوٖر بھي زیادہ مدد دي ۔ ان کے صاحبزادے عصام نے مجھ سے بیان کیا، اوٖر مین نے ان کے پاس ابو الطیب کا دیوان دیکھا ہي، بلکه اس کا اکثر حصه پڑھا ہي، اوٖر نہایت صحیح پایا ہي ۔ مین نے عصام سے کہا که "آپ نے اسے اصل صحیح نسخے سے لکھا ہي، مگر صحت نقل سے پرہیز کیا ہي"۔

عصام :— یه ناممکن ہي که دنیا بھر مین کوئي نسخه اس سے زیادہ صحیح ھو جس سے مین نقل کرتا ھون ۔

مین :— وه ہي کہان ؟

عصام :— وه نسخه اس وقت یہین، ہمارے سامنے، اوٖر ہمارے پاس موجود ہي ۔

مین :- (ہم اس وقت مسجد کے ایک گوشے مین بیٹھے ھوے تھے) کہان ہي ؟

عصام :— آپ کے داھنے ھاتھ کو رکھا ہي ۔

مین سمجھ گیا که ان کا مطلب جناب شیخ سے ہي ۔ مگر مین نے کہا که "میرے داھنے ھاتھ تو صرف استاد تشریف فرما ہین"۔

عصام :— یہي تو میرا وه اصلي نسخه ہي جس سے مین نے نقل کیا ہي ۔ وه مجھے اپنے حافظے سے لکھواتے تھے ۔

یه سنکر مجھے نہایت تعجب ھوا ۔ حضرت استاد ہماري یه باتین سن رہے تھے ۔ ہماري طرف دیکھ کے کہنے لگے "تم کس دھن مین ھو ؟"

ان کے صاحبزادے نے سب ماجرا سنایا' تو وہ میرے تعجب کا حال سنکر کہنے لگے کہ "امر بعید معلوم ہوتا ہی کہ تم لوگ کبھی اپنے حصول علم مین فلاح یاب ہو۔ تمھین دیوان متنبی کے حفظ کرنے پر تعجب ہوتا ہی۔ خدا کی قسم مین نے ایسے ایسے لوگ دیکھے ہین جو کتاب سیبویہ کے حافظ کو حافظ نہین شمار کرتے تھے اور اسے مجتہد نہین سمجھتے تھے"۔ ابو جعفر مذکور نے چھیانوے سال کی عمر مین وفات پائی۔ ان کے بعد اندلس مین کوئی ایسا شخص باقی نہین رہا جو ہر قسم کی روایت مین اعلی دستگاہ رکھتا ہو۔ مین نے نہ ان کے قبل نہ ان کے بعد کوئی ایسا شخص دیکھا' جو با وصف اس امر کے کہ اس مین علم' شدت تمییز' حسن اختیار اور ان تمام صناعات کی معرفت علل کی صفات موجود ہون مگر انصاف کو ہاتھ سے نہ دے اور حقیقت امور کی طرف اس کا ذہن جلد منتقل ہوتا ہو۔ گو کہ مین اپنے اشعار کی کثرت تکلف اور بعد جودت سے بخوبی واقف ہون اور اسی وجہ سے ان اشعار کو حقیقی معنی مین اشعار نہین سمجھتا' پھر بھی اپنے اشعار ان کو سنایا کرتا تھا اور خوب جانتا تھا کہ اشعار اس قابل نہین ہین کہ انھین سنائے جائین۔ مگر وجہ یہ تھی کہ وہ اکثر مجھے سنانے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کو میرے اشعار سن کر بہت جوش آتا تھا اور تعریف کیا کرتے تھے۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی ہوتا تھا کہ ان کو بار بار دھراکر حفظ بھی کرلیتے تھے۔ ایک دفعہ حسب عادت انھون نے مجھے اشعار سنانے کا حکم دیا' تو مین نے یہ دو اشعار سنائے' جو مین نے اپنے ایک ہم مکتب مسمی فتح کی شان مین فی البدیہہ کہے تھے' جو نہایت عفیف مزاج' حسین اور نرگس چشم شخص تھا:—

یا مَن لہ عن کِناسٍ   مَن المتَیّم قلبہٗ

ما انتَ کاسمک فتح   و انما انت قلبہٗ

ان اشعار سے وہ نہایت محظوظ ہوئے ' اور اپنے صاحبزادے کي طرف ملتفت ہوکر کہنے لگے کہ "واللہ شعر اس کو کہتے ہیں ' نہ کہ ان کو کہ جن سے تم تمام دن مجھے تصدیع میں مبتلا رکھتے ہو ۔ اگر تمہیں شعر کہنا ہي تو ایسے ہي کہا کرو ؛ ورنہ بہتر ہي کہ چپ رہو" ۔ دوسرے روز مجھ سے کہا کہ "تم جانتے ہو کہ عصام نے کل کیا کمال کیا ہي ؟" میں نے لا علمي ظاہر کي ' تو کہنے لگے کہ "وہ تو کچھ ایسا ہي ہوا ہي کہ جیسے وہ مثل مشہور ہي کہ "میں نے ہزاروں کو ساکت کر دیا" ۔ ہوا یہ کہ عصام نے کل دن بھر اپنے دماغ پر زور ڈال کر نہایت مشقت کے بعد یہ کیا کہ تمہارے دونوں ابیات کو لیکر ان کي روح کو سلب کیا اور ان کي آب و تاب کو برباد کرکے اور سب کو مسخ کرکرا کے یوں کہا کہ :—

سبي فؤادي خشف   فقوتي اليوم ضعف
سموه فتحا مجازا   وفي الحقيقة حتف

اس نے سوا مجاز اور حقیقت کے اور کچھ بھي اضافہ کیا ؟" میں نے کہا کہ "واللہ ' یہ اشعار میرے اشعار سے بدرجہا بہتر ہیں" ۔ یہ سنتے ہي ان کا چہرہ متغیر ہو گیا ' اور خفا ہوکر کہنے لگے کہ "میاں صاحبزادے ' اس بیہودہ عادت کو چھوڑدو ۔ انسان کے اخلاق و عادت میں بد ترین چیز خوشامد اور تزئین باطل ہي ؛ اور وہ بھي خاص کر ایسي حالت میں کہ جھوٹي قسم کا بھي اس پر اضافہ ہو ۔ خدا کي قسم ' تم بخوبي جانتے ہو کہ یہ اشعار کسي کام کے نہیں ہیں ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہي کہ تمہاري قوت تمییز میں فرق آگیا ہو اور قوت اختیار کم ہوگئي ہو ۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہو سکتا ہي" ۔

اس واقعہ کے علاوہ میں نے ان کي شدت انصاف کا اس سے بھي زیادہ اندازہ کیا ہي ۔ ہمارے ایک ساتھي علي بن خروف نے ان کي ہجو میں دو شعر کہے ؛ مگر انہوں نے اس کے ان اشعار کي تعریف کي ۔

اس کا قصه یه هي که حضرت استاد (رحمه الله و عفا عنه) کا لقب "الوزغي" تها ۰ ان کے پاس ایک شخص تعلیم پاتا تها٬ جس کا نام غرنوق تها ۰ (لفظ غرنوق کے معني کلنگ کے هین٬ اوٗر فصیح لفظ غرنوق نهین بلکه غرنیق هي) ۰ بعض طلبه حضرت استاد پر یه تهمت لگاتے تهے که ان کو اس سے عشق هي ۰ حالانکه یه محض افترا هي : خدائے تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ان کو ایسي باتون سے محفوظ و منزه رکها تها ۰ ابن خروف نے اسي امر کے بارے مین لکها که :--

أحقاً سام ابرص ما سمعنا بانك قد تعشقت ابن ماء
وكيف وانت في الحيطان تمشي و ذاك يطير في جوّ السماء

حضرت استاد علیه الرحمة نے اسے اپنے هان سے خارج کر دیا ۰ اس قضیه کي خبر قاضي ابوالولید ابن رشد تک پهنچي ۰ انهون نے ابن خروف کو بلاکر زد و کرب کیا٬ اوٗر استاد کو اسے تعلیم دینے سے منع کر دیا ۰ اس طرح خدائے تعالی نے ان دو اشعار کي وجه سے ابن خروف کو ان کے علم و تبحر کے استفاده سے محروم اوٗر ان کے عتبۂ عالیه سے دور کر دیا ۰ حضرت استاد نے اسے نظر انداز کرکے رخصت کر دیا ۰ اس واقعه کے بعد نه ابن خروف کو فلاح نصیب هوئي٬ اوٗر نه حصول علم سے بهره ور هوا ؛ بلکه اپنے اسي محدود علم اوٗر طبیعت کي آمد پر منحصر ره گیا *

هم لکهتے لکهتے کهان سے کهان پهنچ گئے ؛ حالانکه طالب علم اوٗر ناظر کتاب کے لئے یه باتین محض غیر ضروري هین ۰ اب هم پهر وهین سے سلسلۂ کلام شروع کرتے هین جهان چهوڑا تها *

اپنے آخري زمانے مین امیر المومنین ابو یوسف نے حکم دیا که المغرب کے تمام یهودیون کے لئے ایسا لباس مقرر کیا جائے٬ جس سے وه باقي تمام اقوام سے متمیز هون٬ اوٗر جو صرف ان هي کے لئے خاص هو ۰ اس غرض سے انهون نے خاص قسم کا لباس مقرر کیا٬ جس کي آستینین

اس قدر دراز تهين كه تقريباً قدمون تك پهنچتي تهين ' عمامون كي جگه ايسي بد نما ٹوپيان پهننے كا حكم هوا ' جو شكل مين زير پالان كي طرح تهين ' اور كانون كے نيچے تك جاتي تهين ۔ المغرب كے تمام يهوديون مين يهي لباس رائج هوگيا ' اور ابو يوسف كے بعد ان كے بيٹے ابو عبد الله كے زمانے كے كچهه حصے تك جاري رها ۔ اس كے بعد اسے بدل ديا گيا ؛ كيونكه يهوديون نے هر ممكن وسيلے سے امير المومنين سے درخواستين كين اور هر شخص سے ' جس كي سفارش كارگر هو سكتي تهي ' سفارشين كروائين ۔ ابو عبد الله نے حكم ديا كه وه زرد كپڑے اور زرد عمامے استعمال كرين ۔ چنانچه يهودي همارے زمانے ' يعني سنه ٦٢١ ' تك اسي لباس مين نظر آتے هين ' امير المومنين ابو يوسف نے اس لباس كي تخصيص اس لئے كي تهي كه ان كو هميشه يهوديون كے اسلام مين شك رهتا تها ۔ وه كها كرتے تهے كه "اگر مجهے ان كے اسلام كا يقين هو جائے ' تو مين ان كو ان قيود سے آزاد كردون ' اور ان كو شادي بياه اور ديگر تمام امور مين مسلمانون كے ساتهه اختلاط و ارتباط كي اجازت دے دون ۔ اور اگر مجهے ٹهيك ٹهيك معلوم هو جائے كه وه كافر هين ' تو مين ان كے مردون كو قتل اور اولاد كو قيد كركے ان كے اموال كو مسلمانون كے لئے مال فيئ بنادون ۔ مگر مشكل يه هے كه مجهے ان كے امر مين تردد هے" ۔ حق يه هے كه جب سے المصامده كا آغاز هوا ' تب سے آج تك تمام بلاد المغرب مين يهوديون كے ذمي هونے يا نه هونے كا كبهي فيصله هي نهين هوا ۔ مزيد بر آن المغرب كے تمام بلاد اسلاميه مين نه كهين كوئي گرجا هے نه هيكل ۔ يهودي هم سے برابر اسلام كا اظهار كرتے هين ۔ هماري مساجد مين هماري طرح نماز ادا كرتے هين ' اور اپنے بچون كو قرآن شريف پڑهاتے هين ۔ والله اعلم ان كے دلون مين كيا چهپا هوا هے ' اور ان كے مكانون مين كيا پوشيده هے ۔

اسي عهد مين ابو الوليد محمد بن احمد بن محمد ابن رشد (جنكا اوپر ذكر هو چكا هے) پر سخت مصيبت پڑي ۔ اس كے دو سبب تهے '

جن میں سے ایک ظاہر تھا ایک مضمر۔ سبب مضمر (اور وہي بڑا سبب ہي) یہ تھا کہ حکیم ابو الولید علیہ الرحمۃ نے ارسطا طالیس٬ صاحب کتاب المنطق٬ کي "کتاب الحیوان" کي شرح کرني شروع کي۔ اس کي تہذیب اور بسط اغراض و مطالب کے ساتھ انہوں نے اپنے تجربے کي چند باتوں کا اضافہ کیا٬ جو ان مطالب سے متعلق تھیں۔ اس کتاب میں زرافہ جانورکي پیدائش اور اس کے زاد بوم اور جائے پرورش وغیرہ کے ذکر میں حکیم موصوف نے یہ لکھ دیا کہ میں نے یہ جانور بادشاہ بربر کے ہاں دیکھا ہي۔ اور اسي ضمن میں انہوں نے اور علماء کے طریقے کے موافق مختلف اقوام کے بادشاہوں اور اسماء اقالیم کا بھي ذکر کیا۔ مگر انہیں بالکل یہ خیال نہ رہا کہ خدام ملوک اور الفاظ کتب کو بدل دینے والے تعریف و تقریظ کرتے کرتے کیا کیا لکھ جاتے ہیں٬ اور یہ کہ ایسے امور قابل اندراج کتاب نہیں ہیں۔ اس قسم کي باتیں تھیں جن کي وجہ سے وہ ان لوگوں کے مورد عتاب ہوئے٬ گوکہ انہوں نے اپنے پوشیدہ غم و غصہ کو کبھي ظاہر نہیں کیا۔ ابو الولید کو خود ہي ان سب باتوں کو سمجھنا چاہئے تھا۔ کسي نے کہا ہي کہ "جس نے اپنے زمانے کو پہچان لیا٬ اس نے اس سے جھوٹ بولا؛ اور جس نے اپنے رتبے کو پہچان لیا٬ وہ گویا خود وہي ہوگیا"۔ کسي اور نے بھي خوب کہا ہي کہ :—

و انزلني طول النوي دار غربة اذا شئتُ لاقیت الذي لا أشاكله

فحامقتُه حتي یقال سجیة ولو كان ذا عقل لكنت اعاقله

رفتہ رفتہ اس خیال نے لوگوں کے دلوں میں مضبوط جڑ پکڑلي۔ اہل قرطبہ میں سے چند آدمي ان سے عناد رکھتے تھے اور ہمسري کے مدعي تھے۔ انہوں نے ابو یوسف کے پاس خبر پہنچادي؛ اور اس کام کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان کي چند تلخیص شدہ کتب٬ جو وہ لکھا کرتے تھے٬ اٹھاکر امیر المومنین کے پاس لے گئے۔ انہوں نے ان کتابوں میں ابو لولید

ہي کي تحرير مين چند ايسے فقرے ديکھے جو انہون نے فلاسفۂ قدما سے نقل کئے تھے اور جن کا مفہوم يہ تھا کہ زھرہ بھي مختلف خداؤن مين سے ايک خدا ہي ۔ انہون نے ابو يوسف کو يہ فقرہ دکھا ديا ۔ اميرالمومنين نے پہلے تو تمام رؤسا و اعيان کو جمع کيا ' پھر حکيم ابولوليد کو بھي بلايا ۔ وہ آ گئے ' تو امير المومنين نے ان اوراق کو انکے سامنے پھينک کر سوال کيا کہ " يہ تمھارا لکھا ھوا ہي " انہون نے انکار کيا ۔ امير المومنين نے کہا کہ " جس شخص کي يہ تحرير ہي اس پر خدا کي لعنت ھو " ۔ يہ کہہ کر حاضرين کو بھي لعنت بھيجنے کے لئے کہا ۔ پھر حکيم مذکور کو نہايت خستہ حالي کے ساتھ خارج کرکے حکم دے ديا کہ " اس سے اور ہر اس شخص سے جو ان علوم مين سے کسي کے متعلق ذرا بھي گفتگو کرتے ہوئے سنا جائے بالکل قطع تعلق کرليا جائے " ۔ پھر تمام بلاد کي طرف اس مضمون کے فرمان جاري کئے کہ ان تمام علوم کو ايک ايک کرکے ترک کرديا جائے ' اور سوا طب ' حساب اور ان علوم کے جن کو ان سے قرابت قريبہ ہي ' مثلاً نجوم جس سے دن رات کا اندازہ ھوتا ہي اور ان کے اوقات معلوم ھوتے ہين ' باقي تمام فلسفي علوم کي کتابين جلا دي جائين ۔ چنانچہ تمام بلاد مين اسي فرمان کے اقتضاء کے مطابق عمل در آمد ھوا *

مگر جب امير المومنين قرطبہ سے مراکش کو واپس آئے ' تو انہون نے ان سب باتون کو ترک کرديا ' اور خود علم فلسفہ کي تحصيل کي طرف راغب ھوئے ۔ انہون نے ابو الوليد کو اندلس سے بلا ليا ' ان پر احسانات کئے ' اور ان کا قصور معاف کرديا ۔ مگر ابو الوليد مراکش پہنچ کر بيمار ھوگئے ' اور اسي مرض مين سنہ ۵۹۴ کے آخر مين انتقال کيا ۔ اس وقت ان کي عمر تقريباً اسي سال کي تھي ۔ خدا ان پر رحم فرمائے

اس تاريخ کے عرصۂ قليل کے بعد ابو يوسف نے بھي وفات پائي ' اور جيسا کہ ہم ذکر کرچکے ہين ان کي وفات سنہ ۵۹۵ کے ماہ صفر کے شروع مين ھوئي *

ذکر ولایت امیر المومنین ابو عبد الله
محمد بن ابي یوسف

ابو عبد الله کا نام محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن بن علي تھا ۔ ان کي والدہ ' زھر ' ایک رومي خاتون اور ام ولد تھین ۔ ابو عبد الله سے سنہ ۵۹۵ میں ان کے والد کي وفات پر بیعت کي گئي ۔ ان کے والد نے اس سے قبل سنہ ۵۸۶ ہي مین لوگون کو ان سے بیعت کرنے کا حکم دیا تھا ' جب کہ ان کي عمر چند ماہ کم دس سال کي تھي ؛ کیونکہ ان کي پیدائش سنہ ۵۷۶ کے آخر مین ھوئي تھي ' اور وہ اپنے والد کي وفات تک امر خلافت کے لئے مرشح اور معروف رھے ۔ تاریخ مذکورہ بالا کو انھین بالاستقلال امر حکومت حاصل ھوا ۔ جس دن ان سے بیعت عامہ کي گئي ' ان کي عمر سترہ سال کي تھي ؛ اور ان کي وفات دسوین شعبان سنہ ۶۱۰ کو ھوئي ۔ اس حساب سے انکي حکومت کا زمانہ چند ماہ کم سولہ سال کا ھوتا ہے *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید ' داڑھي کے بال بھورے ' آنکھین سیاہ ' رخسار نرم ' اور قد و قامت نہایت حسین تھا ۔ وہ اکثر سر جھکائے رھتے تھے ' بہت کم بولتے تھے اور وہ بھي نہایت غور و خوض کے بعد ۔ ان کي خاموشي کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ ان کي زبان اور لہجہ مین تتلاھٹ تھي ۔ وہ مزاج کے حلیم تھے ' اور خونریزي سے بہت پرھیز کرتے تھے ۔ جس بات سے ان کو کوئي خاص تعلق نہ ھو اس مین دخل انداز نہ ھوتے تھے ۔ مگر ان مین یہ عیب تھا کہ بخیل خیال کئے جاتے تھے *

ان کي اولاد

ابو عبد الله نہایت قلیل الاولاد آدمي تھے ۔ جہان تک مجھے علم ہے ' ان کے بیٹون مین صرف یوسف ولي عہد ' یحیی ' اور اسحاق ہي

تھے • یحیی نے ان کی زندگی ہی مین اشبیلیہ مین سنہ ٦٠٨ مین انتقال کیا۔ امیر المومنین کے حشم و خدم مین سے ایک شخص نے مجھے بتایا ہی کہ امیر المومنین نے ان کو ولی عہد بنانے کا ارادہ کیا تھا • ان کے علاوہ ان کی چند لڑکیان بھی تھین *

ان کے وزراء

(۱) ابو زید عبدالرحمان بن موسی بن یوجان ' جو ان کے والد کے وزیر تھے • مگر کچھہ عرصہ کے بعد امیرالمومنین نے ان کو معزول کرکے

(۲) اپنے بھائی ابراہیم بن ابو یوسف کو وزیر مقرر کیا • بلا شک و شبہ وہ امیرالمومنین مرحوم کے بہترین خلف اور امر وزارت کے لئے نہایت لائق و مناسب آدمی تھے • اگر یہ ضروری ہی کہ امور سلطنت کو ایثار حق اور تردید ہوا و ہوس کے ساتھ چلانا چاہئے ' تو مین نہین سمجھتا کہ ان سے زیادہ بہتر کوئی اور شخص اس عہدے کا مستحق و مورد ہو سکتا تھا • وہ میرے نہایت دوست تھے ' اور مجھے ان سے بہت سا مال و زر اور خلعتین ملی تھین • ان کی وزارت کے زمانے مین مین ان سے واقف نہ تھا ؛ کیونکہ اُن دنون مین بالکل نو جوان تھا • مین ان سے اس وقت واقف ہوا کہ جب سنہ ٦٠٥ مین وہ اشبیلیہ کے والی ہوئے ' اور محمد بن الفضل نامی ہمارے ایک کاتب دوست کے ذریعے ان سے تعارف ہوا • ان سے ملاقی ہونے کے پہلے دن ہی مین نے انکی شان مین ایک قصیدہ پڑھا ' جس کی ابتداء یون ہوتی ہی :—

لکم علی هذا الوری التقدیم — و علیهم التفویض والتسلیم
الله اعلاکم و أعلی امره — بکم و انف الحاسدین رغیم
آحییتم المنصورَ فهو کانه — لم تفتقده معالم و علوم
و محابر و منابر و محارب — و حمی یحاط و ارمل و یتیم

آگے چل کر مین نے ان کی حکومت اشبیلیہ کا یون ذکر کیا :—

فکانما حمص جمالا سارةً — و کان ابراهیم ابراهیم

واري طليطلة كهاجر اثرها   سيرقها الادفنش وهو ذميم

اسي قصيدے مين كهتا هون كه :—

يذري الصليب صغيره و كبيره   فيها جذاذاً والعلوج جثوم

و يحرق الاعداء فيما اضرمت   وتجوب نارالحرب وهي جحيم

چونكه اس قصيدے كو نظم كئے هوئے عرصه گزر چكا هي٬ اس لئے مجهے اس سے زياده كچهه ياد نهين ؛ اور نه مين نے كبهي اس قصيدے كي طرف زياده اعتنا كيا ۔ انهون نے يه اشعار سن كر بهت پسند كئے ؛ اور جيسا كه امراء و رؤسا كا قاعده هي٬ انهون نے ازراه لطف و كرم ان كي بهت تعريف و توصيف كي٬ حالانكه ان اشعار كي ركاكت٬ قلت انطباع٬ اور تكلف ظاهر هي ۔ اس كے بعد مجهے ان كے هان (خدا ان كا بهلا كرے) اور بهي زياده فروغ حاصل هوا٬ حتي كه وه مجهه سے اكثر يه كها كرتے تهے كه "خدا كي قسم جب كبهي آپ موجود نهين هوتے تو مجهے آپ كي ملاقات كا نهايت شديد اور حقيقي اشتياق پيدا هو جاتا هي"۔ كچهه عرصه مين اور وه اسي فرط اشتياق و محبت مين همراه رهے ۔ مگر بعد مين مجهے وهان سے چلا جانا پڑا ۔ اس وقت وه دوباره اشبيليه كي والي مقرر هوئے تهے ۔ چنانچه سنه ٦١٣ كے ماه ذي الحجه كي آخري تاريخ كو مين ان سے رخصت هوا ۔ جب سنه ٦١٧ مين مجهے انكے انتقال كي خبر ملي هي٬ اس وقت مين مصر صعيد مين تها ۔ مين نے علم اثر و حديث مين كسي اور عالم كو اتنا بڑا راوي اور ناقل نهين ديكها جيسے وه تهے ۔ وه ظاهريت مين اپنے والد كے هم مذهب تهے ۔ امير المومنين ابو عبد الله نے بعد مين ان كو معزول كركے ان كي جگه

(۳) ابو عبد الله محمد بن علي بن ابو عمران ضرير كو مقرر كيا ۔ يه ابو عمران ضرير٬ يوسف بن عبد المومن كي والده كے اجداد مين سے تهے ۔ امير المومنين ابو عبد الله نے وزير ابو عبد الله محمد بن علي كي

کنیت ابو یحییٰ قرار دي تھي • وزیر ابو عبد اللہ بہ لحاظ سیرت و سریرت نہایت عمدہ وزیر تھے • وہ امیر المومنین کو تا بہ حد امکان فعل خیر، نشر عدل و انصاف، اؤر لشکر و رعیت کے ساتھ احسان کرنے پر ترغیب دلاتے تھے • ان کے زمانے مین ملک ایسا سرسبز تھا اؤر رعایا و برایا کو اس قدر وسعت رزق اؤر کثرت عطا میسر تھي کہ جیسي امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے عہد مین تھي، یا یہ کہئے کہ اسکے قریب قریب حالت تھي • امیر المومنین ابو عبد اللہ نے ان کو بھي معزول کرکے

(۴) ابو سعید عثمان بن عبد اللہ بن ابراہیم بن جامع کو وزیر بنایا • ان ابو سعید کے دادا، ابراہیم بن جامع، ابن تومرت کے اصحاب مین سے تھے اؤر ان ہي کے ہمراہ مراکش سے آئے تھے • اصل مین وہ اندلس کے باشندے تھے، اؤر ان کے آبا و اجداد طلیطلہ کے رہنے والے تھے • یہ ابراہیم بن جامع بحر اعظم کے کنارے شریش نام شہر کے ایک مقام مین پروان چڑھے تھے، جس کا نام روطہ تھا • وہان ایک مسجد ہي، جو اپني فضیلت و بزرگي کے لئے مشہور ہي، اؤر ہر سال تمام اہل اندلس اسکي زیارت کو جاتے ہین • بعد مین ابراہیم سرحد کو چلے گئے، جہان وہ تانبے کا کام کیا کرتے تھے • اسي اثناء مین انکو ابن تومرت سے تعارف حاصل ہوا، اؤر وہ ان کے اصحاب مین شمار ہونے لگے • ان کي اولاد سلطنت مین بڑے بڑے مرتبون پر پہنچي اؤر زبردست جاہ و حشمت کي مالک ہوئي • چنانچہ ان کي اولاد مین سے ابو العلاء ادریس، ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن کے وزیر تھے • ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہي • وزیر مذکور الآن، یعني وزیر ابو سعید، کے والد کا نام عبد اللہ تھا، جو ابو یعقوب کے عہد مین سبتہ اؤر اس کے گرد و نواح کے والي تھے • مزید برآن انکو تمام بلاد کے جنگي جہازون کي ولایت بھي حاصل تھي • الغرض وہ کچھ عرصہ یون ہي وزیر رہ کر انتقال کرگئے • مجھے گمان ہي

کہ خود امیر المومنین ابو یعقوب ہي نے ان کو قتل کروایا تھا ۔ انہون نے اپني اولاد مین سے یوسف ' حسین ' اۆر عثمان (یعني یهي وزیر ابو سعید) کو چهوڑا تها ۔ ان کے علاوہ ایک لڑکا یحییٰ اۆر چند لڑکیان بهي تهین ۔ مختصر یہ کہ وزیر ابو سعید عثمان کي وزارت برابر قائم رهي ' اۆر امیر المومنین ابو عبد الله نے وفات پائي ۔ پهر ان کے بیٹے امیر المومنین ابو یعقوب کے هان بهي وہ وزیر ہي تهے کہ مین سنہ ٦١٤ مین وهان سے چلا آیا ۔ اس کے بعد سنہ ٦١٧ مین مجهے معلوم هوا کہ ابو یعقوب نے ان کو معزول کردیا ہي اۆر ایک اۆر شخص کو وزارت دي ہي ' جس کا ذکر انشاء الله آگے چل کر آئیگا *

ان کے حاجب

(١) ریحان خصي ' جسے ریحان بینگ بهي کہتے ہین ' اپني موت تک ان کے هان حاجب رها ۔ اس کے بعد

(٢) مبشر خصي ' جو مبشر والدي بهي کہلاتا ہي ' حاجب هوا ' اۆر وہ امیر المومنین ابو عبد الله (رحمہ الله) کي وفات تک اسي عهدے پر رها *

ان کے کُتّاب

(١) ابو عبد الله محمد بن عبد الرحمان بن عیاش ' جن کا پہلے ذکر هو چکا ہي ' ابو عبد الله کے کاتبون مین سے تهے *

(٢) ابو الحسن علي بن عیاش بن عبد الملک بن عیاش ' جن کے والد کا ذکر عبد المومن اۆر ابو یعقوب کے حالات مین گزر چکا ہي *

(٣) ابو عبد الله محمد بن یخلفتن بن احمد فازازي ـــ خدا ان کو اپنے پاک بندون مین رکهے ' اۆر مجهے ان کے روئے انور سے قرب عطا فرمائے ' ان کے الفاظ شیرین سے میرے کانون کو سماعت اندوز فرمائے ' اۆر ان کے شمائل شریفہ سے استمتاع کا موقعہ عنایت کرے ؟ آمین ! مین

بیان نہین کرسکتا کہ مجھے ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے کی کیسی شدید تمنا ہی *

یہ تو تھے کُتاب انشاء ۔ انکے علاوہ کُتاب جیش مین (۱) ابو الحجاج یوسف مُرانی (بہ تخفیف راء و ضم میم) ہین ' جو اہل شریش مین سے ہین ؛ اور ان کے بعد (۲) ابو جعفر احمد بن منیع ہین ' جو آج ہمارے زمانے ' یعنی سنہ ۶۲۱ ' تک کاتب جیش ہین *

ان کے قُضاۃ

(۱) ابو القاسم احمد بن بقی ' جو ان کے والد کے ہان قاضی کے عہدے پر ممتاز تھے ۔ مگر معزول ہوئے ' اور ان کی جگہ

(۲) ابو عبد اللہ محمد بن مروان کو مقرر کیا گیا ۔ انکو امیر المومنین ابو عبد اللہ کے والد نے معزول کردیا تھا ۔ اپنی وفات تک قاضی رہے ۔ ان کے بعد

(۳) شہر فاس کے ایک باشندے ' محمد بن عبد اللہ بن طاہر ' کو عہدۂ قضا پر مامور کیا گیا ۔ وہ حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی اولاد مین سے ہونے کے مدعی تھے ۔ عہدۂ قضا پر فائز ہونے سے پہلے وہ واعظ تھے ' اور تصوف کے رنگ مین زندگی بسر کیا کرتے تھے ۔ قاضی ہونے پر بھی ان کا یہی رویہ رہا ' اور اسی مین مشہور تھے ۔ ان صفات کے علاوہ ان کو اصول فقہ ' اصول دین ' اور مناظرہ مین معرفت تامہ حاصل تھی ۔ سنہ ۵۸۷ مین وہ امیر المومنین ابو یوسف سے ملے ' ان کے ہان نام پیدا کیا اور اعلی رتبے پر پہنچے ۔ مین نے ان ابو عبد اللہ حسینی کو یہ کہتے سنا ہی (اور مین اس وقت ان کے ساتھ مکان ہی مین تھا) کہ " جب سے مجھے امیر المومنین ابو یوسف سے تعارف ہوا ' اس وقت سے ان کی وفات تک مجھے ان سے انیس ہزار دینار وصول ہوئے ' جس مین خلعتین ' گھوڑے اور جاگیرین شامل نہین ہین ۔ یہ ابو عبد اللہ سنہ ۶۰۸ تک قاضی رہے ' اور اسی

سال انہوں نے اندلس مین انتقال کیا ۔ وہ سنہ ۶۰۱ کے دوران مین اس عہدے پر مقرر ہوئے تھے ۔ ان کے انتقال کے بعد

(۴) ابو عمران موسي بن عیسي بن عمران قاضي ہوئے ۔ ان کے والد امیر المومنین ابو یعقوب کے قضاۃ مین سے تھے ۔ ابو عمران کي ولایت آج ' یعني سنہ ۶۲۱ ' تک جاري ہي ؛ اؤر اب تک مین نے ان کے عزل یا وفات کي خبر نہین سني ہي ۔ وہ میرے دوست ہین ۔ سوا ان کے مین نے کوئي ایسا دوست نہین دیکھا ' جو حکومت حاصل ہونے پر بھي حسب سابق اپني دوستي مین ثابت قدم رہے اؤر کسي طرح کا تغیر نہ ہونے دے ۔ چنانچہ وہ جس طرح قاضي ہونے سے پہلے مجھہ سے پیش آتے تھے ' وھي سلوک اؤر وھي مراسم دوستانہ اب بھي جاري ہین ۔ ان کي نیکي مین کسي طرح کا فرق نہین آیا ۔ جب کبھي وہ سواري مین جاتے ہوئے مجھہ کو دیکھتے ہین ' ضرور سلام مین پیش قدمي کرتے ہین اؤر بیش از پیش مجھہ پر لطف و کرم کي نگاہ رکھتے ہین ۔ خدا ان کو میري طرف سے بہترین جزا عنایت فرمائے ' اؤر میرے دیگر برادران قوم کو ان کے عواطف مین شریک فرمائے *

امیر المومنین ابو عبد اللہ کے لئے بیعت حاصل کرنے اؤر اس کے قیام مین یہ اشخاص شامل تھے :-

(۱) اہل قرابت مین سے ابو زید عبد الرحمان بن عمر بن عبد المومن ۔ ان ہي نے ابو عبد اللہ کے والد مرحوم کي بیعت کا بھي انتظام و انصرام کیا تھا *

(۲) الموحدون مین سے ابو زید عبد الرحمان بن موسي ' جو ان کے والد کے وزیر تھے ؛ اؤر

(۳) ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص ' جنکو محمد نے اسکے بعد افریقیہ کا والي بنایا تھا *

جب اس طرح امیر المومنین ابو عبد اللہ کي بیعت عامہ اتمام کو پہنچ گئي ' تو انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ افریقیہ پر فوج کشي کي ؛ کیونکہ یحیی بن اسحاق بن غانیہ نے (جس کا ذکر پہلے هوچکا هي) یہ دیکھکر کہ الموحدون رومیوں سے جنگ کرنے میں مصروف هیں بلاد افریقیہ کے اکثر حصے پر اپنا قبضہ جما لیا تھا ۔ انہوں نے الموحدون کي سب سے پہلي فوج پر سید ابوالحسن علي بن عمر بن عبدالمومن کو امیر مقرر کیا ۔ میں نے اس سے پہلے ان کا کوئي لشکر اس سے بڑا ' اس سے زیادہ سلاح دار ' اور اس سے بڑھ کر عمدہ اور کارگر سامان حرب سے آراستہ نہیں دیکھا ۔ اس لشکر میں الموحدون کے اعیان و شیوخ کي ایک کثیر التعداد جماعت شامل تھي ۔ غرض کہ ابو الحسن مذکور اس فوج کو لیکر روانہ ہوئے ۔ بجایہ اور قسطنطینہ کے درمیان موخر الذکر مقام کے قریب ان کا میرقیوں سے مقابلہ ہوا ۔ الموحدون یعني ابوالحسن کي فوج نے سخت ہزیمت کھائي ' اور ابو الحسن نہایت بد حالي کے عالم میں بجایہ کو واپس ہوئے ۔ اسکے بعد انہوں نے پھر اور ویسا ہي زبردست لشکر تیار کیا ' جس پر الموحدون میں سے وزیر ابو زید عبد الرحمان بن موسي کو امیر مقرر کیا ۔ وہ لشکر لیکر چلے ' اور سیدھے قسطنطینۃ المغرب پہنچے ۔ اتنے میں امیر المومنین ابو عبد اللہ نے سید اجل ابو زید عبد الرحمان بن عبد المومن کو افریقیہ اور اس کے اعمال کا والي مقرر کیا ' اور خود سنہ ٥٩٧ میں اپنے والد مرحوم امیر المومنین ابو یوسف ' دیگر آبا و اجداد ' اور ابن تومرت کي قبور کي زیارت کے لئے تینملل چلے گئے ۔ وہاں سے مراکش کو واپس آئے ' اور سنہ ٦٠٩ کے آغاز تک قیام پذیر رہکر متعدد بڑي بڑي فوجیں تیار کیں ' اور انہیں ہمراہ لیکر سیدھے شہر فاس پر جاکر ٹھیرے ۔ مگر مشہور یہ کیا کہ میں افریقیہ جا رہا ہوں ۔ اس سے پہلے ان کو یہ اطلاع مل چکي تھي کہ میرقي نے تونس پر غلبہ حاصل کرکے وہاں کے والي ' عبد الرحمان ' کو گرفتار کر لیا

هي • غرضيکه وه فاس مين تين ماه اۆر چند ايام مقيم رهے • اس اثناء مين انکو يه خيال آيا که ايک جماعت کو اس غرض سے جزيره ميرقه کو روانه کيا جائے که وه بنو غانيه کي بيخ و بن تک اکهاڑکر پهينک دے اۆر غارت کرکے رکهه دے • اس غرض کے لئے انهون نے جهازون کا ايک بيڑا اۆر سوارون اۆر پيادون کے کئي قافلے تيار کئے ' اۆر اپنے چچا ' ابوالعلاء ادريس بن يوسف بن عبد المومن ' کو امير البحر اۆر ابو سعيد عثمان ابن ابي حفص کو ' جو الموحدون کے شيوخ مين سے تهے ' امير الجيش مقرر کيا • چنانچه وه دونون جزيرهٔ مذکور پر حمله آور هوئے ' اسے نهايت شد و مد سے فتح کيا ' اۆر وهان کے امير ' عبد الله بن اسحاق بن غانيه ' کو قتل کرا ديا • جس شخص نے اسے قتل کيا وه عمر مُقدّم فامي ايک کُرد تها • واقعه يه هوا که جب الموحدون کے بهادر عبد الله بن اسحاق کے مقابلے کے لئے پهنچے • تو وه نشے کي حالت مين شهر کے ايک دروازے سے باهر نکلا • اس کے گهوڑے نے ٹهوکر لي ' اۆر وه وهين گر پڑا • يه ديکهتے هي عمر مقدم نے اس پر تلوار کا وار کرکے وهين ڈهير کر ديا • اۆر يون بهي سنا هي که عبدالله بن اسحاق نے خود هي اپني تلوار سے خود کشي کرلي تهي • بهرحال ' ان دونون کا ميرقه مين داخله اۆر امير عبد الله بن اسحاق کا قتل ' دونون واقعات ماه ذي الحجه سنه ۵۹۹ هي مين پيش آئے • دونون نے مل کر امير مذکور کے اموال و اسباب کو لوٹا ' اس کے حرم کو گرفتار کرليا ' اۆر ان کو اونٹون پر بٹهاکر مراکش مين داخل هوئے • عورتون کا تو يه هوا که رات کو انهين ايک مکان مين رکها گيا ' اۆر بالآخر ان پر يه احسان کيا گيا که ان کو رها کرديا گيا ؛ اۆر جس جس نے نکاح کي خواهش کي ' اس کا نکاح کرکے اسکا مال و اسباب اسي کے حوالے کيا گيا مگر مردون کو به دستور قيد مين رکها گيا ' تا آنکه بعد مين ان کو بعض اکابر نے اپنے هان رکهه ليا ' اۆر فوج مين داخل کرديا • چنانچه وه آج تک اسي حالت مين هين • ميں نے

سنا هي كه جزيرة ميرقه كے فاتحين كو لوت مين بكثرت مال و اسباب اۋر ذخائر نفيسه ملے تهے ۔ اسي اثناء مين اميرالمومنين ابو عبد الله مراكش كو مراجع هوئے ۔ چنانچه وه ذي القعده مين وهان پهنچے ' اۋر بعد مين انهين فتح ميرقه كي خبر ملي *

اس واقعه سے پيشتر سنه ٥٩٧ مين عبد الرحمان نام ايک شخص شهر سوس مين نمودار هوا ' جو اهل جزوله مين سے تها ۔ ان لوگون مين وه عام طور پر ايک نام سے مشهور تها ' جس کے معني " شتر قصاب کا بچه " کے هوتے هين ۔ اس نے اپنے لئے دعوت ديني شروع كي ' اۋر كثير التعداد آدمي اس کے ساتھ هو گئے ۔ الموحدون اس امر سے نهايت خوف زده هوئے ۔ انهون نے يکے بعد ديگرے بهت سي فوجين اس كي سركوبي کے لئے روانه كين ؛ مگر وه هر بار شكست كها كهاكر واپس آتي رهين ۔ آخر انهون نے تهک کر الموحدون ' غز ' اۋر ديگر اصناف فوجي مين سے ايک جماعت مرتب كي ' اۋر ان کے ذريعے سے المصامده اۋر ديگر قرب و جوار کے بلاد کے هان كهلا بهيجا كه يه شخص تمهاري غفلت اۋر مسامحت كي وجه سے دن بدن زياده طاقتور هوتا جاتا هي ؛ ليكن اگر تم چاهو تو وه ايک دن بهي همارے ملک مين نهين تهير سكتا ۔ اس تنبيه سے ان مين جوش پيدا هوا اۋر رگ حميت بهڑک اتهي ۔ چنانچه وه عبد الرحمان (جو ابو قصبه کے نام سے مشهور تها) کے همراهيون سے جنگ آزما هوئے ۔ اس کے همراهيون نے اسے چهوڑ ديا ۔ وه قتل هوا ' اۋر اس کے سر کو مراكش پهنچا ديا گيا ۔ ميرے ايک دوست نے ' جو ان دنون ايک صغير سن لڑكا تها اۋر اپنے باپ کے همراه (جو جزيره نمائے اندلس کے علاقۂ بلنسيه كا باشنده اۋر عمال اندلس مين سے تها) سوس مين تها ' مجهے اس فتح كي خبر دي تهي ۔ اس وقت تک مجهے الموحدون اۋر فاتحين ميرقه کے پاس سے يه اطلاع نهين ملي تهي ۔ وه اطلاعي خط يون شروع هوتا هي :—

" از مقام سوس ؛

فتح کي صبح روشن ' اؤر چمکدار هوکر نمایان هوئي هي . ضلالت و گمراهي کي جماعت " این المفر ! " پکار اٹهي هي . فتح و نصرت هماري تابع فرمان هوگئي هي ' اؤر خداوند کریم نے اپني جماعت اؤر اس کے اعوان کو عزت بخشي هي . مین شرح حال کو نهایت اختصار سے بیان کرتا هون ؛ کیونکه مین چاهتا هون که یه خوشخبریان جلد جمع هوکر آپ تک پهنچ جائین که عروۂ وثقلي کے توڑنے اؤر سبب اشقلي کو پکڑنے والون کا الموحدون نے (خدا ان کا معین و یاور رهے !) سختي کے ساتهه محاصره کیا ' اسباب زندگي اؤر معاونین کي جماعت کو ان سے منقطع کردیا ؛ اؤر لسان تائید هم سے رات دن یهي کهتي هي که یه لوگ صرف ایک آده دن دکهائي دینگے اؤر جلد تباه هو جائینگے . جب الموحدون نے (خدا ان کو مدد دے !) ان کے لا علاج مرض کو تعس نحس کیا ' اؤر اپنے عزم بالجزم سے ' جو پیکانهائے تیر و نیزه سے بهي زیاده تیز و کارگر هي ' کار برآري شروع کي ' تو وه لوگ بهاگ بهاگ کر گڑهون مین گرنے لگے . فضائے عریض مین ان کے کشتون کے پشتے لگ گئے . خدائے تعالي نے ان کے ظنون کاذبه کو یاس و حرمان سے بدل دیا ' اؤر انهین ان کي مان هاویه کي طرف دهکیل دیا . یهي ان کے لئے انسب و اولي تها . چونکه انهون نے ان امور کا اتباع کیا تها ' جو خدا کي نا رضا مندي کے موجب هین ' اؤر انهون نے خداوند کریم کي خوشنودي و رضا مندي سے اکراه کیا تها ؛ اس لئے ان کے اعمال مردود هوئے ' ان کے سر گروه ' یعني ابو قصبه ' پر خدائے تعالي نے هماري جماعت کو فاتح و غالب کیا ' اؤر تلوار نے انکي پهاڑیون اؤر گردنون کو یکسان کاٹ کاٹ کر هموار کردیا . "

مین نے یه خط یهان اس لئے نقل کیا هي که اس سے لکهنے والے کي غرابت شان ظاهر هوتي هي ' کیونکه جس وقت اس نے یه خط تحریر کیا هي وه بالغ بهي نه هوا تها *

اس فتح کے ساتھہ ساتھہ الموحدون نے جزیرہ منرقہ کو بھي فتح کیا ' جہان ابن غانیہ کے ہمراہیون مین سے زبیر بن نجاح نام ایک شخص صاحب اختیار ہوگیا تھا ۔ الموحدون نے اس جزیرے مین داخل ہوکر اسے قتل کیا ' اور اس کا سر مراکش بھیج دیا ' جہان وہ ابو قصبۂ مذکور کے سر کے ساتھہ دار پر لٹکایا گیا *

سنہ ۶۰۱ مین امیر المومنین ابو عبد اللہ نے کئي زبردست لشکر تیار کئے ' اور بلاد افریقیہ کي طرف روانہ ہوئے ' جہان یحییٰ بن غانیہ میرقي غلبہ یاب ہوچکا تھا اور صرف قسطنطینہ اور بجایہ اس کي دستبرد سے بچے تھے ۔ وجہ یہ تھي کہ اس تمام عرصے مین الموحدون ان کي طرف سے غافل اور امیر المومنین ابو عبد اللہ اندلس مین رومیون کے خلاف جنگ مین مصروف رہے ۔ الغرض ابو عبد اللہ روانہ ہوکر سیدھے بلاد افریقیہ پہنچے ۔ بنو عبید کے شہر مہدیہ کے سوا کسي اور شہر کو نا فرماني کي تاب نہ ہوئي ؛ کیونکہ ہم پہلے بتا چکے ہین کہ یہ مہدیہ نہایت مضبوط و مصئون شہر تھا اور یحییٰ بن غانیہ نے اپنے چچیرے بھائي ' لحا ابو الحسن علي بن عبد اللہ ابن محمد بن غانیہ ' کو اس کا والي بنا دیا تھا ۔ آخرکار جب محاصرہ نے بے طرح طول کھینچا ' تو اس نے مجبور ہوکر شہر حوالے کردیا ' اور اپنے چچیرے بھائي (یحییٰ بن غانیہ) سے ملنے کي غرض سے برآمد ہوا - پھر خیال ہوا کہ الموحدون کي طرف لوٹ چلنا چاہئے ۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ان کے پاس پیغام بھیجا ۔ وہ لوگ اس سے بہت اچھي طرح ملے ' اور ایسے ایسے بیش بہا اور انمول صلات و تحائف اسکو دئے جو خلفاء کے سوا اور کسي کو نصیب نہین ہوتے ۔ اس کے بعد یحییٰ بن غانیہ کا بھائي ' سیر بن اسحاق بن محمد ' بھي ان سے آملا ۔ انہون نے اس کي خوب خاطر تواضع کي ' جاگیرین دین ' اور مال کثیر نذر کیا ۔ مختصر یہ کہ ابن غانیہ کے وجود سے افریقیہ مین جو خرابیان پیدا ہوگئي تھین ' جبتک

امیرالمومنین ابو عبد اللہ ان کا اپنے حسب دلخواہ انتظام نہ کرچکے وہ وهان سے واپس نہ آئے ۔ مجھے معلوم ہوا ہی کہ اس سفر مین ان کے ایک سؤ بیس بارھائے زر صرف ھوئے ۔ وہ وھان سے اپنے دار الملک مراکش کو واپس گئے ۔ ان کي روانگي سے پہلے الموحدون اؤر اصناف لشکر کے بہت سے افراد اس غرض سے وھان پہنچ گئے تھے کہ افریقہ کي حمایت کرین اؤر دشمن کا مدافعہ کرین ۔ چنانچہ امیرالمومنین الموحدون کے شیوخ مین سے ابو محمد عبد الواحد بن شیخ ابو حفص عمر اینتي کو وھان کا عامل بناکر وھین چھوڑدیا ۔ امیرالمومنین نے سنہ ۲۰۴ کے دوران مین مراجعت کي اؤر' جیسا کہ ذکر ھوچکا ہي' سنہ ۲۰۷ کے آغاز تک وھین رھے ۔ اس اثناء مین ان کے اؤر ادفنش (لعنہ اللہ) کے مابین جو صلح قائم تھي وہ منقطع ھوگئي' اؤر ان کو خیال آیا کہ بلاد روم پر جنگ آزمائي کي جائے ۔ اس ارادے سے وہ اپنے جیوش کو لے کر ہمراہ نکلے ۔ ماہ ذي القعدہ سنہ ۷ مین سمندر کو عبور کرکے اپنے اسلاف کي عادت کے مطابق اشبیلیہ پہنچے' اؤر باقي سال وھین گزارا ۔ پھر سنہ ۲۰۸ کے اوائل مین نقل و حرکت شروع کي' اؤر بلاد روم مین پہنچ کر شلب تِرہ (جس کے معني اہل عجم کے محاورے کے مطابق' تقدیم و تاخیر الفاظ کا لحاظ رکھتے ھوئے' "سفید زمین" کے ھوتے ہین) نام کے ایک زبردست و مضبوط قلعہ پر حملہ آور ھوئے' اؤر ایک سخت محاصرے کے بعد اسے فتح کرلیا ۔ اس سے قبل ان کے والد مرحوم نے بھي اسي قلعہ کا محاصرہ کیا تھا' مگر مسلمانون پر شفقت و ترحم کرنے اؤر ان پر سختیان پڑنے کے خوف سے اسے ترک کردیا تھا ۔ اب جو محاصرے مین سختي برتي گئي' تو اہل روم نہایت خوف زدہ ھوئے' اؤر مارے رعب و ہیبت کے سراسیمہ ھوگئے ۔ اُدھر ادفنش (لعنہ اللہ) نے یہ کیا کہ بلاد روم کے آخري حصون مین پہنچ کر بڑے بڑے سر بر آوردہ رومي سردارون' شہسوارون' اؤر دلاورون کو اپني کمک کے لئے بلایا ۔ چنانچہ خاص الجزیرہ

کي ایک بڑي جماعت اس کے گرد جمع هوگئي ' اس کے آدمي قسطنطينه تک پہنچ گئے اۋر برشنوني ' يعني صاحب بلاد آرغن (لعنه الله) ' نے ان سب کو جمع کیا ۔ وجه یه تهي که جزیره نمائے اندلس کے چارون طرف چار بادشاه حکمران تهے ۔ ان مین سے ایک سمت ارغن تها ' جس کا ابهي ذکر هوا هي ' اۋر وه جنوب مشرق کي طرف واقع هي ۔ دوسري سمت مین بلاد قشتال کي بڑي سلطنت هي ' جس پر ادفنش (لعنه الله) حکمران هي ' اۋر اس سمت کي حد جنوب شمال کي طرف کسي قدر جنوب کي جانب مائل هي ۔ تیسري سمت مین علاقۂ لیون واقع هي ' جو شمال مغرب کي طرف پہلي حد هي ۔ اسپر ایک شخص مسمي ببوج حاکم هي ۔ عربي مین اس لفظ کے معني "کثیر اللعاب" کے هوتے هین ۔ چوتهي یعني شمالي سمت ' جو بحر اعظم سے ملحق هي ' بحر اقنابس هي جس پر ابن الریق نامي ایک شخص حکومت کرتا هي ۔ اس شخص کا ذکر اس کتاب مین پہلے بهي کئي دفعه هو چکا هي ۔ زمانۂ قدیم مین اهل روم کل جزیره نمائے اندلس کو اشبانیه کے نام سے موسوم کرتے تهے ۔ مقدم الذکر فتح کے بعد جب امیر المومنین ابو عبد الله نے اشبیلیه کي طرف مراجعت کي ' تو انهون نے دور دور کے اطراف بلاد سے لوگون کو بلایا ؛ اۋر اس طرح ایک زبردست جماعت تیار هو گئي ۔ وه سنه ۶۰۹ کے شروع مین اشبیلیه سے روانه هوکر شهر جیان پہنچے ' اۋر وهان قیام کرکے اپنے امور سلطنت مین غور و خوض اۋر افواج کو تیار اۋر آراسته کرتے رهے ۔ اُدهر ادفنش (لعنه الله) ایک بڑي جماعت کو همراه لے کر شهر طلیطله سے نکلا اۋر قلعه رباح پر خیمه زن هوا (جو کسي زمانے مین مسلمانون کے قبضے مین تها ' اۋر المنصور ابو یوسف نے اسے واقعۂ کبريٰ مین فتح کیا تها) ۔ مگر مسلمانون نے امن و امان کا یقین کرکے قلعه اس کے حوالے کردیا ۔ اس سبب سے رومیون کا ایک بڑا گروه ادفنش (لعنه الله) سے برگشته هوکر واپس چلا گیا ' کیونکه اس نے ان کو

قلعۂ نشین مسلمانون کے قتل سے بھي باز رکھا تھا ۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے
کہ "تم ہمین اس ملک کے فتح کرنے کے لئے لائے تھے' مگر اب ہم کو
جنگ کرنے اور مسلمانون کو قتل کرنے سے روکتے ہو ۔ پھر ہمین کیا ضرورت
پڑی ہي کہ ہم تمھارے ساتھہ یہان ٹھہرین ؟" امیر المومنین نے شہر جیان
سے کوچ کیا' اور وہ اور ادفنش قلعۂ سالم کے قریب عقاب نام ایک مقام
پر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے ۔ ادفنش اپني فوج کو آراستہ اور
مرتب کرکے یکبارگي مسلمانون پر ٹوٹ پڑا ۔ مسلمان ابھي حملے کے لئے
تیار نہ تھے' اس لئے ہزیمت کھائي ۔ الموحدون مین سے بہت سے
آدمي شہید ہوئے ۔ اس ہزیمت کا سب سے بڑا سبب الموحدون کا
آپس کا اختلاف تھا ۔ ہوا یہ کہ ابو یوسف یعقوب کے زمانے سے ان کو
ہر چوتھے مہینے انعام و اکرام ملا کرتے تھے' جن کي بدولت ان کے
امور و خدمات مین کبھي خلل واقع نہ ہوتا تھا ۔ مگر اب ابو عبد اللہ
کے وقت مین اور بالخصوص اس سفر جنگ مین اس انعام کے ادا کرنے
مین دیر ہوئي ۔ فوج نے اس کو وزراء کي شرارت پر محمول کیا' اور
نہایت بد دل ہوکر جنگ مین شامل ہوئے ۔ مجھے ان ہي مین سے
ایک شخص نے یہ بتایا کہ وہ تلوار چلاتے' نیزہ زني کرتے' اور امور جنگ
کے ہر کام کو کرتے ہوئے دیدہ و دانستہ ایسي حرکتین کرتے تھے کہ اہل
فرنگ کے پہلے ہي حملے مین خود ان کو ہزیمت ہو جائے ۔ اس روز
امیر المومنین ابو عبد اللہ نے ایسي جوانمردي اور ثابت قدمي دکھائي
کہ اس کي مثال ان سے پہلے کے کسي بادشاہ مین نہین ملتي ۔ اگر وہ
ایسي ثابت قدمي سے کام نہ لیتے تو تمام فوج قتل یا قید ہو جاتي ۔
غرضکہ یہ وجہ تھي کہ وہ اشبیلیہ کو واپس گئے' اور اس سال کے ماہ
رمضان تک وہین مقیم رہے ۔ پھر شہر مراکش کے عزم سے سمندر کو
عبور کیا ۔ مسلمانون پر یہ ہزیمت عظیمہ ١٥ صفر سنہ ٦٠٩ کو بروز
دو شنبہ واقع ہوئي' اور ادفنش (لعنہ اللہ) اور اس کے ہمراہي مسلمانون

کے زر و مال سے مالا مال ہوکر شہرہاے ییاسہ و ابدہ کي طرف روانہ ہوئے ۔ ییاسہ کے اکثر حصون کو انہون نے خالي پایا ۔ اس لئے اس کے مکانات مین آگ لگادي ' اور اس کي بڑي مسجد کو مسمار کرکے ابدہ کي جانب راهي ہوئے ۔ وہان مسلمانون کي ایک جماعت کثیرہ جمع ہوگئي تھي ' جس مین ہزیمت خوردہ مسلمانون کے علاوہ ییاسہ اور ابدہ کے اکثر باشندے بھي شامل تھے ۔ ادفنش نے وہان تیرہ دن تک اقامت کي ' اور اس جماعت پر طرح طرح کي سختیان کرنے کے بعد آخرکار شہر مین داخل ہوگیا ' اور جي بھر کے قتل و قید و غارت کا بازار گرم کیا ۔ چنانچہ وہ اور اسکے ہمراهي وہان سے اس قدر عورتون اور بچون کو قید کرکے لے گئے کہ ان سے تمام بلاد روم پُر ہوگئے ۔ مسلمانون پر یہ امر ہزیمت سے بھي زیادہ شاق گزرا *

امیر المومنین ابو عبد اللہ سنہ ۹ کے باقي حصے اور سنہ ۱۰ کے چند ماہ تک مراکش ہي مین اقامت پذیر رہے ' اور ' جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین ' ماہ شعبان مین انتقال کیا ۔ ان کي وفات کے اسباب مین اختلاف ہے ۔ صحیح ترین خبر ' جو میرے کانون تک پہنچي ہے ' وہ یہ ہے کہ ان کو ورم دماغ کي وجہ سے سکتہ ہوگیا تھا ۔ یہ روز جمعہ ۵ شعبان کا واقعہ ہے ۔ اس کے بعد وہ شنبہ ' یکشنبہ ' دو شنبہ اور سہ شنبہ ' چار دن تک متواتر سکتہ کي حالت مین رہے ۔ اطباء نے فصد لینے کا مشورہ دیا ۔ مگر انہون نے انکار کیا ۔ آخر ۱۰ شعبان سنہ ۶۱۰ کو چہار شنبہ کے دن انتقال کیا ۔ وہ پنجشنبہ کو دفن کئے گئے ' اور خاصۃ الحشم نے ان کے جنازے کي نماز ادا کي *

ذکر ولایت ابو یعقوب یوسف بن محمد

ان کا نام یوسف بن محمد بن یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي ہي ۔ ان کي والدہ ام ولد ہين ، جن کا نام قمر اور لقب حُکیمہ ہي ۔ امیر المومنین کي ولادت کي تاریخ صدر شوال سنہ ۵۹۴ ہي ۔ وہ اپنے دادا ، ابو یوسف ، کي وفات سے چار ماہ قبل پیدا ہوئے تھے ۔ ان سے اس وقت بیعت کي گئي کہ جب ان کي عمر سولہ سال کي تھي ۔ وہ اس قدر کم سن ہین کہ مین نہین سمجھتا کہ ان کے کوئي اولاد ہي ۔ سنہ ۶۲۱ کے دوران مین مجھے معلوم ہوا کہ وہ سنہ ۲۰ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ مین فوت ہوے ۔ اس حساب سے ان کي بیعت ، یعني ۱۱ شعبان سنہ ۶۱۰ ، سے ان کي وفات تک ان کي حکومت کا کل زمانہ دس سال اور چند ماہ کا ہي *

ان کي صفات

ان کا رنگ صاف گندم گون تھا ۔ چہرہ گول اور آنکھین سرمگین تھین ۔ کہتے ہین کہ وہ اپنے اکثر اخلاق و عادات مین اپنے دادا ابو یوسف سے مشابہ تھے *

ان کے وزراء

(۱) ابو سعید ، جن کا ذکر ہو چکا ہي ، ان کے والد کے وزیر تھے ۔ ان کي وزارت سنہ ۶۱۵ کے آخر تک قائم رهي ۔ پھر انھین معزول کر دیا گیا ، اور

(۲) زکریا بن یحییٰ ابن ابي ابراہیم اسماعیل ہزرجي کو وزیر بنایا گیا ۔ ان کے جد اکبر ، ابو ابراہیم اسماعیل ، ابن تومرت کے اصحاب مین سے تھے اور ، جیسا کہ کہا جا چکا ہي ، وہ عبد المومن کي حین حیات ہي شہید ہو چکے تھے ۔ وزیر زکریا ابن یحییٰ کي والدہ ابو یوسف المنصور کي بیٹي تھین ۔ وہ اپني وفات تک عہدۂ وزارت پر قائم رہے *

ان کے حُجاب

(۱) مبشر خصي ' جو امیرالمومنین کے والد کا حاجب تھا ۔ اس کے بعد

(۲) فارح خصي حاجب ہوا ۔ اس کي کنیت ابوالسرور تھي ' اور وہ اپني موت کے وقت تک حاجب رہا *

ان کے قاضي

ابو عمران موسي بن عیسي بن عمران ' جو ان کے والد کے قاضي تھے ' اپني وفات تک اس عہدے پر فائز رہے *

ان کے کُتاب

(۱) ابو عبداللہ بن عیاش ' جو ان کے والد اور دادا کے کاتب تھے *

(۲) ابوالحسن بن عیاش *

مجھے ان دونون حضرات کي وفات کي اطلاع اس وقت ملي کہ جب مین سنہ ۶۱۹ کے دوران مین مصر مین تھا ۔ ان کے بعد امیرالمومنین نے

(۳) ابو عبد اللہ محمد بن یخلفتن فازازي کو دوبارہ کاتب مقرر کیا ۔ ان کا ذکر امیرالمومنین ابو عبد اللہ کے عہد مین ہو چکا ہي ۔ وہ مشرق اندلس مین شہر مرسیہ کے قاضي تھے ' اور وھین مین ان سے علیحدہ ہوا تھا ۔ پھر انکو کاتب کا عہدہ دیا گیا ۔ مگر انکے ساتھ ساتھ ابو جعفر احمد بن محمد بن عبد الرحمان بن عیاش سے بھي کتابت کا کام لیا جاتا تھا ۔ وہ نہایت مشہور و معروف کاتب تھے ۔ ان کا ذکر امراء ثلاثہ کے بیان مین گزر چکا ہي *

(۴) ان کے علاوہ احمد بن منیع بدستور کتابت جیش کے عہدے پر قائم رہے *

امیر المومنین ابو یعقوب سے اس روز بیعت کي گئي کہ جب ان کے والد مرحوم دفن ہوئے ۔ مگر مجھے یہ معلوم نہین کہ ان کے والد نے ان کو ولي عہد مقرر کیا تھا یا نہین ۔ البتہ اتنا ضرور جانتا ہون کہ ان کے والد مرحوم اپنے آخري زمانے مین ان سے سخت ناراض رہا کرتے تھے ' کیونکہ انھون نے ابو یعقوب کے متعلق بہت سے امور شنیعہ کا ذکر سنا تھا ۔ امیر المومنین کے قرابت دارون مین جنھون نے ان کو بیعت حاصل کرنے مین مدد دي ' وہ ابو موسي عیسي بن عبد المومن ' یعني ان کے دادا کے چچا تھے ' جن کے خلاف اہل میرقہ نے بجایہ مین دخل حاصل کرلیا تھا ۔ عبد المومن کي اولاد صلبي مین سے یہ آخري بزرگ تھے ۔ مجھے آج تک ان کي وفات کي خبر نہین ملي ۔ دوسرے بزرگ جو ان کي بیعت مین ممد تھے ' ابو زکریا یحیی بن ابي حفص عمر بن عبد المومن تھے ۔ یہ دونون حضرات برابر امیر المومنین کے پاس رہ کر لوگون سے بیعت طلب کرتے رہے ۔ ان کے علاوہ الموحدون مین سے ابو محمد عبد العزیز ابن عمر بن ابي زید ہنتاتي تھے ' جن کے والد امیر المومنین ابو یوسف کے سب سے پہلے وزیر تھے ' اور ان کا ذکر ہو چکا ہي ۔ ان کے سوا ' ابو علي عمر بن موسي بن عبد الواحد شرقي اور ابو مروان عبد الملک بن یوسف بن سلیمان نے بھي (جو اہل تینملل مین سے تھے) حصول بیعت مین امیر المومنین کا ساتھ دیا ۔ اس بیعت عامہ کے بعد پنجشنبہ اور جمعہ کے ایام مین بیعت خاصہ کي گئي ۔ اس مین الموحدون کے شیوخ اور امیر المومنین کے اہل قرابت نے بیعت کي ۔ پھر شنبہ کے روز لوگون کو عام طور پر بیعت کي اجازت دي گئي ۔ مین اس دن موجود تھا ۔ ابو عبد اللہ بن عیاش کاتب کھڑے ہوئے لوگون سے کہہ رہے تھے کہ " تم امیر المومنین ابن امراء المومنین سے اسي طرح بیعت کرتے ہو جس طرح حضرت رسول خدا صلي اللہ علیہ و سلم سے ان کے اصحاب نے بیعت کي تھي ۔ تمھارے لئے لازمي

ہي كه انشاط و اكراه ' تنگي و فراخي مين ان كے مطيع و فرمان بردار رهو ' اۋر ان كے اۋر ان كے ولاة اۋر عامة المسلمين كے خير خواه بنے رهو • يه انكا تم پر حق ہي • اۋر تمهارا حق ان پر يه ہي كه وه تمهارے لشكرون كو جمع نه كرين اۋر نه تمهارے خلاف كوئي ايسا ذخيره جمع كرين جس مين تم سب كے لئے كوئي نه كوئي فائده يا بهتري نه هو ؛ تم پر عطا و بخشش كرنے مين عجلت سے كام لين ' اۋر تم سے احتجاب نه كرين • خدا تم كو وفاداري مين مدد دے ' اۋر تمهارے ان تمام امور مين امير المومنين كي اعانت فرمائے ' جو اس نے ان كے سپرد كئے ہين ”• وه اسي قول كو بار بار ہر گروه كے سامنے دهراتے جاتے تهے ؛ تا آنكه بيعت تمام هو گئي *

اس كے بعد مختلف شهرون كے اعيان و رؤساء اۋر سرداران قبائل ان كے پاس بيعت كے لئے آنا شروع هوئے ' يهان تك كه امير المومنين كے لئے امر بيعت پورا هو گيا *

زمام حكومت اختيار كرنے كے چار ماه كے عرصے كے بعد امير المومنين نے ايك شخص كو گرفتار كيا ' جس نے ان پر حمله كيا تها • اسكا دعوي تها كه مين بنو عبيد مين سے هون اۋر العاضد كا صلبي بيٹا هون • اس كا نام عبد الرحمان تها • وه يوسف كے زمانے مين اس ملك مين وارد هوا تها ' جب كه وه اشبيليه مين تهے • اس نے ان كے ساتھ مل كر كام كرنے كا قصد كيا تها • مگر چونكه انهون نے اسے اس امر كي اجازت نهين دي ' اس لئے وه وهين مقيم هوكر سركشي پر قائم رها • آخر كار امير المومنين ابو عبد الله نے سنه ۵۹۲ مين اسے گرفتار كيا • اس وقت سے سنه ۶۰۱ تك وه برابر حبس ہي مين رها • مگر اسي سال امير المومنين نے افريقيه كي طرف نقل و حركت كي ' اۋر ابو زكريا يحيي بن ابراهيم ہزرجي نے انكي خدمت مين اسكي سفارش كي • انهون نے اس امر كي ضمانت لے كر كه وه كبهي كوئي نا پسنديده كام نه كريگا ' اسے رها كر ديا •

لیکن ابهي امیر المومنین کو وهان سے واپس گئے هوئے تہوڑا ہي عرصه گزرا تها که یه عبیدي مراکش مین دوباره فتنه و فساد کے لئے اتهه کهڑا هوا ؛ اؤر وهان سے روانه هوکر بلاد صنهاجه پہنچا ۔ وهان ایک جماعت کي جماعت اس کي طرف متوجه هوگئي ' اؤر ان مین اس کي شہرت هونے لگي ۔ یه شخص نہایت کم سخن ' خاموش اؤر حسین آدمي تها ۔ مین دو مرتبه اس سے ملا ' اؤر ہر بار مین نے یہي پایا که وه آداب ظاہره ' مثلاً آسودگئ نفس ' سکون اطراف ' وزن کلام ' ترتیب الفاظ ' اؤر ہر قول و فعل مین سلیقه اؤر با قاعدگي کو مد نظر رکهنے مین اکثر ان صلحا سے ' جن سے مجهے ملنے کا اتفاق هوا ہي ' ضرور بدرجہا بڑها هوا تها ۔ القصه وه وهان سے امیر المومنین ابو عبد الله کے زمانۂ حیات ہي مین ایک زبردست فوج ہمراه لے کر شہر سجلماسه کو گیا ۔ والي شہر ' سید ابو الربیع سلیمان بن ابي حفص عمر بن عبد المومن ' اسکے مقابلے کے لئے بر آمد هوا ۔ مگر عبیدي مذکور نے اسے شکست دے کر برے حالون سجلماسه کي طرف بهگا دیا ۔ وه قبائل بربر مین ایک موضع سے دوسرے کي طرف انتقال مکان کرتا رہا ؛ مگر نه تو کہین اس کا کام بنتا نظر آیا ' اؤر نه کسي جماعت نے ثابت قدمي سے اسکا ساتهه دیا ۔ سبب یه تها که وه ان مقامات مین ایک اجنبي شخص تها ۔ نه وه وهان کي زبان سے آشنا تها ' اؤر نه وهان اس کے اعزه و اقارب مین سے کوئي تها که وه اس کي طرف رجوع کر سکتا ۔ آخر اسے شہر فاس کے باہر گرفتار کر لیا گیا ۔ مگر مجهے اس کي گرفتاري کي تفصیلي کیفیت سے آگاہي نہین ہي ۔ فاس کے والي ' ابو ابراهیم اسحاق بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن ' نے امیر المومنین کو اس کے گرفتار هونے اؤر اپنے پاس قید خانے مین محبوس هونے کي اطلاع دي ۔ امیر المومنین نے اسکو قتل کرنے اؤر دار پر چڑهائے جانے کا حکم دیا ۔ چنانچه والي مذکور نے اس کي گردن مار دي لاش کو سولي پر چڑها دیا ' اؤر سر کو مراکش

بھیج دیا ' جہان اسے دوسرے باغیون اور سرکشون کے سرون کے ساتھہ لٹکا دیا گیا *

ابو یعقوب نے رعایا کے ساتھہ حسن تعلقات کے قیام مین اپنے آباء کي سیرت قدیمہ مین کسي نوع کا تغیر نہین کیا ؛ اور نہ کوئي ایسا کام کیا کہ جس سے انکو شاہان پیش رو کے افعال سے متمیز کہا جا سکے ۔ البتہ یہ ضرور ہي کہ مین نے دیکھا ہي کہ تمام خواص دولت ' جو ان کے مزاج سے واقف ہین ' ان کي شہامت اور بیدار مغزي کي وجہ سے ان سے مرغوب رہتے ہین ۔ سنہ ٦١١ کے آغاز کا ذکر ہي کہ ایک مرتبہ مین انکے پاس خلوت مین بیٹھا ہوا تھا ۔ مجھے انکي حدت نفس اور بیداري قلب سے حیرت ہوتي تھي ' اور سخت تعجب ہوتا تھا کہ وہ ایسي ایسي جزئي باتون کے متعلق سوال کرتے ہین کہ جن سے اکثر بازاري آدمي بھي واقف نہین ہوتے ' چہ جائیکہ بادشاہ ! آج تک ان سے کوئي ایسي حرکت سرزد نہین ہوئي جس کے وقوع کي امید ہو سکتي تھي *

ان امیر المومنین یوسف کے عہد مین عبیدي مذکور کے قتل کے بعد دو اشخاص نے بھي سرکشي کي ۔ ان مین سے ایک علاقۂ سوس کے بلاد جزولہ مین تھا اور " الفاطمي " کہلاتا تھا ۔ سنہ ٦١٢ مین اسے قتل کیا گیا ' اور اس کا سر مراکش بھیجا گیا ۔ مین ان دنون جزیرہ نمائے اندلس مین تھا ۔ اور چونکہ امیر المومنین سے بُعد مسافت پر تھا ' اس لئے مجھے اس معاملے کي تفصیلي اطلاع نہین حاصل ہوئي ۔ مین نے اتنا ضرور دیکھا کہ ان لوگون کو اسکے اخذ و قتل پر نہایت خوشي ہوئي ۔ دوسرا شخص اہل صنہاجہ مین سے تھا ۔ اسے سنہ ٦١٨ مین قتل کیا گیا ۔ مگر ' جہان تک مجھے علم ہي ' اس اثناء مین اس سے بہت سے افعال قبیحہ سرزد ہوئے ' اس نے متعدد افواج کو شکست دي ' اور اور خلق کثیر کو شر و فساد پر آمادہ کرکے اپنے ساتھ ملا لیا تھا ۔ یہہ تمام

خبرین مجھے اس وقت ملین جب مین تاریخ مذکورہ مین بلاد مصریہ مین تھا ۔ اس شخص کو قتل کرنے اوڑ اس کے سبب سے جو کچھہ فساد برپا ھوا تھا اسے مٹانے مین سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب بن عبد المومن بن علي کو دخل تھا ' جو اس وقت شہر سجلماسہ اوڑ اس کے اعمال کے والي تھے *

اسي سال ' یعني سنہ ٦٢١ مین ' مجھے معلوم ھوا ہي کہ سنہ ٦٢٠ کے ماہ شوال یا ذي القعدہ (ان دونون مین سے کسي مین) امیر المومنین ابو یعقوب نے وفات پائي ۔ مین ان کي وفات کي کیفیت سے واقف نہین ھون ۔ بہر حال نتیجہ یہ ھوا کہ حالات مین اضطراب واقع ھو گیا ' اوڑ لوگ بکر کود مچانے اوڑ فساد برپا کرنے لگے ۔ پھر مجھے یہ اطلاع ملي کہ وھان کے عوام الناس کے ایک بڑے حصے نے بالاجتماع سید اجل ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن امیر المومنین ابو محمد عبد المومن بن علي کو (خدا ان دونو پر اپني رحمت نازل فرمائے ' ان کے چھرون کو روشن رکھے ' اوڑ ان کي صلاح و اصلاح کے لئے ان کو جزائے خیر دے !) امیر تسلیم کرلیا ہي *

یہ ابو محمد عبد العزیز ' ابو یعقوب کي چھوٹي اولاد مین سے ہین ۔ انکي والدہ مریم صنہاجیہ ایک آزاد خاتون تھین ' اوڑ اہل قلعۂ بنو حماد مین سے تھین ۔ امیر المومنین ابو یعقوب نے اپنے والد کي حیات ہي مین ان سے نکاح کیا تھا ۔ قلعۂ مذکور کے گرفتار شدہ افراد مین یہ اوڑ ان کي والدہ ملکہ بھي تھین ۔ ابو محمد عبد المومن نے ان دونون کو آزاد کرکے مریم مذکورہ کا نکاح اپنے صاحبزادے ابو یعقوب سے کر دیا تھا ۔ ان سے ابو یعقوب کي آتھ اولادین ھوئین ' جن مین سے چار لڑکے اوڑ چار لڑکیان تھین ۔ اولاد نرینہ مین ابراہیم ' موسي ' ادریس ' اوڑ عبد العزیز مذکور ہین جو سب سے چھوتے ہین ۔ موسي ' میرقي کے ہمراہي عربون کے ھاتھ سے سنہ ٦٠٥ مین شہر طاھرت کے باھر شہید ھوئے ۔

ابراہیم سنہ ٦١٢ کے دوران میں اشبیلیہ میں فوت ہوئے ۔ ان دنون میں وھین تھا ۔ باقي رہے ابوالعلا ادریس ؛ انکا انتقال افریقیہ میں ھوا ' جس کا ذکر آگے آئیگا ۔ اولاد اناث میں زینب ' رقیہ ' عائشہ ' اور علتیہ ہیں *

ابو محمد عبد العزیز اپنے والد ' اور اپنے بھائي ابو یوسف کے زمانے مین کسي جگہ کے والي نہین رہے ۔ مگر جب امر ولایت ابو عبد اللہ کے ھاتھ مین آیا ' تو انہون نے انکو جزیرہ نمائے اندلس کے شہر مالقہ اور اس کے اعمال کا والي مقرر کردیا ۔ یہ سنہ ٥٩٨ کا ذکر ہي ۔ پھر سنہ ٦٠٣ کے دوران مین ان کو معزول کرکے قبیلۂ ھسکورہ کا والي بنایا ' جو ایک وسیع و ضخیم ولایت ہي ۔ مگر بعد مین وھان سے بھي معزول کیا ' اور سجلماسہ کي ولایت دي ' جہان وہ ابو عبد اللہ اور ان کے بیٹے ابو یعقوب کے زمانے مین بر سر حکومت رہے ' تا آنکہ یہ متقدم الذکر حملہ آور ولایت ابو یعقوب بن ابي عبد اللہ مین قتل ھوا ۔ پھر ابو یعقوب نے ان کو سجلماسہ سے معزول کرکے اشبیلیہ کا والي مقرر کیا ' جہان ان کے بھائي ابو العلا بر سر ولایت تھے (جن کو معزول کرکے افریقیہ بھیج دیا گیا تھا اور ' جیسا کہ مجھے معلوم ھوا ہي ' وھین ماہ رمضان سنہ ٦٢٠ مین ان کا انتقال ھو گیا ۔ رحمہ اللہ) *

یہ ہین مختصر حالات ابو محمد عبد العزیز کي حکومت کے جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہین ۔ اور اگر جو کچھ کہ بیان کیا جاتا ہي صحیح ہي ' اور اگر یہ امر ولایت اپنے کمال کو پہنچ جائے ' تو یقیناً خلیفۂ مذکور ملک کو خیر و عدل سے بھر دینگے ۔ ان کي رعایا زمین کو پاک و صاف کردیگي ' امیر المومنین کي برکت نفس ' حسن سیرت ' اور خوبئ طبیعت سے برکتین ظاہر ھونگي ' اور آسمان سے خیر و برکت کي موسلا دھار بارشین ھونگي ۔ اور یہ سب کچھ جب ہي ھو سکتا ہي کہ زمانہ ان کا مساعد رہے ' اور خدائے تعالے غیب سے ان کے لئے اعوان

صالحین پیدا کردے ؛ کیونکہ جہان تک مجھے علم ہي ' وہ بہت بڑے صائم النہار اؤر قائم اللیل بزرگ ہین ' اپنے مذہب کے مجتہد ہین ' اپنے کام مین قوي بصیرت اؤر عزم بالجزم رکھتے ہین ' نہایت خود دار و غیرت مند ہین ' حق کے باب مین کبھي کسي ملامت گر کي ملامت کي پرواہ نہین کرتے ' ذکر الہي مین سب سے زیادہ رطب اللسان رھتے ہین ' اؤر کتاب اللہ کي سب سے زیادہ تلاوت کرتے ہین • مین نے انکو ہمیشہ اسي حالت مین دیکھا ہي کہ کار و بار ولایت انہین گھیرے ہوئے ہي ' اؤر امور رعایا مین اون کے اوقات حرف ھو رھے ہین ؛ مگر با وصف اس کے نہ تو ان کے اوراد مین خلل واقع ھوتا ہي ' نہ ان کے مقرر کردہ روزانہ حصول علم اؤر تلاوت قرآن مین حرج ھوتا ہي ' اؤر نہ ان اوقات تسبیح و تہلیل مین رخنہ پڑتا ہي جن کو انہون نے لیل و نہار مین ترتیب دے رکھا ہي • مین نے ان کي یہ تمام باتین خود مشاھدہ کي ہین • نہ مین کسي اؤرسے نقل کررھا ھون اؤر نہ اس بارے مین کسي اؤر کي روایت سے سند لیتا ھون • مزید بر آن وہ نرم مزاج اؤر نرم دل بھي ہین • اپنے دوستون سے اؤر ہر نیک ' سخي النفس اؤر خندہ رو مسلمان سے تواضع اؤر فروتني سے پیش آتے ہین *

ان کي صفات

ان کا رنگ سفید ہي ' جس پر زردي غالب ہي • وہ نہایت خوبرو ہین • ان کا قد درمیانہ اؤر اعضاء متناسب ہین • جہان تک مجھے علم ہي ' ان کے تین لڑکے ہین :—

(۱) محمد ' جو سب سے بڑے ہین ؛ (۲) عبد الرحمان ؛ اؤر (۳) احمد • ان کے علاوہ چند لڑکیان بھي ہین

یہ ہی تلخیص دولت المصامدہ کي تاریخ کي، ان کے آغاز امر، یعني سنہ ٥١٥، سے ہمارے زمانے، یعني سنہ ٦٢١، تک۔ یہ کل زمانہ بطور اجمال (نہ بطور تفصیل) ایک سؤ چھہ سال کا ھوتا ہي۔ ہم نے اس تاریخ مین صرف ایسے امور اؤر واقعات بیان کئے ہین، جن کي ہر اس شخص کو ضرورت پڑتي ہي جو اس زمانے کا علم حاصل کرنا چاھتا ہي۔ ہم نے ان تمام امور سے تعرض نہین کیا ہي، جن کي ہمین ضرورت لاحق نہین ھوتي: مثلاً عبد المومن کي اولاد، ان کي اولاد کي اولاد، اؤر ان کي اولاد کي اولاد کي اولاد کا بیان، اؤر ان کي ولایت و عزل، ان کي اُمہات، ان کے کُتاب و حجاب و وزراء کي تاریخي تفاصیل۔ کیونکہ اگر ہم اِن تفاصیل کے درپے ھوتے، تو یہ کتاب تلخیص نہ رھتي، بلکہ کتب مبسوطہ مین شمار ھوتي۔ البتہ اگر ہماري ضروریات معاش کافي ھوتین، اؤر ہم زمانے کي کد و کاوش سے محفوظ ھوتے، تو ہم ان تاریخي حالات مین سے وہ تمام امور و واقعات بیان کرتے، جو احاطۂ علم، بلوغ روایت، اؤر حصول مشاہدہ مین آ سکتے۔ مین نے ان اوراق مین، جو دولت المصامدہ وغیرہ کے حالات پر حاوي ہین، صرف وھي واقعات درج کئے ہین جن کو مین نے، یا تو کسي کتاب سے نقل کرتے ھوئے، یا کسي ثقہ و عادل شخص سے سن کر، یا خود مشاہدہ کرکے، تحقیق کرلیا ہي۔ اؤر وہ بھي اس حالت مین کہ مین نے اس کُل کتاب مین حتي الوسع صداقت و انصاف کو ھاتھہ سے نہین جانے دیا، اؤر کوشش کي ہي کہ مین نہ کسي شخص کے محاسن مین سے ایک ذرا سا موتي بھي کم کرون یا کسي کے معائب مین اس کے استحقاق سے زیادہ رائي کے برابر اضافہ کرون۔ مین خدا ہي سے مدد کا طالب ھون، اؤر تضرع و زاري کے ساتھہ اپنے قول و عمل مین سداد و صواب کي توفیق چاھتا ھون: فہو حسبي و نعم الوکیل *

المصامدہ کي سيرت ، ان کے قبائل اور ان کي رحلت و اقامت کے حالات جامعہ

ہم اس سے قبل بيان کر چکے ہين کہ محمد ابن تومرت المہدي کے اولين ہمراہيون مين دس اشخاص شامل تھے ، جو مجموعي طور پر "الجماعت" کہلاتے تھے ۔ صحيح روايت کے مطابق ان مين سے پہلے شخص عبد الواحد شرقي تھے ؛ پھر عبد المومن بن علي امير المومنين ؛ پھر عمر بن عبد اللہ صنہاجي ، جو ان کے ہان ازناج کے نام سے مشہور تھے ؛ پھر فاصکہ بن ومزال ، جن کا نام ابن تومرت نے عمر اور کنيت ابو حفص رکھي تھي ۔ ان عمر کي اولاد بہت پھيلي ۔ اُن مين سے ابراہيم ، اسماعيل اور محمد تھے ۔ آخر الذکر کي والدہ عبد المومن کي صاحبزادي تھين ۔ انکے علاوہ يحيیٰ ، عيسیٰ ، موسیٰ ، يونس ، عبد الحق ، عثمان ، احمد ، اور عبد الواحد بھي تھے ۔ عبد الواحد کو امير المومنين ابو عبد اللہ نے سنہ ٦٠٣ مين افريقيہ کا والي مقرر کرديا تھا ، اور وہ اپنے يوم وفات ، يعني يکم محرم روز پنجشنبہ سنہ ٦١٨ تک برابر والي رہے ۔ ابن تومرت فاصکۂ مذکور کو ابن مبارک کہا کرتے تھے ۔ ان کا قول تھا کہ "جب تک يہ يا انکي اولاد مين سے کوئي فرد باقي رہيگا الجماعت مين خير و برکت باقي رہيگي" ۔ چنانچہ لوگون نے ان سے اور ان کي اولاد اور اولاد کي اولاد سے بہت کچھ نفع اٹھايا ۔ فاصکہ عمر اينتي کے نام سے مشہور تھے ، اور اس کتاب مين کئي جگہ ان کا ذکر ہو چکا ہے ۔ اس وقت ہمارے زمانے مين ان کي صلبي اولاد مين سے صرف ايک صاحب عثمان نامي باقي رہ گئے ہين ۔ مين ان سے شہر مرسيہ مين

جدا هوا تها ' اور اس ملک کو آتے هوئے میں نے ان کو وهیں چهوڑا تها ۔ ان کو شہر جیان اور اس کے اعمال کا والي بنا دیا گیا تها ۔ وہ میري ان سے آخري ملاقات تهي ۔ اس کے بعد مجهے بلاد مصریه کے قیام کے دوران میں یہ خبر ملي تهي که انہیں بلنسیه کا حاکم بنا دیا گیا ہے ۔ پهر وهاں سے بهي معزول هوئے تهے ۔ اس کے بعد مجهے خبر نہیں که وہ آجکل اندلس میں ہیں یا مراکش میں ۔ میں ان کو اپنے بهائیوں میں شمار کرتا هوں (خدا ان سے ' ہم سے ' اور جمله مسلمانوں سے راضي هو) انکے علاوہ یوسف بن سلیمان اور انکے بهائي عبدالله ابن سلیمان بهي تهے ۔ یه دونوں حضرات اهل تینملل میں سے تهے ' اور مسکاله نامي قبیلے کے افراد تهے ' جیسا که بیان هو چکا ہے ۔ پهر ابو عمران موسی بن علي ضریر تهے ' جو عبد المومن کے خسر تهے ۔ وہ آنکهوں کے دائم المریض تهے ۔ عبد المومن جب کبهي مراکش سے کہیں جاتے ' ان کو وهاں اپنا قائم مقام بناکر جاتے تهے ۔ پهر ابو ابراہیم اسماعیل هزرجي ۔ یه وہ بزرگ تهے جنہوں نے اپنے نفس کو قتل و غارت کے لئے وقف کردیا تها اور' جیسا که پہلے ذکر هو چکا ہے ' عبد المومن پر فدا هو گئے تهے ۔ انکے بعد اهل تینملل میں سے ایک صاحب تهے ' جو ان کے هاں ابن بیجیت کے عرف سے معروف تهے ۔ مجهے ان کے نام میں شک ہے که کیا تها ۔ پهر ایوب جدمیوي تهے ۔ الموحدون کے امر کے آغاز میں اقطاع و املاک کي تقسیم کا انتظام ان ہي کے هاته میں تها ۔ یه تمام گروہ " الجماعت " کے نام سے موسوم تها ۔ بعض لوگ ابو محمد واسنار کو بهي اس میں شمار کرتے ہیں ۔ وہ دباغ پیشه اور سیاہ فام آدمي تهے ۔ شہر اغمات کے رهنے والے تهے ۔ جس وقت ابو عبد الله ابن تومرت اغمات سے گزرے ہیں ' اسي وقت وہ ان کے همراہ هوگئے تهے ۔ ابو عبد الله ابن تومرت نے ان کو اپني خدمت کے لئے مخصوص کردیا تها ؛ کیونکه ان کو معلوم تها که وہ بلحاظ دین نہایت شدید ہیں اور جو کچه دیکهتے یا سنتے ہیں

اسے نہایت متانت کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہیں ۔ چنانچہ وہ ان کے ہاں نہ صرف وضو اور مسواک کے انتظام پر مامور تھے، بلکہ ملاقات کے لئے آنے والوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دینے اور ابن تومرت کے آگے آگے چلنے کا کام بھی ان ہی کے سپرد تھا ۔ وہ ابن تومرت کی وفات تک ان فرائض کو انجام دیتے رہے ۔ بعد ازاں انکی قبر کے، اور جب عبد المومن بھی وفات پاکر وہیں دفن ہوئے تو انکی قبر کے بھی، متولی مقرر ہوئے ۔ و اسنار مذکور نے ابو یعقوب کی حکومت کی ابتدا میں انتقال کیا ۔ اس وقت وہ بہت زیادہ مُسن ہو چکے تھے ۔ وہ صاحب اجتہاد عباد اور گوشہ نشین زہاد میں سے تھے ۔ نہ انہوں نے کچھ کمایا، اور نہ کوئی دینار و درہم تک چھوڑا ۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے تو، چونکہ عبد المومن کے ہاں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی اور المصامدہ بھی جانتے تھے کہ ان کے آقائے مجازی کے ہاں انہیں بہت قرب حاصل ہے اور وہ اکثر ان کی تعریف کیا کرتے ہیں، اس لئے سب سے زیادہ مال و نعمت جمع کر سکتے تھے *

ان حضرات کے علاوہ مختلف قبائل کے آدمی آکر الجماعت میں شامل ہوگئے تھے، اور ان ہی میں شمار اور ان ہی سے منسوب ہوتے تھے *

جلوس عام کے وقت سب سے پہلے عمر بن عبد اللہ صنہاجی کی اولاد ہوتی تھی ۔ پھر عبد المومن (یا ان کی اولاد میں سے اس وقت جو صاحبِ امر ہو اُس) کا گھوڑا ۔ اس کے بعد تمام اہل الجماعت اپنے اپنے طبقات و مدارج کے مطابق؛ اور سب کے آخر میں اہل فوج ہوتے تھے، جو نہایت کثیر التعداد تھے *

الموحدون کے قبائل

وہ قبائل جو " الموحدون " کے جامع اور مشترک نام سے موسوم ہین اور جن مین فوج ' اعوان و انصار اور ان کے علاوہ تمام بربر اور المصامدہ شریک و شامل ہین اور ان کی رعایا اور تحت امر ہین ' سات قبائل پر مشتمل ہین :—

(۱) سب سے پہلا قبیلہ ابن تومرت کا ہے ' جس کا نام ھرغہ ہے اور الموحدون کے دیگر قبائل کی بہ نسبت قلیل التعداد ہے *

(۲) قبیلۂ عبد المومن ۔ اسکا نام کومیہ ہے ۔ یہ ایک کثیر التعداد قبیلہ ہے ' اور متعدد چھوٹے چھوٹے قبائل پر حاوی ہے ۔ نہ کبھی زمانۂ قدیم مین اس قبیلہ کو ریاست و نباہت حاصل ہوئی ' اور نہ اب زمانۂ جدید مین ہے ۔ زراعت ' گلہ بانی ' اور بازارون مین دود ' لکڑی اور اسی قسم کی معمولی اشیاء فروخت کرنا ان کا پیشہ رہا ہے ۔ خدائے مُعز و مُذل و معطی و مانع کی شان ہے کہ آج اسی قوم کی یہ حالت ہے کہ نہ المغرب مین آج ان کا کوئی ہمسر ہے اور نہ کسی ھاتھ کو انکے ھاتھ سے مقابلہ کرنے کی جرأت ہوتی ہے ۔ اور یہ سب عظمت و شان اس وجہ سے ہے کہ عبد المومن اسی قوم کے ایک فرد تھے ؛ حالانکہ ' جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہین ' انہین کسی اور قبیلہ سے منسوب کیا جاتا ہے *

(۳) اھل تینملل ۔ اصل مین وہ متفرق قبائل کے افراد ہین ؛ مگر انہین متحدہ طور پر مقام تینملل ہی سے منسوب کیا جاتا ہے

(۴) ھنتاتہ ۔ یہ بھی ایک نہایت زبردست قبیلہ ہے ' اور اسکا ایک حصہ زمانۂ قدیم مین ریاست و شرافت سے ممتاز رہا ہے

(٥) جنفیسه • یه ایک معزز اؤر طاقتور قبیله هي ' اؤر اسکي زبان وهان کي تمام زبانون سے زیادہ نفیس و فصیح هي *

(٦) جد میوہ • اس قبیله کا صرف ایک حصه هي الموحدون کي رعیت مین شامل هي • کل قبیله رعایا مین نهین هي *

(٧) قبائل صنهاجه کے وہ افراد جنهون نے الموحدون کي دعوت قبول کي *

(٨) هسکورہ کے بعض قبائل *

یه الموحدون کے وہ قبائل هین جنهین وہ خود اس نام کا مستحق خیال کرتے هین • ان کے علاوہ المصامدہ کے وہ تمام افراد بهي رعیت مین شامل هین ' جن کو عطیات دئے جاتے هین ' جو فوجون مین شامل هین ' اؤر بطور سفیرون کے روانه کئے جاتے هین *

چونکه اس وقت المصامدہ کا ذکر آگیا هي ' اس لئے هم (خدا آپکو سلامت رکهے اؤر آپ کو ' اؤر آپ کي برکت سے ان قبائل ' یعني المصامدہ ' کو جن پر اس مجموعي نام کا اطلاق هوتا هي ' صلاح و فلاح پر فائز رکهے !) یهان ان کا اؤر ان کے ملک کي حدود کا ذکر کرتے هین ' تا که آپ ان مین اؤر اهل بربر مین تمیز کرسکین *

المصامدہ کے ملک کي حد وہ دریائے عظیم هي جو صنهاجه کے پهاڑون سے نکلکر بحر اعظم ' یعني بحر اقنابس ' مین جا گرتا هي • اس دریا کو أم ربیع کهتے هین • اس پر دو قبیلے آباد هین • ایک کا نام هسکورہ هي اؤر دوسرے کا صنهاجه ؛ اؤر یه دونون المصامدہ مین سے هین • دوسري سرحد وہ صحراء هي جس مین قبائل لمتونه ' مسوفه ' اؤر سرطه کے قبائل مسکن گزین هین • یه لوگ المصامدہ مین سے نهین هین • جیسا که پهلے بیان هو چکا هي ' المرابطون کے زمانے مین ان قبائل مین سلطنت تهي • یه تو المصامدہ کے ملک کي حدود کا عرض هي •

بلحاظ طول اس کي وسعت درن نامي پہاڑ سے بحر اعظم ' يعني بحر اقيانس ' تک پہيلي ہوئي ہي ۔ اس علاقه کے جو قبائل المصامدہ کے نام مين شريک و سہيم ہين وہ قبائل ھسکورہ ' صنہاجہ ' دکالہ ' حاحہ ' رجراجہ ' جزولہ ' لمطہ ' جنفيسہ ' ھنتاتہ ' ھرغہ ' اور قبائل اھل تينملل ہين ۔ ان کے علاوہ مراکش کے گرد و نواح مين بهي ان کے قبائل آباد ہين ' جن کے نام ھزميرہ ' ھيلانہ ' اور ہزرجہ ہين ۔ الموحدون ان سب کو مجموعي طور پر " القبائل " کے نام سے ياد کرتے ہين ۔ غرضيکہ يہي وہ تمام قبائل ہين جن پر المصامدہ کا جامع نام حاوي ہي ۔ پہر طرابلس المغرب سے لے کر سوس کي آخري حد تک ' اور ان کے علاوہ قبائل لمتونہ ' مسوفہ ' اور سرطہ ' جو اس علاقے کے پرلي طرف آباد ہين ' اس تمام و کمال ملک پر بربر کے جامع و مانع نام کا اطلاق ہوتا ہي ۔ اسي طرح بلحاظ طول المصامدہ کا ملک دوسري طرف بلاد سودان کي سرحد اولين تک پہيلا ہوا ہي *

المصامدہ کي فوج مين عرب ' غُز ' اندلسي ' رومي ' اور المرابطون کے قبائل کے افراد وغيرہ ' ہر قسم کے آدمي شامل تهے *

مزيد برآن الموحدون کي دو اصناف تهين ۔ صنف اول کے افراد " المجموع " (يعني جماعتين) کہلاتے تهے ۔ ان کو باقاعدہ تنخواہين ملا کرتي تهين ۔ وہ لوگ ہميشہ مراکش ہي مين رہتے تهے ؛ کبهي وہان سے باہر نہين نکلتے تهے ۔ صنف دوم کے افراد " العموم " (يعني عام لوگ) کے نام سے موسوم تهے ۔ وہ لوگ اپنے اپنے بلاد ہي مين رہتے تهے ' اور کبهي مراکش کو آتے تهے تو بڑي بڑي جماعتون مين ۔ جہان تک مجهے علم ہي ' تنخواہ ياب فوج کي صحيح تعداد جو مراکش ہي مين مقيم رہتي ہي ' خواہ وہ الموحدون کے قبائل کي ہو خواہ ديگر تمام افواج مين سے ہو ' دس ہزار آدميون کي ہي ۔ الموحدون

کي باقي افواج اور دوسرے اقسام کے لشکر جو اور مقامات مين ہين ان کي تعداد اس مين شامل نہين ہي *

عرض عام کے وقت جلوس مين سب سے آگے ابو حفص عمر صنہاجي کي اولاد اپنے اپنے طبقون اور عمرون کے مطابق ہوتي ہي ۔ ان کے بعد بنو عبد المومن مين سے جو خليفۂ وقت ہو اس کا گھوڑا ہوتا ہي ۔ اس کے پيچھے الجماعت کے اراکين اپنے طبقات کي ترتيب سے ہوتے ہين ۔ پھر اہل فوج ' پھر قبائل ۔ اور قبائل مين سب سے آگے ہرغہ ' يعني ابن تومرت کا قبيلہ ' ہوتا ہي ؛ اس کے بعد اہل تينملل ' پھر اہل کوميہ ' اور سب سے پيچھے الموحدون اس ترتيب سے ہوتے ہين جس ترتيب سے انہون نے يکے بعد ديگرے شروع مين ہجرت اختيار کي تھي *

ان کي ہميشہ يہ عادت رہي کہ خط لکھ کر متفرق بلاد سے مختلف فنون ' اور بالخصوص علوم نظري ' کے علماء کو اپنے دربار مين بلاتے تھے ۔ ان علماء کي جماعت کا نام " طلبۃ الحضر " تھا ۔ بعض اوقات ان کي کثرت ہو جاتي تھي ' اور بعض اوقات تعداد گھٹ جاتي تھي ۔ ان کے علاوہ علماء کي ايک اور صف بھي تھي ' اور ان کا کام صرف يہ تھا کہ وہ المصامدہ کے متعلق معلومات جمع کئے جائين ۔ ان کو " طلبۃ الموحدين " کے نام سے موسوم کيا گيا تھا ۔ يہ امر ضروري تھا کہ جس مجلس مين خليفہ موجود ہون ' عام اس سے کہ وہ مجلس عام ہو يا خاص ' ان طلبہ کے شيوخ مين سے کوئي نہ کوئي ضرور حاضر ہو ۔ قاعدہ يہ تھا کہ سب سے پہلے خليفہ کسي علمي مسئلے پر بحث کا آغاز کرتے تھے يا ان کي اجازت سے کوئي اور شخص اس پر تقرير کرتا تھا ۔ چنانچہ عبد المومن ' يوسف ' اور يعقوب خود بنفس نفيس بحث کا آغاز کرتے تھے ' اور آخر مين دعا کرتے تھے ' جس کے جواب مين وزير اس قدر بلند آہنگي سے آمين کہتا تھا کہ دور دور کے لوگ بھي سن سکين

سفر مین یه قاعده تها که خلفاء کے آگے آگے دوران سواري مین صبح شام ہر وقت قرآن شریف پڑھا جاتا تھا ۔ کہین نزول ہوتا تو دن کے شروع مین نماز فجر کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا جاتا تھا کہ ایک شخص باہر نکلکر استعانت بالله اور توکل علي الله کي منادي کرتا ۔ یہ اس وقت ہوتا تھا کہ جب خلیفہ سوار ہوتے تھے ۔ اور جب دوسرے لوگ بھي سوار ہونا شروع کرتے تو خلیفہ اس انداز سے خیمے کے اندر سے سوار ہوکر نکلتے کہ ان کے بڑے بڑے قرابت دار اور الموحدون کے شیوخ لمبے لمبے قدم بڑھاتے ہوئے خلیفہ کے آگے آگے چلتے تھے ۔ پھر خلیفہ ان کو سوار ہونے کا حکم دیتے ' اور جب وہ سوار ہو چکتے تو خلیفہ ٹھیرتے اور ہاتھ بڑھاکر دعا کرتے ۔ دعا سے فراغت ہوجانے کے بعد ان کے پیچھے سے طلبة الموحدین آہستہ آہستہ چلتے ہوئے قرآن شریف کي کوئي سورت نہایت خوش الحاني سے پڑھتے جاتے ' اس کے بعد کچھ حدیث شریف سناتے ' پھر اپني اور عربي زبانون مین ابن تومرت کے عقائد کے متعلق انہین کي تالیفات پڑھتے ۔ جب اس سے فراغت ہوجاتي ' تو خلیفہ بھي ٹھیر جاتے اور ہاتھ بڑھا کر دعا کرتے ۔ علی ہذا القیاس نزول کے وقت بھي اعیان قرابت اور شیوخ موحدین پہلے خلیفہ کے آگے آگے چل کر خیمہ مین داخل ہوتے ' اور خلیفہ خیمہ کے اندر پہنچ کر دعا کرتے ۔ ان کے تمام سفرون مین ہمیشہ یہي عادت جاري رہي *

اقامت جمعہ کے حالات

ان کے جمعون اور خطبون کے حالات یہ ہین کہ ان کے خلیفہ زوال آفتاب کے وقت ایک قبلہ رخ دروازے سے اپنے خواص و حشم کو ہمراہ لئے ہوئے بر آمد ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرکے بیٹھ جاتے ۔ پھر قاري خوش نوائي کے ساتھ دس آیات قرآني تلاوت کرتا ۔ اس کے بعد رئیس المؤذنین (جس کے پاس وہ عصا ہوتا تھا جس پر خطیب سہارا

لے کر کھڑا ہوتا تھا) اُٹھ کر کہتا کہ "یا سیدنا امیرالمومنین ! والحمد للله رب العالمین ۔ زوال آفتاب کے بعد سایہ پھیل چکا ہے" ۔ اس کے اس قول سے یہ مراد ہوتی تھی کہ وہ امیرالمومنین سے اس امر کی اجازت طلب کرتا تھا کہ خطیب منبر پر کھڑا ہوکر خطبہ شروع کرے ۔ اجازت ملنے پر خطیب اُٹھ کر منبر پر چڑھتا اور وہ شخص اسے وہ عصا دے دیتا ۔ جب خطیب منبر پر بیٹھ جاتا' تو تین موذن' جنھیں ان کی خوش الحانی کی بناء پر مختلف بلاد سے منتخب کیا جاتا تھا' نہایت دلکش لہجہ میں متفرق طور پر اذان دیتے ۔ پھر خطیب کھڑا ہوکر خطبہ پڑھتا' اور سب سے پہلے یہ کہتا کہ :—

"الحمد للله نحمده و نستعينه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و سيات اعمالنا ۔ من يهدي الله فلا مضل له ' و من يضلله فلا هادي له ۔ و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ' و نشهد ان محمدا عبده و رسوله ' ارسله بالحق بشيرا و نذيرا بين يدي الساعة ۔ من يطع الله و رسوله فقد رشد ' و من يعص الله و رسوله فلا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا ۔ اسئل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه و يطيع رسوله و يتبع رضوانه و يجتنب سخطه ؛ فانما نحن به وله ۔"

پھر تعوذ کے بعد سورۂ قاف شروع سے آخر تک پڑھ کر بیٹھ جاتا ۔ بعد ازاں خطبۂ ثانیہ کے لئے اُٹھتا اور کہتا :—

"الحمد لله نحمده و نستعينه و نتوكل عليه ' و نبرأ من الحول والقوة اليه ' و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ' و نشهد ان محمدا عبده و رسوله صلي الله عليه و علي آله و اصحابه الذين اتبعوه ' ففاتوا الانام جدًّا و عزماً و انفذوا و سعهم في نصره و الصبر علي ما اصابهم فيه وفاءً و صدقا و حزما ' و علي الامام المعصوم ' المهدي المعلوم ' ابي عبد الله محمد بن عبد الله العربي القرشي الهاشمي الحسني الفاطمي المحمدي الذي أيّد بالعصمة فكان امره حتما ' و اكتنف بالنور اللائح والعدل الواضح ' الذي

يملأ البسيطة حتي لا يدع فيها ظلاما و لا ظلما ' و علي وارث شرفه الصميم ' قسيمه رضه في النسب الكريم ' المجتبي لوراثة مقامه العلي ' الخليفة الامام ابي محمد عبد المومن بن علي ' و علي ابي يعقوب ولي ذلك الاستخلاص و مستوجب شرف الاجتبا و الاختصاص . اللهم و ارض عن المجاهد في سبيلك ' المحيي سنة رسولك ' الخليفة الامام ابي يوسف امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' و علي الخليفة الامام ابي عبد الله ابن الخلفاء الراشدين . اللهم وانصر ولي عهدهم ' الطالع في افق سعدهم ' القائم بالامر من بعدهم ' الخليفة الامام امير المومنين ابا يعقوب ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين ' ابن امير المومنين . اللهم كما شددت به عري الاسلام ' و جمعت علي طاعته قلوب الانام ' و نصرت به دين نبيك محمد عليه السلام ' فاقض له بالنصر المقرون بالكمال والتام . اللهم كما اجتبيته من الخلفاء الراشدين و الائمة المهدين ' فاجعله من المقتفين لآثارهم ' المهتدين بمنارهم ' المقتبسين من انوارهم . اللهم و أيّد الطائفة المنصورة و الجماعة اخوان نبيك ' و طائفة مهديك ' الذين اخبرت عنهم في صريح وحيك انهم لا يزالون ظاهرين علي امرك الي قيام الساعة ' و امدّهم و كافة من انتظم في سلكهم من انصار الدين و حزبك الموحدين بمواد النصر و التمكين و الفتح المبين ' و اجعل لهم من عضدك و تاييدك أعزّ ظهير و اكرم نصير" .

اس کے بعد وہ دعا کرکے منبر پر سے اتر آتا اور نماز پڑھاتا ۔ نماز سے فارغ ہوکر خلیفہ خود دعا کرتے اور' جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ' وزیر آمین کہتے جاتے *

یہ ہے تمام کیفیت ان کی سیرت کی جس کو ہم نے شرط تقریب کے اقتضا کے موافق مجملاً بیان کردیا ہے ۔ اسی اثناء میں اور تفاصیل ہیں ' جن کی تشریح بہت طویل ہوگی ' اور اس کتاب کے

پڑھنے والے کو انکي زيادہ ضرورت بھي نہين ہي : کيونکہ جو کچھ مين نے ان اوراق مين لکھ ديا ہي قاري کتاب اسي سے ان امور کا استدلال کرسکتا ہي جو بيان نہين کئے گئے *

اۋر (خدا آپ کو صلاحيت دے) يہ ہي انتہا المغرب کے اخبار اۋر اس کے ملوک و وزراء و کُتاب کے سير اۋر اس کے ديگر متعلقات کي ' جو حسب استطاعت مجھ تک پہنچے ہين ۔ اس سے پيشتر مبسوط طور پر اس تقصير و خلل کے لئے عذر خواہي کي جا چکي ہي جو اس کتاب مين پائي جاتي ہي ۔ علاوہ اس کے ' ہمارے آقا کے اِس حقير ترين خادم کو نہ کبھي تصنيف کي عادت ہي ' اۋر نہ کبھي اسنے اس کا دعوي کيا ہي ۔ البتہ ہمت فخريہ نے (خدا اس کا رتبہ بلند کرے) اُسے اس کام کے لئے تيار کيا ۔ پس اگر اس تصنيف مين کوئي خوبي ہي تو اس کي نسبت اسي ہمت عليہ کي طرف ہي اۋر اسکا منبع بھي وھي ہي ' اۋر اگر کچھ عيب ہي تو اسے اس کي خصلت چشم پوشي مستور اۋر اس کي مسامحت مغمور رھنے ديگي *

ہمارے آقا نے (خدا اس کي مجد کا محافظ ہو!) تحرير فرمايا تھا کہ اس تصنيف مين اقاليم مغرب کا ذکر' اس کے شہرون کي تعيين ' برقہ سے سوس اقصي تک کے تمام مراحل کي فرداً فرداً تحديد ' اۋر جزيرہ نمائے اندلس اۋر اس مين جن جن شہرون پر مسلمان قابض ہين (جيسا کہ پہلے ذکر ھو بھي چکا ہي) انکا ذکر' درج کيا جائے ۔ چنانچہ آنجناب کے اس مملوک نے حسب عادت قبول حکم کے سوا اۋر کوئي چارہ نہ ديکھا ۔ اۋر آقائے مخدوم کا امتثال امر کرنا شرعي اۋر عرفي طور پر بھي واجب ہي ؛ با وصف اس کے کہ يہ باب اس تصنيف کے مقصد سے خارج اۋر المسالک والممالک کے مقصد مين داخل ہي ' اۋر لوگون نے اس باب مين متعدد کتابين بھي تصنيف کي ہين — مثلاً ابو عبيد

بكري اندلسي كي كتاب' ابن فياض اندلسي كي كتاب' ابن خرداد به فارسي كي كتاب' الفرغاني كي كتاب' اؤر اسي قبيل كي ديگر كتب مفرده. انشاء الله هم به طور تقريب بلا تطويل اپنے مولانائے عالي كي رائے كے مطابق اس بارے مين ان حدود بلاد كا ذكر كرينگے' جن پر وه حكمران هين' اؤر اسي عادت كے مطابق بيان كرينگے جو اس كتاب مين شروع سے آخر تک رهي هي. لهذا هم كهتے هين' و بالله التوفيق والاعانه :—

يه امر معلوم اؤر مشهور هي كه به لحاظ عرض بلاد مصريه كي پهلي حد وه هي جو شام عريش سے ملي هوئي هي' اؤر آخري وه كه جهان مغرب مين وه شهر انطابلس (المعروف به برقه) سے ملتي هي؛ اؤر به لحاظ طول اس كي حدود سرحد أسوان سے شهر رشيد تک هين' جو بحر رومي كے ساحل پر واقع هي. اصحاب "مسالک و ممالک" اؤر اسي قسم كے ديگر مصنفين نے يون هي بيان كيا هي. پهر بلاد افريقيه اؤر المغرب كي اولين حد وهي شهر انطابلس هي جس كا سطور بالا مين ذكر هوا' جسے برقه بهي كهتے هين. اسے اهل روم نے آباد كيا تها. وه ان بلاد مين سب سے بڑا مقام اؤر ان كے اهالي كے لئے مقام اجتماع تها. امير المومنين حضرت عمر رضي الله عنه كے زمانے مين مسلمانون نے اسے فتح كيا تها' اؤر اسي سے المغرب كي فتح كا آغاز هوا تها. اس شهر، يعني انطابلس' سے طرابلس المغرب تک تقريباً پچيس منزلين هين' اؤر اسكندريه اؤر طرابلس المغرب كے درميان پينتاليس. اسكي آبادي شهر اسكندريه سے لے كر شهر قيروان تک پهيلي هوئي تهي' اؤر دن رات اس مين قافلون كي آمد و رفت جاري رهتي تهي. اسكندريه اؤر طرابلس المغرب كے درميان نهايت قريب قريب فاصلون پر قلعے واقع تهے. جب كبهي سمندر مين كوئي غنيم رونما هوتا تها هر ايک قلعه اپنے متصل كے قلعه كے لئے روشني كرتا تها' اؤر وه روشني وهان پهنچ جاتي

تھي • اس طرح دشمن کي آمد کي خبر اسکندريه سے طرابلس اور طرابلس سے اسکندريه تک ' رات کے وقت ' تين يا چار گھنٹے کے عرصے مين پہنچ جاتي تھي ' اور لوگ اپنے اپنے ساز و سامان کو سنبھال کر دشمن سے هوشيار هو جاتے تھے • ان بلاد کي يه بات اس وقت تک مشہور رهي که جب آخر کار عربون نے ان قلعون کو تباه و برباد کرکے انکے باشندون کو وهان سے خارج کرديا ' جب که سنه ۴۴۰ کے حدود مين بنو عبيد نے انهين المغرب کو چلے جانے کي اجازت دے دي تھي ؛ کيونکه ان مين اور معز بن باديس صنهاجي مين کچھه شکر رنجي هو گئي تھي ' جس نے ان کے لئے منبرون پر سے دعا کرنے کي رسم بند کرکے بنو عباس کے لئے دعا کرنے کا رواج جاري کيا تھا • اس وقت سے آج تک وه اسي خرابي اور تباهي کے عالم مين مبتلا هي • اهل عرب مين سے بنو سليم بن منصور بن عکرمه بن خصفه بن قيس عيلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان وغيره وغيره نے اسے اپنا وطن بنا ليا تها • چنانچه وه لوگ آج تک وهين هين ' اور مدن و حصون کے آثار بهي آج تک باقي هين *

شهر انطابلس مذکور بالکل خراب و برباد هو چکا هي • اب سوا اس کے آثار کے اور کچھه بهي باقي نهين هي • برقه اور طرابلس کے درميان ايک قلعه هي جس کا نام طلميثه هي جس کے قريب گندهک کي ايک کان هي • ليکن شهر طرابلس آج تک آباد و معمور هي • يه شهر المصامده کي مملکت مين سب سے پہلا شهر تها • ان کي سلطنت کے دوران مين اور ابو يعقوب کے زمانے مين مملوک قراقش اسپر مستولي هو گيا تها ' جس کا حال ابو يوسف کے ايام حکومت کے بيان مين گزر چکا هي • مگر بعد مين المصامده نے اسے وهان سے نکال ديا • علي هذا القياس يحيي بن غانيه بهي اس پر اور افريقيه کے ايک بڑے حصے پر غالب هو گيا تها ' جيسا که پہلے ذکر هوا • اسے بهي بعد مين المصامده نے وهان سے خارج کر ديا تها • مختصر يه که يه شهر آج ' يعني سنه ۶۲۱ '

تک المصامدہ کي حکومت مين ہي ۔ بلاد افريقيه کي مشرقي حد شہر انطابلس مذکور ہي ہي ' اور مغربي سرحد مين شہر قسطنطينة الهواء ہي ' جو اپني غايت بلندي اور نہايت درجه محفوظ و مصئون هونے کي وجه سے اس نام سے موسوم هوا ہي ۔ انطابلس اور قسطنطينة المغرب کے مابين قريب پچپن مراحل کا فاصله ہي ۔ الغرض طول و عرض کے لحاظ سے افريقيه کے حدود يه ہين ۔ مگر يه طول و عرض صحراء غمارہ کي مزاحمت اور طول فاصله کے مطابق مختلف مقامات مين مختلف بهي ہي ۔ افريقيه کي وجه تسميه يه ہي که اولاد حام ابن نوح عليه السلام مين سے افريقش اس مين آکر مقيم هوا تها ' جو ابوالبربر ہي ؛ اور تمام بربري حام ابن نوح عليه السلام ہي کي اولاد مين سے ہين ۔ البته ان مين صنهاجه شامل نہين ہين ' کيونکه وہ حمير کي طرف منسوب ہين ۔ يه تمام بيان ابو جعفر محمد بن جرير طبري کي تاريخ کے " ذکر افريقش " سے " ذکر صنهاجه " تک کے بيان کے مطابق تحرير کيا گيا ہي *

تحرير بالا سے معلوم هوا که افريقيهٔ معمورہ کا سب سے پہلا شہر طرابلس المغرب ہي ' جس کا ذکر اوپر هوا ۔ اس شہر سے قابس نامي شہر تک دس مراحل ہين ۔ يه شہر قابس ' شہر طرابلس کي طرح ' بحر روم کے ساحل پر واقع ہي ' اور اس کے قرب و جوار کے بعض پہاڑون مين سے دريا آ آکر اسکے پاس سمندر مين گرتے ہين ۔ اسي سبب سے وہ افريقيه کے باقي تمام شہرون سے زيادہ سر سبز ہي ' اور ميوہ جات اور انگور بکثرت پيدا کرتا ہي ۔ قابس سے ساحل بحر کے سفاقس نام ايک اور چهوتے سے شہر تک چار ' اور سفاقس سے مہديهٔ بنو عبيد تک تين مراحل کي مسافت ہي ۔ مہديه کا حال ابو محمد عبد المومن بن علي کے حالات مين بيان هو چکا ہي ۔ مہديه کے سامنے اور اس کے نہايت ہي قريب ايک اور شہر آباد ہي ' جس کو زويله کہتے ہين ۔ بنو عبيد نے زويله کي

بناء کے وقت اس شہر کو بھي آباد کيا تھا ۔ مگر انہون نے مہديہ کو اپنے اۋر اپنے حشم و خدم، اعيان فوج اۋر سپہ سالاران لشکر کے لئے مخصوص کر ديا تھا؛ اۋر زويلہ مين باقي تمام رعيت، اہل سودان، اراذل کتامہ، اۋر ديگر پيروان اۋر متوسلين کو آباد کيا تھا ۔ جب معز، اپنے خادم جوہر کے ہاتھون مصر کے فتح ہونے کے بعد، مصر کي طرف روانہ ہوا تو اس کے ہمراہ اہل زويلہ کي ايک بہت بڑي جماعت بھي وہان گئي تھي ۔ چنانچہ قاہرہ کا ايک دروازہ اۋر ايک محلہ آج تک انہين لوگون کي طرف منسوب ہي ۔ مہديۂ بنو عبيد سے ايک اۋر شہر موسوم بہ سوسہ تک (جس کي طرف سوسي کپڑا منسوب ہي) دو، اۋر سوسہ سے شہر تونس تک تين مراحل کا فاصلہ ہي ۔ زمانۂ قديم، يعني اہل فرنگ کي حکومت کے دوران مين يہ تونس شہر نہ تھا ۔ اس کي بنياد آغاز اسلام کے زمانے مين ہوئي ہي ۔ اسے عقبہ بن نافع فہري نے ايک مصلحت کي وجہ سے آباد کيا تھا ۔ البتہ ساحل بحر پر ايک اۋر زبردست شہر آباد تھا، جس کا نام قرطجنہ تھا ۔ اس کے اۋر تونس کے درميان تقريباً چار فرسنگ کا فاصلہ ہي ۔ شہر قرطجنہ اہل روم کے زمانے مين افريقيہ کا آباد ترين مقام تھا ۔ وہ بہت بڑا شہر تھا، جہان اہل روم کي قوت و طاقت، ان کي رعيت کي شدت اطاعت، اۋر ان کے افراط جبروت کا ايسا اظہار ہوتا تھا کہ ان کے حالات پڑھنے اۋر ان پر غور کرنے والے کو حيرت، اۋر ان کے کوائف سے آگاہ ہونے والے کو عبرت ہوتي ہي ۔ وجہ يہ تھي کہ وہ لوگ ايک دور دراز فاصلے سے وہان تک پاني لائے تھے، اۋر اس کے لئے ايسے ايسے طريقے استعمال کئے تھے کہ جس کے آسان ترين حصول سے بھي آجکل کے لوگ عاجز ہين ۔ انہون نے اسي طرح کا ايک اۋر شہر عظيم قسطنطينۂ عظمي بھي آباد کيا تھا، جو بادشاہ فرنگ، قسطنطين بن ہيلان سے منسوب ہي ۔ بعد ازان جب حضرت عثمان رضي اللہ عنہ کے عہد مين مسلمانون نے

افریقیه کو فتح کیا' تو انہون نے اس شہر مذکور کو آباد کرکے شہر قیروان بسایا اۆر اسي کو اپنا دار المملکت' والیان ملک کا مستقر' افواج کي جائے اجتماع' اۆر مرکز جیوش بنایا ۔ پهر ساحل بحر پر شہر تونس مذکور کي بنیاد ڈالي ۔ اس سے قبل اسي مقام پر اہل روم کا ایک معبد تها' جو ان کے ہان نہایت قابل تعظیم تها' اۆر دور دراز مقامات سے لوگ اس کي زیارت کے لئے آتے تهے ۔ مسلمانون نے اس معبد کو مسمار کرکے اس کي جگه ایک مسجد بنائي' اۆر اسي دیر قدیم کے ایک راہب مسمي تونس کے نام سے شہر تونس آباد کیا ۔ تونس اس وقت سے آج ہمارے زمانے تک آباد چلا آتا ہے *

جب شہر قیروان غیر آباد و تباہ ہوگیا (جس کي طرف ہم عنقریب اشارہ کرینگے) تو شہر تونس افریقیه کا بزرگ ترین شہر' اس کے عُمّال و وُلاۃ کا مستقر' اۆر اس کے والیان امر کي جائے مخاطبت بن گیا ۔ اس کي تمام عمارات نہایت نفیس سنگ خارا اۆر سنگ مرمر کي بني ہوئي ہین ۔ تونس سے چهہ مراحل کي مسافت پر ساحل بحر پر ایک اۆر چهوٹا سا شہر ہے' جسے بونه کہتے ہین' جس کے معني اہل فرنگ کي زبان مین "جید یا عمدہ" کے ہین ۔ پهر تونس اۆر بونه کے مابین ایک اۆر ذرا سا شہر ہے' جو بني زرت کہلاتا ہے ۔ اس کے اۆر تونس کے درمیان خشکي کي راہ سے ایک تیزرو مسافر کے لئے کامل ایک دن کا فاصله ہے ۔ ان بنو زرت کے متعلق ایک عجیب و غریب بات یه ہے که ان کا یه اعتقاد تها که ہر ماہ مین ہلال نو کے طلوع کے وقت سمندر مین ایک مچهلي نکلتي ہے جو ماہ سابق کي مچهلي سے مختلف ہوتي ہے ۔ وہان کے باشندون مین یه روایت متواتر چلي آتي ہے' اۆر کوئي شخص اس سے اختلاف نہین کرتا ۔ صیّادین کے بڑے بڑے عقلاء اۆر علماء اس مچهلي کے اختلاف ہیئت سے مہینون کا شمار و حساب کرتے تهے' گوکه وہ ہلال نه بهي دیکهہ سکتے ہون ۔ اۆر

یہ کل واقعہ طلسمات سے منسوب ہے • ہلال و قمر کے منازل وغیرہ کا حساب کرنے والوں نے اس موضوع پر بحث کی ہے • شہر بونہ سے شہر قسطنطینہ تک (جو افریقیہ کی حدود میں سے ایک حد ہے) پانچ مراحل کا فاصلہ ہے ؛ اور قسطنطینہ سے سمندر تک دو یا کسی قدر زائد مراحل کا • یہ افریقیہ کے ان شہروں کا حال ہے جو ساحل بحر یا اس کے قریب واقع ہیں • ان کے علاوہ اس میں ایسے شہر بھی ہیں جو صحراء سے ملے ہوئے ہیں • بلاد مغرب میں ساحل بحر پر جو شہر آباد ہیں ؛ ان کے بیان کے بعد انشاء اللہ میں ان کا ذکر بھی کرونگا *

قسطنطینۃ المغرب سے بجایہ تک ایک آہستہ رو مسافر کے لئے پانچ مرحلوں کی مسافت ہے • یہ بجایہ بنو حماد صنہاجہ کا دارالسلطنت تھا ؛ جن کی طرف قلعۂ بنو حماد منسوب ہے • ان کی مملکت میں قسطنطینۃ المغرب سے سیو سیوات نامی مقام تک کل علاقہ شامل تھا ؛ جس کا ذکر ہو چکا ہے • اس مقام اور بجایہ کے مابین تقریباً نو مراحل کا فاصلہ ہے • بنو حماد بجایہ اور اس کی جہات پر حکومت کرتے رہے ؛ تا آنکہ ان کے بادشاہ یحییٰ کے زمانے میں ابو محمد عبد المومن بن علی ؛ حسب بیان سابق ؛ ان کو وہاں سے خارج کر دیا • شہر بجایہ سے ایک اور چھوٹے سے شہر تک ؛ جسے الجزائر کہتے ہیں اور بنو مزغنہ نام کی ایک قوم سے منسوب ہے ؛ تقریباً آٹھ مراحل ہیں • یہ شہر الجزائر بھی شہر بجایہ کی طرح ساحل بحر پر واقع ہے • الجزائر سے تنس نام کے ایک اور چھوٹے سے شہر تک چار ؛ تنس سے شہر وہران تک سات ؛ اور وہران سے شہر سبتہ تک تقریباً اٹھارہ مراحل کی مسافت ہے • اسی سبتہ کے ساحل پر دو سمندر آکر ملتے ہیں : ایک بحر مانطس (یعنی وہی بحر روم) اور دوسرا بحر اقنابس جو ایک بڑا سا سمندر ہے • اور یہ سب زقاق نامی خلیج کا حصۂ اولین ہے • سبتہ اور اندلس کے درمیان سمندر کی وسعت اٹھارہ میل کی ہے • پھر وہ آہستہ آہستہ

تنگ ہوتا ہوا بربر کي وادي کے ایک مقام موسوم به قصر مصمودہ تک پہنچجاتا ہي ' جس کے اوْر سبتہ کے درمیان نصف یوم کي مسافت ہي • پھر جزیرہ نمائے اندلس سے ایک مقام تک ' جس کا نام طریف ہي اوْر اسي قصر مصمودہ کے مقابلے مین واقع ہي ' سمندر تنگ ترین حالت مین ہي • چنانچہ ان دونون مقامات کے درمیان کا فاصلہ صرف بارہ میل ہي ' اوْر اگر دن مین کسي وقت دیکھا جائے تو ہر ایک ساحل بحر سے دوسرے کي ریت اچھي طرح دکھائي دیتي ہي • مورخین کا بیان ہي کہ زمانۂ قدیم مین اہل روم نے اس خلیج پر ایک پل باندھا تھا • مگر بعد مین پاني کے ایک زبردست سیلاب نے اسے ڈھانپ دیا • جزیرۂ طریف کے باشندون مین سے بعض کا بیان ہي کہ سمندر کے سکون کے وقت جب پاني صاف و شفاف هوجاتا ہي وہ اس پل کو دیکھ سکتے ہین • شہر سبتہ سے شہر طنجہ تک خشکي کي راہ سے پورے ایک دن کا راستہ ہي • یہ طنجہ اس خلیج کا آخري مقام ہي جہان وہ دو سمندر آکر ملتے ہین • وہ بحر اعظم کے ساحل پر واقع ہي ' اوْر اس کے پیچھے اوْر کوئي آبادي نہین ہي • وہ سمندر ہمارے هان بحر محیط کے نام سے مشہور ہي ' اوْر بحر ہند اوْر حبشہ سے ملا هوا ہي • امر محقق یہ ہي کہ المغرب مین طنجہ آخري شہر ہي • اسکے بعد جو بلاد ہین سب جنوب مین ہین : مثلاً شہر هائے سلا و مراکش • اسي طرح آدمي تمام جنوب مین گھومتا هوا آخرکار بلاد حبشہ و ہند مین پہنچ جاتا ہي • غرض کہ بحر روم کے ساحل پر ملک المغرب کا اولین شہر انطابلس ہي ' جو برقہ کے نام سے مشہور ہي ' اوْر آخرین شہر بحر اعظم کے ساحل پر طنجہ ہي • ان دونون کے مابین تخمیناً چھیانوے مراحل کا فاصلہ ہي • یہ ہي بیان ان شہرون کا جو بلاد المغرب کے ساحل بحر پر واقع ہین *

اب ہم ذیل مین افریقیہ اوْر المغرب کے ان شہرون کا ذکر کرتے ہین ' جو ساحل پر نہین ہین :—

متقدم الذکر شہر قابس سے ایک اؤر شہر' موسوم بہ قفصہ' تک تین مراحل کا فاصلہ ہي' اؤر شہر قفصہ سے شہر توذر تک چار مراحل کا ۔ توذر بلاد الجرید کا سب سے بڑا شہر ہي' اؤر بہت سے قریون پر حاوي ہي ۔ جس علاقہ کا نام بلاد الجرید ہي اس کے دو حصے ہین ۔ ایک کا نام قسطیلیہ ہي' جس کا اطلاق توذر اؤر اس کے اعمال پر ھوتا ہي ۔ دوسرے کو زاب کہتے ہین' جس مین شہر بسکرہ اؤر اسکے اعمال شامل ہین ۔ شہر توذر سے شہر بسکرہ چار مراحل کے فاصلے پر ہي ۔ بسکرہ کے قریب ایک اؤر ذرا سا شہر ہي' جس کا نام نقاوس ہي ۔ ان دونون مین دو مراحل حائل ہین ۔ یہ وہ شہر ہین جو بلاد افریقیہ مین صحراء سے ملے ھوئے ہین ۔ ان کي حدود پر اؤر کثیر التعداد قریہ جات آباد ہین ۔ مگر چونکہ وہ سب چھوتے چھوتے ہین' اسلئے ہم نے ان کا ذکر نہین کیا ۔ شہر تونس اؤر شہر توذر کے مابین قیروان کا مشہور شہر واقع ہي' جو ساحل سے تین مراحل پر ہي ۔ یہ یعني قیروان مسلمانون کے ھاتھ سے فتح ھونے کے وقت سے ان کا دار الملک رہا' اؤر بنو امیہ اؤر بنو عباس کے تمام خلفاء اپني جانب سے اس پر امراء بنا بناکر بھیجتے رہے؛ یہان تک کہ بنو عباس کے امر مین اضطراب واقع ھوا' اؤر اغالبہ نے ملک افریقیہ مین استبداد حاصل کرلیا ۔ اغالبہ' اغلب بن محمد بن ابراہیم بن اغلب تمیمي کي اولاد سے تھے ۔ انہون نے بھي قیروان کو اپنا دار الملک بنائے رکھا' تا آنکہ بنو عبید نے انہین وھان سے خارج کردیا ۔ جب تک وہ افریقیہ مین رہے خود حکمران رہے' اؤر مصر کو جاتے ھوئے زیري بن مناد کو اس کا والي بنا گئے ۔ پھر زیري اؤر اس کي اولاد اس پر حکومت کرتے رہے' اؤر بالاخر ان کے آخري تاجدار تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن بلجین بن زیري بن مناد مذکور کو عربون نے وھان سے نکال باہر کیا ۔ عربون نے اسے لوت کھسوت کر تباہ و برباد کردیا ۔ چنانچہ وہ آج تک اسي طرح خراب و غیر آباد

پڑا ہي • اب اس مين بہت کم آبادي ہي ' اور صرف فلاحين اور اہل باديہ رہتے ہين *

زمانۂ گزشتہ مين اپني فتح کے دن سے ليکر عربون کے ھاتھہ سے تباہي کے وقت تک قيروان المغرب کا زبردست دارالعلم رہا ہي • بڑے بڑے علماء اس سے منسوب ہين • باشندگان المغرب طلب علم مين وہان جايا کرتے تھے • لوگون نے قيروان کے حالات و کوائف ' اس کي تعريف و توصيف ' اس کے علماء ' زہاد ' صلحاء اور فضلاء گوشہ نشين کے ذکر مين مشہور کتابين تصنيف کي ہين : مثلاً ابو محمد بن عفيف اور ابن زيادة الله طبني وغيرہ کي کتابين • جب ہمارے مذکورہ بالا بيان کے مطابق قيروان پر تباہي اور بربادي چھا گئي ' تو اس کے اہالي ہر طرف کو منتشر ھو گئے • بعض بلاد مصر کو چلے گئے • بعض نے صقليہ اور اندلس کا راستہ ليا • اور ايک کثير التعداد جماعت المغرب کے دور ترين حصے مين جاکر شہر فاس مين آباد ھو گئي ' اور ان کي اولاد آج تک وہان باقي ہي • يہ ہين افريقيہ کے مختصر حالات *

ان کے علاوہ اس مين اور بھي بہت سے شہر تھے جو تباہ ھو چکے ہين • مين ان کے ناموں سے واقف نہين ھون ؛ کيونکہ مجھے افريقيہ کے حالات کي تفصيل سے بہت کم واقفيت ہي • مين تونس کے سوا اسکے کسي اور شہر کو نہين گيا • تونس مين بھي مين سنہ ٦١۴ مين اندلس سے آتے ھوئے سمندر کے راستے سے داخل ھوا تھا • اسکے حالات جو کچھہ مجھہ سے لکھے جا سکتے تھے ' لکھہ چکا ھون ' اور استفاضہ کرنے والے کے لئے صرف اسي قدر سن لينا کافي بھي ہي *

قيروان کي مذکورہ بالا تباہي کے بارے مين ابو عبد الله محمد بن ابي سعيد بن شرف جذامي نے يہ اشعار کہے ہين :—

۱ تري سَيِّئات القيروان تعاظمت * فجَلَّتْ عن الغفران والله غافرُ
تراها اصيبت بالكبائر وحْدَ ها * الم تكْ قدْماً في البلاد الكبائرُ

القصه قسطنطينه بلاد افريقيه کے ساحلي اوْر صحرائي ' دونون طرح کے ' شہرون مين سب سے آخري ہي ۰ اس کے بعد جو کچھہ ہي وہ سب المغرب مين ہي ' افريقيه مين شامل نہين ہي ۰ ان مين سب سے پہلا ايک نہايت ہي چھوٹا سا شہر ہي ' جو خشکي مين بجايه کے سامنے واقع ہي اوْر ميله کہلاتا ہي ۰ اس سے بجايه تک تين اوْر بجايه سے قلعۂ بنو حماد تک چار مراحل کا فاصله ہي ۰ اوْر يه قلعۂ بنو حماد بھي بجايه کے سامنے واقع ہي ۰ اب مين بجايه سے مراکش تک کے مسافرون کے راستے بيان کرتا ہون :—

بجايه سے شہر تلمسان تک بيس مراحل ہين ۰ اس فاصلے مين دملیانه ' مازونه ' اوْر وهران کے چھوٹے چھوٹے شہر واقع ہين ' اوْر ساحلي شہرون کے بيان مين ہم ان کا ذکر کر چکے ہين ۰ شہر تلمسان اوْر سمندر کے مابين چاليس ميل کي مسافت ہي ' جسے ايک تيز رو مسافر ايک دن مين طے کر سکتا ہي ۰ پھر شہر تلمسان سے شہر فاس تک دس مراحل کا فاصله ہي ' جن مين سے سات پر رباط تازا نامي ايک شہر واقع ہي اوْر باقي فاس تک پھيلے ہوئے ہين ۰ تلمسان کے سامنے صحراء مين شہر سجلماسه واقع ہي ' جہان سے تلمسان تک دس مراحل کا فاصله ہي ۰ يه شہر ' يعني سجلماسه ' صحراء مين ايک متوسط جائے وقوع مين ہي ' جس سے تلمسان ' فاس ' اوْر مراکش برابر برابر فاصلے پر واقع ہين ۰ ان شہرون مين سے جس سے چاهو سجلماسه جاؤ ' تم کو ہر طرف سے دس مراحل ہي کا فاصله طے کرنا پڑيگا ۰ يه شہر آجکل ہمارے زمانے

۱ ترجمه :- تم ديکھتے هو که قيروان کی بديان بہت بڑهه گئی هين ' اور بخشش سے بالا هوگئی هين . اب الله هی بخشنے والا هی .
تم ديکھتے هو که صرف اسی پر کبائر گناه کا عذاب پڑا هی . کيا زمانۂ گزشته مين اور شہرون مين گناه نہين هوا کرتے تھے ؟ (مترجم) .

مین المغرب کا بزرگ ترین مقام اور جائے علم ہي • اس مین قیروان
قرطبه کا علم جمع ہوگیا ہي؛ کیونکه ایک زمانے مین جس طرح
قیروان المغرب کا صدر مقام تھا' اسي طرح قرطبه اندلس مین تھا •
مگر جب' جیسا که ہم کہه چکے ہین' عربون کي آوردہ تباہي کے سبب
سے قیروان کا حال بگڑ گیا' اور ادہر ابو عامر محمد بن ابي عامر اور انکے
بیٹے کي موت کے بعد قرطبه مین بنو امیه مین اختلاف پیدا ہو گیا'
تو ان دونون مقامات کے ہر طبقه کے علماء و فضلاء فتنه و فساد سے برداشته
خاطر ہوکر وہان سے چلے گئے' اور اکثر شہر فاس مین آکر مقیم ہوئے •
چنانچه آج یه شہر نہایت درجه رونق اور کمال پر ہي • اسکے باشندے
نہایت عقل مند اور عالي ظرف ہین • ان کي زبان اس اقلیم کي باقي
تمام زبانون سے زیادہ فصیح ہي • مین نے اکثر سنا ہي که مشائخ اسے
المغرب کا بغداد کہتے ہین' اور ان کا ایسا کہنا بالکل حق پر مبني ہي •
کیونکه واقعه یه ہي که المغرب مین ہر قسم کي عالي ظرفي اور زیرکي
و دانائي صرف اسي شہر سے منسوب ہي' بلکه وہ اسي مین موجود
اور اسي سے ماخوذ ہي؛ اور اہل المغرب مین سے کوئي شخص واحد بھي
اس قول کي تردید نہین کرتا • اقوام لمتونه و مصامدہ نے شہر مراکش
کو اس لئے وطن اور دارالملک نہین بنایا تھا که وہ فاس سے کسي بات
مین بہتر ہي' بلکه اس لئے که وہ المصامدہ کے پہاڑون اور لمتونه کے صحراء
سے نزدیک تھا • اسي سبب سے مراکش کرسي مملکت تھا • ورنه یه شہر
اس سے کہین زیادہ اس امر کا حق دار ہي • مین نہین سمجھتا
که دنیا بھر مین کوئي شہر بھي فاس جیسا ہوگا' جہان سامان آسائش
به کثرت' اسباب زندگي وسیع ترین' اور اطراف نہایت سرسبز ہین •
اسکي وجه یه ہي که وہ ایسا شہر ہي که پاني اور درخت اسے ہر طرف
سے گھیرے ہوئے ہین' اور اس کے دور کے اکثر حصے مین ندیان اور نہرین
جاري ہین • چنانچه اس کے دروازون کے سامنے سے تقریباً چالیس سے

زیادہ نہرین گزرتي ہین ؛ جو اس کي فصیلون کو گھیرے ہوئے ہین ۔ مزید برآن اس کے اندر اوٗر اس کي فصیلون کے نیچے تقریباً تین سو چکیان ہین جو پاني سے کام کرتي ہین ۔ مین نے المغرب مین سوا شہر فاس کے اوٗر کہین کا یہ حال نہین سنا کہ صرف ایک عطر ہندي کے سوا اسے اوٗر کسي چیز کو باہر سے لاکر استعمال کرنے کي ضرورت نہ پڑتي ہو ۔ فاس کو اپني ضروریات کے لئے کسي اوٗر شہر کا دست نگر نہین ہونا پڑتا ؛ بلکہ وہ اوٗر شہرون کو بھي سامان آسائش بہم پہنچاتا اوٗر انکو ہرطرح کي خیر و برکت سے پُر کردیتا ہي ۔ شہر فاس سے شہر مکناسۃ الزیتون تک ایک تیز رفتار شخص کے لئے پورے ایک دن کا راستہ ہي ۔ پھر مکناسۃ الزیتون سے شہر سلا تک چار مراحل ہین ۔ یہ شہر سلا بحر اعظم موسوم بہ اقنابس پر واقع ہي ۔ جنوب کي طرف ؛ جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہین ؛ اس مین ایک دریا آکر گرتا ہي ؛ جسے وادي الرمان کہتے ہین ۔ وہ وہان سے ہوتا ہوا بحر اعظم مذکور مین جاگرتا ہي ۔ المصامدہ نے اس سمندر کے ساحل پر مراکش سے متصل ایک بہت بڑے شہر کي بنیاد ڈالي تھي ؛ جس کا نام انہون نے رباط الفتح رکھا تھا ۔ اس کي داغ بیل ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن نے ڈالي ؛ اوٗر ان کے بیٹے یعقوب نے اسے پورا کیا ۔ پھر اس مین ایک بڑي سي مسجد بنائي ؛ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہین ۔ کہتے ہین کہ انہون نے خاص ابن تومرت کے حکم سے یہ شہر آباد کیا تھا ؛ کیونکہ ابن تومرت نے ان سے پیشینگوئي کے طور پر یہ کہا تھا کہ "تم اس سمندر کے ساحل پر ایک بڑا شہر بساوگے ۔ پھر تمہارے امر مین اضطراب واقع ہوگا اوٗر تمہارے شہر تمہارے ہاتھ سے نکلتے چلے جائینگے ؛ یہان تک کہ صرف وہي ایک شہر باقي رہ جائیگا ۔ خدائے تعالیٰ تم کو دوبارہ فتح دیگا ؛ تم مین اتفاق و اجتماع پیدا کریگا ؛ اوٗر تمہارا امر پہلے کي طرح ترقي پذیر ہوگا" ۔ اس وجہ سے انہون نے اس شہر کا نام رباط الفتح رکھا ۔ اس شہر کے اوٗر

شہر سلائے قدیم کے درمیان وہي دریائے مذکور حائل تھا ۔ انہون نے اسپر لکڑي کے تختون اوڑ پتھرون کا ایک پل بنایا، جس پر سے لوگ دریا کي طغیاني کے وقت عبور کرکے دوسري طرف جاتے تھے ۔ لیکن جب دریا اتر جاتا تھا، تو وہ بجرون سے کام لیتے تھے ۔ سلا اوڑ دارالسلطنت مراکش کے مابین نو مراحل ہین ۔ اس طرح مراکش المغرب مین آخري شہر ہے ۔ اس کي حد بندي لمتونہ کے بادشاہ تاشفین بن علي نے کي تھي ۔ اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف بن تاشفین نے اس مین ایزاد کي ۔ پھر ان دونون کے بعد علي بن یوسف بن تاشفین نے اوڑ بھي اضافہ کیا ۔ بعد ازان اس پر المصامدہ قابض ہوگئے، جنھون نے اس مین اوڑ بھي اضافے کئے ۔ اس طرح ہوتے ہوتے وہ اپني نہایت بزرگي کو پہنچ گیا ۔ چنانچہ آجکل وہ اپنے طول و عرض کے لحاظ سے چار فرسنگ کے برابر ہے ۔ مگر یہ اندازہ اس حالت کا ہے کہ جب اس مین بنو عبد المومن کے قصور و عمارات کو بھي شامل کردیا جائے ۔ المصامدہ نے اس مین اس قدر پاني جاري کیا کہ اس سے پہلے کبھي نہ تھا، اوڑ ایسے ایسے قصر بنائے کہ ان سے پہلے کسي اوڑ بادشاہ کے زمانے مین نہ تھے ۔ اس سے مراکش انتہائے حسن اوڑ غایت کمال کو پہنچ گیا؛ جیسا کہ کوئي پہلے کہہ گیا ہے کہ :—

لیس فیها ما یقال له * کَمُلَت لو انه کملا

[یعني :— اس مین کوئي ایسي چیز نہین کہ جسے یہ کہا جائے کہ وہ مکمل ہے ۔ کاش کہ وہ کامل ہوتا ! (مترجم)]

یہي شہر یعني مراکش میرا جنم بھوم ہے، اوڑ یہ پہلي سرزمین ہے جسے میري جلد نے چھوا ۔ مین وہان ابو یوسف یعقوب بن یوسف بن عبد المومن ابن علي کے ایام اولین مین ماہ ربیع الآخر کي ساتوین تاریخ کو پیدا ہوا تھا ۔ نو برس کي عمر مین وہان سے شہر فاس کو گیا،

اؤر علوم قرآن و تجوید حاصل کرنے اؤر وهان کے زبردست علماء قرآن و نحو سے روایت کرنے کے وقت تک وهین رها ۔ پهر مراکش واپس آیا ' اؤر کچھ عرصه تک اسي طرح ان دونون شهرون مین آمد و رفت کرتا رها ۔ بعد ازان سنه ۶۰۳ کے آغاز مین وهان سے جزیرہ نمائے اندلس گیا ۔ وهان مین نے هر طرح کے فضلاء کي جماعت کو پایا ۔ مگر مین نے ان سے سوا ان علماء و فضلاء کے نامون ' ان کي پیدائشون ' وفاتون اؤر ان کے علوم کے نامون کے اؤر کچھ نهین حاصل کیا ۔ وہ سب اپني اپني فضیلت کو لئے هوئے مجھ سے الگ هي رهے ۔ مگر جو کچھ خدا دے اسکا کوئي روکنے والا ' اؤر جس کو وہ روک دے اس کا کوئي دینے والا نهین هي ۔ وہ اپني رحمت کے لئے جس کو چاهتا هي مخصوص کردیتا هي ' اؤر وہ صاحب فضل عظیم هي ۔ الغرض یه مراکش المغرب کے بڑے اؤر مشهور شهرون مین سب سے آخري هي ۔ اس کے بعد اؤر کوئي شهر ایسا نهین هي جو قابل ذکر یا پُر رونق هو ۔ البته سوس اقصي مین چند چهوٹے چهوٹے شهر هین چنانچه ان مین ایک ذرا سا شهر هي جس کو تارو دانت کهتے هین یه سوس کا سب سے بڑا اؤر پر رونق مقام هي ' اؤر یهین تمام اهل سوس جمع هوتے هین ۔ ایک اؤر چهوٹا سا شهر هي جو زجندر کهلاتا هي وہ چاندي کي ایک کان پر واقع هي ' اؤر اس مین وهي لوگ آباد هین جو اس کان مین سے چاندي نکالتے هین ۔ پهر بلاد جزوله مین کُست نام ایک شهر هي ' جو وهان کا بهترین مقام هي ۔ بلاد لمطه کا صدر مقام نول لمطه بهي ایک اؤر شهر هي *

یه هین وہ شهر جو مراکش کے پیچهے واقع هین ۔ تارو دانت اؤر زجندر مین تو مئین خود گیا هون ' اؤر ان سے واقف هون ؛ بلکه وهان کے تجار اؤر مسافرون سے بهي آشنائي رکهتا تها ' خصوصاً ان سے که جو زجندر کي مشهور و معروف کان کو جایا کرتے تهے ۔ مگر شهر جزوله اؤر لمطه کا یه حال هي که وهان سوا ان کے اهالي کے اؤر کوئي نهین جاتا

المغرب مین چاندي ' لوهے ' گندهک ' رانگ ' پاره وغیره کي کانین اور ان کے مواضع کے اسماء

اس سے قبل گندهک کي اس کان کا ذکر هو چکا هي جو برقه اور طرابلس کے درمیان واقع هي ' اور یه بهي کها جا چکا هي که وه طلمیثه نامي ایک قلعه کے قریب هي ۔ سبتة اور وهران کے مابین ساحل بحر کے قریب تمسامان ایک مقام هي جهان لوهے کي کان هي ۔ سلا اور مراکش کے درمیان بحر اعظم کے ساحل کے قریب ایک دن یا اس سے کسیقدر زائد کي مسافت پر ایک جگه هي جسے ایسنتار کهتے هین ۔ وهان بهي لوهے کي کان هي ۔ یه جگه مسافرون کے راستے پر واقع نهین هي ؛ وهان صرف وهي لوگ جاتے هین جنهین وهان سے لوها لانا منظور هوتا هي ۔ پهر مکناسة الزیتون کے قریب اس سے تین مراحل پر ورکناس نام ایک قلعه هي جهان چاندي کي کان هي ۔ هم اس سے قبل زجندر واقع سوس کي کان کا ذکر کر چکے هین ۔ مگر اس کي ' یعني معدن زجندر کي ' چاندي وهان نهین ملتي ۔ سوس هي مین تانبے اور توتیا کي دو کانین هین ؛ اور وه توتیا وه هي که اگر اس سے سرخ تانبا رنگا جائے تو زرد هو جاتا هي *

یه تو وه تمام کانین هین جو المغرب کي بلند سرزمین مین واقع هین ۔ ان کے علاوه جزیره نمائے اندلس مین بهي اور کانین هین ۔ ان مین سے چاندي کي وه کانین هین جو مغرب کي طرف اهل روم کے ملک مین مقام شنتره مین واقع هین ۔ مزید بر آن شهر قرطبه کے چار مراحل کے فاصلے پر ایک مقام هي جس کا نام شلون هي ۔ اس مین پارے کي کان هي ' جهان سے تمام المغرب مین پاره بهیجا جاتا هي ۔ پهر اعمال مریه مین اس سے ڈیڑھ دن کي مسافت پر ایک مقام موسوم به دلایه مین رانگے کي کان هي ۔ اعمال مریه هي مین ' اور اس

سے ڈیڑھ دن ہي کے فاصلے پر، ایک اور مقام ہي جسے بکارش کہتے ہین • اس مین لوھے کي کان ہي • دانیه اور شاطبه کے درمیان، دانیه سے نصف یوم کے فاصلے پر ایک مقام موسوم به آوربه مین بھي لوھے کي کان ہي *

یه تمام کانین وہ ہین جو اندلس مین واقع ہین • رھا سونا ؛ وہ بلاد سودان سے لایا جاتا ہي *

المغرب کے بڑے بڑے دریاؤن کے نام

(۱) سب سے پہلا دریا وہ ہي جس کا نام بجردہ ہي، جو بلاد افریقیه مین شہر تونس سے نصف مرحله کے فاصلے پر بہتا ہي • وہ وھان کے ایک پہاڑ سے نکلتا اور بحر روم مین جا گرتا ہي *

(۲) بجایه کا دریا جسے الوادي الکبیر کہتے ہین • یه بجایه کا نزھت گاہ ہي، اور اسي پر اس کے باغات و قصور واقع ہین *

(۳) تلمسان اور رباط تازا کے مابین ایک اور دریا ہي، جو وادي مُلویه کہلاتا ہي • وہ بھي بحر روم مین گرتا ہي *

(۴) دریائے سبو، جو شہر فاس کو مشرق اور مغرب کي طرف سے گھیرھے ہوئے ہي • اسي کے قریب ایک اور بڑا دریا ہي، جسے

(۵) وُرغه کہتے ہین • یه دونون بحر اعظم یعني بحر اقنابس پر ملنے سے پہلے معمورہ نام ایک مقام پر مل جاتے ہین *

(۶) مکناسه اور سلا کے درمیان ایک دریا ہي جو یهتا کے نام سے موسوم ہي • وہ بھي بحر اعظم مین گرتا ہي *

(۷) سلا کا متقدم الذکر دریا *

(۸) سلا اور مراکش کے درمیان، مراکش سے تین مراحل کے فاصلے پر، ایک زبردست دریا ہي جو اُمّ ربیع کہلاتا ہي ۔ وہ جبال صنہاجہ مین سے مقام وانسیفن سے نکلتا اور بحر اعظم ہي مین گرتا ہي *

(۹) مراکش سے چار میل پر ایک اور دریا تانسیفت ہي، جس پر ایک بہت بڑا پل بنا ہوا ہي *

(۱۰) سوس اقصیٰ کا دریا؛ اور

(۱۱) بلاد حاحہ کا دریا، جسے شفشاوہ کہتے ہین *

یہ تمام دریا بحر اعظم مین گرتے ہین؛ اور یہ ہین المغرب کے بڑے بڑے دریا، جن کا پاني نہ کبھي کم ہوتا ہي اور نہ گرمي یا سردي کے موسم مین سوکھتا ہي ۔ ہم نے ان چھوٹے چھوٹے دریاؤن اور ندیون کي طرف توجہ نہین کي جو گرمیون مین سوکھ جاتي ہین *

جزیرہ نمائے اندلس اور اس کے شہر و دریا

جزیرہ نمائے اندلس زمانۂ قدیم مین اہل روم کے ہان جزیرہ نمائے اشبانیہ کے نام سے مشہور تھا ۔ اس کي حدود کا ذکر اس کتاب کے شروع مین ہو چکا ہي، اس لئے یہان اس کے اعادہ کي ضرورت نہین ہي ۔ زمانۂ قدیم مین اس کے باشندے مذہب صابیہ کے پیرو تھے، جس مین کواکب کي پرستش کرنا، ان کے قوي کي طلب نزول اور انواع و اقسام کي قربانیون سے ان کے ہان تقریب حاصل کرنا داخل تھا ۔ اس امر کي شہادت ان طلسمات سے ملتي ہي، جو وہان پائے گئے اور جن کو وہان قدیم باشندون نے جمع کر رکھا تھا ۔ بعد ازان جب حضرت مسیح علیہ السلام کے اصحاب کے ذریعے نصرانیت وہان پہنچي، تو اہل اندلس بھي تبدیل مذہب کرکے نصراني ہو گئے ۔ یہ جزیرہ نما،

یعني اندلس' بادشاہ روم کي سلطنت میں شامل تھا' اؤر وہ اپنے اصحاب میں سے جسے چاھتا تھا اس پر عامل مقرر کردیتا تھا ۔ اسکي یہي حالت رھي' اؤر اھل روم برابر اس پر حکمران رہے ۔ اس ملک میں ان کا دارالسلطنت شہر طالقہ تھا' جو اشبیلیہ سے دو فرسنگ کے فاصلے پر واقع ہي ۔ وہ ایک بڑا شہر تھا' جس کے آثار آج تک باقي ہیں ۔ آخرکار قوم قوطا' جو قبائل فرنگ میں سے ایک قبیلہ ہي' انپر غالب آگئي اؤر انھیں جزیرہ نما سے نکال کر ان کے شہر روم کو پہنچا دیا ۔ قوطا جزیرہ نما کے مالک واحد بن گئے ۔ چنانچہ انہوں نے اس پر نہایت طویل مدت' یعني تقریباً تین سو سال' تک حکومت کي ۔ قوطا کے بادشاہ کا دارالسلطنت شہر طلیطلہ تھا' جو جزیرہ نما میں وسط کے قریب واقع ہي ۔ وہ لوگ وھیں حکمران رہے' اؤر طلیطلہ برابر ان کا دارالملک رہا' تا آنکہ اسے مسلمانوں نے سنہ ٩٢ کے ماہ رمضان میں فتح کرلیا ۔ جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں کہہ آئے ہیں' جب مسلمان اسے فتح کر چکے تو انہوں نے شہر قرطبہ کو اختیار کیا' اؤر اسي کو اپنا دارالخلافت' مقر تدبیر اؤر موضع حل و عقد بنایا ۔ قرطبہ بھي اسیطرح دارالسلطنت رہا' حتي کہ فتنہ اٹھا اؤر' جیسا کہ ہم شروع کتاب میں بیان کرچکے ہیں' الحکم المستنصر کي موت اؤر ابو عامر محمد بن ابي عامر اؤر ان کے بیٹے کے ہشام المؤید بن الحکم المستنصر پر تغلب حاصل کرنے کي وجہ سے بنو امیہ کا امر مضطرب ھو گیا *

یہ ہي خلاصہ جزیرہ نمائے اندلس کے اخبار و حالات کا ۔ اب میں انشاء اللہ اس کي ان حدود اؤر شہروں کا ذکر کرونگا' جو یہاں سے عبور کرکے اس میں جاکر سب سے پہلے ملتے ہیں ۔ لہذا میں یوں بیان کرتا ھوں :—

اس سے قبل ذکر ھو چکا ہی کہ بحرین' یعني بحر روم اؤر بحر اقنابس' ساحل سبتہ کے پاس ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں ۔ پھر خلیج تنگ

هوتي هوئي ' دونون ساحلون کے سطوح مرتفعہ کے قریب سے گزرتي هوئي ' ملک بر بر مین قصر مصمودہ پر اؤر اندلس مین جزیرۂ طریف پر منتهي هوتي هي ؛ اؤر وهان سے پهر کشادہ هو جاتي هي . اس خلیج کا اولین حصہ ' جو طنجہ سے ملا هوا هي ' وہ پهاڑ هي جو بحر اعظم کے اندر تک نکلا هوا هي اؤر " طرف اشبرتال " کے نام سے موسوم هي : اؤر اس کا آخرین حصہ وہ پهاڑ هي ' جو سبتہ کے مشرق مین واقع هي . اگر آپ سبتہ سے سمندر کو عبور کرکے اندلس کو جائین ' تو سب سے پهلے جو مقام آپ کو ملیگا وہ ایک شهر هي جو جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي . لیکن اگر قصر مصمودہ سے عبور کرکے وهان پهنچین ' تو آپ جزیرۂ طریف مین پهنچینگے . جو شهر جزیرۂ خضراء کے نام سے مشهور هي ' وہ في الحقیقت بحر روم کے ساحل پر واقع هي ' اؤر جزیرۂ طریف بحر اعظم کے ساحل پر هي . ان دونون ' یعني جزیرۂ خضراء اؤر طریف ' کے مابین اتهارہ میل کا فاصلہ هي . جزیرۂ خضراء کے مشرق مین پهاڑ هي ' جو " جبل الفتح " یا " جبل طارق " کهلاتا هي . اس کا ایک حصہ سمندر کے اندر تک پهنچا هوا هي ' جس کا نام " طرف الفتح " هي . اسي مقام پر جزیرہ نمائے اندلس پر پهنچ کر دونون سمندر ملتے هين . یہ هي ملخص اندلس تک کے گزرگاہ کے حالات کا *

اب رها اندلس کے شهرون کا ذکر . اس مین بهت سے شهر تهے جن پر نصاري غالب هو گئے هين . مین ان شهرون کے نام بیان کرتا هون ' جو آجکل همارے زمانے مین بهي نصاري کے هاته مین هين ' اؤر مشرق و مغرب مین ان کے مواضع بهي بتاتا هون . مگر ان کے مابین کا فاصلہ وغیرہ بیان نہ کرونگا ' کیونکہ نصاري کي موجودگي کي وجہ سے اس کا علم حاصل هونا مشکل امر هي . جنوب مشرقي حدود مین ساحل بحر روم پر شهر هائے برشنونہ ' طرّکونہ ' اؤر طرطوشہ واقع هين . یہ سب بحر روم هي کے ساحل پر هين : خدا ان کو پهر مسلمانون کے پاس پهنچائے !

پھر ان ہي حدود مين وہ شہر' جو ساحل پر نہين ہين' سرقسطہ' لاردہ' افراغہ' اۋر قلعہ ایوب ہين • ان سب پر صاحب برشـنونہ (لعنہ اللہ) قابض ہي • یہ وہ جہت ہي جسے ارغن کہتے ہين • پھر جنوب و مغرب کے درمیان حدود متوسط مين شہر ھائے طلیطلہ' کونکہ' اقلیج' طلبیرہ' مکادہ' مشریط' وبذ' وابلہ' اۋر شقونیہ ہين • یہ سب کے سب ادفنش (لعنہ اللہ) کي ملکیت مين ہين • اس جہت کا نام قشتال ہي • اس علاقۂ ملک کے قریب کسي قدر شـمال کي جانب بھي اۋر بہت سے شہر ہين' مثلاً' سمورہ' شلمنکہ' سـبطاط' اۋر قلمریہ • یہ تمام شـہر ببوج نامي ایک شخص کي حکومت مين ہين (لعنہ اللہ) • اس جہت کا نام لیون ہي • حدود مغرب مين بھي' جو بحر اعظم بحر اقنابس کے ساحل سے ملحق ہين' کئي شہر ہين' جن مين اشـبونہ' شـنترین' باجہ' شـنترہ' شـنتیاقو' اۋر بابرہ شـامل ہين • ان کے علاوہ اۋر بھي کثیر التعداد شـہر ہين' جن کے نام میرے ذھن سے اتر گئے ہين' اۋر جن پر ایک شخص' جو ابن الریق کے نام سے مشـہور ہي' قابض ہي (لعنہ اللہ) • یہ وہ شـہر ہين جو جزیرہ نمائے اندلس مين مسلمانون کے ملک سے ملحقہ علاقہ مين واقع ہين اۋر عیسائیون کے قبضے مين ہين • ان شہرون کے اُدھر اُس علاقے مين بھي شہر آباد ہين' جو بلاد روم سے ملحق ہي • مگر چونکہ وہ ہم سے دور ہين' اۋر ایسے مقامات ہين جنکو مسلمانون نے کبھي فتح نہين کیا' اس لئے وہ ہمارے ھان مشـہور نہین ہين • اصل یہ ہي کہ جب مسـلمانون نے اس جزیرہ نما کو فتح کیا' تو اس کے پورے حصے پر قابض نہين ھوئے تھے' گو کہ ایک بڑے حصے کے مالک ضرور ھو گئے تھے *

اب اس کے بعد مين ان شـہرون' ان کے درمیاني فاصلون' اۋر سمندر سے ان کے قرب و بعد کا وضاحت کے سـاتھ ذکر کرتا ھون' جو مسلمانون کے قبضے مين باقي رہ گئے ہين :—

سب سے پہلي چيز جو آجکل مسلمانون کے قبضے مين ہي وہ بحر روم کے ساحل پر ايک چھوٹا سا قلعہ ہي ' جس کا نام بنشکلہ ہی ۔ اس کے اؤر شہر بلنسيہ کے مابين تين مراحل کا فاصلہ ہي ۔ يہ قلعہ بلاد روم کے ملحقہ علاقہ مين واقع ہي ' اؤر اس سے طرطوشہ تک دو يا کچھ زيادہ مراحل کي مسافت ہي ۔ اس کے بعد شہر بلنسيہ ہي ' جو نہايت سرسبز اؤر معتدل الہواء ہي ۔ زمانۂ سلف مين اہل اندلس اسے "مُطيب الاندلس" کہتے تھے ۔ ان کے ھان "مطيب" سے ايک باغيچہ مراد ھوتا ہي ' جس مين وہ طرح طرح کے خوشبو پھول ' نرگس اؤر آس وغيرہ مشمومات لگاتے ہين ' اؤر ان ہي درختون کي کثرت اؤر ان کي خوشبو کي وجہ سے انہون کا اس کا نام بلنسيہ رکھا ہي ۔ اس شہر کے اؤر بحر روم کے درميان قريب چار ميل کے فاصلہ ہي ۔ بلنسيہ کے بعد شہر شاطبہ ہي ۔ ان دونون مين دو مراحل حائل ہين ۔ ان کے درميان ايک اؤر چھوٹا سا شہر ہي جسے جزيرۃ الشقر کہتے ہين ۔ اس کو جزيرہ اس لئے کہا جاتا ہي کہ وہ ايک بڑے دريا کے وسط مين واقع ہي ' جو اسے ہر جانب سے گھيرے ھوئے ہي ' اؤر سوا پل کے اس تک پہنچنے کي اؤر کوئي سبيل نہين ہي ۔ شاطبہ سے دانيہ تک ' جو بحر روم پر واقع ہي ' پورے ايک دن کا راستہ ہي ' اؤر شاطبہ سے مرسيہ تک تين دن کا ۔ مرسيہ سے بحر روم تک دس فرسنگ ہين ' اؤر اس سے اغرناطہ تک سات مراحل ۔ ان دونون کے مابين کئي ذرا ذرا سے شہر ہين ' جن مين سب سے پہلے مرسيہ کے قريب حصن لرقہ ہي ۔ پھر ايک اؤر حصن ہي ' جو بلس کہلاتا ہي ۔ اس کے بعد حصن قليہ ہي ۔ پھر بسطہ نام ايک چھوٹا سا شہر ہي ۔ اس کے بعد وادي آش نامي ايک اؤر ذرا سا شہر ہي ' جو اغرناطہ سے ايک دن کي راہ پر واقع ہي ۔ اُسے وادي الاشي بھي کہتے ہين ' اؤر مين نے شعرا کو اسے اشعار مين اسي نام سے ياد کرتے سنا ہي *

یه وہ تمام چھوتے چھوتے شہر ہین ' جو اغرناطه اؤر بلنسیه کے مابین واقع ہین ۔ پھر وادي آش کے سامنے بحر روم کے ساحل پر شہر مُریه (به تخفیف حرف راء مہمله) ہي ' جو ایک مشہور مقام ہي ' اؤر سمندر کي موجین اس کي فصیل سے تکراتي ہوئي گزرتي ہین ۔ اس مین اؤر وادي آش مین ایک تیز رو مسافر کے لئے دو مراحل کا فاصله ہي ۔ ساحل بحر روم کے اس شہر مریه کے بعد حصن منکب نام ایک چھوتا سا شہر ہي ' اؤر اس کي فصیل سے بھي سمندر تکراتا ہي ۔ اس سے مریه تک چار مراحل کا اؤر مالقه تک تین کا فاصله ہي ۔ پھر مالقه اؤر جزیرۂ خضراء مین ایک تیز رو آدمي کے لئے تین مراحل کي مسافت ہي ۔ اسي جزیرۂ خضراء یا جبل الفتح مین ' جیسا که ہم بیان کر چکے ہین ' دونون سمندر یکجا ہو جاتے ہین ۔ مختصر یه که جزیره نمائے اندلس مین بحر روم کے ساحل پر مسلمانون کے شہر یه ہین —

جزیرۂ خضراء ' مالقه ' منکب ' مریه ' اؤر دانیه *

مریه اؤر دانیه مین تقریباً آتھ مراحل کا فاصله حائل ہي ۔ دانیه کے پیچھے ایک قلعه ہي جس کو بنشکله کہتے ہین ۔ اوپر اس کا ذکر ہو چکا ہي *

یه ہین وہ تمام شہر جو اندلس کے بلاد مسلمین مین ساحل بحر پر واقع ہین ' یعني جن کي فصیلون کے نیچے سمندر جاري ہي ۔ شہر بلنسیه اؤر سمندر کے درمیان ' حسب ذکر بالا ' چار میل کے قریب فاصله ہي *

اب ہم ان شہرون کا ذکر کرتے ہین ' جو ساحل بحر پر واقع نہین ہین :—

اغرناطه سے سمندر تک تقریباً چالیس میل ہین ' جو پورے ایک دن ' یا آہسته آہسته چلنے والے کے لئے دو دن ' کا راسته ہي ۔ شہر اغرناطه

سے شہر جیان تک اور جیان سے قرطبہ تک دو دو مراحل کا فاصلہ ہے اور جیان اور بحر روم کے درمیان تین کا ۔ شہر قرطبہ کے متعلق ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ وہ فتنہ اٹھنے اور بنو امیہ کے امر کے اختلال پذیر ہونے تک مسلمانوں کا دار الملک اور مقر تدبیر رہا ۔ وہ اپنی قوت، آبادی کی کثرت، اور آدمیوں کے ازدحام میں اس اعلیٰ درجے کو پہنچ گیا تھا جہاں تک کوئی اور شہر کبھی نہیں پہنچا ۔ ابن فیاض اپنی تاریخ میں قرطبہ کے حالات میں بیان کرتے ہیں کہ اس کے مشرقی حصے میں ایک سو ستر عورتیں رہا کرتی تھیں، جو سب کی سب خط کوفی میں مصاحف لکھا کرتی تھیں ۔ یہ اس کے صرف ایک گوشے کا حال ہے تو اس کے جمیع جہات کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ کیا حال ہوگا ۔ کہتے ہیں کہ اس میں تین ہزار (١) مقلس تھے، اور ان دنوں صرف اسی شخص کو تقلس کی اجازت ہوتی تھی، جو جوانی کی صلاحیت رکھتا ہو ۔ میں نے بلاد اندلس کے ایک سے زیادہ شیوخ سے سنا ہے کہ مسافر قرطبہ سے تین فرسنگ کے فاصلے پر سے اس کی روشنیوں سے فیض یاب ہوتا تھا ۔ اس قدر فاصلے تک اسکی روشنی برابر بلا انقطاع پہنچا کرتی تھی ۔ اس میں وہ جامع اعظم ہے، جسے ابو المطرف عبد الرحمان بن محمد، الملقب بہ الناصر لدین اللہ، نے بنایا تھا، اور ان کے بعد ان کے بیٹے الحکم المستنصر باللہ نے اس میں ایزاد کی تھی ۔ الحکم کی یہ ایزاد آج تک مشہور ہے ۔ ابو مروان بن حیان (رحمۃ اللہ علیہ) قرطبہ کے حالات کے بیان میں لکھتے ہیں کہ جب الحکم نے مسجد میں اپنی مشہور ایزاد کی، تو لوگ بہت دن تک اس میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرتے رہے ۔ الحکم کو اس کی اطلاع ہوئی، تو انہوں نے اس کا سبب دریافت کیا ۔ ان سے کہا گیا کہ لوگ کہتے

(١) مقلس (از تقلیس) یعنی وہ لوگ جو شاہان و امراء کے ورود کے وقت استقبال کے لئے دف بجاتے، رقص و سرود کرتے اور طرح طرح کے تماشے اور کرتب دکھاتے ہیں ۔ (مترجم)

ہیں کہ "ہمیں نہیں معلوم کہ جو روپیہ اس مسجد میں ایزاد کر
میں صرف کیا گیا ہي وہ کہاں سے حاصل کیا گیا ہي" ۔ انہوں نے
گواہوں اور قاضي ابو الحکم منذر بن سعید بلوطي کو (جو ان کے قضاۃ
میں سے تھے ' اور جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہي) بلایا ' اور خود قبلہ رخ
ہوکر مروجہ شرعي قسم کے ساتھ بیان کیا کہ انہوں نے اس میں مال
غنیمت کے خُمس کے روپے کے سوا اور کسي طرح کا مال و زر صرف
نہیں کیا ۔ اس طرح جب لوگوں کو ان کي قسم اور مال خمس کے
صرف سے آگاہي ہوگئي ' تب انہوں نے اس میں نماز پڑھني شروع
کي ۔ الحکم کے والد نے اس کي بنا ڈالي تھي ' اور الحکم کے بعد
ابو عامر محمد بن ابي عامر نے اس میں پھر کچھ اضافہ کیا تھا ۔ غرض
کہ وہ ایسي مسجد ہي جس میں زر خمس کے سوا اور کسي طرح کا
روپیہ صرف نہیں ہوا ۔ وہ مسجد اہل اندلس کے نزدیک نہایت قابل
تعظیم اور مبارک ہي ۔ اس میں جو شخص نماز پڑھکر کسي دیني
یا دنیوي امر کے لئے دعا کرتا ہي ضرور قبول ہوتي ہي ۔ اس مسجد کے
متعلق یہ امر مشہور و معروف ہي ۔ اہل اندلس نے فضائل ملک '
اس کے باشندوں اور اس میں آنے والے صلحاء ' فضلاء ' اور علماء کے حالات
میں کئي کتابیں لکھي ہیں *

شہر قرطبہ سے شہر اشبیلیہ تک تین مراحل کا فاصلہ ہي ۔ اشبیلیہ
اب ہمارے زمانے میں اندلس کا بزرگ ترین شہر ہي ۔ یہي شہر زمانۂ
سابق میں حمص کے نام سے موسوم تھا ۔ اس کا یہ نام اس لئے رکھا
گیا تھا کہ اس میں مسلمانوں کي فتح اندلس کے وقت حمص کي
فوجیں آکر ٹھہري تھیں ۔ اس شہر کا حال ہر واصف کي وصف اور
ہر ناعت کي نعت سے بالاتر ہي ۔ وہ ایک زبردست دریا کے کنارے
آباد ہي ' جو کوہ شقورہ سے نکلتا ہي اور جس میں اور بہت سي
ندیاں آکر گرتي ہیں ۔ وہاں پہنچ کر اس دریا کي یہ حالت ہو جاتي ہي

که گویا وه ایک بحر ذخار هي ' جس مین بحر اعظم سے بڑے بڑے جهاز آ آکر شهر کے دروازے پر لنگر انداز هوتے هین • اس مین اور بحر اعظم مین ستر میل یعني دو مراحل کا فاصله هي • یه شهر ' حسب تفصیل متقدم الذکر ' بنو عبّاد کا صدر مقام تها • المصامده نے اپنے قیام اندلس کے زمانے مین اسے اپنا مستقر بنا رکها تها ' جهان سے ان کا امر نافذ هوتا تها اور جهان ان کا بادشاه مقیم تها • انهون نے اس مین بڑے بڑے قصر بنائے ' پاني جاري کیا ' اور باغات لگائے ' جس سے اس کے حسن مین اور بهي اضافه هوگیا هي • شهر اشبیلیه سے شهر شلب تک ' جو بحر اعظم کے ساحل پر واقع هي ' پانچ مراحل کا فاصله هي • ان دونون کے درمیان لبله ' حصن مرتله ' طبیره ' علیا ' اور شنتمریه جیسے چهوتے چهوتے شهر آباد هین ؛ اور یه سب اندلس کے مغرب مین اشبیلیه اور شلب کے درمیان هي هین • قرطبه اور بحر روم مین پانچ مراحل کا فاصله هي • قرطبه بهي اسي دریا کے کنارے آباد هي جو اشبیلیه مین سے گزرتا هي • فرق صرف یه هي که اشبیلیه مین اس کا پاٹ اتنا چوڑا هوجاتا هي که ' حسب ذکر بالا ' اس مین جهاز آ سکتے هین • جو چاهتا هي اشبیلیه سے قرطبه تک کشتیون مین سفر کرتا هي علی هذا القیاس قرطبه سے اشبیلیه کي طرف بهي جا سکتے هین • اشبیلیه اور شهر شریش مین دو مراحل کا ' اور شریش اور سمندر مین تین مراحل کا فاصله هي *

یه حالات هین بلاد المغرب اور جزیره نمائے اندلس کے ' اور تخمیني طور پر ان کے مختلف شهرون کے مختلف بُعد اور فاصلون کے • ان مین سے بعض ایسے هین جن مین مین خود گیا هون ' اور بعض ایسے هین جن کو مین نے وهان جانے آنے والون کے سفر نامون سے اخذ کیا هي •*

فصل

مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اندلس کے بڑے بڑے اور مشہور دریاؤں کا حال بھی لکھوں *

(۱) ان میں سے سب سے پہلا دریائے طرطوشہ ہے ' جو مشرق کی طرف ہے ۔ وہ ایک ' بڑا سا دریا ہے ' جو وہیں کے ایک پہاڑ سے نکل کر شہر طرطوشہ سے ہوتا ہوا بحر روم میں جا گرتا ہے ۔ طرطوشہ اور بحر روم کے مابین بارہ میل کا فاصلہ حائل ہے *

(۲) دریائے مرسیہ ۔ یہ بھی بحر روم میں گرتا ہے ۔ اس کا منبع کوہ شقورہ ہے ۔ یہ اور دریائے اشبیلیہ ایک ہی قسم کے دریا ہیں اور دونوں کا منبع بھی ایک ہی ہے ۔ مگر بعد میں دونوں متفرق ہو جاتے ہیں ۔ ایک اشبیلیہ کی طرف چلا جاتا ' اور دوسرا مرسیہ کی جانب *

(۳) دریائے اشبیلیہ ۔ اس کے منبع کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔ اشبیلیہ پہنچنے سے پہلے اس میں بہت سی ندیاں گرتی ہیں ' جن سے وہ ' جیسا کہ ہم کہہ چکے ہیں ' اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ خاصا سمندر بن جاتا ہے ' اور بحر اعظم موسوم بہ اقیانوس میں جا گرتا ہے *

(۴) بلاد رومیہ میں ایک اور زبردست دریا ہے جسے تاجو کہتے ہیں ۔ شہرہائے طلیطلہ و شنترین اسی پر واقع ہیں ۔ ان دونوں شہروں میں تقریباً دس مراحل کا فاصلہ ہے ۔ اسی دریا پر شہر اشبونہ بھی ہے ' جس میں اور شنترین میں تین مراحل حائل ہیں ۔ یہ دریا بحر اعظم میں گرتا ہے *

یہ ہیں اندلس کے مشہور دریا *

اب ہم اس تمام تحریر کو اپنے آقا و مولا کي تحریر عالیه کے مطابق ختم کرتے ہین ۰ مین نے اس تمام کتاب مین اپني مختصر گیري کي عادت کو برابر قائم رکھا ہي ۰ مین نے ایسے تمام چھوتے چھوتے قریون' علاقون' دریاؤن' وغیره کے نام چھوڑدئے ہین' جن کي نه ضرورت پڑتي ہي اؤر نه ان کے ترک کرنے سے تصنیف مین کوئي خلل واقع ھوتا ہي *

اگر یه تحریر میرے آقا و مولا کي طبیعت کے موافق' ان کے مزاج کے لائق' اؤر ان کي خواہش کے مطابق ھوئي' تو یهي میري بڑي مراد ہي اؤر یهي زبردست تمنا' جس کے لئے مین برابر تکلیف اتھاتا اؤر سعي کرتا' اؤر اسکي طرف بڑھنے کي کوشش کرتا رھا ۰ لیکن اگر یه تحریر اس کے سواء اؤر کچھه ھوئي' تو مین ایسا پہلا ہي شخص نہین ھون جس نے جد و جهد کي مگر صحت وصواب کو نه پہنچ سکا' مقصود کو حاصل نه کر سکا' اؤر مراد کو نه پا سکا ۰ مین خدا ہي سے اعتصام' اسي سے طلب ہدایت' اؤر اسي پر اعتماد کرتا ھون؛ وھو حسبي و نعم الوکیل *

اس تحریر سے سنه ٦٢١ مین' ماه جمادي الاخر کے اختتام سے چھه دن قبل' بروز شنبه' فراغت حاصل ھوئي ۰ والحمد لله رب العالمین و صلي الله علي سیّدنا محمد و آله و صحبه اجمعین؛ و حسبنا الله و نعم الوکیل *

(تمام شد)

تلفظ اسماء و الفاظ واردهٔ کتاب هذا †

ارغن . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مضموم *

آروا . اول ممدود ٬ دوم مضموم *

اره . اول مفتوح ٬ دوم مضموم *

اشبانیه . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ پنجم مکسور ٬ ششم مفتوح *

اشبرتال . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح ٬ چهارم ساکن *

اغمات . اول مفتوح ٬ دوم ساکن *

اقلیج . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *

انیف . اول مضموم ٬ دوم مفتوح ٬ سوم ساکن *

اوربه . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور ٬ چهارم مفتوح *

ایجلي ان وارغن . لفظ اول مین اول مکسور ٬ دوم ساکن ٬ سوم و چهارم مکسور ؛ لفظ دوم مین الف مفتوح ؛ اؤر لفظ سوم مین اول مفتوح ٬ سوم ساکن اؤر چهارم مفتوح هي *

ایسرغینن . اول مکسور ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح ٬ چهارم ساکن ٬ پنجم مکسور ٬ ششم ساکن ٬ هفتم مفتوح *

ایستار . اول مکسور ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح ٬ چهارم ساکن *

اینتی . اول مکسور ٬ دوم و سوم ساکن ٬ چهارم مکسور *

باجه (ابن) . اول مفتوح ٬ سوم مشدد و مفتوح *

---

† دیکهو دیباچه . ان الفاظ مین هر ی جس کا حرف ماقبل مکسور هی اور هر واو جس کا حرف ماقبل مضموم هی معروف هی ٬ مجهول کهین نهین هی . مین نے الف کے ماقبل حروف کا اعراب کهین نهین لکها هی . ظاهر هي که ان حروف کو مفتوح هی پڑها جائیگا .

بباشتر . اول مضموم، دوم مفتوح، چهارم ساکن، پنجم مفتوح
ببوج . اول مفتوح، دوم مضموم *
بجرده . اول و دوم مفتوح، سوم ساکن، چهارم مفتوح *
برزال (بنو) . اول مفتوح، دوم ساکن *
برشانه . اول مضموم دوم ساکن، پنجم مفتوح *
برطل (ابن) . اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *
برغواطه . اول و دوم مفتوح، سوم ساکن، ششم مفتوح *
بريهه . اول مضموم، دوم مفتوح، سوم ساکن، چهارم مفتوح *
البزار . سوم مفتوح، چهارم مشدد و مفتوح *
بسطه . اول مفتوح، دوم ساکن، سوم مفتوح *
بسکره . اول، سوم و چهارم مفتوح، دوم ساکن *
بقنه . (ابن) . اول و دوم مفتوح، سوم مشدد و مفتوح *
بقي بن **مخلد** . لفظ اول مين اول مفتوح، دوم مکسور، سوم مشدد .
لفظ سوم مين اول و سوم مفتوح، دوم ساکن *
بکارش . اول مفتوح، دوم مشدد و مفتوح، چهارم مکسور *
بلجين . اول و دوم مضموم، سوم مشدد و مکسور *
بلس . اول مفتوح، دوم مشدد و مکسور *
بنت . اول مضموم، دوم ساکن *
بنش (ايک بوتي کا نام) . اول مفتوح، دوم ساکن *
بنشکله . اول و دوم مفتوح، سوم ساکن، چهارم مضموم، پنجم
مفتوح *
بيندک (ريحان خصي) . اول مکسور، دوم مفتوح، سوم ساکن *
تاجوا . سوم مضموم *

تارودانت . سوم مضموم ' چهارم و هفتم ساکن *

تاطنت . سوم مضموم ' چهارم ساکن *

تانسیفت . سوم مفتوح ' چهارم مکسور ' پنجم و ششم ساکن *

تسول . اول مفتوح ' دوم مضموم *

تمسامان . اول مکسور ' دوم ساکن *

تنس . اول و دوم مفتوح *

توزر . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

تومرت (ابن) . اول مضموم سوم مفتوح ' چهارم ساکن *

جدمیوي . اول ' سوم و پنجم مکسور ' دوم و چهارم ساکن *

جزوله . اول و دوم مضموم ' چهارم مفتوح *

جنفیسي . بروزن جدمیوي . دیکھو اوپر *

الجواس . سوم مفتوح ' چهارم مشدد و مفتوح *

جهور . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *

حدیر بن **واسنوا** . لفظ اول مین اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن . لفظ سوم مین سوم ساکن . چهارم مضموم *

حزمون (علي ابن) . اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مضموم *

حفصون (ابن) . بروزن حزمون . دیکھو اوپر *

حکیمه . اول مضموم ' دوم و چهارم مفتوح ' سوم ساکن *

حوراء . اول مفتوح ' دوم ساکن *

خرداذبه (ابن) . اول مضموم ' دوم ساکن ' سوم ' و پنجم و ششم مفتوح *

ابو **الخصال** . خائے معجمه مکسور *

ابو **الخطار** حسام بن **ضرار** . خطار مین اول مفتوح ' دوم مشدد ؛ حسام مین اول مضموم ؛ ضرار مین اول مکسور *

الخنوت . سوم مكسور، چهارم مشدد و مفتوح، پنجم ساكن *
دلايه . اول و چهارم مفتوح *
رنميير (ابن) . اول مضموم، دوم ساكن، سوم مكسور *
رزين . اول مفتوح، دوم مكسور *
ريه . اول مفتوح، دوم مشدد و مفتوح *
زجندر . اول و دوم مضموم، سوم ساكن، چهارم مفتوح *
زلاقه . اول و چهارم مفتوح *
زهر (والدهٔ ابو عبد الله محمد) . اول و دوم مفتوح *
زهر (عبد الملك بن ابي العلاء) . اول مضموم، دوم ساكن *
زهير . اول مضموم، دوم مفتوح، سوم ساكن *
زيابه تيمي (ابن) . لفظ اول مين اول و چهارم مفتوح، دوم مشدد . لفظ دوم مين اول مفتوح دوم ساكن، سوم مكسور *
ساحر (والدهٔ ابو يوسف يعقوب) . حائے حطي مكسور *
سبطاط . اول مكسور، دوم ساكن *
سبع بن حيان . لفظ اول مين اول مفتوح، دوم ساكن؛ لفظ سوم مين اول مفتوح، دوم مشدد و مفتوح *
سبو . اول مفتوح، دوم مضموم *
بنو سجوت . اول مضموم، دوم مشدد و مضموم *
سرطه . اول و سوم مفتوح، دوم ساكن *
سكاك . اول مفتوح *
السليم (محمد بن) . سوم مفتوح، چهارم مكسور *
سمح (بن مالك خولاني) . اول مفتوح، دوم ساكن . خولاني مين خائے معجمه مفتوح *

سمورة . اول و چهارم مفتوح ٬ دوم مشدد و مفتوح ٬ سوم ساکن *
میباني . اول مفتوح *
میر (ابن ابي بکر بن تاشفین) . اول مکسور *
میو سیرات . اول ٬ سوم و چهارم مکسور ٬ دوم ساکن *
شانجه . سوم ساکن ٬ چهارم مضموم *
شفشاوه . اول و پنجم مفتوح ٬ دوم ساکن *
شقوبیه . اول و دوم مضموم ٬ چهارم مکسور ٬ پنجم مفتوح *
شقوره . اول و دوم مضموم ٬ چهارم مفتوح *
شلب تره . لفظ اول مین اول مفتوح ٬ دوم ساکن ؛ لفظ دوم مین اول مکسور ٬ دوم مشدد و مفتوح *
شلبر . اول و سوم مفتوح ٬ دوم مشدد و مفتوح *
شلمنکه . اول ٬ دوم ٬ سوم و پنجم مفتوح ٬ چهارم ساکن *
شماخ . اول مفتوح ٬ دوم مشدد و مفتوح *
شمنت . اول و دوم مضموم ٬ سوم ساکن *
شنتره . اول ٬ سوم و چهارم مفتوح ٬ دوم ساکن *
شنتیاقو . اول و چهارم مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور ٬ ششم مضموم *
شهید (ابو عامر احمد بن عبد الملک بن) . اول مضموم ٬ دوم مفتوح ٬ سوم ساکن *
صبح (والدۂ هشام المؤید) . اول مضموم ٬ دوم ساکن *
طالقه . سوم مکسور ٬ چهارم مفتوح *
طبني . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *
طرش . اول مضموم ٬ دوم مشدد و مضموم *

طرکوله . اول و پنجم مفتوح ' دوم مشدد و مفتوح ' سوم مضموم *
طلبیرة . اول ' دوم ' سوم و پنجم مفتوح ' چهارم ساکن *
طلمیثه . اول مضموم ' دوم و چهارم ساکن ' سوم و پنجم مفتوح *
طوسي (ابو عبد الرحمان) . اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور *
بنو عبید . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
عرجي . اول مفتوح ' دوم ساکن ' سوم مکسور *
ابن عشیر . اول مفتوح ' دوم مکسور *
عفراء . اول مفتوح ' دوم ساکن *
ابن عفیف . اول مفتوح ' دوم مکسور *
عقاب (مقام کا نام) . اول مفتوح *
ابن عکاشه . اول مضموم ' چهارم مفتوح *
ابن علوي (عبد المومن) . اول و دوم مفتوح ' سوم مکسور *
علیه . اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم مشدد و مفتوح *
عنبسه بن سحیم . لفظ اول میں اول ' سوم و چهارم مفتوح ' دوم ساکن ؛ لفظ سوم میں اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
عمر (بن عبد الرحمان) . اول مفتوح ' دوم ساکن *
غیدقان . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *
فاصکه بن ومزال . لفظ اول میں سوم ساکن ' چهارم مفتوح ؛ لفظ سوم میں اول و دوم مفتوح *
الفرج (قلعه) . سوم مفتوح ' چهارم ساکن *
فصکه . اول و سوم مفتوح ' دوم ساکن *
فضاله بن عبید . لفظ اول میں اول مضموم ' چهارم مفتوح ؛ لفظ سوم میں اول مضموم ' دوم مفتوح ' سوم ساکن *
فنزارة . اول و پنجم مفتوح ' دوم ساکن *

ابن قبطرله . اول و پنجم مضموم ٬ دوم و چهارم ساکن ٬ سوم مفتوح *
قسي (احمد ابن) . اول مفتوح ٬ دوم مکسور *
ابن القصيره . سوم و ششم مفتوح ٬ چهارم مکسور *
قصيط . اول مضموم ٬ دوم مفتوح ٬ سوم ساکن *
قطن . اول و دوم مفتوح *
قعطل . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *
قلمريه . اول و دوم مضموم ٬ سوم ساکن ٬ چهارم مکسور ٬ پنجم مفتوح *
قليه . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح *
قنطش . اول مفتوح ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *
قنون . اول مفتوح ٬ دوم مشدد و مضموم *
کباشي . اول مضموم ٬ چهارم مکسور *
کست . اول مضموم ٬ دوم ساکن *
کونکه . اول مضموم ٬ دوم و چهارم مفتوح ٬ سوم ساکن *
لبله . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *
لبونه . اول مضموم ٬ دوم مشدد و مضموم ٬ سوم ساکن ٬ چهارم مفتوح *
لذريق . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مکسور *
لمتونه . اول و سوم مضموم ٬ دوم ساکن ٬ پنجم مفتوح *
لمطه . اول و سوم مفتوح ٬ دوم ساکن *
ليون . اول و دوم مضموم *
مارتله . سوم ساکن ٬ چهارم مضموم ٬ پنجم مفتوح *
متيجه . اول و چهارم مفتوح ٬ دوم مشدد و مکسور *
بنو مجبر . اول مضموم ٬ دوم ساکن ٬ سوم مفتوح *

ابن محشوه . اول و چهارم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم مضموم *

مراکش . اول مفتوح ٔ دوم مشدد ٔ چهارم مضموم *

مرتله . اول و چهارم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم مضموم *

مرزدغ . اول ٔ دوم و چهارم مفتوح ٔ سوم ساکن *

مزغنه . اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ چهارم مشدد و مفتوح *

مسکاله . اول ٔ دوم و پنجم مفتوح ٔ سوم مشدد و مفتوح .

مسوفه . اول مضموم دوم مشدد و مضموم ٔ سوم ساکن ٔ چهارم مفتوح .
سین مهمله پر فتحه خفیفه بهي بولا جاتا هي *

مشريط . اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مکسور *

مصحفي . اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مفتوح ٔ چهارم مکسور *

مطيب الاندلس . لفط اول مين اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ سوم
مشدد و مفتوح *

معدان . اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

معن بن صمادح . لفظ اول مين اول مفتوح ٔ دوم ساکن *

ابن مغن (ابو الحسن) . مغن مين اول مضموم اوڑ دوم ساکن *

المقدم . سوم مضموم ٔ چهارم مفتوح ٔ پنجم مشدد و مفتوح *

مکاده . اول و چهارم مفتوح ٔ دوم مشدد و مفتوح *

ملکه . اول و سوم مفتوح ٔ دوم ساکن *

ملاله . اول و چهارم مفتوح ٔ دوم مشدد *

ملويه . اول مضموم ٔ دوم ساکن ٔ سوم مکسور ٔ چهارم مفتوح *

ميهدمان . اول مفتوح ٔ دوم ساکن ٔ سوم ?

ميرقه . اول و چهارم مفتوح ٔ دوم مضموم ٔ سوم ساکن *

نصير (موسي بن) . اول مضموم ٔ دوم مفتوح ٔ سوم ساکن *

لقاوس . اول ؟ ، چهارم مضموم *

و اسنار . سوم ساکن *

و انسیفن . سوم و پنجم ساکن ، چهارم مکسور ، ششم مفتوح *

و بل . اول مفتوح ، دوم ساکن *

ورغه . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن *

ورکناس . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن ، چهارم مشدد *

الوزغي . سوم و چهارم مفتوح ، پنجم مکسور *

هجفجف . اول ، و دوم و چهارم مفتوح ، سوم ساکن *

هزرجي . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن ، چهارم مکسور *

هسکوره . اول و پنجم مفتوح ، دوم ساکن ، سوم مضموم *

ابن همشک . لفظ دوم مین اول مفتوح ، دوم مضموم ، سوم ساکن *

هوزني . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن ، چهارم مکسور *

هیلان . اول مفتوح ، دوم ساکن *

یثربي . اول مفتوح ، دوم ساکن ، سوم و چهارم مکسور *

یخلفتن . اول ، سوم و پنجم مفتوح ، دوم و چهارم ساکن *

بنو یفرن . اول و سوم مفتوح ، دوم ساکن *

یوجان هنتاتي . لفظ اول مین اول و دوم مضموم ، سوم مشدد ؛
لفظ دوم مین اول مفتوح ، دوم ساکن ، پنجم مکسور *

یهنا . اول مفتوح ، دوم ساکن *

یمجیت . اول و سوم مکسور ، دوم ساکن *

۱ ـ فهرست اسماء رجال و قبائل

ابراهیم، ۳۳۰
ابراهیم (المعروف به زویلی)، ۲۷۲ تا ۲۷۴
ابراهیم بن ابی یوسف، ۳۰۸
ابراهیم بن جامع، ۳۱۰
ابراهیم (بن موسول الضریر)، ۲۳۴
ابن ابی جمرة، ۲۷۵
ابن ابی زید، ۲۷۶
ابن ابی عامر (دیکهو ابو عامر محمد بن عبد الله ابن ابی عامر)، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۹، ۵۲
ابن افطس (الملقب به مظفر)، ۶۹
ابن الافطس المتوکل، ۱۳۲
ابن تومرت، ۸۳، ۱۷۵، ۱۷۶ تا ۱۹۳، ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۵۱، ۲۵۹، ۲۷۶، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۳۱۰، ۳۱۴، ۳۲۳، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۵۵
ابن حبیب، ۲۷۶
ابن حفصون، ۵۹
ابن خرداد به فارسی، ۳۴۴
ابن رذمیر، ۱۷۳
ابن رشیق، ۱۱۵، ۱۲۵
ابن رند (علی الناصر لدین النبی)، ۲۵۰
ابن الربیق، ۲۵۵، ۲۵۸، ۳۲۰، ۳۶۳
ابن زیابه تمیمی، ۲۹۹
ابن زیادة الله طبنی، ۳۵۲
ابن سنا (بادشاه)، ۲۹۸
ابن سید اللص، ۲۱۴
ابن طاهر (ابو عبد الرحمان محمد)، ۱۱۴
ابن عباد، ۵۹
ابن عبد العزیز ابو بکر، ۱۲۵
ابن العریف (ابو عبد الله محمد بن یحیی)، ۲۶
ابن عکاشه، ۵۷، ۱۲۳
ابن عمرو، ۶
ابن فیاض اندلسی، ۳۴۴، ۳۶۶
ابن اللبانه (ابو بکر محمد بن عیسی)، ۱۴۰ تا ۱۵۴
ابن مالک سمح خولانی، ۱۰
ابن مبارک، ۱۱۵، ۱۱۶
ابن الملح، ۲۱۲
ابن هانی (ابو القاسم محمد)، ۱۰۲
ابن یونس، ۲۷۶، ۲۷۷
ابن ییجیت، ۳۳۴
ابو ابراهیم اسحاق (ابن ملکون کا بیٹا)، ۲۳۵
ابو ابراهیم اسحاق بن امیر المومنین ابو یعقوب یوسف بن عبد المومن، ۲۲۷
ابو ابراهیم اسحاق بن محمد (ابن غانیه)، ۲۶۹
ابو ابراهیم اسماعیل (بن یحیی هزرجی)، ۳۲۳، ۳۳۴
ابو اسحاق ابراهیم زویلی، ۲۷۳
ابو اسحاق ابراهیم بن سفیان، ۱۲
ابو اسحاق ابراهیم بن عبد الملک المعروف به ابن ملکون، ۲۳۵
ابو الاصبغ عیسی بن حجاج حضرمی، ۸۵

ابو بکر (المعروف بہ ابن القصیرہ) ' ۱۵۸ ' ۱۵۹
ابو بکر بن جد ' ۲۷۷
ابو بکر بن درید ' ۲۹
ابو بکر بندود بن یحییٰ قرطبی ' ۱۳۹
ابو بکر بن صائغ المعروف بہ ابن باجہ ' ۲۳۷
ابو بکر بن عبداللہ بن ابی حفص عمر اینتی ' ۲۶۱
ابو بکر بن ہانی ' ۲۸۹
ابو بکر بن یوسف بن تاشفین ' ۱۹۹
ابو بکر ہاشی ۱۷۶
ابو بکر محمد بن الحسن زبیدی ۲۴ ' ۸۵
ابو بکر محمد بن طفیل ' ۲۳۷ تا ۲۴۰
ابو بکر محمد بن عمار ' ۱۰۲ تا ۱۲۳ ' ۱۲۵
ابو بکر محمد بن محمد المعروف بہ ابن قبطرنہ ' ۱۷۰
ابو بکر محمد بن وزیر ابو مروان عبد الملک بن ابی العلا زہر بن عبد الملک بن زہر ' ۷۹ ' ۸۱
ابو جعفر احمد بن سعید بن دب ' ۴۰
ابو جعفر احمد بن عطیہ ' ۱۹۸ ' ۱۹۹ ' ۲۰۰
ابو جعفر احمد بن محمد المعروف بہ ابن البتی (یا البنی) ' ۱۶۸
ابو جعفر احمد بن محمد بن عبد الرحمان بن عیاش ' ۳۲۴
ابو جعفر احمد بن محمد بن یحییٰ حمیری ' ۲۹۹ تا ۳۰۳
ابو جعفر احمد بن مضاء ' ۲۵۶ ' ۲۶۳
ابو جعفر احمد بن منیع ۳۱۲ '
ابو جعفر احمد بن موسیٰ المعروف بہ ابن بقنہ ' ۵۷
ابو جعفر محمد ابن جریر طبری ' ۴۲ تا ۴۳ ' ۳۴۶
ابو جعفر المنصور عباسی ' ۱۳ ' ۸۷
ابو حامد الغزالی ' ۱۶۹ ' ۱۷۶
ابو الحجاج ' ۵۱
ابو الحجاج یوسف بن عیسیٰ الاعلم ' ۱۰۶
ابو الحجاج یوسف المعروف بہ المرانی ' ۲۳۶ ' ۳۱۲
ابو الحزم جہور بن محمد بن جہور بن عبید اللہ ابن محمد بن غمر بن یحییٰ بن عبد الغافر بن ابی عبدہ ' ۵۳ ' ۵۵ تا ۵۶
ابو الحسن اشعری ' ۱۸۵
ابو الحسن علی بن بسام ' ۱۷۰
ابو الحسن علی بن عمر بن عبد المومن ' ۳۱۴
ابو الحسن علی بن عیاش ' ۳۱۱ ' ۳۲۴
ابو الحسن مالقی (علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمان) ' ۲۵۶ تا ۲۵۹
ابو الحسن (جعفر بن عثمان الملقب بہ) مصحفی ' ۲۱ تا ۲۴
ابو الحسن بن مغن ' ۲۶۳
ابو الحسن یحییٰ ابن اسماعیل بن عبد الرحمان بن اسماعیل بن عامر بن مطرف بن موسیٰ بن ذی النور الملقب بہ مامون ' ۶۸
ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشا پوری ' ۱۲
ابو الحسین ہوزنی اشبیلی ' ۲۴۲
ابو حفص عمر ازناج ' ۱۹۸ ' ۳۳۹
ابو حفص عمر اینتی ' ۱۹۹ ' ۲۱۰ ' ۲۲۰
ابو حفص عمر بن ابی زید ہنتاتی ' ۲۶۱
ابو حفص عمر بن عبد المومن ' ۲۳۴
ابو حفص عمر الملقب بہ الرشید (ابو یوسف یعقوب کا بھائی) ' ۲۷۴ ' ۲۷۵

ابو الحکم منذر بن سعید بلوطی ، ۳۶۷
ابو حمامه ، ۱۳۵
ابو حنیفه (امام) ، ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰
ابو الخطار حسام بن ضرار کلبی ، ۱۰
ابو الخیار مسعود بن سلیمان بن مفلت فقیه ، ۳۱
ابو الربیع سلیمان بن ابی حفص عمر بن عبد المومن ، ۳۲۷
ابو الربیع سلیمان بن عبد الله بن عبد المومن ، ۲۶۹ ، ۲۷۴ ، ۲۷۵ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸
ابو زکریا (ابن ملکون کا بیٹا) ، ۲۳۵
ابو زکریا یحیی بن ابی ابراهیم هزرجی، ۳۲۶
ابو زکریا یحیی (ابن ابی یعقوب ابن عبدالمومن)، ۲۲۴، ۲۵۹، ۲۷۳، ۳۲۵
ابو زید عبدالرحمان بن عمر بن عبدالمومن، ۲۶۴ ، ۳۱۳، ۳۱۴
ابو زید عبد الرحمان بن موسیٰ ، ۳۱۴
ابو زید عبد الرحمان بن موسیٰ بن یوجان هنتاتی ، ۲۶۲ ، ۳۰۸ ، ۳۱۳
ابو السری سهل بن ابی غالب خزرجی، ۲۷
ابو سعید عثمان بن ابی حفص ، ۳۱۵
ابو سعید عثمان بن عبد الله بن ابراهیم بن جامع ، ۳۱۰، ۳۱۱
ابو الطیب متنبی ، ۲۸۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۱
ابو العاص (الحکم بن هشام ربضی کی کنیت) ، ۱۵
ابو عامر احمد بن عبد الملک بن شهید ، ۵۰ ، ۵۱
ابو عامر محمد بن (عبد الله بن) ابی عامر (محمد بن ولید بن یزید بن عبد الملک بن عامر معافری قحطانی (دیکھو ابن ابی عامر اور منصور)، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ ، ۳۳ ، ۶۹ ، ۲۱۴ ، ۳۵۴، ۳۶۱ ، ۳۶۷

ابو العباس احمد بن ابراهیم بن مطرف مری ، ۲۸۹
ابو العباس احمد الناصر، ۲۷۰
ابو عبد الرحمان (المستکفی بالله کی کنیت)، ۵۲
ابو عبد الرحمان طوسی ، ۲۴۲
ابو عبد الرحمان محمد بن طاهر، ۱۱۴
ابو عبد الرحمان محمد بن عبد الرحمان بن عبید الله بن عبد الرحمان الناصر، ۵۰
ابو عبدالله (ابن ملکون کا بیٹا) ، ۲۳۵
ابو عبد الله ، ۲۳۱
ابو عبد الله ابو یحیی محمد بن علی بن ابی عمران ضریر، ۳۰۹، ۳۱۰
ابو عبدالله بن عیاش، ۲۶۲ ، ۲۶۳ ، ۳۱۱ ، ۳۲۴، ۳۲۵
ابو عبد الله بن میمون ، ۲۰۸
ابو عبد الله شافعی (امام)، ۴۲
ابو عبد الله عاصمی نحوی ، ۲۹
ابو عبد الله محمد بن ابی بکر ابن ابی حفص الملقب به الفیل ، ۲۶۱
ابو عبدالله محمد بن ابی الخصال ، ۱۶۴ ، ۱۷۰ تا ۱۷۴
ابو عبد الله محمد بن ابی سعید بن شرف جذامی ، ۳۵۲
ابو عبد الله محمد بن ابی الفضل سیبانی، ۱۱
ابو عبد الله محمد بن ابی نصر حمیدی ، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۸ ، ۲۹ ، ۶۶
ابو عبد الله محمد بن ابی یوسف ، ۸۱ ، ۲۶۲
ابوعبدالله محمد بن اسحاق (ابن غانیه)، ۲۷۳ ، ۲۷۴
ابو عبدالله محمد بن اسحاق تمیمی، ۲۲
ابو عبدالله محمد بن حبوس، ۲۱۱ ، ۲۱۳

ابو عبد اللہ محمد بن حمدین ، ۱۶۸
ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن قاسم، ۵۳
ابو عبد اللہ محمد بن غالب بلنسی المعروف بہ رصافی ، ۲۱۵ تا ۲۲۰
ابو عبد اللہ محمد بن مروان ، ۳۱۲
ابو عبد اللہ محمد بن واسع ، ۲۸۴
ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ المعروف بہ ابن العریف ، ۲۶
ابو عبد اللہ محمد بن یخلفتن ابن احمد فازازی ، ۳۱۱ ، ۳۲۴
ابو عبدہ (وزیر) حسان بن مالک بن ابی عبدہ ، ۲۹
ابو عبید بکری اندلسی قرطبی ۱۹۰ ، ۳۴۳ تا ۳۴۴
ابو العتاهیہ (اسماعیل) ، ۱۶۵
ابو العلاء ادریس ، ۳۳۰
ابو العلاء ادریس بن ابراهیم بن جامع ، ۲۴۱ ، ۳۱۰
ابو العلاء ادریس بن یوسف بن عبد المومن ، ۳۱۵
ابو العلاء بن سلیمان المعری ، ۱۶۶
ابو العلاء زهر بن عبد الملک بن زهر، ۱۴۷
ابو العلاء صاعد بن حسن ربعی لغوی بغدادی ، ۳۲ تا ۳۳
ابو علی حسن بن رشیق ، ۶۶
ابو علی عمر بن موسیٰ بن عبد الواحد شرقی ، ۳۲۵
ابو علی قالی ، ۲۰ ، ۲۶
ابو عمر احمد بن محمد بن دراج قسطلی (شاعر)، ۱۹ تا ۲۱ ، ۲۴ ، ۳۵
ابو عمران (عیسیٰ بن عمران تازی کا بیٹا)، ۲۴۳ ، ۲۴۴
ابو عمران موسیٰ بن علی ضریر، ۳۳۴
ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ بن عمران ، ۳۱۳ ، ۳۲۴
ابو عمر زاهد مطرز غلام ثعلب ، ۲۸
ابو عمرو (عباد بن قاضی ابو القاسم لخمی کی کنیت)، ۸۵
ابو فراس ، ۱۲۴
ابو الفضل جعفر بن احمد المعروف بہ ابن محشوہ ، ۲۴۲ ، ۲۶۲
ابو القاسم (یحییٰ بن علی المعتلی کی کنیت) ، ۴۹
ابو القاسم احمد بن بقی ، ۲۸۳ ، ۳۱۲
ابو القاسم احمد بن محمد، ۲۶۳
ابو القاسم بن الجد معروف بہ احدب ، ۱۷۰
ابو القاسم عبد الرحمان بن محمد بن ابی جعفر (وزیر)، ۲۰۱
ابو القاسم قالمی عبد الرحمان ، ۱۹۸، ۲۰۰ ، ۲۴۲
ابو القاسم محمد بن اسماعیل ابن عباد لخمی ، ۴۸ ، ۵۱ ، ۶۸ ، ۸۴ ، ۸۵
ابو القاسم محمد بن عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد، ۹۱ ، ۹۲
ابو القاسم محمد بن هانی، ۱۰۲
ابو القاسم المعتمد علی اللہ ، ۶۶
ابو قصبہ (عبد الرحمان جزولی)، ۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۱۸
ابو محمد (ابو محمد علی بن احمد بن حزم کا بیٹا) فقیہ ، ۴۲
ابو محمد (یحییٰ بن علی المعتلی کی کنیت)، ۴۹
ابو محمد ابن قتیبہ ، ۷۰
ابو محمد بن عفیف ، ۳۵۲
ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمان ازدی اشبیلی ، ۲۷۰
ابو محمد عبد العزیز بن امیر المومنین

ابو یعقوب بن عبد المومن ، ۳۲۹ ، ۳۳۰
ابو محمد عبد العزیز ابن عمر بن ابی زید هنتاتی ، ۳۲۵
ابو محمد عبد اللہ بن جبل ، ۲۰۰
ابو محمد عبد اللہ بن علی هوزنی ، ۸۵
ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر فرغانی ، ۴۲
ابو محمد عبد المجید بن عبدون ، ۷۰ تا ۸۱ ، ۱۵۹ ، ۱۶۷ ، ۱۷۰
ابو محمد عبد الملک هـزوتی ، ۲۳۵ تا ۲۳۷
ابو محمد عبد الواحد بن ابی حفص (عمر اینتی) ، ۳۱۳ ، ۳۱۹
ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم ، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۸ تا ۳۱ ، ۴۰ تا ۴۵ ، ۵۰
ابو محمد عیاش بن عبد الملک بن عیاش ، ۲۰۰ ، ۲۴۲
ابو محمد مالقی ، ۲۴۳
ابو محمد واسنار ، ۳۳۴
ابو مروان (بن ابی الخصال) ، ۱۷۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۴
ابو مروان بن حیان (مصنف اخبار اندلس) ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۳۳
ابو مروان بن رزین ، ۶۸
ابو مروان عبد الملک بن ابی عامر الملقب به مظفر ، ۳۵
ابو مروان عبد الملک بن ادریس جزیری ، ۲۴
ابو مروان عبد الملک بن زهر (وزیر) ، ۷۹
ابو مروان عبد الملک بن یوسف بن سلیمان ، ۳۲۵
ابو المسک (کافور خصی) ، ۲۳۷
ابو المطرب ، ۱۳
ابو المطرف (عبد الرحمان بن هشام المستظهر کی کنیت) ، ۵۰
ابو المطرف عبد الرحمان بن محمد الملقب به الناصر لدین اللہ ، ۳۶۶
ابو المظفر ابو مروان عبد الملک بن المنصور ابو عامر محمد ابن ابی عامر ، ۲۷
ابو منصور ثعالبی ، ۳۵
ابو موسیٰ عیسیٰ بن عبد المومن ، ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۳۲۵
ابو الولید (محمد بن هشام المهدی کی کنیت) ، ۳۶
ابو الولید (اسماعیل بن قاضی اسماعیل لخمی کی کنیت) ، ۸۵
ابو الولید (هشام بن عبد الرحمان کی کنیت) ، ۱۴
ابو الولید (هشام المؤید بن الحکم المستنصر کی کنیت) ، ۲۲
ابو الولید احمد بن عبد اللہ بن احمد بن زیدون ، ۹۶ تا ۱۰۲
ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن رشد ، ۲۳۸ تا ۲۴۱ . ۳۰۳ تا ۳۰۶
ابو الولید محمد بن جهور ، ۵۷
ابو هریره ، ۱۱
ابو یحییٰ (ابو یوسف یعقوب کا بهائی) ، ۲۷۹ ، ۲۸۰
ابو یحییٰ ابو بکر بن عبد اللہ ابن حفص عمر اینتی ، ۲۸۱ ، ۲۸۳
ابو یحییٰ محمد بن مَعْن صمادح الملقب به معتصم (دیکهو المعتصم بن صمادح) ، ۶۹ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰
ابو یعقوب (یوسف بن عبد المومن امیر المومنین) ، ۱۸۶ ، ۲۰۱ ، ۲۱۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۱ ، ۲۳۳ تا ۲۶۰ ، ۲۶۸ ،

۳۱۰، ۳۱۱، ۳۲۹، ۳۴۲، ۳۴۵، ۳۵۵
ابو یعقوب یوسف بن تاشفین لمتونی (امیرالمسلمین)، ۸۳
ابو یوسف (بن عبدالمومن)، ۲۲۳
ابو یوسف المنصور، ۳۲۳
ابو یوسف (بن ابی یعقوب) یعقوب بن یوسف بن عبدالمومن ابن علی ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۴۸، ۳۱۴، ۳۴۲، ۳۴۵، ۳۵۶
الحکم (بن هشام الملقب به ربضی)، ۱۵، ۱۶
احمد الحاجب، ۲۸۷
احمد بن حنبل (امام)، ۲۶۳
احمد بن خالد، ۵۲
احمد بن قسی، ۲۰۹، ۲۱۰
احمد بن منیع ابو جعفر، ۳۲۴
ادریس (علی بن حمود کا بیٹا)، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۸۵
ادریس (بن یحیی بن علی المعتلی) العالی، ۴۹، ۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۳ تا ۶۵
ادفنش، ۶۸، ۱۱۱ تا ۱۱۴، ۱۲۵، ۱۲۸، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۴، ۲۸۹، ۲۹۲، ۲۹۹، ۳۰۹، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۶۳
ارسطا طالیس، ۲۴۰، ۲۴۱، ۳۰۵
ارقم (بن محمد بن سعد)، ۲۴۸
اسحاق (ابو عبدالله محمد بن ابی یوسف کا بیٹا)، ۳۰۷
اسماعیل (المعتضد بالله عبادی کا بیٹا)، ۸۷، ۹۱
اسماعیل (قاضی ابوالقاسم محمد بن اسماعیل کا بیٹا)، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۸۵
اسماعیل بن اسحاق المنادی شاعر، ۴۰
اسماعیل بن ذی النون، ۶۸
اسماعیل بن یحیی هزرجی ابو ابرهیم ۲۳۰ تا ۲۳۲
اشعریه، ۱۸۲
اغالبه، ۳۵۱
اغلب بن محمد بن ابراهیم بن اغلب تمیمی، ۳۵۱
افریقش، ۳۴۶
ام الحکم بنت سلیمان المستعین، ۵۱
امرو القیس، ۳۰، ۹۷
امیره بنت حسن بن قنون، ۴۸
ایوب جدمیوی، ۳۳۴
ببوج، ۳۲۰، ۳۶۳
بدر (بن محمد بن سعد)، ۲۴۸
براذعی، ۲۷۶
بربر، ۸، ۶۴، ۶۵
برهنونی، ۳۲۰
برغواطه، ۶۳، ۶۴
بریهہ، ۳۴
بطرو ابن الریق، ۲۷۸
بقی بن مخلد، ۲۶۳
بلج ابن بشر، ۱۰
بلجین، ۱۳۲، ۱۳۳
بنت الصحراویه، ۱۹۹
بنت عریف، ۱۴۷
بنو ابن غانیه، ۲۶۵، ۲۶۶، ۳۱۵
بنو امیه، ۶، ۱۰، ۱۲، ۳۹، ۵۰، ۵۳ تا ۵۵، ۶۶، ۸۶، ۲۰۶، ۲۲۷، ۲۵۱، ۳۵۱، ۳۶۶
بنو برزال، ۵۸، ۶۸، ۱۸۹
بنو جهور، ۹۷
بنو حماد، ۲۰۴، ۳۴۹
بنو زرت، ۳۴۸
بنو زیری بن مناد، ۲۲۱
بنو سجوت، ۱۳۵

بنو سعد ، ۱۶۵
بنو سلیم ، ۳۴۵
بنو طاهر ، ۱۱۴
بنو طی ، ۱۶۵
بنو عباد ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۳۶۸
بنو عباس ، ۱۳ ، ۱۵۸ ، ۱۷۷ ، ۲۰۳ ، ۲۶۷ ، ۲۷۰ ، ۳۴۵ ، ۳۵۱
بنو عبد العزیز ، ۱۱۴
بنو عبد المومن ، ۱ ، ۱۸۲ ، ۳۳۹ ، ۳۵۶
بنو عبید ، ۲۰۴ ، ۲۲۱ ، ۲۲۵ ، ۳۱۸ ، ۳۲۶ ، ۳۴۵ ، ۳۴۶ ، ۳۵۱
بنو لمتونه ، ۹۱ ، ۱۹۹
بنو مجبر ، ۱۹۶
بنو مزغنه ، ۳۴۹
بنو مسوفه ، ۹۱ ، ۹۲
بنو مظفر ، ۷۰
بنو هود ، ۶۷ ، ۱۱۵
بنو یفرن ، ۶۵
تاشفین بن علی بن یوسف ، ۱۹۸ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳ ، ۳۵۶
تاشفین بن یوسف ، ۹۱ ، ۹۲
تسول ، ۲۴۳
تقی الدین ، ۲۸۶
تمیم بن معز بن بادیس بن منصور بن زیری بن مناد ، ۳۵۱
تمیم داری ، ۱۱
تونس ، ۳۴۸
جدمیوه ، ۳۳۷
جزوله ، ۳۳۸
جشم بن بکر ، ۲۲۳
جعفر بن یحیی برمکی ، ۱۱۱
الجماعت ، ۱۸۵ ، ۱۹۳ ، ۱۹۹ ، ۲۱۰ ، ۲۳۲ ، ۲۴۴ ، ۳۳۳ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵
الجموع ، ۳۳۸
جنفیسه ، ۳۳۷ ، ۳۳۸
جوهر (معز کا خادم) ، ۳۴۷
جهور بن محمد بن جهور ، ۶۸
حاحة ، ۳۳۸ ، ۳۶۰
حام بن نوح ، ۳۴۶
حبیب (بن اوس ابو تمام الطائی) ، ۱۶۵
حبیب بن ابو عبده فهری ، ۸ ، ۱۰
حجاج (بن یوسف) ، ۱۷۲
حجاج بن ابراهیم تجیبی ، ۲۴۴ تا ۲۴۶
حدیر بن واسنوا ، ۱۳۵
حذیفه بن بدر ، ۱۲۴
حسان (بن ثابت) ، ۱۶۵
حسن (ابن قاسم بن حمود) ، ۴۷ ، ۴۸ ، ۵۹ ، ۶۰ ، ۶۸ ، ۸۴
حسن (بن یحیی بن علی المعتلی) ، المستعلی ، ۴۹ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۶۰ ، ۶۱
حسن (بن عبد المومن) ، ۲۶۹ ، ۲۷۰
حسن (بن ادریس بن علی) ، ۵۹ ، ۶۳
حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب ، ۱۷۶
حسن بن علی بن ابی طالب ، ۳۸
حسن بن قنون ، ۴۹
حسین بن عبد الله بن ابراهیم ابن جامع ، ۳۱۱
حسین بن علی بن ابی طالب ، ۳۱۲
حصری ، ۱۳۷ ، ۱۳۸
الحطیئة ، ۲۹۴
الحکم (اول) ، ۱۷
الحکم بن سلیمان بن الناصر ، ۳۹
الحکم المستنصر بالله ، ۲۱ ، ۲۴ ، ۳۹ ، ۲۳۵ ، ۳۶۱ ، ۳۶۶ ، ۳۶۷
الحکم بن هشام ربضی ، ۱۵
حکیمه ، ۳۲۳
حماد ، ۳۰۴
حمد ذهبی ، ۱۸۳

حمود بن میمون بن احمد ... بن علی بن ابی طالب ، ۳۸
حمیدی (دیکھو ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر) ، ۲۲ تا ۲۳ ، ۴۰ ، ۴۱
حمیر ، ۳۴۶
حنش بن عبد اللہ صنعانی ، ۱۱
حنفاء (گھوڑا) ، ۱۲۴
حوراء (ہشام بن عبد الرحمان الداخل کی والدہ) ، ۱۴
حوراء (المستکفی باللہ کی والدہ) ، ۵۲
خالد سعدی ، ۱۶۵
الخمسین ، ۱۸۵ ، ۱۹۳
خیران عامری ، ۶۹
الداخل ، ۱۲ ، ۱۳
دارا بن دارا ، ۸۳
داود بن ابی ہند بن ابی عثمان نہدی ، ۱۲
داود بن علی بن خلف اصبہانی ظاہری ، ۴۲
دجال ، ۱۸۶
دکالہ ، ۳۳۸
راح ، ۱۳
الراضی باللہ ، ۱۲۲ ، ۱۳۷
رجراجہ ، ۳۳۸
رزق اللہ برغواطی ، ۶۳
روحی ، ۶۹
ریاح ، ۲۲۳
ریحان بینک (دیکھو ریحان خصی)
ریحان خصی ، ۲۶۲ ، ۳۱۱
زبیر (بن محمد بن سعد) ، ۲۴۸
زبیر بن علی بن یوسف بن تاشفین ، ۱۹۱
زبیر بن نجاح ، ۳۱۸
زرقاء الیمامہ ، ۱۶۶
زغبہ ، ۲۲۳
زکریا بن یحیی بن ابی ابراہیم اسماعیل ہزرجی ، ۳۲۳
زناتہ ، ۳۴۳
زہر ، ۳۰۷
زہیر شاعر ، ۹۷
زہیر عامری (خادم) ، ۶۹
زیری بن مناد ، ۳۵۱
زیاد بن نابغہ تمیمی ، ۱۰
زینب بنت موسی الضریر ، ۲۳۴
ساحر ، ۲۶۰
سامی ، ۶۴
سبع بن حیان ، ۲۵۰
سحنون ، ۲۷۶
سرطہ ، ۳۳۷
سطیفی ، ۶۰ تا ۶۲
سعد بن ابی وقاص ، ۱۲
سعد بن منذر ، ۵۲
سکات برغواطی ، ۶۳
سکندر (ذوالقرنین) ، ۱۹۰
سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن عبدالرحمان الناصر (المستعین باللہ الظافر بحول اللہ) ، ۳۷ ، ۳۸ تا ۴۵
سلیمان بن داود (پیغمبر) ، ۹
سلیمان بن عبد الملک ، ۹ ، ۱۰
سلیمان بن مرتضی ، ۵۰
سلیمان بن ہود الملقب بہ الموتمن ، ۶۷
سمح بن مالک خولانی ، ۱۰
سیدۂ کبری ، ۱۳۷ ، ۱۴۷
سیر بن ابی بکر بن تاشفین ، ۱۳۵ ، ۱۵۹
سیر بن اسحاق بن محمد ، ۳۱۸
شبیب سعدی ، ۱۶۵
شریف طلیق مروانی ، ۲۱۳ ، ۲۱۴
شعبان ، ۲۸۶ تا ۲۸۸
شماخ بن ضرار شاعر ، ۳۱

صبح ، ۳۴
صنہاجہ ، ۵۸ ، ۶۲ ، ۸۵ ، ۸۹ ، ۲۰۴ ، ۲۷۴ ، ۳۲۷ ، ۳۲۸ ، ۳۳۷ ، ۳۳۸ ، ۳۴۶
طارق ، ۶ ، ۷ ، ۸ ، ۹
طالوت فقیہ ، ۱۶ ، ۱۷
طبری (دیکھو ابو جعفر محمد بن جریر) ، ۴۲ تا ۴۳
طلبۃ الحضر ، ۲۰۱ ، ۳۳۹
طلبۃ الموحدین ، ۲۰۱ ، ۳۳۹ ، ۳۴۰
طلحہ (عیسیٰ بن عمران تازی کا بیٹا) ، ۲۴۴
طلیق النعامہ ، ۲۱۴
الظافر بحول اللہ ابو القاسم محمد بن عباد (المعتمد علی اللہ عبادی) ، ۵۷ ، ۹۲
ظبیہ ، ۴۰
عاتب ، ۵۴
العاصد ، ۳۲۶
عالی ، ۶۲ ، ۶۳
عامر بن فتوح فائقی ، ۳۹
عباد (قاضی ابو القاسم لخمی کا بیٹا) ، ۸۵
عباد (المعتمد علی اللہ کا بیٹا) المامون ، ۱۲۳ ، ۱۳۳
عباس (بن یوسف بن تاشفین) ، ۷۰
عباس بن احنف ، ۴۱
عبد الجلیل بن وھبون ابو محمد ، ۹۳ تا ۹۵
عبد الرحمان (والی تونس) ، ۳۱۴
عبد الرحمان (جزولی ابو قصبہ) ، ۳۱۶ ، ۳۱۷
عبد الرحمان (عبیدی) ، ۳۲۶ ، ۳۲۷ ، ۳۲۸
عبد الرحمان بن عبد اللہ عکی ، ۱۰
عبد الرحمان بن عبد اللہ غافقی ، ۱۱
عبد الرحمان بن عطاف یفرنی ، ۴۹
عبد الرحمان بن عوف ، ۲۸۳
عبد الرحمان بن عیاض ، ۲۰۷
عبد الرحمان بن محمد بن سلیم ، ۵۳
عبد الرحمان بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر ، ۴۶
عبد الرحمان بن معاویہ بن ھشام بن مروان الداخل ، ۱۲ ، ۱۳
عبد الرحمان بن ھشام (بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر) المستظہر ، ۴۲ ، ۵۰ ، ۵۱
عبد الرحمان الناصر ، ۵۲
عبد الرحمان الناصر (منصور کا بیٹا) ، ۳۵ تا ۳۶
عبد السلام کوفی المعروف بہ المقرب ، ۱۹۸
عبد العزیز بن عیسیٰ ، ۱۴۱
عبد العزیز بن موسیٰ بن نصیر ، ۹ ، ۱۰
عبد الغافر فارسی ، ۱۲
عبد اللہ (بن ادریس بن علی) ، ۵۹
عبد اللہ (بن عبد المومن) ، ۲۰۵ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵
عبد اللہ (بن محمد بن حبوس) ، ۲۱۲
عبد اللہ ابن اسحاق بن غانیہ ، ۳۱۵ ، ۳۱۸
عبد اللہ ابن حجاج بغدادی ، ۲۹۴
عبد اللہ المعروف بہ ابن خراسان ، ۲۲۵
عبد اللہ ابن سلیمان ، ۱۹۳ ، ۳۳۴
عبد اللہ ابن عبد الرحمان المعروف بہ مالقی ، ۲۱۰
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ، ۱۱
عبد اللہ بن عمرو بن عاص ، ۱۱
عبد اللہ بن محمد المعروف بہ ابن رمیمی ، ۲۰۸
عبد اللہ المعروف بہ مسک ، ۲۰۹
عبد الملک بن عبد العزیز ابو مروان ، ۶۷

عبد الملک بن قطن فہری ، ۱۰
عبد الملک الظافر ، ۳۰
عبد المنعم بن عشیر ابو محمد ، ۱۷۹
عبد المومن بن علی ، ۱۷۷ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰ ، ۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳ ، ۲۵۶ ، ۲۵۹ ، ۳۲۳ ، ۳۲۵ ، ۳۲۹ ، ۳۳۲ ، ۳۳۳ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵ ، ۳۳۹ ، ۳۴۶ ، ۳۴۹
عبد الواحد مشرقی ، ۱۷۸ ، ۲۳۴ ، ۳۳۳
عثمان (ابن عفان) ، ۲۵۱ ، ۳۴۷
عثمان (ابن عبد المومن) ، ۲۳۰ ، ۲۴۷
عثمان (بن ابی حفص عمر اینتی) ، ۳۳۳
عثمان بن عبد اللہ بن ابرهیم ابن جامع ابو سعید (وزیر) ، ۳۱۱
عزیز (بن محمد بن سعد) ، ۲۴۸
عسکر (بن محمد بن سعد) ، ۲۴۸
عصام ، ۲۹۹ تا ۳۰۳
عقبہ بن حجاج ، ۱۰
عقبہ بن نافع فہری ، ۳۴۷
علی المعروف بہ ابن رند ، ۲۵۰
علی ابو سلیمان داود ظاهری ، ۴۲
علی بن ابی طالب ، ۱۱
علی بن ادریس بن علی ، ۵۹
علی بن اسحاق (از بنو غانیہ) ، ۲۶۹ ، ۲۷۲
علی بن حزمون ، ۲۹۰ تا ۲۹۵
علی بن حمود بن ناصر ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۶ ، ۸۴
علی بن خروف ، ۳۰۲ تا ۳۰۳
علی بن مجاهد عامری الملقب بہ موافق ، ۶۹ ، ۱۴۱
علی بن موسیٰ الضریر ، ۳۴۴
علی بن یوسف بن تاشفین ، ۸۳ ، ۱۵۹ ، ۱۶۷ ، ۱۷۹ ، ۱۸۳ ، ۱۹۱ ، ۱۹۷ ، ۱۹۸ ، ۲۰۳ ، ۲۵۶ ، ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۳۵۶
علی (عیسیٰ بن عمران تازی کا بیٹا) ، ۳۴۴
عماد الدین قاضی ، ۲۸۶
عمر (بن الخطاب) ، ۳۴۴
عمر (ابن افطس کا بیٹا) ابو محمد المتوکل علی اللہ ، ۶۹
عمر ازناج ، ۳۳۳
عمر اینتی ابو حفص (دیکھو فاصکہ بن و مزال)
عمر بن عبد اللہ صنہاجی المعروف بہ عمر ازناج ، ۱۹۳ ، ۳۳۳ ، ۳۳۵
عمر بن و مزال (فاصکہ ، عمر اینتی) ، ۱۹۳
عمر (بن عبد المومن) ، ۱۹۸ ، ۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۴۱
عمر المقدم ، ۳۱۵
العموم ، ۳۳۸
عنبر خصی ، ۲۶۲
عنبسہ بن سحیم کلبی ، ۱۰
عیسیٰ بن عمران تازی ابو موسیٰ ، ۲۴۳ تا ۲۴۴
عیسیٰ بن مریم (پیغمبر) ، ۱۸۶
عیسیٰ بن موسیٰ صاحب الشرطہ ، ۱۸ ، ۱۹
غانم (بن محمد بن سعد) ، ۲۴۸
غایہ ، ۵۰
غرسیہ بن شانجہ ، ۳۳
غمارہ ، ۲۵۰ ، ۲۵۴
غمر بن عبد الرحمان بن عبد اللہ ، ۱۰
فارح خصی ابو السرور ، ۳۲۴
فاصکہ بن و مزال (یعنی ابو حفص عمر اینتی) ، ۳۳۳
فاطمہ (اسماعیل بن یحییٰ هزرجی کی بیٹی) ، ۲۳۱
فاطمہ بنت قاسم (زوجۂ یحییٰ ابن علی المعتلی) ، ۶۰

الفاطمی ، ۳۲۸
فاطمیون ، ۸۴
فتح ، ۳۰۱
فخر الدولہ (المعتمد علی اللہ کا بیٹا) ، ۱۵۴
الفرغانی ۳۴۴
فضالہ بن عبید ، ۱۱
فضل (بن یوسف بن تاشفین) ، ۷۰
قاسم (بن حمود) ، ۳۸ ، ۴۶ تا ۴۸ ، ۶۸ ، ۷۴
قاسم بن محمد بن قاسم ، ۶۵
قاسم بن محمد مروانی ، ۴۰
قتیبہ بن مسلم ، ۲۸۴
قراقش ، ۲۸۶ ، ۳۴۵
قریش ، ۱۳
قسطنطین بن ہیلان ، ۳۴۷
قمر (حکیمہ) ، ۳۲۳
قوطا ، ۴ ، ۳۶۱
قیس عیلان بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ، ۱۹۶
کافور خصی (ابو المسک) ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ، ۲۴۲ ، ۲۵۹
الکباشی ، ۲۶۳
کتامہ ، ۳۴۷
کثیر ، ۹۷
کمال الدین محمد بن احمد ابن صاعد قراوی ، ۱۱
کمینہ ، ۱۹۶
کومیہ ، ۱۹۶ ، ۳۳۶ ، ۳۳۹
لبونہ ، ۴۹
لبید ، ۱۶۵
لحا ابو الحسن علی بن عبد اللہ ابن محمد بن غانیہ ، ۳۱۸
لزریق ، ۷ ، ۹
لمتونہ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۳۳۷ ، ۳۵۴ ، ۳۵۶
لمطہ ، ۳۳۸ ، ۳۵۷
لوجار بن لوجار رومی المعروف بہ ابن الدوقہ ، ۲۲۵
مالک (امام) ، ۴۵ ، ۲۷۷
مالک بن وہیب ، ۱۸۲ ، ۱۸۳
المامون (عباد بن المعتمد علی اللہ کا لقب) ، ۱۲۳
مامون بن ذی النون ۵۷
مبارک بن عبد الجبار ، ۱۷۶
مبشر خصی ، ۳۱۱ ، ۳۲۴
مبشر عامری (الناصر) ، ۱۴۲
متنبی (ابو الطیب) ، ۳۵ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲
المتوکل علی اللہ ، ۷۸
مجاہد عامری ، ۶۹ ، ۱۴۱
محمد (ابن قاسم بن حمود) ، ۴۷ ، ۴۸ ، ۵۹ ، ۶۸
محمد (ابن ابو یوسف یعقوب امیر المومنین) ، ۲۶۳ ، ۲۶۵
محمد (ابن سلیمان المستعین باللہ) ، ۴۰
محمد (بن عبد المومن) ، ۲۳۳
محمد (بنو غانیہ ، اور اس کی اولاد وغیرہ) ، ۲۶۶ تا ۲۷۲
محمد (بن ادریس بن علی) الملقب بہ مہدی ، ۵۹ ، ۶۲ تا ۶۵
محمد (بن ادریس بن یحیی) ، ۶۵ ،
محمد بن اوس بن ثابت انصاری ، ۱۱
محمد بن ابی سعد جنفیسی ، ۲۷۱
محمد بن ابی عامر منصور ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۳۶ (دیکھو ابو عامر)
محمد بن بشیر قاضی ، ۲۲
محمد بن حسن زبیدی ، ۴۸
محمد بن سعد المعروف بہ ابن مرذنیش ، ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۳۲ ، ۲۴۶ تا ۲۴۹

محمد بن السليم، ۲۲
محمد بن عبد ربه ابو عبد الله، ۲۹۵ تا ۲۹۹
محمد بن عبد الرحمان المستکفی بالله، ۵۲ تا ۵۳
محمد بن عبد الرحمان بن الحکم بن هشام بن عبد الرحمان ابن معاویه، ۲۶۳
محمد بن عبد الرحمان بن هشام بن سلیمان، ۵۰
محمد بن عبد الله، ۵۸
محمد بن عبد الله بن تومرت (دیکهو ابن تومرت)
محمد بن عبد الله بن طاهر حسینی ابو عبد الله، ۳۱۲
محمد بن عمار ابوبکر، ۱۰۶
محمد بن عیسیٰ، ۲۹۴
محمد بن عیسیٰ بن عمرویه جلودی، ۱۲
محمد بن الفضل، ۳۰۸
محمد بن قاسم، ۶۱، ۶۵، ۸۴
محمد بن موسیٰ (الضریر)، ۲۳۴
محمد بن هانی اندلسی، ۲۱۱
محمد بن هشام بن عبد الجبار بن عبد الرحمان الناصر المهدی، ۳۵، ۳۶ تا ۳۸
محمد بن یریم الهانی، ۴۸، ۸۵
المرابطون، ۶۹، ۷۰، ۸۴، ۹۲، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۷، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۹، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۶۶، ۲۶۷، ۳۳۷
مراکش (حبشی)، ۹۱، ۳۶۰
المرانی ابو حجاج یوسف، ۲۳۶
مرتضیٰ (المعتمد بالله کا بهائی)، ۵۳، ۵۴
مرزدغ، ۲۵۰
مریم صنهاجیه، ۳۲۹
مزقه، ۳۶
المستظهر، ۸۶
المستعین (سلیمان بن هود کا پوتا)، ۶۷
المستکفی، ۸۶
مسکاله، ۱۹۳، ۳۳۴
مسلمه، ۴۰
مسوفه، ۲۶۶، ۳۳۷
مسیح (پیغمبر)، ۳۶۰
المصامده، ۱، ۲، ۳، ۸۳، ۹۲، ۱۷۶ تا آخر کتاب
مظفر (ابو عامر منصور کا بیٹا)، ۴۲
المظفر، ۲۸
معاویه بن صالح حضرمی حمصی، ۱۳
المعتد، ۸۶
المعتد بالله، ۱۳۷
معتزله، ۱۸۵
المعتصم بن صمادح، ۱۲۵ تا ۱۳۱
المعتضد بالله ابو عمرو عباد بن محمد بن اسماعیل بن عباد لخمی، ۶۶، ۸۵ تا ۹۲، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۷ تا ۱۰۹، ۱۲۳
المعتمد، ۵۷
معز بن بادیس، ۲۲۱، ۳۴۵، ۳۴۷
مغیره، ۲۰
مقتدر (سلیمان بن هود کا بیٹا)، ۶۷
الملک العادل، ۲۶۹
الملک العزیز بن منصور صنهاجی صاحب بجایه، ۱۷۹
الملک الناصر، ۲۸۶
المنصور ابو یوسف، ۳۲۰
منصور بن منتصر، ۲۲۱
منصور (دیکهو ابو عامر منصور)، ۲۴ تا ۳۴، ۳۵، ۴۲

الموحدون، ۱۸۶ تا آخر کتاب
موسیٰ (ابن عکاشه)، ۵۷
موسیٰ بن رزق، ۲۱۸
موسیٰ الضریر، ۲۳۴
موسیٰ بن عفان سبتی، ۱۲
موسیٰ بن نصیر، ۷، ۸، ۹، ۱۱
موسیٰ بن یوسف بن عبد المومن، ۲۲۹
مومنین، ۱۸۵
المؤید (اسماعیل بن معتضد باللہ عبادی کا لقب)، ۹۱
موید بن عبد اللہ طوسی، ۱۱
المہدی، ۹۸، ۱۰۱
مہدی بن الناصر، ۵۰
میدمان بن یزید، ۲۸، ۲۹
نجا، ۵۷، ۵۸، ۶۰، ۶۱، ۶۳
نجاح، ۲۷۳
نصیر (بن محمد بن سعد)، ۲۴۸
وائل بنت تغلب، ۱۶۸
واضح صقلبی، ۳۷
وزغی، ۳۰۳
ولادہ، ۹۸
ولید اموی، ۹
ولید طائی شاعر، ۱۶۵
ولید (المستعین باللہ کا بیٹا)، ۴۰
ولید بن یزید بن عبد الملک، ۱۲
ہارون الرشید، ۴۱، ۱۱۱
ہارون الواثق باللہ عباسی، ۹۲
ہرغہ، ۱۷۶، ۲۳۱، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۳۹
ہزرجہ، ۳۳۸
ہزمیر، ۳۳۸
ہسکور، ۳۳۰، ۳۳۷، ۳۳۸
ہشام بن بشر واسطی، ۱۲
ہشام بن عبد الرحمان، ۱۴
ہشام ابن عبد الملک اموی، ۱۰، ۲۰
ہشام بن سلیمان بن عبد الرحمان الناصر، ۳۷
ہشام المعتد باللہ (ابوبکر بن محمد بن عبد الملک بن عبد الرحمان الناصر)، ۵۳ تا ۵۵
ہشام المؤید بن الحکم المستنصر، ۲۱، ۲۲ تا ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۸۲، ۸۶، ۳۶۱
ہلال ابو القمر، ۲۴۸
ہلال بن عامر، ۲۲۱
ہلال بن محمد بن سعد (ابو القمر)، ۲۵۱ تا ۲۵۳
ہنتاتہ، ۳۳۶، ۳۳۸،
ہیلانہ، ۳۳۸
ہیہات، ۱۰۲
یحییٰ (بن ادریس بن علی) المعروف بہ حیون، ۵۹، ۶۰
یحییٰ (بن اسماعیل ہزرجی)، ۲۳۱
یحییٰ (ابو عبد اللہ محمد ابی یوسف کا بیٹا)، ۳۰۷، ۳۰۸
یحییٰ (محمد بن طفیل فلسفی کا بیٹا)، ۲۳۸
یحییٰ بن اسحاق بن غانیہ، ۳۱۴، ۳۱۸، ۳۴۵
یحییٰ بن برطل (منصور ابو عامر کی کنیت)، ۳۴
یحییٰ بن حسن بن تمیم بن معز .... صنہاجی، ۲۲۵
یحییٰ بن الصحراویہ، ۱۹۹
یحییٰ بن عبد اللہ ابن ابراهیم بن جامع، ۳۱۱
یحییٰ بن عزیز بن منصور بن منتصر صنہاجی، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۲۱، ۲۲۷
یحییٰ بن علی بن حمود (المعتلی)، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۸۴

یحیول بن علی فاطمی ، ۵۲ ، ۵۳
یحیول بن علی المعتلی ، ۴۹ ، ۵۷ ، ۵۹
یحیول بن غانیه ، ۲۰۳ ، ۲۷۳ ، ۲۷۴
یحیول بن یحیول ، ۱۲
یزید بن ابی سفیان بن حرب ابن امیه
بن عبد شمس بن عبد مناف ، ۱۴
یزید بن قاسط (یا ابن قصیط سکسکی
مصری) ، ۱۱
یعقوب (امیر المومنین ابو یعقوب کا
بیٹا) ، ۳۵۵
یعقوب (بن عمر بن عبد المومن) ،
۲۷۱ ، ۳۰۹ ، ۳۳۹
یعلی بن ابی زید ، ۵۱
یوسف (پیغمبر) ، ۴۴
یوسف (عیسول بن عمران تازی کا بیٹا) ،
۲۴۴
یوسف (بن عبد المومن) ، ۲۳۳ ، ۳۳۹
یوسف (امیر المومنین ابو یوسف یعقوب
کا بیٹا) ، ۲۶۳ ، ۲۶۵
یوسف (ابو عبد الله محمد بن ابی یوسف
کا ولی عہد) ، ۳۰۷
یوسف ابو الحجاج المعروف به المرانی ،
۲۳۶
یوسف بن تاشفین لمتونی ، ۳ ، ۶۹ ،
۷۰ ، ۸۴ ، ۱۲۳ تا ۱۳۶ ، ۱۵۶ ، ۱۵۷ ،
۱۵۸ ، ۱۵۹ ، ۱۹۶ ، ۲۸۱ ، ۳۵۶
یوسف بن سعد الملقب به الرئیس ، ۲۴۷
یوسف بن سلیمان ، ۱۹۲ ، ۳۳۴
یوسف بن عبد الرحمان بن ابو عبد بن
عقبه بن نافع فهری ، ۱۳
یوسف بن عبد الرحمان فهری ، ۱۲
یوسف بن عبد الله بن ابراهیم ابن
جامع ، ۳۱۱

ب ـ فہرست اسماء مقامات

ابدہ، ۳۲۲

اربل، ۲۸۷

ارغن، ۶۷، ۲۰۶، ۳۲۰، ۳۶۳

ارک، ۲۸۹

استجہ، ۵۸

اسکندریہ، ۱۶، ۱۷۶، ۱۷۷، ۲۶۵، ۳۴۴، ۳۴۵

اسوان، ۳۴۴

اسپانیہ، ۳۲۰، ۳۶۰

اشبونہ، ۳۷، ۶۹، ۳۶۳، ۳۶۹

اشبیلیہ، ۵ تا ۱۴، ۵۷، ۵۸، ۶۶، ۶۸، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۳، ۹۷، ۹۸، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۴۲، ۱۵۹، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۸، ۲۲۰، ۲۲۳، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۹، ۲۶۲، ۲۶۴، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۹۰، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۶، ۳۳۰، ۳۶۱، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹

اشونہ، ۵۸، ۶۶

اغرناطہ (غرناطہ)، ۵، ۴۶، ۶۵، ۶۸، ۱۲۵، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۲۰، ۲۴۷، ۳۶۴، ۳۶۵

اغمات، ۱۳۹، ۱۴۷، ۲۴۴، ۳۳۴،

الراغہ، ۵۴، ۶۷، ۲۰۶، ۳۶۳

افرنسہ، ۴

افریقیہ، ۱۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۶۹، ۲۷۳، ۲۷۴، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۶، ۳۴۴، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۹

اقریطش، ۱۶

اقلیج، ۳۶۳

ام ربیع، ۳۳۷، ۳۶۰

انطابلس (برقہ)، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۵۰

اوربہ، ۳۵۹

ایجلی ان وارغن، ۱۷۶

ایران، ۸۳

ایسرغینن، ۱۷۶

ایستنتار، ۳۵۸

بابرہ، ۳۶۳

باب الفرج، ۱۳۴

باجہ، ۳۶۳

بباستر، ۵۹

بجایہ، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۶، ۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۵۴، ۲۶۵، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۵، ۳۱۴، ۳۱۸، ۳۲۵، ۳۴۹، ۳۵۳، ۳۵۹

بجردہ، ۳۵۹

بحر اعظم، دیکھو بحر اقیانس

بحر اقیانس (بحر اعظم، بحر ظلمت)، ۴، ۶۹، ۲۲۳، ۳۱۰، ۳۲۰، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۴۹، ۳۵۵، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۸، ۳۶۹

بحر روم (بحر رومی)، دیکھو بحر مانطس
بحر ظلمت، دیکھو بحر اقیانس
بحر مانطس (بحر رومی)، ۳، ۴، ۵،
۱۶، ۱۴۱، ۳۴۴، ۳۴۶، ۳۴۹،
۳۵۰، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۵،
۳۶۶، ۳۶۹
بحر ہند، ۳۵۰
بحیرہ، ۱۹۱
بربر، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶،
۱۳۷، ۲۴۳, ۳۰۵
برشالہ، ۲۶۲
برشنونہ ۶۷، ۳۶۲، ۳۶۳
برقہ (دیکھو انطابلس)، ۱۶، ۳۴۳، ۳۴۴،
۳۵۰، ۳۵۸
بسطہ، ۳۶۴
بسکرہ، ۳۵۱
بطحاء، ۲۲۸
بطلیوس، ۶۹
بغداد، ۲۵، ۲۹، ۱۷۶، ۳۵۴،
بکارش، ۳۵۹
بلاد الجرید، ۲۷۱، ۳۵۱
بلس، ۳۶۴
بلنسیہ، ۵، ۶۸، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۲۵،
۱۷۳، ۲۰۷، ۲۴۷، ۲۶۶، ۳۱۶،
۳۳۴، ۳۶۴، ۳۶۵
بنت، ۵۳
بنشکلہ، ۳۶۴، ۳۶۵
بنی زرت، ۳۴۸
بونہ، ۲۰۴، ۳۴۸، ۳۴۹
تاجرا، ۱۹۶، ۲۲۹
تاجو، ۳۶۹
تادلا، ۲۷۴، ۲۷۵
تارو دانت، ۳۵۷
تازا، ۲۴۳
تاطنت (بجایہ کا ایک دروازہ)، ۲۲۷

تاکرونہ، ۶۵
تانسیفت، ۳۶۰
تدمیر، ۱۱۴، ۱۲۳
تلمسان، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۹۶، ۲۰۰،
۲۰۲، ۲۲۸، ۲۴۴، ۲۵۴، ۳۵۳،
۳۵۹
تمسامان، ۳۵۸
تنس، ۳۴۹
توزر، ۲۲۶، ۳۵۱
تونس، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۷۱، ۳۱۴، ۳۴۷،
۳۴۸، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۹
تہامہ، ۱۶۴
تینملل، ۱۸۴، ۱۸۶, ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۳۲،
۲۳۴، ۲۵۹، ۲۸۲، ۲۸۸، ۳۱۴،
۳۲۵، ۳۳۴، ۳۳۶، ۳۳۸، ۳۳۹
جبل طارق، ۲۱۱، ۳۶۲
جبل الفتح، ۲۱۱، ۲۲۳، ۳۶۲، ۳۶۵
الجزائر، ۱۸۶، ۳۴۹
جزولہ، ۳۱۶، ۳۲۸، ۳۵۷
جزیرہ، ۵۹، ۶۱، ۶۵، ۶۸، ۳۱۹
جزیرۂ خضراء، ۴، ۵، ۷، ۲۲، ۳۸، ۴۷،
۶۵، ۱۲۴، ۱۲۵، ۲۱۰, ۲۹۵، ۳۶۲،
۳۶۵
جزیرۃ الشقر، ۳۶۴
الجلاب، ۲۴۷
جیان، ۵، ۱۶۸، ۲۰۹، ۲۸۹، ۳۲۰،
۳۲۱، ۳۳۴، ۳۶۶
حامہ، ۲۲۶
حامۂ دقیوس، ۲۷۱
حبشہ، ۳۵۰
حجاز، ۸۸
حصن ایرش، ۶۲، ۶۳
حصن سالم، ۵۲، ۳۲۱
حصن مقورہ، ۲۰۹
حصن الفرج، ۲۹۰

حصن قلیه ، ۳۶۴
حصن لرقه ، ۱۲۵ ، ۳۶۴
حصن اللیط ، ۱۲۵
حصن مارتله ، ۲۰۹
حصن مرتله ، ۳۶۸
حصن منکب ، ۶۵ ، ۳۶۵
حمص ، ۳۶۷
خلیج رومی ، ۳
دار البقر ، ۳۷
دانیه ، ۶ ، ۶۹ ، ۱۴۱ ، ۲۰۸ ، ۲۶۷ ، ۲۷۴ ، ۳۵۹ ، ۳۶۴ ، ۳۶۵
درن ، ۲۵۰
دلایه ، ۳۵۸
دمشق ، ۲۶۹
رباط تازا ، ۲۵۴ ، ۳۵۳ ، ۳۵۹
رباط الفتح ، ۳۵۵
رند ، ۱۵
رشید ، ۳۴۴
رنده ، ۱۳۷ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱
روطه (اور اس کی مسجد) ، ۳۱۰
روم ، ۳۳ ، ۹۲ ، ۱۱۱ ، ۱۲۳ ، ۱۲۴ ، ۱۲۶ ، ۱۵۷ ، ۱۶۷ ، ۱۸۶ ، ۲۴۱ ، ۲۴۷ ، ۲۶۸ ، ۲۸۱ ، ۲۸۲ ، ۲۹۰ ، ۳۱۹ ، ۳۲۰ ، ۳۲۲ ، ۳۴۴ ، ۳۴۷ ، ۳۵۰ ، ۳۵۸ ، ۳۶۰ ، ۳۶۱ ، ۳۶۳ ، ۳۶۴ ، ۳۶۹ ،
ریاح ، ۲۸۱ ، ۳۲۰
زجندر ، ۳۵۷ ، ۳۵۸
زقاق ، ۳ ، ۷ ، ۳۸ ، ۳۴۹
زلاقه ، ۱۲۸ ، ۲۸۱
زویله ، ۳۴۶ ، ۳۴۷
سبته ، ۳۸ ، ۳۹ ، ۴۷ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۶۰ ، ۶۱ ، ۶۳ ، ۱۳۴ ، ۲۱۱ ، ۲۴۶ ، ۲۵۴ ، ۳۴۹ ، ۳۵۰ ، ۳۵۸ ، ۳۲۱ ، ۳۶۲
سبطاط ، ۳۶۳
سبو ، ۳۵۹
سجلماسه ، ۳۲۷ ، ۳۲۹ ، ۳۳۰ ، ۳۵۳
سرقسطه ، ۵۴ ، ۶۷ ، ۱۰۲ ، ۱۱۵ ، ۲۰۶ ، ۳۶۳
سفاقس ، ۳۴۶
سلا ، ۲۲۳ ، ۲۳۳ ، ۲۵۴ ، ۲۶۴ ، ۲۷۵ ، ۳۵۰ ، ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۸ ، ۳۵۹ ، ۳۶۰
سموره ، ۳۶۳
سودان ، ۳۳۸ ، ۳۴۷ ، ۳۵۹
سوس (الاقصی) ، ۸۳ ، ۱۷۵ ، ۱۷۶ ، ۱۸۴ ، ۱۹۰ ، ۱۹۹ ، ۲۰۶ ، ۲۲۶ ، ۲۴۹ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۲۸ ، ۳۳۸ ، ۳۴۳ ، ۳۵۷ ، ۳۵۸ ، ۳۶۰
سوسه ، ۳۴۷
سیو سیرات ، ۲۰۴ ، ۳۴۹
شاطبه ، ۳۵۹ ، ۳۶۴
شام ، ۱۳ ، ۳۵
شام عریش ، ۳۴۴
شریش ، ۴۸ ، ۲۲۳ ، ۳۱۰ ، ۳۱۲ ، ۳۶۸ ،
شفشاوه ، ۳۶۰
شقوره (کوه) ، ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۳۶۷ ، ۳۶۹ ،
شقونیه ، ۳۶۳
شلب ، ۵ ، ۱۰۶ ، ۱۰۷ ، ۱۰۹ ، ۱۱۱ ، ۲۱۲ ، ۲۵۴ ، ۲۷۸ ، ۲۷۹ ، ۲۹۰ ، ۳۶۸
شلب تره ، ۳۱۹
شلبر ، ۶۶
شلمنکه ، ۳۶۳
شلون ، ۳۵۸
شمنت ، ۵۲
شنبوس ، ۱۰۶
شنتره ، ۳۵۸ ، ۳۶۳
شنترین ، ۶۹ ، ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۲۵۵ ، ۲۵۶ ، ۲۵۸ ، ۲۶۴ ، ۳۶۳ ، ۳۶۹

هنتمريه ، ٣٦٨
هنتياقوه ، ٣٦٣
صقليه ، ١٦ ، ٣٣ ، ٢٢٥ ، ٢٢٦ ، ٢٥٠ ،
٣٥٢
صنهاجة ، ٥٨ ، ٦٢ ، ٨٥ ، ٨٩ ، ٢٠٤ ،
٢٧٤ ، ٣٢٧ ، ٣٢٨ ، ٣٣٧ ، ٣٣٨ ،
٣٤٦ ، ٣٦٠
طاهرت ، ٣٢٩
طبريه ، ٩
طبيره ، ٣٧٨
طرابلس الغرب ، ٢٢٦ ، ٣٣٨ ، ٣٤٤ ،
٣٤٥ ، ٣٤٦ ، ٣٥٨
طرش ، ٢٢ ، ٢٧٩
طرطوشه ، ٣٧ ، ٥٤ ، ٦٧ ، ٣٦٢ ، ٣٦٤ ، ٣٦٩
طرف اشبرتال ، ٣٦٢
طرف الفتح ، ٣٦٢
طركونه ، ٣٦٢
طريف ، ١٣٣ ، ٣٥٠ ، ٣٦٢
طلبيره ، ٣٦٣
طلميثه ، ٣٤٥ ، ٣٥٨
طليطلة ، ٤ ، ٩ ، ٣٧ ، ٥٧ ، ٦٨ ، ٨٨ ،
١٢٦ ، ٢٨١ ، ٢٨٢ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ،
٣٢٠ ، ٣٦١ ، ٣٦٣ ، ٣٦٩
طنجه ٣ ، ٦ ، ٣٨ ، ٤٧ ، ٥٧ ، ٥٨ ، ٦٠ ،
٦١ ، ٦٣ ، ١٣٣ ، ١٣٧ ، ١٣٨ ، ١٣٩ ،
٣٥٠ ، ٣٦٢
طور ، ٢٩٢
عقاب ، ٣٢١
عليا ، ٣٦٨
غمارة ، ٦٤ ، ٣٤٦
فارس ، ١٨٦
فاس ، ٢١١ ، ٢٤٣ ، ٢٤٤ ، ٢٧٥ ، ٢٧٦ ،
٢٨٠ ، ٣١٢ ، ٣١٤ ، ٣١٥ ، ٣٢٧ ،
٣٥٢ ، ٣٥٣ ، ٣٥٤ ، ٣٥٥ ، ٣٥٦ ،
٣٥٩
فحص الجديد ، ٢٨١
فرانس ، ٦٧
فنزارة ، ١٧٨
قابس ، ٢٢٦ ، ٣٤٦ ، ٣٥١
قالم ، ٢٠٠
قاهرة ، ٣٤٧
قرطبه ، ٥ ، ٦ ، ١٣ ، ١٤ ، ٢٢ ، ٢٣ ،
٢٤ ، ٢٦ ، ٣٣ ، ٣٤ ، ٣٦ ، ٣٧ ،
٣٨ ، ٣٩ ، ٤٢ ، ٤٧ ، ٤٨ ، ٤٩ ،
٥٠ ، ٥٢ ، ٥٣ ، ٥٤ ، ٥٥ ، ٥٦ ،
٥٧ ، ٦٨ ، ٨٤ ، ٨٦ ، ٩٧ ، ٩٨ ،
١٠١ ، ١٠٦ ، ١١١ ، ١١٧ ، ١١٨ ،
١٢٣ ، ١٣٣ ، ١٤٧ ، ١٦٨ ، ١٧٤ ،
١٨٣ ، ٢٠٠ ، ٢٠٩ ، ٢١٠ ، ٢١١ ،
٢٢٠ ، ٢٢٣ ، ٢٤٦ ، ٢٦٦ ، ٢٩٩ ،
٣٠٥ ، ٣٠٦ ، ٣٥٤ ، ٣٥٨ ، ٣٦١ ،
٣٦٦ ، ٣٦٧ ، ٣٦٨
قرطجنه ، ٣٤٧
قرمونه ، ٤٩ ، ٥٨ ، ٦٦ ، ٨٩
قسطنطينة عظمى ، ٣٤٧
قسطنطينة المغرب ، ٢٠٤ ، ٣١٤ ، ٣١٨ ،
٣٢٠ ، ٣٤٦ ، ٣٤٩ ، ٣٥٣
قسطنطينة الهواء ، ٣٤٦
قسطيليه ، ٣٥١
قشتال ، ٣٢٠ ، ٣٦٣
قصر مبارك ، ١١٨ ، ١٢٣
قصر مصموده ، ٣٥٠ ، ٣٦٢
قفصه ، ٢٢٦ ، ٢٥٠ ، ٢٧٢ ، ٣٥١
قلعه ، ٢٠٥
قلعة ايوب ، ٦٧ ، ٣٦٣
قلعه بنو حماد ، ٢٠٤ ، ٢٧٠ ، ٣٢٩ ، ٣٥٣
قلمريه ، ٣٦٣
قنطش ، ٣٧
قيروان ، ٧ ، ٨ ، ١٢ ، ٢٢١ ، ٢٢٥ ، ٣٤٤ ،
٣٤٨ ، ٣٥١ ، ٣٥٢ ، ٣٥٣ ، ٣٥٤

كست، ٣٥٧
كمارش، ٦٠
كمليانه، ٣٥٣
كونكه، ٣٦٣
لارده، ٥٤، ٦٦، ٣٦٣
لبله، ٤٢، ٣٦٨
لمتونه، ١٩١، ٢٠٤، ٢١٢
ليون، ٣٢٠، ٣٦٣
مارتله، ١٣٧
مازونه، ٣٥٣
مالقه، ٥، ٣٩، ٤٧، ٤٩، ٥٧، ٦٠،
٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٥، ٦٨، ٢١١،
٢١٥، ٣٣٠، ٣٦٥
متيجه، ١٧٨
مراكش، ٣، ٨١، ٩١، ٩٢، ١٢٣، ١٢٦،
١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٤٧، ١٧٤،
١٨٢، ١٩٠، ١٩١، ١٩٩، ٢٠٢،
٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٢١،
٢٢٣، ٢٢٤، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢،
٢٣٤، ٢٣٨، ٢٤٤، ٢٤٦، ٢٤٩،
٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٤، ٢٦٥، ٢٧٥،
٢٧٩، ٢٨٢، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٩٠،
٣٠٦، ٣١٠، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦،
٣١٨، ٣١٩، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٧،
٣٢٨، ٣٣٤، ٣٣٨، ٣٥٠، ٣٥٣،
٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨،
٣٦٠،
مرسيه، ٥، ٩٣، ١١٤، ١١٥، ١٢٣،
١٢٥، ٢٠٧، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٥٢،
٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٩، ٢٩٠، ٢٩٤،
٣٢٤، ٣٣٣، ٣٦٤، ٣٦٩
مرية، ٥، ٦٩، ١٢٥، ١٢٩، ٢٠٨،
٢٦٢، ٣٥٨، ٣٦٥
مسجد ابن ابى عثمان، ٤٧
مسجد رايات، ٨
مسجد العباد، ١٨٠، ١٨١
مشريط، ٣٦٣
مصر، ١٢، ١٦٥، ٢٦٣، ٢٨٢، ٢٨٦،
٢٨٨، ٣٠٩، ٣٢٩، ٣٣٤، ٣٤٤،
٣٤٧، ٣٥١ ٣٥٢
معموره، ٣٥٩
المغرب (مغرب)، ١، ٤٥، ٧٨، ٨٣،
٨٨، ١٦٩، ١٧٦، ١٨٢، ١٩٠،
٢٠٣، ٢٢١، ٢٢٥، ٢٣٧، ٢٥١،
٢٥٤، ٢٥٥، ٢٦٥، ٢٧٣، ٢٧٧،
٢٩٥، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٣٦، ٣٤٣،
٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥٢،
٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٨،
٣٦٠ ٣٦٨
مغرب اقصى، ٣، ٦، ١٥٨، ٢٠٤، ٢١٠
مكاده، ٣٦٣
مكناسه (مكناسة الزيتون)، ١٣٩، ٢٥٤،
٢٧٥، ٣٥٥، ٣٥٨، ٣٥٩
مكه، ٢٠، ٨٨، ٢٤٤
ملاله، ١٧٠، ١٧٨
منرقه، ٢٦٧، ٣١٨
موصل، ٢٥
مهديه، ٢٢١، ٢٢٥، ٦٢٦، ٣١٨، ٣٤٦،
٣٤٧
ميرقه، ١٤٢، ٢٠٣، ٢٦٥، ٢٦٧، ٢٦٩،
٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٣١٥، ٣١٦،
٣٢٥
ميله، ٣٥٣
نجد، ١٦٤
نفطه، ٢٢٦
نقاوس، ٣٥١
نول لمطه، ٣٥٧
وابله، ٣٦٣
وادى اره (يا اروا) ٢٢، ٣٧
وادى آش (وادى الاهل) ٣٦٤، ٣٦٥

وادى الرمان ، ٣٥٥
الوادى الكبير ، ٣٥٩
وادى ملوية ، ٣٥٩
وانسيفن ، ٣٦٠
وبذ ، ٢٤٨ ، ٣٦٣
ورغة ، ٣٥٩
وركناس ، ٣٥٨
وطا عمرة ، ٢٧١
وهران ، ٢٠٠ ، ٢٠٢ ، ٢٠٣ ، ٣٤٩ ، ٣٥٣ ، ٣٥٨
هند ، ٣٥٠
يابرة ، ٦٩ ، ٧٠
يابسة ، ٢٦٧
يباسة ، ٣٢٢
يمن ، ١٣
يهتا ، ٣٥٩

ج - فهرست اسماء کتب

الاحکام از محمد عبد الحق بن عبد الرحمان ازدی اشبیلی ، ۲۷۰

اختیارات از روحی ، ۷۰

الاخوانیات (رسائل) ، ۱۶۴

اعز ما یطلب از ابن تومرت ، ۱۸۵

الامانی الصادقه از حمیدی ، ۲۲

التهذیب از برادعی ، ۲۷۶

الحماسه ، ۲۲۴ ، ۲۹۱

دیوان متنبی ، ۳۰۰ ، ۳۰۱

دیوان رسائل از ابو عبد الله محمد بن ابی الخصال ، ۱۷۳

الرسالة الحولیه از ابن ابی الخصال ، ۱۶۷

رسالهٔ حی بن یقظان از ابن طفیل ، ۲۳۷

رسالة الکون والفساد از ارسطوطالیس ، ۲۴۱

سمع الکیان ، ۲۴۱

سنن ابو داؤد ، ۲۷۶ ، ۲۷۸

سنن البزار ، ۲۷۶

سنن بیهقی فی الصلات ، ۲۷۶

سنن دار قطنی ، ۲۷۶

سنن نسائی ، ۲۷۶

صحیح بخاری ، ۲۳۵ ، ۲۷۶

صحیح مسلم ، ۲۳۵ ، ۲۷۶

الصلة از ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر فرغانی ، ۴۳

عیون الاخبار از ابن قتیبه ، ۷۰

قراضة الذهب فی ذکر لئام العرب از مالک بن وهیب ، ۱۸۲

قصیدهٔ سینیه از محمد بن عبد ربه ابو عبد الله ، ۲۹۸

کتاب الاثار العلویه ارسطو طالیس ، ۲۴۱

کتاب الاغانی ، ۷۹ ، ۸۱

کتاب الثمرة از بطلمیوس ، ۱۸۳

کتاب الجواس بن قعطل المذحجی مع ابنة عمه عفراء از ابو العلاء صاعد ، ۲۷

کتاب الجوامع از ابو الولید ابن رشد ، ۲۴۱

کتاب الحس والمحسوس از ارسطو طالیس ، ۲۴۱

کتاب الحیوان از ارسطو طالیس ، ۳۰۵

کتاب الذخیرة ، ۱۷۰

کتاب السماء والعالم از ارسطو طالیس ، ۲۴۱

کتاب سیبویه ، ۳۰۱

کتاب العین از ابو علی قالی ، ۲۴

کتاب الفصوص از ابو العلاء صاعد ، ۲۶

کتاب المجسطی ، ۱۸۳

کتاب المنطق از ارسطو طالیس ، ۳۰۵

کتاب النوادر از ابو قالی ، ۲۶

کتاب الهجفجف بن غید قان بن یثربی مع الخنوت بن مخرمة بن انیف از ابو العلاء صاعد ، ۲۷

مآثر العامریه از ابو مروان بن حیان ، ۳۳

مدونهٔ سحنون ، ۲۷۶

المسالک والممالک از ابو عبید بکری ، ۱۹۰

المسالک والممالک از ابن خرداذبه ، ۱۹۰

المسالک والممالک از فرغانی ، ۱۹۰

المسالک والممالک از ابن فیاض ، ۱۹۰

مسند ابن ابی شیبه ، ۲۷۶

مسند بزار ، ۲۷۶

المظفری ، ۷۰

الملکی (در طب) ، ۲۳۵

نوادر ابن ابی زید ، ۲۷۶

واضحه از ابن حبیب ، ۲۷۶

یتیمه از ابو منصور الثعالبی ، ۳۵

PRINTED AT THE DIOCESAN PRESS, MADRAS. 1922—A 15064?

50*